

<https://famousurdunovels.blogspot.com>

"ادھورا سفر"



"اقراء خان"

<https://primenovels.blogspot.com>



"ادھورا سفر"

مصنفہ: "اقراء خان"

(مکمل ناول)

میں زویا مجیب اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ مجھے سارم حسن سے اندھی محبت ہوئی ہے

لوگ کہتے ہیں کہ محبت اندھی ہوتی ہے یہ بن دیکھے ہی ہو جاتی ہے اور عاشق کی رات کی نیندیں تک اڑا دیتی ہے۔۔۔۔۔ لفظ محبت جس نام سے پہلے مجھے نفرت تھی۔۔۔ میں یہی سوچتی تھی کہ ایسے کیسے کسی کو دیکھ کر محبت ہو جاتی ہے۔۔۔ یہ صرف ٹائم ویسٹ کرنے کے علاوہ کچھ نہیں۔۔۔ لیکن میں غلط تھی واقعی محبت ہو جاتی ہے بن دکھے بھی ہو جاتی ہے۔ کچھ کہے بھی ہو جاتی ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے ایک ایسے شخص سے اندھی محبت ہوئی ہے جیسے آج تک میں نے نہیں دیکھا

جس کا تصور صرف میرے خوابوں کی دنیا میں موجود ہے جس کی تصویر خود
میں نے اپنے خیالوں میں بنی ہے۔۔۔۔۔ میرے پاس اس کی شناخت کے لیے
کچھ موجود نہیں۔ سوائے اس کے نام کے سارم حسن کے۔۔۔ جیسا اس کا نام
رعب والا وہ اصل میں بھی ایسا ہوگا۔۔۔ جو بھی ہو۔۔۔ بس آخر میں یہی کہوں
گی۔۔۔۔۔ کے واقعی محبت اندھی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

رات کے ساڑھے بارہ بجھ چکے تھے زویا نے ایک نظر گھڑی کی جانب دھڑائی
۔۔۔ اور۔۔۔ ڈائری بند کر کے میز پر ایک جانب رکھ دی۔۔۔ اور سونے کے لیے
بستر کے جانب بڑھی۔۔۔

وہ مسلسل سونے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اسے نیند نہیں آرہی تھی ایسا لگ
رہا تھا کہ جیسے اس کی خواہش پوری ہو گئی۔۔۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ وہ
کل کراچی جا رہی ہے کل وہ اسے خود اپنی ان آنکھوں سے دیکھے گی کل وہ
میرے سامنے ہوگا۔۔۔ کیا وہ واقعی اتنا ہنڈسم ہے جیسے اسے اس کی کزنز بتاتی

تھی۔۔۔ بس جو بھی تھا۔۔۔ وہ جیسا بھی دیکھنے میں ہو۔۔۔ چاہے ہنڈسم ہو یا نہ
۔۔۔ وہ پھر بھی میرے لیے خاص تھا۔۔۔ میں۔ پھر بھی۔۔۔ اسے چاہوں گی
زویا مجیب (مجیب احمد۔ اور حسرت بیگم) کی اکلوتی بیٹی تھی۔۔۔۔۔ اب زویا مجیب
اگے کی پڑھائی کے لیے اپنی خالہ کے ہاں کراچی جا رہی تھی۔۔۔۔۔
زویا کی اکلوتی خالہ (شرین) جس کے صرف دو بیٹے تھے۔۔۔ بڑا سارم حسن اور
چھوٹا شہریار حسن۔ تھا۔۔۔

اپنی خالہ کے اصرار کرنے پر وہ کراچی جا رہی تھی۔۔۔ اسے اس بات کی بھی
خوشی تھی کہ وہ اتنے عرصے کے بعد اپنی خالہ سے ملی تھی
زویا اپنی کالج کی پڑھائی مکمل کر کے اگے جیسے اس کی خواہش تھی اس نے بی
ایس کیمسٹری کرنے کے لیے کراچی کی یونیورسٹی میں ایڈمیشن لیا تھا۔۔۔
کراچی میں اس کی خالہ موجود تھی اس لیے اس نے ہوٹل میں رہنے سے منہ
کیا تھا۔۔۔

صبح کے چڑھتے ہوئے آفتاب نے۔۔۔ اپنی کرنوں سے ہر چیز کو اپنے لپیٹے میں لے لیا تھا۔۔۔

زویا؟؟؟ زویا؟؟؟ یہ لڑکی بھی نہ مجال ہے ایک آواز سے اٹھ جائے۔۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے کہ رات کو اتنی دیر تک نہ جاگا کرو۔۔۔ لیکن ہے کے بات مان جائے اپنی منمنائی کرتی ہے۔۔۔ حسرت بیگم غصے سے بڑبڑاتی ہوئی زویا کے کمرے کی جانب بڑی۔۔۔

زویا اٹھتی ہو کے تمھارے ابا کو بلاؤں حد ہوتی ہے لاپرواہی کی۔۔۔ کتنی دفعہ کہا ہے کہ رات کو جلدی سو جایا کرو۔۔۔

حسرت بیگم اس کے کمرے میں بکھیری چیزوں کو اٹھا رہی تھی لیکن زویا سننے کے باوجود۔۔۔ لیٹی رہی۔۔۔

یہ زویا کے ابو زرا بات سننے لگا۔۔۔

جیسے ہی حسرت بیگم نے یہ جملہ بولا۔۔۔

زویا ہر بڑا کے اٹھ بیٹھی۔۔۔۔

امی آپ بھی نا۔۔۔ ایمو شنل بلیک میل کرتی ہیں۔ ابو کے نام سے۔۔۔ کیا ہے
تھوڑا سا سونے۔۔۔ ہی دیا کرے۔۔۔

زویا نے آنکھوں کو ملتے ہوئے کہا

واہ۔۔ بیٹا واہ۔۔۔۔ ٹائم دیکھا ہے کیا ہوا ہے ؟

زرا گھڑی کی طرف تو دیکھو !!

ایک گھنٹا رہ گیا ہے ٹرین کے آنے میں۔۔۔ اور تم ہو کے اٹھ ہی نہیں رہی

۔۔۔۔ کچھ پتا بھی ہے آج کراچی جانا ہے تم۔۔۔ نے

حسربگم نے غصے زویا کی طرف دیکھتے ہو کہا۔

پتا ہے مجھے۔۔ زویا یہ کہتے ہوئے مسکرائی۔

ایک منٹ تم ایسے نہیں اٹھو گی لگتا۔ ہے اب جوتا ہی پکڑنا پڑے گا۔۔

حسرت بیگم نے یہ کہتے ہوئے اپنے پاؤں کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کے زویا جلدی سے بیڈ سے اتری اچھا اچھا جانے ہی لگی ہوں۔۔ امی آپ کا یہ تشدد نہیں بولوں گی میں بلا آخری دن بھی ایسے کوئی کرتا ہے۔۔ جب چلی جاؤں گی نہ پھر آپ ہی مجھے سب سے زیادہ یاد کرے گی

ہاں ہاں دیکھ لے گے۔۔ میں تمہارا سامان رکھنے لگی ہوں تب تک تیار ہو جاؤ۔۔ حسرت بیگم نے مسکرا کر کہا

کیونکہ چاہے زویا کے سامنے جتنا بھی سخت رہتی تھی لیکن پیار بھی اس سے بڑھ کے کرتی تھی۔۔ اور زویا بھی یہ بات اچھے سے جانتی تھی۔۔

زویا پکڑے پہن کر سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اپنے بال کنگھی کر رہی تھی اس کے فون کی گھنٹی بجی اس نے فون کی جانب دیکھا اور ہیر برش ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ کے فون سننے کے لیے بیٹھ گئی۔۔۔

جی زویا میڈم تیار ہو گئی۔۔ فون پر کوئی مسکرا کر بولا۔۔

جی تانیہ میڈم۔۔ ہو گئی تیار آپ بتائیں کس لیے کال کی۔۔ زویا اپنی دوست کی بات سنتے مسکرائی اور اسے کہا

اچھا جی کیسا زمانہ اگیا ہے لوگ شہر بدلنے کے ساتھ اپنے عزیزوں کو بھی بول

جاتے ہیں۔۔ ابھی کراچی گئی نہیں۔ اور پہلے ہی اپنا اصل چہرا دیکھا دیا

یہ سارم سے ملنے کی خوشی کا نتیجہ تو نہیں۔۔ کے ان سے ملنے کی چاہت میں

اپنوں کو پرایا کر بیٹھے

تانیہ نے ایک چپھرنے کے انداز میں کہا

بلکل بھی نہیں۔۔ اس بچارے کو تو پتا ہی نہیں۔۔ کہ کوئی ان کو بن دیکھے ہی

ان پر مر بیٹھا ہے۔۔ اور ہاں۔۔ سارم اپنی جگہ اور تم اپنی جگہ۔۔ اور بد تمیز میں

سب کو بلا سکتی ہوں لیکن تجھے نہیں

زویا نے تانیہ کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔



اچھا زویا۔ میری بات سنو

تانیہ نے ایک سوالیہ انداز میں کہا

ہاں کہو زویا نے جواب دیا

وہ تمہیں اگے سٹیشن سے لینے آئے گا نا

تانیہ نے زویا سے سوال کیا۔۔۔

کون؟ زویا نے حیرانی سے پوچھا

ارے پاگل سارم اور کون۔۔۔

پتا نہیں یار میں نے اس کے بارے میں امی سے پوچھا نہیں۔۔۔ زویا نے مایوسی سے کہا

واقعی پاگل کی پاگل رہنا۔۔۔ اگر وہ تمہیں پیک کرنے آیا تو سہی تیار ہو کر جانا

۔۔۔ اسے بھی تو پتا چلے کے میری کزن اتنی خوبصورت ہے

تانیہ نے ایک بار پھر زویا کو سارم کے نام سے چڑایا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

--- یار وہ کیسے آسکتا ہے نہ اس نے مجھے آج تک دیکھا ہے اور نہ میں نے
-- وہ اتنے سالوں میں کبھی ہمارے گھر نہیں آیا حتیٰ کے خالہ جان پھر بھی اپنے
چھوٹے بیٹے شہریار کے ساتھ آجایا کرتی تھیں لیکن وہ مسٹر ایک بار نہیں آئے
زویا نے ساری وضاحت دی

کچھ بھی ہو سکتا ہے زویا کیا پتا وہ اپنی امی کے ساتھ تمہیں لینے آجائے جو بھی
ہو صبح سے تیار ہو کر جانا سمجھ گئی نامیری بات
تانیہ نے زویا کو سمجھاتے ہوئے کہا
اچھا میری ماں

زویا نے ہستے ہوئے کہا

اور ہاں تیار ہو کر اپنی تصویر ضرور بیچھنا تاکہ دیکھوں تو سہی کیسی لگ رہی ہو
تانیہ نے کہا

اچھا اچھا بیجج دوں گی فون بند کرو اور مجھے تیار ہونے دو

زویا نے یہ کہتے ہوئے فون بند کیا

(ہاے اگر واقعی سارم مجھے لینے آیا) زویا نے دل میں سوچا۔۔۔

زویا بیٹا تیار ہو گی ہو مجیب صاحب نے آواز دی .

جی ابا . یہ کہتے ہوئے وہ فوراً کمرے سے باہر نکلی۔۔

اچھا بیٹا تم ناشتہ کرلو۔ ٹیکسی والا کبھی بھی آتا ہو گا مجیب صاحب نے زویا کو کہا

جی ابا زویا نے سر ہلایا

اور ہاں تمھاری خالہ کی کال آئی تھی وہ کہہ رہی تھی کہ ان کا کوئی بیٹا تمھیں

اگے سے لینے آئے گا۔

جی ابو اس نے پھر ادب سے جواب دیا۔۔۔

اس نے اپنا سارا سامان کلی کو پکڑا یا اور باہر کی جانب آنے لگی اس کا دل زور

زور سے دھڑک رہا تھا کیا واقعی وہ مجھے لینے آئے گا۔۔۔

کیا واقعی وہ اسے دیکھ سکے گی۔۔۔ وہ انہی سوچوں میں گم تھی
کے کسی نوجوان لڑکے نے ان کا راستا روکا۔۔۔۔۔

اسلام و علیکم اس نوجوان نے زویا سے سلام لی

و علیکم اسلام تم؟ زویا نے حیرانی سے جواب دیا جی میں کیوں میرے لینے آنے

پر آپ کو خوشی نہیں ہوئی۔ اس نوجوان نے آنکھوں سے لگایا کالا چشما اتارا

۔۔۔۔۔ بلکل بھی نہیں میں تو یہ دیکھ کر حیران ہوں۔ کے تم ایسے ہو جاو گے؟

زویا نے مزاق میں طنز کیا۔ کیا مطلب؟ شہریار نے حیرانگی سے زویا کی طرف

دیکھا مطلب یہ کے تم اتنے موٹے تھے پتلے کیسے ہو گئے ڈائینگ تو شروع نہیں

کردی زویا نے زور سے قہقا لگایا او پلیز زویا آہستہ بولو اور یہ موٹا کس کو بولا ہے

وہ بچپن کی بات تھی اب بڑا ہو گیا ہوں میں شہریار نے چڑتے ہوئے کہا کیوں؟

برا لگا ہے اوے ہوے موٹا اب بڑا ہو گیا ہے مجھے سے صرف 3 مہینے ہی بڑے

ہو تم اوکے زویا نے ہنس کر جواب دیا جو بھی ہو بڑا تو ہوں نا اس لیے تھوڑی

عزت کر لیا کرو شہریار نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ہالے بچارا برا منا گیا اچھا کہاں نا مذاق کر رہی تھی اتنے سالوں بعد ملے ہیں میرا اتنا بھی حق نہیں بنتا کے تمہیں تھوڑا سا تنگ کروں۔ تم ہی تو میرے بیسٹ کزن ہو زویا نے شہریار کی طرف مسکراتے ہوئے دیکھا اور اس کے ہمراہ سیٹشن سے باہر نکلی۔۔۔ اب مکھن نہ لگاؤ پتا ہے مجھے اور آو گھر میں سب تمہارا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں شہریار نے سامان گاڑی میں رکھتے ہوئے کہا جیسے ہی شہریار نے کہا زویا کے قدم ایک دم رک گئے بے صبری سے انتظار؟ کون کون کر رہا ہے میرا بے صبری سے انتظار اس نے اپنی سانسوں پر قابو پاتے ہوئے شہریار کی طرف چونکتے ہوئے دیکھا۔۔۔ محترمہ اور کون آپ کی خالہ جان ویسے اور کس کی توقع کر رہے تھیں آپ؟ شہریار نے گاڑی کی ڈھگی بند کرتے ہوئے کہا وہ کار کے دروازے کی جانب بڑھی سارم بھائی سے جیسے ہی شہریار نے کہا اس کے ہاتھ وہی رک گئے اور مڑ کے شہریار کی طرف دیکھا بلکل بھی نہیں

تمہارے اس کھڑوس بھائی سے مجھے کوئی توقع نہیں ہے ویسے بھی توقعات ان سے لگائی جاتی ہیں جن سے کوئی واسطہ ہو جن کے دل میں دوسروں کے لیے پیار ہو اور ویسے بھی آج تک تمہارا بھائی ہمارے گھر تک نہیں آیا زویا نے شہریار کو دلاسا دیتے ہوئے کہا۔۔۔ پتا ہے زویا وہ ایسے ہیں لیکن ان کی تمیز کیا کروں وہ تم سے بڑے ہیں شہریار نے ہنستے ہوئے طنزاً کہا صرف پانچ سال زویا نے اپنا دلائل پیش کیا اور کہتے ہوئے گاڑی میں بیٹھ گئی

اسلام وعلیکم خالہ جان زویا نے یہ کہتے ہوئے ثمرین کو گلے لگایا۔
وعلیکم اسلام میری جان ثمرین نے زویا کی پیشانی کو چوما کیسا رہا سفر؟ اس نے راستے میں تمہیں تنگ تو نہیں کیا ثمرین نے شہریار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا بالکل بھی نہیں خالہ اب تو یہ بڑا شریف ہو گیا ہے کچھ نہیں کہا اس نے مجھے۔
زویا نے ہنستے ہوئے شہریار کی طرف دیکھا۔

ماما آپ کو تو ہمیشہ میری ہی غلطی نظر آتی ہے آپ کی اس نازک بھناجی کی معصوم شکل کے پیچھے چھپا شیطان نظر نہیں آتا جو شاید صرف مجھے ہی نظر آتا ہے جیسے ہی شہریار نے کہا سب ہنس دیے۔۔

چھوڑو اس کی باتوں کو یہ تو ایسے ہی کہتا رہے گا آو اندر آو وہ سب نشت گاہ کی جانب بڑھ گئے

ثمرین نے چائے کا کپ زویا کی جانب بڑھایا اور اس کے سامنے صوفہ پر بیٹھ گئی اور بتاؤ زویا امی ابو کیسے ہیں۔

جی بالکل ٹھیک بلکہ امی نے تو مجھے تلقین کی تھی کہ اپنی خالہ کو تنگ مت کرنا ویسے خالہ ان کی باتوں سے لگتا ہے کہ وہ آپ سے بہت پیار کرتی ہیں زویا نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

ہاہا وہ شروع سے ایسی تھی ہے تو بہت غصے والی لیکن دل کی بالکل صاف ہے۔۔
ثمرین نے ہنستے ہوئے کہا۔

جی زویا یہ کہتے ہو ادھر ادھر دیکھنے لگی ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کیسی کو ڈھونڈ رہی ہو کسی کا انتظار کر رہی ہو اس کی آنکھوں میں کسی سے ملنے کی چاہ تھی۔۔۔۔۔ وہ اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔۔ لیکن وہ کہا تھا۔ اب تک وہ اسے دیکھ کیوں نہیں پائی۔۔۔۔۔ زویا نے دل میں سوچا

اب تو آنکھیں بھی تھک گئی ہیں تیرے انتظار میں
کب آو گے۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ ہم یہی سوچتے۔۔۔۔۔ رہے

کیا ہوا ہے بیٹا گھر پسند نہیں آیا اس کی خالہ نے اضطرابی میں پوچھا۔؟
نہیں نہیں خالہ ایسی کوئی بات نہیں گھر تو بہت پیارا ہے۔۔۔ وہ میں کہی رہی تھی
۔۔۔ وہ زرارہ کی۔۔۔ اس میں حوصلہ نہیں تھا کہ وہ کیسے پوچھے۔۔۔ سارم نظر نہیں
آ رہا کہاں ہے وہ؟ اس نے دل پر پتھر رکھ کے پوچھ ہی لیا
او ہاں سارم۔۔۔۔۔ بیٹا وہ کہاں یہاں ہوتا ہے۔ ثمرین نے افسردگی سے کہا

جیسے ہی زویا نے سنا وہ پوری طرح چونک گئی۔

کیوں خالہ کہاں ہوتے ہیں وہ؟ اس نے فوراً سوال کیا۔

وہ یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے نا اسلیے بہت کم یہاں آتا ہے صرف ہفتے کی رات کو آتا ہے اور سوموار کی صبح کو چلا جاتا ہے وہی ہو سٹل میں ہی رہتا ہے۔۔۔۔

ثمرین نے برتن ٹیبل سے اٹھائے اور کچن کے جانب بڑی۔۔۔۔۔ زویا بھی ان کے پیچھے کچن میں گئی۔

کیا وہ یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں؟ زویا نے پوری طرح چونک کر پوچھا۔۔۔۔

ہاں یونیورسٹی میں پڑھاتا ہے۔ ثمرین سنک کی جانب برتن دھونے کے لیے بڑی۔

کونسی یونیورسٹی میں پڑھاتے ہیں؟ زویا نے پھر سوال کیا /

اسی یونیورسٹی میں جس یونیورسٹی میں تم نے ایڈمیشن لیا ہے

جیسے ہی زویا نے یہ الفاظ سنے اس کے الفاظ رک گئے اس کے سارے سوالات ختم ہو گئے وہ خوشی سے چہچہا اٹھی اس کی آنکھوں میں ایک انتظار کی لہر اٹھی پھر اس کے دل میں امید اٹھی اسے دیکھنے کے لیے۔۔۔ کیا؟ واقعی جو خالہ نے کہا ہے سچ ہے۔۔۔ وہ میرے اتنے نزدیک ہو سکتے ہیں کیا واقعی جب محبت ہوتی ہے تو آگے کے سارے دروازے کھلتے جاتے ہیں لیکن۔۔۔ ان پر سفر کرنا مشکل ہوتا ہے۔۔۔

لیکن اگر سارم حسن جیسا ہمسفر ہو تو سفر کی ہر مشکلات برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں زویا نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

وہ یہ بات تانیہ کو بتانے ہی لگی تھی کے پہلے ہی تانیہ کی کال آگئی واہ چڑیل کو یاد کیا اور چڑیل حاضر۔۔۔۔۔ وہ دل میں مسکرائی ایک منٹ خالہ زویا خالہ سے معذرت کر کے اپنے کمرے کی جانب روانہ ہو گئی جیسے ہی زویا نے فون اٹھایا

تانیہ تانیہ۔۔۔ میری جان۔۔۔ میری دوست میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔ میں بتا
نہیں سکتی۔۔۔ کتنی آج میں خوش ہوں۔۔۔
زویا نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے؟ سارم سلمان خان سے بھی زیادہ ہنڈ سم نکلا۔۔۔ یا۔۔۔ اس نے
تمہیں۔۔۔۔ دیکھ لیا۔ تانیہ نے گھبراہٹ میں پوچھا

ارے نہیں سارم کو تو نہیں دیکھا میں نے۔ زویا نے شائستگی سے جواب دیا
لو کر لو بات۔۔۔ سارم تم نے دیکھا نہیں۔ تو پھر کیسی خوشی ہے اور کس بات کی
۔۔۔ یا الہ دین کا کوئی خزانہ مل گیا ہے۔۔۔ تانیہ نے ہنستے ہوئے کہا

ہمیشہ الٹی بات کرنا۔۔۔ اور ایک بات۔۔۔ سارم اپنی جگہ ہے اور تمہارا سلمان
خان اپنی جگہ۔۔۔ میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ سارم کو سلمان خان سے
compare نہ کیا کرو

اچھا اچھا ٹھیک ہے نہیں کرتی لیکن اتنا بتا دیتی۔۔۔ میں نے اپنے سلمان خان کو دیکھا ہوا ہے۔۔۔ تمھاری طرح اندھی محبت میں گرفتار نہیں ہوں۔ کیا پتا۔۔۔ وہ۔۔۔ کوئی۔۔۔۔۔ بدترین شکل کا نکلے۔۔۔۔۔ پھر۔ تانیہ نے طنز کیا اپنی بکواس بند رکھو۔۔۔۔۔ اگر تم نے میری بات نہیں سنی۔ تو فون بند کرو زویا نے غصے سے کہا

اچھا اچھ سوری یار اب نہیں کرتی مزاق
زویا کا سارم تانیہ کے سلمان سے بھی پیارا اب خوش۔
تانیہ نے۔۔۔ تسلی دیتے ہو کہا۔۔۔

زویا بے ساختہ مسکرا دی
اچھا تمھیں پتا ہے؟

زویا نے بے چینی سے کہا
کیا پتا ہے زویا اگے تو بولو



تانہ نے بے تابی سے پوچھا

تمہیں۔ پتا ہے تانہ جس یونیورسٹی میں ہم نے ایڈمیشن لیا ہے وہی سارم حسن پڑھاتا ہے

زویا نے بے تابی سے بتایا

کیا؟ تانہ چونکی

ہاں تانہ زویا مسکرائی

یار زویا۔۔ ہمارے ہونے والے جیجی ہمارے استاد لگے تانہ نے طنز کیا

جی لیکن استاد سے پہلے میرے وہ کزن ہیں۔۔۔ سمجھی تم؟

زویا نے تانہ کو جواب دیا۔۔۔

چلو۔۔ دیکھتے۔۔ اب کیا ہوتا ہے؟ تانہ نے ایک لمبی آہ بر کر کہا

کیوں تمہیں خوشی نہیں ہوئی

زویا نے حیرانی سے سوال کیا

نہیں نہیں یار۔۔ ایسی کوئی بات۔ نہیں۔۔ میں۔۔ تو یہیں سوچ رہی ہوں میرا کیا بنے گا

تانیہ نے بالکل سیریس مزاج میں کہا۔۔۔

کیوں کیا ہوا ہے؟

زویا پریشان ہوئی

ارے لوگ تو۔ اندھی محبت کر گئے ہمیں اکیلا چھوڑ گئے

تم کہاں اکیلی ہو؟ زویا نے سوال کیا

ہاے اکیلی ہو جاو گئی نا تمہارے جانے کے بعد۔۔ میں نہیں چاہتی کوئی تمہیں

مجھ سے الگ کر رہے پتا نہیں یہ سارم حسن کہا سے آگیا۔۔

تانیہ نے منہ بنا کر کہا

پاگل۔۔ میں تو تمہارے ساتھ ہمیشہ رہوں گی

سارم حسن سے پہلے۔ زویا۔۔ تانیہ کی دوست ہے



ہاے۔۔۔ یہ ٹھیک کہا۔۔۔ میری جان

تانیہ نے ہنستے ہوئے کہا

تانیہ تم بعض نہیں آو گی تمہیں پتا ہے نا مجھے۔۔ اس میری جان لفظ سے نفرت

6

زویا نے چرتے کہا

اچھا تو جب سارم میری جان بولے گا اسے بھی یہی کہو گی

اس کے کہنے پر وہ دونوں اکٹھے ہنس دی

دوستی رشتہ ہے اک احساس کا۔۔۔۔۔

دوستی پہلی بارش کی بوند میں ہیں

دوستی دوستوں کی وفاؤں میں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج وہ جلدی اٹھ گئی تھی زویا نے نماز فجر ادا کی اور باہر لان میں کھڑی قدرت کے کرشمے دیکھنے لگی۔۔۔۔

سبحان اللہ اس ذات کے کیسے وہ رات کو دن میں تبدیل کرتا ہے۔ کیسے وہ آفتاب کی کرنوں کو پوری دنیا میں چادر کی طرح پھیلا دیتا ہے واقعی اللہ وہ واحد ذات ہے جس کا جتنا شکر ادا کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔۔۔۔

آج وہ بہت خوش تھی بہت خوش اتنا خوش کہ اس کی خوشی کو بیان کرنے کے لیے الفاظ کم پڑ گئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ شاید وہ وقت قریب آگیا تھا جس کا وہ رات دن بے صبری سے انتظار کر تھی اسے کیسے بیتے ہوئے سالوں میں کوئی ایک دن ایسا گزرا نہیں تھا جو اسے مانگا نہ ہو کیا واقعی وہ آج اسے دیکھ پائے گی؟ اسے پہچان پائے گی؟ لیکن اسے اپنے اوپر اور اپنی محبت پر پورا اعتماد تھا۔۔۔ اگر قسمت ہمیں ایک جگہ لینے آئی ہے۔۔ تو وہ ہمیں ملائے گی ضرور۔۔۔

آج اس کی یونیورسٹی کا پہلا دن تھا۔ وہ تھوڑا سا ہچکچائی تھی۔۔۔ کیونکہ چاہے وہ جتنا مرضی ہوشیار بن لے لیکن ہر جگہ وہ اپنی جان سے بڑھ کے دوست تانیہ کے ہمراہ جاتی۔۔۔ تانیہ کے گھر میں۔ گھریلو مسائل ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑے دن یونیورسٹی میں آنے سے قاصر تھی۔۔۔ لیکن زویا ہمت باندھ کر آگے بڑی۔۔۔ انجان شہر انجان لوگ ایسا لگ رہا تھا وہ کسی اور ہی دنیا میں آگئی ہو۔۔۔ لیکن ان انجان بستی میں اس کی آنکھیں کسی اور کو ڈھونڈ رہی تھی اس کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ وہ اس کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھی۔۔۔

زویا نے ہاتھ میں کتابیں پکڑی اور اپنی کلاس روم کی طرف جارہی۔۔۔ تھی۔۔۔ کے سامنے سے ایک نارمل قد کا مقبول صورت نوجوان۔ جو سفید ٹی شرٹ جس کی استینیں کہنیوں تک چڑی ہوئی تھی اور بلیک پینٹ لباس میں ملبوس تھا۔۔۔ اس کے سیاہ کالی زلفیں اس کے آنکھوں پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔ اس کی۔ بڑی بڑی سنہری بنھوری آنکھیں جیسے کوئی بھی دیکھ کر مدہوش ہو سکتا تھا۔۔۔۔۔ نظریں

جھکے اس کے سامنے سے گزر رہا تھا کے اچانک زویا کا اس کے ساتھ ٹکراؤ
ہوتا ہے اور زویا کی ساری کتابیں زمین پر گر جاتی ہیں۔۔۔۔۔ لیکن وہ بنا کچھ کہے
اگے بڑھنے لگتا ہے کے

زویا زور دار غصے میں بڑبڑانے لگی

لگتا ہے آجکل لوگوں نے آنکھوں کی جگہ ٹیچ بٹن لگائے ہوئے ہیں تب تو پتا
نہیں چلتا۔۔۔۔۔ کہ آگے سے کوئی آرہا ہے تو بندہ تہذیب کے ساتھ پیچھے
ہٹ جائے

۔ مگر۔۔ اتنی عقل کہاں کراچی کے لوگوں میں

اگر اتنی عقل اللہ نے دی ہوتی تو بندہ۔ انسانیت کے ناطے مدد ہی کر دیتا ہے

۔۔ لیکن مجال۔۔ ہے ایسے گنڈہ کرتے ہیں۔۔ جیسے یونیورسٹی کے اونر ہوں

جیسے ہی زویا نے کہا۔۔۔ وہ نوجوان وہی رکا اور اس پر ایک چبھتی ہوئی نگاہ ڈالی

اور بنا کچھ کہے روانہ ہو گیا



طوبہ طوبہ۔۔ اوپر سے چوری اور پھر سینا۔۔۔ زوری
اکڑو کہیں کا۔۔۔

زویا یہ۔۔ کہتے ہو اپنی کلاس کے جانب بڑی۔۔۔۔۔
جیسے ہی

کلاس میں سر داخل ہوئے خاموشی چھا گئی سب ادب سے کھڑے۔۔ ہو گئے۔۔۔
جی بیٹھ جائیں۔۔ سر نے پوری کلاس کو بیٹھنے کا اشارہ کیا

ہاے اللہ یہ تو وہی ہے جس

کی کچھ دیر پہلے میں نے انسلٹ کی تھی۔۔۔۔۔ او میرے خدایا میں۔۔ کیا کروں

اگر انہوں نے مجھے پہچان لیا تو۔ زویا نے گھبراتے ہو سوچا۔ سر نے آتے ہی۔۔

اپنا لیکچر سٹارٹ کیا۔

آپ نے جو یہ بک کا آنچل اپنے چہرے کے سامنے کیا ہے اسے زرا ہٹائیں
میں آپ سے مخاطب ہوں اپنے چہرے سے یہ کتاب ہٹائیں۔۔۔ انہوں نے
بڑے غصے سے زویا کی جانب دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ان کے چہرے کے تاثرات سے
یوں معلوم ہو رہا تھا جیسے انہوں نے زویا کو پہچان لیا ہو۔۔۔۔۔ یہ سنتے ہی زویا کے
پسینے چھوٹنے لگے۔ کیونکہ وہ اس قدر غصے سے اس سے مخاطب تھے کہ کلاس
میں موجود سب لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔

زویا نے آہستہ آہستہ گھبراتے ہوئے اپنے چہرے سے کتاب ہٹائی۔۔۔۔۔
جیسے ہی زویا نے اپنے مکھ سے کتاب کا آنچل ہٹایا

اس نے فوراً نظریں جھکا لیں۔۔۔ اس میں ہمت ہی نہیں تھی کہ۔۔۔ وہ انہیں
سامنے دیکھ سکے

اف میرے خدایا۔۔۔ یہ تو میرے سر نکلے۔۔۔ جن سے کچھ دیر قبل میں جھگڑی
تھی یا میرے اللہ اب میرا کیا حال ہو گا۔۔۔۔۔ اگر انھوں نے مجھے پہچان لیا
تو؟؟؟؟؟؟؟؟

یا اللہ ایسا کوئی مجبزه کر دے کہ سر کو میرا چہرہ ہی نظر نہ آے یا پھر میری
۔۔۔۔۔ صورت میں ردوبدل کر دے۔۔۔۔۔

زویا نظریں جھکائے مسلسل اپنے ہاتھوں کو بے چینی کے ساتھ مسل رہی تھی
(بندہ تہذیب کے ساتھ راستا دے دیتا ہے ایسے اکھڑ کے چلتے ہیں جیسے
یونیورسٹی کے اونر ہوں)

جب انھوں نے زویا کی جانب غور سے دیکھا تو فوراً انہیں زویا کی وہ ساری باتیں
یاد آ گئی۔۔۔۔۔

اور وہ زویا سے پھر ایک مرتبہ مخاطب ہوئے۔۔۔۔۔
ہم سب کو معلوم ہے کہ اپ سب یونیورسٹی میں آ گئے ہیں۔۔۔۔۔

(یہ پہلا فقرہ زویا کو ایسے لگا کے اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ ابھی کلاس سے چلی جائے)

لیکن اس یونیورسٹی میں رہنے کے بھی کچھ اصول ہیں جن پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے لیکن میرے خیال سے آپ کو ان ہدایات پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے۔۔۔۔۔ کیونکہ جیسے آپ لوگوں سے پیش آتی ہیں۔۔۔

(جیسے ہی انہوں نے۔۔۔۔۔ باتوں باتوں میں۔۔۔ طنز کیا۔۔۔۔۔ زویا کو فوراً وہ ساری باتیں یاد آگئی۔۔۔)

اسی لیے یونی کے اصولوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ آپ کو نظم و ضبط کے اصولوں پر عمل کرنے کی سخت ضرورت ہے

اور ہاں کلاس میں کیسے بیٹھتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ بھی طریقہ سیکھ لیں۔۔۔۔۔

ان کا بات کرنے کا انداز تیخا تھا۔۔۔۔۔ کہ سب لوگ تب سے خاموش تھے

انہوں نے۔۔۔۔۔ فوراً اپنی بات۔۔ مکمل کی اور کلاس سے باہر روانہ ہو گئے

زویا بالکل۔۔۔ خاموش۔۔۔۔۔ چل رہی۔ تھی۔۔۔ وہ کبھی بھی۔۔ اتنا۔۔ خاموش نہیں
رہتی تھی۔۔۔۔۔

اس کے دماغ میں وہ ساری باتیں۔۔۔ گھوم رہی تھی۔۔۔۔۔
کتنے کھڑوس۔۔ آدمی۔ ہیں۔۔۔۔۔

میں یہی سوچتی تھی کہ سارم حسن۔۔ اس دنیا میں۔ واحد انسان ہیں۔۔ جو سب
سے زیادہ کھڑوس۔۔ اور غصے والے ہیں۔۔ لیکن۔۔ میں۔۔۔ غلط تھی۔۔۔ یہ تو دنیا
کے سب سے بڑے کھڑوس اور غصے والے ہیں۔۔۔۔۔۔۔

کیا۔۔۔ ہوتا غلطی بھی تو انسان سے ہوتی۔۔۔ ہے۔۔۔ اگر مجھے ہی نہیں پتا تھا کہ
۔۔۔ یہ سر ہیں۔۔۔

تو یہ خود بھی۔۔۔ تو بتا سکتے۔۔۔ تھے نا۔۔۔
پتا۔۔۔ نہیں۔۔۔ یہ خود کو کیا سمجھتے۔۔۔ ہیں
وہ انہی۔

سوچوں میں۔۔۔ گم تیزی سے قدم بڑھاتی۔۔۔ ہوئی۔۔۔ آگے بڑھ رہی تھی۔
کہ اچانک پھر ایک بار کسی سے ٹکرای۔۔۔ زویانے جیسے ہی اس کی طرف دیکھا
۔۔۔
وہ بالکل۔

ٹھہر گئی۔۔۔ ایسا لگ رہی۔۔۔ تھا جیسے ساری دنیا رک گئی ہو اسے یوں معلوم ہو
رہا تھا۔۔۔ کہ آج اس کی زندگی کا آخری دن۔۔۔ تھا۔ اسے لگ رہا تھا کہ جیسے
اس کی سانسیں رک گئی ہوں۔۔۔ وہ پھر اسی سے۔۔۔ ٹکرا گئی تھی۔



وہ ابھی پچھلی باتیں نہیں بولی تھی

کہ ایک بار پھر انہی سے ٹکرا گئی۔۔۔

وہ کچھ بولتی کہ اس سے پہلے وہ۔۔۔ بولے

آپ کو پتا نہیں چلتا یا آپ کو ویسے ہی لوگوں سے ٹکرانے کا شوق ہے

انہوں نے ایک طنزاً مسکراہٹ سے زویا کی طرف دیکھا۔

وہ م م میں۔ وہ زرارہ گئی اس میں ہمت ہی نہیں رہی کے وہ جواب دے

سکے۔۔۔

مجھے لگتا ہے کہ آپ کو ایسے ہی ٹکرانے کا شوق ہے لیکن بد قسمتی سے میں

آپ کے سامنے آجاتا ہوں۔۔۔ وہ یہ کہتے ہوئے۔۔۔ وہاں سے روانہ ہو گیا

زویا۔۔۔ بالکل۔۔۔ ساکت کھڑی۔ اس کی طرف دیکھتی رہی۔

آپ زویا مجیب ہیں۔۔۔

وہ کیفے میں بیٹھی سموسہ کھانے میں مصروف تھی کہ۔۔ پیچھے سے کسی نے
۔۔۔ اس کو پکارا

جی میں زویا مجیب ہوں

زویا نے اس آدمی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

آپ کو سر نے بلایا ہے آفس

سر نے بلایا۔۔ ہے؟ وہ چونک گئی جی سر مطلب پرنسپل صاحب نے بلایا ہے اس

آدمی نے زویا کو وضاحت دی جیسے ہی زویا نے یہ بات سنی اس نے بے ساختہ

کہا پرنسپل صاحب نے؟ کیوں؟ کس لیے بلایا ہے؟ زویا نے آگے سوالوں کے

پہاڑ اس آدمی کے سامنے رکھ دیے

جی اس کا تو مجھے پتا نہیں ہے کہ انہوں نے آپ کو کیوں بلایا ہے لیکن ان

سب سوالوں کے جواب وہی جا کر پتا چل سکتے ہیں نا؟ اس آدمی نے اکھڑتے

ہوے انداز سے کہا زویا نے سر ہلایا اور جلدی سے اپنی چیزیں پکڑی اور اس آدمی کے شانہ بشانہ چلنے لگی

سر پر نسیل نے بلایا ہے لیکن کیوں کس وجہ سے؟

کیسی سوال زویا کے دماغ میں پیدا ہو رہے تھے

کہیں اس کھڑوس ٹیچر نے۔۔۔ میری شکایت تو نہیں لگادی اف میرے خدایا

۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ۔ میں نے کبھی نہیں۔ سوچا تھا۔۔ کہ میرا

یونیورسٹی میں پہلا دن اس قدر برا گزرے گا۔۔۔ یہ میری زندگی کا نہ کبھی

بولنے والے واقعیوں میں سے ایک واقع تھا۔۔۔ وہ انہی سوچوں میں گم تھی

کہ اس آدمی نے زویا کی طرف مڑ کر کہا۔۔۔ آپ یہاں ویٹ کریں جیسے ہی

آپ کو سر بلائیں گے آپ کو بتا دیں گے جی ٹھیک ہے زویا نے سر ہلاتے

ہوے کہا

زویا نے جیسا ہی اگلا قدم۔ کمرے میں رکھا۔۔۔۔۔

اس کی آنکھیں۔۔ کھلی کی کھلی رہ گئی۔۔۔ جس چیز کا اسے ڈر تھا وہی ہوا۔ کوئی انسان۔۔ اس قدر اکڑ و غرور والا ہو سکتا ہے۔۔ مطلب؟ حد ہوتی ہے کسی چیز

کی۔۔ کیا کہہ دیا تھا میں نے انھیں جو یہ اب سر تک میری شکایت لے کر

جائیں گے یہ اپنی انسلٹ کا ایسے بدلہ لیں گے میں نے کبھی نہیں سوچا تھا ایسا

لگ رہا تھا زویا کو کسی چیز نے اپنی پوری طاقت سے روک دیا ہوا اس کی سیاہ

گول گول آنکھیں بالکل ٹھہر گئی تھیں۔۔۔۔

اس سے پہلے یہ بات کو اور بڑھائیں مجھے ان سے معافی مانگ لینی چاہیے۔۔۔

یہ سوچتے ہوئے زویا ان کی طرف بڑھی جو اپنی نظریں جھکائیں نیچے دیکھ رہے

تھے۔۔۔ ایسا لگ رہا تھا وہ کسی گہری سوچ میں ڈوبے تھے۔۔۔۔

سر غلطی تو انسان سے ہوتی ہے انسان تو غلطیوں کا پتلا ہے۔۔۔۔۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسے اپنی غلطی سدارنے کا موقع دینے کی بجائے۔۔۔۔۔ اسے اس طرح ذلیل کیا جائے

انہوں نے اچانک زویا کی طرف دیکھا۔۔ جو بڑی معصومانہ انداز میں۔۔ اپنا دلائل پیش کر رہی تھی

مطلب سر میں جانتی ہوں میری غلطی تھی مجھے اس طرح آپ سے نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔ لیکن اس وقت میں کونسا جانتی تھی کہ آپ میرے سر ہیں۔۔۔ قسم سے سر اگر مجھے پتا ہوتا کہ آپ میرے سر ہیں۔۔۔۔۔ تو میں؟

زویا نے آنکھیں بند کی ہوئی تھی اور مسلسل بولتی جا رہی تھی
تو میں

انہوں نے آگے سوال کیا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تو میں۔۔۔۔۔ وہ رکی۔۔۔ تو میں کبھی بھی آپ کو باتیں نہ کرتی۔۔۔۔۔
زویا نے یقین دلاتے ہوئے کہا

اچھا۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ دوسرے لوگوں سے ایسی ہی باتیں کرتی
ہوں گی انہوں نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں سر آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔۔۔۔۔

میں نے آج تک کیسی کو کچھ نہیں کہا۔۔۔۔۔

بلکہ الٹا میں معاف کر دیتی ہوں

وہ زویا کی یہ بات سن کے دل ہی دل میں مسکراے

کیونکہ معاف کرنا اچھا کام ہے اسلیے سر جانے دے اس معاملے کو رفاہ دفع

کریں۔۔۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔۔۔

سر میری کیا امیج بنے گی پرنسپل کے سامنے۔۔۔ کیا سوچے گے وہ؟ کیسی لڑکی

ہوں میں۔۔۔۔۔

اس لیے سر پلیز آپ پر نسیل کو شکایت مت لگائیں آپ کا کیا ہے آپ کو تو
کوئی کچھ نہیں کہے گا ساری یونی میں میرا ہی مذاق بنائے گی۔۔۔۔
سر پلیز۔۔۔ کچھ تو خیال کریں وہ لگا تار۔۔۔۔ بولی جارہی۔۔۔۔ تھی۔۔
بس۔۔۔۔۔

اب ایک اور لفظ نہیں۔۔۔۔۔

آپ کتنا کم بولتی ہیں نا

اور ہاں میں آپ کی کوئی complain کرنے نہیں آیا۔۔

سمجھی آپ

وہ۔۔ بہت غصے سے یہ کہتے ہوئے باہر کی طرف روانہ ہو گئے

جیسے ہی وہ روانہ ہوئے زویا۔ کو پر نسیل صاحب نے اندر آنے کا پیغام بھیجا

اسلام و علیکم خالہ

ثمرین جو کتاب پڑنے میں مصروف تھی اس دیکھ کے بے ساختہ مسکرائی
و علیکم اسلام کیسا گزرا یونیورسٹی کا پہلا دن

نہیں نہیں خالہ ایسی کوئی بات نہیں ہے یونیورسٹی کا پہلا دن بہت اچھا گزرا
 --- اتنا اچھا کہ میں بیان نہیں کر سکتی

زویا نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن وہ مسکرا نہ سکی۔۔۔

چلو یہ تو اچھا ہے۔۔۔

اچھا تم تھک گئی ہو گی۔۔ روکو میں تمہارے لیے چائے بنا کر لاتی ہوں۔

ثمرین نے مسکرا کر زویا کی طرف دیکھا اور کچن کی طرف روانہ ہو گئی
شکریہ خالہ زویا مسکرائی

آگئی یاد سہلی کی۔۔۔ کہاں تھا میں نے تمہیں کہ تم نے بھول جانا ہے مجھے

جیسے زویا نے۔۔۔ تانیہ کو کال کی اس سے پہلے وہ بولتی اس نے۔۔۔ اپنا۔۔۔ دکھ و
درد بیان کرنا شروع کر دیا

ارے۔۔۔ بس کر۔ میری ماں کتنی دفعہ کہا ہے میں تمہیں کیسے بھول سکتی ہوں
۔ زویا نے اکھڑتے ہوئے کہا

کیا ہوا ہے بڑی اکھڑی اکھڑی سی لگ رہی ہو
تانیہ پریشان ہوئی
ہونا کیا ہے۔۔۔ یار میری قسمت ہی خراب ہے۔

کیوں۔ کیا۔ سارم۔۔۔ بہت بد صورت نکلا۔۔۔ وہ طنزاً مسکرا دی
ایک تم ہمیشہ۔۔ سارم کو کیوں ہر بات میں لے کر آتی ہو۔۔۔

زویانے دھمکی دی

ہاہاہاہا۔۔۔۔اچھا۔۔کچھ نہیں کہتی زویا کے سارم کو

تانیہ پھر مسکرائی۔۔ اچھا بتاؤ اب ہوا کیا ہے

یار تمہیں پتا ہے آج میرے ساتھ۔۔۔ کیا ہوا

زویا نے تانیہ کو سارے دن کا واقعہ سنایا

ہاے۔۔ میرے اللہ زویا اتنا کھڑوس۔۔۔ ٹیچر ہے وہ۔۔۔ طوبا طوبا۔۔۔۔۔

تانیہ نے کانوں پر ہاتھ لاگاتے بولا

زویا بیٹا۔۔۔ کھانا لگ گیا ہے۔۔۔ نیچے۔۔۔ آکر کھا لو

اس کی خالہ نے زویا کو آواز لگائی

اچھا تانیہ میں کل تمہیں کال کروں گی

ٹھیک ہے اللہ حافظ زویا نے یہ کہتے ہوئے کال بند کی اور فوراً نیچے چلی گئی

آو بیٹا بیٹھو۔۔۔ شمرین اور شہریار سامنے چیرز پہ بیٹھے تھے۔۔۔ زویا بھی ان کے

ساتھ بیٹھ گئی

زویا اور شہریار۔۔۔ آپس میں باتوں میں مصروف تھے۔۔۔

کے کوئی اندر داخل ہوا

اسلام و علیکم امی جان۔۔۔۔۔ زویا نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔

سب۔۔۔ کچھ تھم گیا۔۔۔

دھک دھک۔۔۔ دھک۔۔۔ دھک۔۔۔ اس کا دل زور سے دھڑک رہا

۔۔۔ تھا۔۔۔ یہ۔۔۔ کوئی خواب تھا۔۔۔ یا واقعی میرے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

اتنے سالوں۔۔ میں۔۔ اور اس سالوں کے گزرے دنوں میں کوئی ایسا۔ دن نہ تھا
۔۔ جس میں

میں نے اس سے ملنے۔۔ کی دعائیں نہ کیں ہوں۔۔

جس نام سنتے ہی اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی۔۔۔ تھی

آج زویا مجیب۔۔۔ کا سارم حسن اس کے سامنے تھا۔۔ جس کو وہ بن دیکھے۔۔ ہی

اپنی ساری زندگی۔۔ اس کے نام کر بیٹھی تھی۔۔۔ آج۔۔ وہ اس کے سامنے

تھا۔۔ بہت قریب۔۔۔ جس کے لیے۔ اس کا دل دھڑکتا تھا۔۔ جس کے ساتھ

وہ۔ اپنی ساری زندگی۔۔ گزارنا۔۔ چاہتی تھی۔۔۔

زویا بالکل خاموش تھی۔۔۔

اس کی آنکھیں۔۔ کھلی۔۔ کی کھلی۔۔ رہ۔ گئی۔۔۔

وہ وہی مقبول۔۔ صورت نوجوان تھا۔۔ آج۔ بھی وہ۔۔ ویسا ہی لگ رہا تھا۔۔ ٹی شرٹ جس کی آستینیں کہنیوں چڑی ہوئی۔۔۔ اور آنکھیں۔۔ ایسے۔۔ جیسے دیکھ کر ہر کوئی مدہوش ہو جاتا۔۔

وعلیکم اسلام سارم بیٹا۔۔ آو۔۔ تم بھی کھانا کھا لو

ثمرین نے مسکراتے ہوئے۔۔ سارم کو کھانے کی دعوت دی

جی ضرور۔۔ سارم ہلکا سا مسکرایا۔۔ اور چیر پر بیٹھ گیا

ثمرین۔۔ سارم کو کھانا پڑوستے ہوئے کہا۔۔

اچھا بیٹا اس سے ملوں۔۔ یہ تمھاری کزن تمھاری خالہ کی بیٹی زویا۔۔۔ جیسے ہی

ثمرین نے کہا زویا کا نوالہ حلق میں اٹک گیا۔۔

وہ کھانسنہ شروع ہو گئی

کیا ہوا ہے بیٹا۔۔ تم ٹیھک تو ہو

ثمرین نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

جی۔۔۔ج۔۔ج۔۔میں ٹھیک ہوں۔

زویا نے گھبراتے ہوئے کہا

جی جی امی میں مل چکا۔۔ہوں ان سے۔۔بلکہ۔ ہماری تو اچھی جان پہچان ہو چکی ہے۔۔۔

سارم نے ایک طنزاً مسکراہٹ سے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

واقعی۔۔۔زویا

ثمرین نے زویا کی طرف دیکھا۔۔

جی خالہ۔۔۔میری تو ان سے بڑی گہری پہچان ہو چکی ہے۔

اف میرے خدایا۔۔کیا۔ میری زندگی میں۔۔۔۔نہ کبھی بولنے والے واقعات کم تھے

۔جو یہ ایک اور۔۔دیکھا دیا یا میرے اللہ یہ کیسا کھیل ہے مطلب کیا واقعی جو

میں دیکھ رہی ہوں وہ سچ ہے۔۔۔نہیں نہیں یہ سارم نہیں ہو سکتے میں نے تو ان

کی اتنی انسلٹ کی تھی مجھے کیوں نہیں پتا چلا۔۔ ہاے زویا مجیب تمہارا فرسٹ
ایمپریشن سارم کے سامنے ایک چلاک اور زبان دراز لڑکی کا پڑا ہے۔۔۔ اس
وقت زویا کا دل کر رہا تھا کہ اللہ کوئی ایسا معجزہ کر دے یا تو میں زمین میں گر
جاؤں یا مجھے اٹھالے

میرا ٹیچر ہی سارم نکے۔۔۔۔ گا میں نے کبھی نہیں سوچا تھا زویا بالکل خاموش
بیٹھی کھانا کھانے کی۔۔۔ کوشش کر رہی تھی۔۔ لیکن اس وقت اسے سوائے
۔۔ سارم کے علاوہ کچھ نہیں سوچ رہا تھا

اچھا خالہ میں چلتی ہوں

زویا کے پاس اور ہمت نہیں تھی کہ وہ فقط اور بیٹھ سکے
کھانا تو کھا لو۔۔ ثمرین نے زویا سے کہا جی خالہ میں نے کھا لیا
وہ ایک منٹ بھی اور نہیں رک سکتی تھی۔۔۔

یہ کیسی محبت ہے اے میرے خدا۔ جس شخص کو دیکنے کے لیے میں ترس گئی
تھی۔۔۔ جس سے ملنے کے لیے۔۔۔ میں نے۔۔۔ کیا کیا نہیں کیا۔۔۔ لیکن
۔۔۔ آج وہ میرے سامنے ہونے کے باوجود۔ میں کچھ نہیں کہہ سکی
وہ میرے اتنے قریب تھا۔۔۔ لیکن۔ پھر یہ فاصلہ کیوں۔۔۔ آگیا۔ میرے خدا یا

۔۔۔

کیوں سارم۔۔۔ کو مجھ سے اس وقت ملایا۔۔۔ جب میں اسے۔۔۔ جانتی بھی
نہیں تھی۔۔۔ پہلے میں ان سے ٹکرائی

وہ میرے سر نکلے

اور اب ان سے ٹکرائی

تو

میری۔۔

اندھی محبت۔۔۔۔۔۔۔



زویا۔۔۔۔۔اپنے کمرے۔۔میں بے چینی سے بیٹھ اسے یقین ہی نہیں ہو رہا تھا
کے اس کا سر ہی۔۔۔
اس کا کزن نکلے گا۔۔۔
اس نے

(کتنے کھڑوس ہیں یہ۔۔۔۔۔کیسے اکڑ کے چلتے ہیں)

زویا کو بار بار۔۔۔وہی یاد۔۔آ رہا تھا

ہاے۔۔۔۔۔اللہ یہ کیا ہو گیا

اس نے تانیہ کو کال ملائی کیونکہ وہ ہمیشہ ہر بات پہلے۔۔۔تانیہ کو بتاتی تھی

۔۔۔۔۔

ہیلو تانیہ۔۔۔زویا نے۔۔افسردگی سے کہا

کچھ نہیں ہوتا زویا۔۔۔نہ افسردہ۔۔۔ہو۔۔۔دکبھی نہ کبھی تم سارم کو دیکھ لو گی

تانیہ نے فوراً کہا

میں نے سارم کو دیکھ لیا ہے تانیہ۔۔۔

زویا نے روتے ہوئے کہا

ہاے۔ میری قسمت۔۔ کہا تھا میں نے زویا اندھی محبت نہ کرو۔۔

نہ تم نے اسے دیکھا اور اس سے محبت کر بیٹھی۔۔ مجھے۔۔ پہلے۔۔ ہی لگ رہا تھا

وہ بد صورت ہی ہوگا۔۔۔۔ کیا کر سکتے ہیں۔۔ اب زویا حوصلہ رکھو۔۔ تانیہ نے

مایوسی سے کہا

کیا بکو اس کر رہی ہو۔۔۔۔۔

پہلے پوری بات۔۔ تو۔۔ سنوں۔۔۔

تمہیں۔۔ پتا ہے۔۔

وہ سر جن سے میں ٹکرائی۔۔ تھی جن کی میں نے انسلٹ کی تھی۔۔ تمہیں پتا

ہے وہ کون تھا

زویا نے بے چینی سے کہا



کون ؟ زویا

تانیہ گھبرائی

وہ سارم حسن تھا۔۔۔۔۔ تانیہ۔

جس کو میں پہچان ہی نہیں پائی۔۔

کیا سوچا ہو گا سارم نے میرے بارے میں۔۔۔ کے میں کیسی۔۔ لڑکی ہوں۔۔۔۔۔

زویا نے روتے ہوئے کہا

او واہ۔۔۔ زویا۔۔ کیا۔ کیمسٹری ہے تم لوگوں کی؟

تانیہ نے اچھلتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب ؟

زویا حیران ہوئی

مطلب یہ کہ کتنا اچھا ہوا ہے۔۔ پہلے تم لوگ۔ ٹکراے انجانے لوگوں کی طرح

۔۔۔



پھر۔۔۔۔۔ وہ تمہارے۔۔۔۔۔ ٹیچر۔۔۔

اور۔۔۔

پھر۔۔۔۔۔

تمہاری۔۔۔۔۔

بن دیکھے۔۔۔۔۔ کی ہوئی۔۔۔۔۔ محبت او واو۔۔۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔ رونٹک۔۔۔۔۔ مووی۔۔۔۔۔ کی طرح ہے

۔۔۔۔۔ کتنا مزہ اے گانا

تانیہ نے اچھلتے ہوئے کہا

واہ واہ۔۔۔۔۔ کیسی دوست ہو۔۔۔۔۔ تم میری۔۔۔۔۔ یہاں میری جان۔۔۔۔۔ پر بنی ہے۔۔۔۔۔ اور تم

بجائے مجھے حوصلہ دینے کے

تمہیں یہ سب رونٹک لگ رہا ہے

تم میرے زخموں پر مرہم لگا رہی ہو یا۔۔۔۔۔ مزید اسے۔۔۔۔۔ گہرا کر رہی ہوں۔۔۔۔۔

زویا نے غصے سے کہا۔۔۔۔۔

اوپر۔۔۔۔۔ میری۔۔۔۔۔ جان پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ ابھی تو یہ محبت کی شروعات ہے
۔۔۔۔۔ آگے آگے دیکھو۔۔۔۔۔ ہوتا ہے۔۔۔۔۔ کیا

اور زویا۔۔۔۔۔ تم پریشان مت ہو۔۔۔۔۔ ہاں وہ زرا کھڑوس ہے غصے والا ہے تو کیا ہوا

وہ محبت ہی تو تم سے ہی کرے گا نا

تانیہ نے تسلی دی

تم کیسے اتنے یقین سے کہہ سکتی ہو کہ سارم مجھ سے ہی محبت کرے گا

زویا نے سوال کیا۔۔۔۔۔

جب۔۔۔۔۔ اسے ہوگی۔۔۔۔۔ نا تو تمہیں۔۔۔۔۔ اس سے زیادہ ہوگی۔۔۔۔۔

اور ویسے بھی میری اتنی پیاری دوست ہے کیسے اسے تم سے محبت نہیں ہوگی۔

تانیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تم اور تمہارے سہانے۔۔۔ خواب مجھے تو ایسے کوئی آثار نظر نہیں
آئے۔۔۔ وہ میری۔۔۔ طرف دیکھتے نہیں۔۔۔ اور تم محبت کی بات کر رہی ہو
۔۔۔ اچھا۔۔۔

میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں زویا نے یہ کہتے ہوئے۔۔۔ فون بند کیا

۔۔۔۔

وہ ابھی بھی بے چین تھی۔۔۔۔

یہ

محبت۔۔۔۔ اسے کس مقام تک پہنچائے گی

وہ بچنی سے بیٹھی تھی۔۔۔ تانیہ سے بات کرنے کے باوجود وہ بے چین تھی اسے

یقین نہیں ہو رہا تھا وہ سارم ہے۔۔۔ اس یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کوئی عارضی

خواب دیکھ رہی ہے جس سے کبھی بھی اس کی آنکھ کھل جائے اور سب کچھ

ٹپھک ہو لیکن ایسا نہیں۔۔۔ حقیقت میں وہ سارم حسن۔ جس سے وہ پہلے مل چکی

تھی۔۔ کاش میرے پاس کوئی ایسی مشین ہوتی جس سے میں وہ سارا وقت جس وقت میں نے سارم کو باتیں کی تھیں۔ سب کچھ مٹا دیتی۔۔۔ اس کے دماغ سے بھی۔۔۔۔۔ زویا مسلسل بیڈ پہ بیٹھے اپنے ہاتھوں کو مسل رہی تھی۔۔۔

پھر وہ اپنے بیگ کے جانب بڑی اور بیگ سے ڈائری نکا کی۔۔۔ اور چیر پر بیٹھ کر اس نے لکھنا شروع کیا وہ اکثر بے چینی اور پریشانی کے حالت میں تانیہ سے بات کرنے کے علاوہ اپنے دل کی ہر بات وہ ڈائری میں لکھتی تھی۔۔۔۔۔

زویا کی زندگی میں دو ایسے شخص تھے جو اس کے ہر راز سے واقف تھے پہلی اس کی دوست اور دوسری اس کی ڈائری۔۔۔۔۔

اور آج اسے اس قدر جھٹکا لگا تھا وہ شاید ڈائری کے کاغذوں میں سہنے کی ہمت تھی

* ہم جس کو بن دیکھے ہی اپنا بنا بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

جس سے ملن کے آنکھوں میں خواب سجا بیٹھے تھے۔۔۔۔۔

جس کی تصویر ہم نے آنکھوں میں اپنے بسائی تھی۔۔۔۔۔
جس کی حفاظت کے لیے۔۔۔۔۔ ہم رات دن دعائیں کرتے تھے۔۔۔۔۔
آج وہ۔۔ ہمیں یو ملے۔۔۔۔۔ گے اس۔۔۔ کا اندازہ۔ ہم نہ لگائے بیٹھے تھے۔۔۔۔۔
آج وہ میرے نزدیک تھا۔۔۔۔۔ لیکن پھر۔۔۔ فاصلہ۔۔۔ پھر۔۔۔ ایک۔۔۔ انتظار کی
گھڑی ہمارے درمیان پیدا ہو گئی۔۔۔۔۔ کیوں؟
آخر اتنے سالوں کا انتظار کم نہیں تھا جو میں اور انتظار کرتی۔۔۔
آخر میں نے ان سے محبت کی۔۔۔ اب اس محبت کا یقین دلانے۔۔۔۔۔ میں۔۔۔ مجھ
میں۔۔۔ ہمت۔۔۔ کیوں نہیں پیدا ہو رہی۔۔۔
چاہے۔۔۔ وہ کھڑوس ہیں غصے والے۔۔۔ ہیں۔ لیکن وہ میرے ہیں۔۔۔ زویا مجیب کے
ہیں۔۔۔

میں۔۔۔ اپنی زندگی کا سفر ان کے علاوہ اور کسی کے ساتھ تہہ نہیں کروں گی

زویا پانی کا خالی جگ لیے۔۔ اپنے کمرے سے باہر نکلی۔۔ تھی۔ کہ ایک بار پھر
۔۔۔ پتا نہیں کیسے۔۔ وہ پھر سے سارم حسن سے ٹکرا گئی۔۔۔
لگتا ہے یہ آپ کا قصور نہیں ہے آپ کو ویسے ہی ٹکرانے کا شوق ہے۔۔۔
شاہد لوگوں نے نہیں آپ نے آنکھوں کی بجائے ٹیچ بٹن لگوائیں۔ ہیں۔۔ تبھی تو
آپ کو پتا نہیں۔۔۔ چلتا کے اگے سے کوئی آرہا
سارم نے ایک چھبتي ہوئی نگاہ زویا پر ڈالی
بس مسٹر سارم حسن بس۔۔ بہت ہو گیا بہت کر لی آپ نے میری انسلٹ۔۔
آپ۔ کو کیا۔۔ لگتا۔۔ ہے آپ۔۔۔ یونیورسٹی میں میرے سر ہیں تو گھر میں بھی
سر جیسا رویہ کریں گے۔۔ گھر پہ آپ میرے کزن ہیں۔۔۔ سن لیا آپ نے
۔۔۔ اور ہاں اگر مجھے ٹکرانے کا شوق ہے۔۔ تو آپ کو بھی آگے آنے کا
شوق ہے۔۔۔ آپ کیوں ہمیشہ میرے سامنے آجاتے ہیں۔۔۔ بندہ تھوڑا پیار
سے بات کرتا ہے۔۔۔ لیکن۔۔ آپ نے تو۔۔۔ جیسے غصہ ناک پر رکھا ہے



زویا نے یہ کہا اور کچن جانب روانہ ہو گئی۔۔۔۔
سارم بالکل خاموش۔۔۔ اس کی بات سنتا رہا

ارے پاگل۔۔۔ یہ کیا۔۔ کیا تم نے۔۔ بلا ایسے کوئی کرتا۔۔۔ ہے کیا ضرورت تھی
اتنا منہ کھولنے کی۔۔۔ اوپر سے تم کہتی ہو میرا۔۔ ایمپریشن۔۔۔۔۔ اچھا۔ نہیں
۔۔ پڑا سارم کے سامنے۔۔۔ اور۔۔۔ خود اب کیا۔ کر کے۔۔۔ آئی۔ ہو۔۔۔ زویا
۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پتا بھی ہے وہ ذرا غصے والا ہے۔۔۔۔

تو پلیز۔۔۔ اس کے سامنے اپنی زبان کم ہی کھولا۔۔۔ کرو
تانیہ نے سمجھاتے ہوئے کہا

اچھا اب وہ میری اتنی انسلٹ کر دے میں کچھ نہ کہوں۔۔
زویا نے اپنا دلائل دیا۔۔

ہاں صبح تو کہا ہے سارم نے دیہان سے تو تم سے چلا نہیں۔۔۔ جاتا



تانیہ نے طرف داری کی۔۔

تانیہ تم بھی

زویا چونکی۔۔۔

نہیں میری جان۔۔۔ ایسا مت سوچو۔۔۔ اور دماغ سے کام لو۔۔۔ یہ محبت کی

ابھی شور و وات۔۔۔ ہے۔

اور تم اس سے اتنی محبت کرتی ہو دیکھ لینا وہ تم سے محبت کرنے پر مجبور ہو

جائے گا۔۔۔ اس لیے۔۔۔ زرا اپنی زبان کو قابو میں۔۔۔ رکھو

سمجھ گئی۔۔۔ میری بات۔۔۔

تانیہ نے۔۔۔ سمجھاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ یہ کہتے ہوئے۔۔۔ زویا نے فون بند کیا

یہ کڑکی بھی نہ پاگل ہے تانیہ نے۔۔۔ فون بند کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاے زویا پھر سے غلطی۔۔۔ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ یا اللہ۔۔۔ میری۔۔۔ زبان کو
۔۔۔ تھوڑا کم کر دے۔۔۔ سارم کے سامنے کم از کم۔۔۔
وہ یہی سوچ رہی تھی کہ اس کی امی کی کال آئی۔۔۔ زویا نے سب کا حال
دریافت کرنے کے بعد حسرت بیگم سے سوال کیا۔۔۔
امی آپ بتا سکتی ہیں وہ کون سی ہستی۔۔۔ تھی۔۔۔ کون سی وہ مخلوق تھے جنہوں
نے میری پیدائش پہ پہلے مجھے میٹھا کھلایا تھا۔۔۔

حسرت بیگم نے طنزاً کہا

بیٹا۔۔۔ وہ مخلوق تیرے ابو تھے۔۔۔

زویا۔۔۔ بالکل۔۔۔ چپ کر گئی

یہ لو زویا بیٹا۔۔۔ یہ۔۔۔ سارم کو چائے۔۔۔ دے آؤ۔
ثمرین۔۔۔ نے چائے کا کپ۔۔۔ آگے زویا کی جانب بڑھایا۔۔۔

میں

زویا چونکی

ہاں۔۔ تم۔۔ کیوں کیا ہوا ہے۔ ثمرین۔ نے حیرانی۔۔ سے پوچھا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ زویا نے چائے کا کپ پکڑا۔ اور سارم

۔۔ کے کمرے کی طرف روانہ ہوئی

اس کے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے۔۔ اس نے۔۔ اپنے سر پر دوپٹہ لے

لیا۔۔۔

اور دروازے پر دستک دی

آجائیں۔۔ کمرے سے آواز آئی

زویا۔۔ چائے لیے کمرے میں داخل

ہوئی

سارم۔۔ کی پیٹھ زویا کے جانب تھی وہ چیر پر بیٹھا کتاب۔۔ پڑھ رہا تھا۔۔

جی چائے

زویا نے ادب سے کہا

یہاں رکھ دیں سارم نے۔۔۔ چیر کے قریب پڑے میز کی طرف اشارہ کیا۔۔۔

جی کہاں۔۔۔

زویا نے۔۔۔ دوپٹے کا ایک پلوں۔۔۔ اپنے چہرے کے سامنے کیا تھا۔۔

یہاں میز پر اور کہاں

سارم نے غصے سے کہا

جی۔۔۔ جی۔۔۔ زویا نے اگے بڑھ کے چائے میز پر رکھی۔۔۔

معافی چاہتے ہیں۔۔۔ ہم نے دھیان سے نہیں۔۔۔ سنا

زویا نے شرماتے ہوئے۔۔۔ سارم سے کہا

سارم۔۔۔ کو۔۔۔ عجیب سا لگا اس نے کتاب۔۔۔ اپنے چہرے سے ہٹائی۔۔۔

کچھ نہیں ہوتا شکریہ۔۔۔ آپ جائیں۔۔۔



جی زویا یہ کہتے ہوئے کھڑی ہوئی

جی اور کچھ۔۔۔ چاہے ہو تو آواز دیجیے گا

ہم فوراً آپ کی۔۔ خدمت میں۔۔ حاضر ہو جاہیں گے

سارم نے حیرانی سے زویا کی طرف دیکھا۔۔

جی نہیں۔۔ اگر مجھے کچھ چاہیے ہو تو۔۔ میں۔۔ خود لے لوں۔ گا۔۔

میری۔۔ دونوں۔۔ ٹانگے ابھی زندہ ہیں۔۔ ویسے۔۔ بھی آپ۔۔ ٹکراتی بہت۔۔ ہیں

۔۔ نا۔۔ اسلیے

سارم نے طنزاً کیا جیسے سارم نہ یہ جملہ بولا۔۔

زویا۔۔۔ سے رہا۔ نہ گیا۔۔۔

نہیں۔۔۔ ہم۔۔ ایسے۔ نہیں۔ ٹکراتے۔۔ جس سے ٹکرانا۔ ہو۔ وہ خود ہی

۔۔ ہمارے سامنے آجاتا ہے۔۔

اور ویسے بھی۔ مجھے آپ سے۔۔ کل رات

والے واقعہ کے۔۔ متعلق۔۔ کچھ کہنا ہے زویا نے۔۔۔ شائستگی سے جواب دیا۔
جی۔۔ سارم نے سر ہلایا اب وہ زویا کے سامنے کھڑا تھا
وہ۔۔ ہم۔ کہنا چاہ رہے تھے۔۔۔ کہ کل جو بھی میں نے آپ سے بدتمیزی کی
۔ اس پر ہم بہت شرمندہ ہیں۔۔ ہم۔۔ آپ سے۔۔۔ تلافی کرنے آہیں ہیں۔۔۔
ویسے بھی غلطی تو انسان سے ہوتی ہے

جیسے ہی زویا نے کہا

سارم نے فوراً اس کی بات کاٹی

انسان غلطیوں کا پتلا ہوتا ہے

میں۔۔ سمجھ گیا۔۔۔ آپ کی بات۔۔۔ آپ جا سکتی ہیں

سارم یہ کہتے ہوئے مڑا

زویا۔۔ کو پھر اس پر غصہ آگیا۔۔ ہاے اللہ یہ کیسا انسان ہے مطلب میں اب
اس سے اتنے پیار سے بات کر رہی ہوں یہ کیسے جان چھڑا رہا ہے۔۔۔ پتا نہیں

کس مٹی کا بنا ہے یہ۔۔۔ لگتا۔۔۔ ہے اللہ نے اسے سخت مٹی سے بنایا ہے تبھی تو اتنا کھڑوس ہے زویا نے دل میں سوچا اور باہر روانہ ہونے لگی۔ کہ پیچھے سے ایک آواز نے اسے روک لیا

ویسے۔۔۔ آپ نے۔۔۔ تیاری۔ بہت۔ اچھی۔۔۔ کی تھی۔۔۔ معافی مانگنے کے لیے۔۔۔ کیسے ادب سے بات کر رہی تھیں۔۔۔ ویسے اگر روزانہ آپ ایسے بولے نا تو۔۔۔ اچھا رہے گا۔۔۔

جیسے ہی سارم نے یہ طنز کیا۔ زویا کا دل کر رہا تھا کہ وہ اس کا سر پھاڑ دے کس مٹی۔۔۔ کا تھا یہ انسان

اگر اس کو مجھ سے محبت۔۔۔ ہے تو وہ مجھے اس طرح بھی قبول کرے گا مجھے اس کے سامنے اپنے آپ کو بدلنے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔ محبت۔۔۔ کے۔۔۔ راستے۔۔۔ اتنے آسان نہیں۔۔۔ ہوتے۔۔۔ اگر یہاں ہر پیار کرنے والے کو

--- اتنی آسانی سے --- اس کی محبت مل --- جائے۔ تو یا تو وہ --- قدرت کا
معجزہ --- یا عاشق کی خوش نصیبی ---

زویا --- بیٹا --- کن سوچوں --- میں گم ہو ---؟ ثمرین --- نے زویا کی طرف دیکھا
--- اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتاؤ ---

نہیں نہیں --- خالہ --- مجھے کوئی پریشانی نہیں۔ اچھا آپ بتائیں --- آپ کس کے
لیے اتنی تیاری کر رہی ہیں --- چائے وغیرہ بنائی جا رہی ہے --- کون --- آرہا ہے
--- خاص مہمان ---؟ زویا نے موضوع تبدیل کیا ---

ہاں --- وہ سارم کا دوست آرہا ہے زین احمد بچپن کا دوست ہے سارم کا۔ لندن
میں ہوتا ہے --- کوئی اپنا بزنس ہے --- ابھی چھٹیاں منانے آیا ہے پاکستان ---
ثمرین نے وضاحت دی ---

اچھا خالہ ایک بات پوچھوں --- زویا نے --- بے چینی سے سوال کیا ---
ہاں بیٹا پوچھو --- ثمرین --- زویا کی طرف متوجہ ہوئی ---

خالہ وہ۔۔۔ خالوں ؟؟؟

جیسے ہی زویا نے ابھی سوال کیا کہ سارم۔۔۔ وہاں۔۔۔ داخل ہوا
امی۔ سب چیزیں تیار ہیں تو لے آئیں۔ زین آگیا ہے۔

سارم نے یہ کہا اور چلا گیا

زویا۔ کی بات ادھوری رہ گئی۔۔۔ وہ کچھ پوچھنا چاہ رہی تھی۔۔۔ کچھ ایسا۔۔۔ جو
ابھی ایسے کیسی نے نہیں۔۔۔ بتایا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ کیا تھا؟ جو بھی تھا لیکن زویا اس
بات کے متعلق جاننا چاہتی تھی

اچھا بیٹا جو بھی بات ہے بعد میں پوچھ لینا اس سے پہلے یہ ساری چیزیں۔ تم
۔۔۔ لے کے جاو۔

اور تب تک۔۔۔ میں۔ شہریار کو دیکھتی۔۔۔ ہوں اتنی دیر ہو گئی ہے ابھی تک
واپس نہیں آیا۔ اس لڑکے کو کوئی کام کہہ دو مجال ہے۔۔۔ یہ وقت پر کردے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ثمرین یہ کہتی۔۔۔۔۔ ہوئی۔۔۔۔۔ کچن سے باہر روانہ ہوئی
زویا نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔ اور سب چیزیں۔۔ اٹھائی۔۔ اور نشست گاہ کی
جانب بڑھی۔۔

اسلام و علیکم

زویا نے۔۔ داخل ہوتے۔۔ سلام کیا

وعلیکم اسلام۔ زین نے مسکرا کر جواب دیا

زویا نے آگے بڑھ کر سب چیزیں۔ میز پر رکھی۔۔۔

اور چائے کا کپ زین کی جانب بڑھایا۔۔

زین نے۔۔۔ زویا کو بہت غور سے۔ دیکھا۔ اور مسکرایا

جی معاف کیجیے گا میں۔۔۔ نے آپ کو پہچانا نہیں۔۔؟

زین نے زویا کی طرف دیکھا جو سارم کو چائے کا کپ پکڑا رہی تھی۔۔۔۔

جی میرا نام زویا مجیب ہے۔۔۔ سارم کی کزن اور خالہ کی بیٹی۔۔

زویا نے کھڑے ہوتے۔۔ جواب دیا۔۔۔

او اچھا۔۔۔ میں۔۔ زین احمد سارم کا بچپن کا دوست۔۔ زین نے۔ مسکرا کے
جواب دیا۔۔

آپ بیٹھے نا۔۔ زین نے زویا کو۔۔ قریب۔۔ پڑے۔۔ صوفے۔۔ پر بیٹھنے کا اشارہ
کیا۔۔۔

جی ضرور۔۔ زویا نے جواب دیا اور صوفہ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔

سارم نے۔۔ ایک۔۔ چبتی۔ نگاہ زویا کے جانب ڈالی۔۔ ایسا لگ رہا تھا کہ وہ زویا
کو کچھ کہنا چاہا ہو۔۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے یوں لگ رہا تھا کہ
اسے زویا کا زین سے باتیں کرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اسے کیوں غصہ آرہا تھا
وہ خود سمجھ نہیں پایا

آپ کو کبھی یہاں نہیں۔۔ دیکھا میں نے۔۔ زین نے زویا سے سوال کیا

جی۔۔۔ بس کبھی ٹائم ہی نہیں۔۔۔ ملا۔۔۔ ویسے بھی۔۔۔ ملا تو تب جاتا ہے۔۔۔ جب
۔۔۔ آپ کسی کو یاد کرتے ہو۔۔۔ خالہ اور شہریار آجایا کرتے تھے۔۔۔ ہمیں
۔۔۔ ملنے۔۔۔ اس لیے۔ کبھی ضرورت ہی نہیں۔۔۔ پڑی کسی اور سے ملنے۔۔۔ کی اور
یہاں آنے کی

زویا نے سارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو بالکل خاموش تھا۔۔۔۔۔ شائد وہ
اسے احساس دلا رہی تھی۔۔۔

تم اپنے آپ کو کیا سمجھتی ہو۔۔۔ سارم نے زویا کا بازو پکڑ کر دکھیلا۔۔۔
انسان سمجھتی ہوں کیوں آپ کو کیا لگتا ہے؟ زویا نے سارم کی جانب دیکھا جو
۔۔۔ غصے میں۔ لال پیلا۔ ہو رہا تھا اس کی۔۔۔ آنکھوں میں۔ ایک۔۔۔ عجیب سی
۔۔۔ تکلیف تھی۔۔۔

او پلیر زویا۔ اپنی بکواس بند کرو انسان تو تم مجھے لگتی نہیں ہو۔۔۔ انسانوں والی حرکتیں۔ تم میں۔۔۔ ہے ہی نہیں۔ سارم نے۔۔۔ زویا کو غصے سے دیکھتے ہوئے کہا کیوں میں نے کونسی ایسی حرکتیں کیں ہیں۔۔۔ جو آپ کو انسانوں والی نہیں لگی؟ زویا نے جھٹ سے جواب دیا

تمہارا کیا کام ہے میرے دوست کے سامنے اتنا ہس ہس کے باتیں کرنا بتاؤ مجھے دوست وہ میرا ہے اور خوش گپیوں میں تم مصروف ہو؟ سارم نے جواب دیا

او یہ والی حرکت آپ کو انسانوں والی نہیں لگی۔۔۔ تو میں نے کیا برا کیا ہے۔۔۔ میں نے کونسا۔ خود انہیں کہا تھا کہ مجھ سے باتیں کریں۔۔۔ ویسے بھی اتنے اچھے ہیں وہ

جیسے۔ ہی۔ زویا نے یہ۔ جملہ۔۔۔ بولا۔۔۔

سارم نے۔۔۔ زویا کے منہ پر غصے سے ہاتھ رکھا۔۔۔

بس۔۔ اب ایک اور لفظ نہیں۔۔۔ ایک۔۔ بات کان کھول کر سن لو زویا مجیب
۔ اگر میرے کسی کام میں آپ نے دخل اندازی کرنے کی کوشش کی۔۔ یا۔ مجھ
سے ٹکرائی یا مجھے تنگ کرنے کی کوشش کی تو پھر مجھ سے کوئی برا نہیں ہو گا

۔۔

زویا نے۔۔۔۔ ایسے ہاتھ ہٹانے کا اشارہ کیا ایسا لگ رہا تھا کہ اس سے سانس نہ
آ رہی ہو اس قدر سارم نے۔ زور سے ہاتھ رکھا تھا۔۔

مسٹر سارم کیوں۔ آپ کو کس بات کا غصہ آرہا ہے بتائیں۔۔ مجھے۔۔۔ اور میں
نے کیا کیا ہے؟ جو آپ نے ایسے آسمان سر پر اٹھایا ہے۔۔۔ اور ویسے بھی مجھے
کوئی شوق نہیں ہے آپ کو تنگ کرنے کا آپ کے کام میں دخل اندازی کرنے
کا۔۔۔۔

وہ تو مجھے خالہ بار بار آپ کا کام کرنے کو کہہ دیتی ہیں نہیں تو آپ جیسے کھڑوس
انسان۔۔ کے کام کو تو میں۔۔ ہاتھ نہیں لگاتی

اور آپ کے دوست سے دو منٹ بات کیا کر لی۔۔ جو آپ ایسا رویہ کر رہے ہیں۔۔ اس میں کیا غلط ہے۔۔۔

زویا کی آنکھوں میں۔۔ ہلکے ہلکے آنسو آنے لگے۔۔ خوشامد ہی سارم کو نظر آتے مسٹر سارم حسن میں جس سے بھی ملوں آپ کو اس سے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہیے۔۔۔

زویا نے اپنے آنسوؤں پر قابو پایا اور اپنے کمرے کے جانب روانہ ہونے لگی ہے مجھے تکلیف جیسے ہی۔۔ سارم نے یہ کہا۔۔ زویا کی سانسیں۔ تھم گئی۔۔ اس کے پاؤں وہی رک گئے

"یہ آغاز عشق ہے تو آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا
تجھے یہ آگ جلا کر راکھ کر دے گی تو آگے آگے دیکھ ہوتا ہے کیا"

اس کے پاؤں وہی منجمد ہو گئے۔۔ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ واپس پلٹے
لیکن وہ پلٹنا چاہتی تھی اس سے پوچھنا چاہتی تھی....

وہ پلٹی اور سارم کے جانب ایک سوالیہ انداز میں دیکھا؟

تکلیف کیوں؟ کس وجہ سے؟ کس حق سے؟ جیسے ہی زویا نے یہ سب سوال

سارم آگے پیش کیے۔۔ وہ کچھ نہ کہہ پایا۔۔ اور ہمیشہ کی طرح ان سوالوں کے

جواب نہ دینے کا اچھا طریقہ۔۔ خاموشی سے وہاں سے روانہ ہو گیا۔۔۔۔۔

لیکن اس کی۔۔ خاموشی بھی بہت کچھ بیان کر گئی تھی۔۔ وہ کیوں نہیں روکا اس

نے کیوں کچھ نہیں بتایا۔۔ لیکن شاید زویا اس کی خاموشی سمجھ گئی تھی۔۔۔

"محبت کی راہ میں کبھی کبھی ایسے بھی موڑ آتے جہاں پر محبوب کو اظہار کرنے

کی ہمت نہیں ہوتی۔۔ وہ اپنے عاشق کو ازماتا! ہے"

(تکلیف کس وجہ سے؟ کس کے لیے اور کس حق سے؟) سارم کو بار بار زویا کے کیے گئے سوال یاد آ رہے تھے۔! ٹھیک تو۔۔۔ کہ رہی تھی زویا؛ کس حق سے میں اسے کہ رہا تھا۔۔۔ کیوں اس پر غصہ ہو رہا۔۔۔ تھا! کیوں مجھے تکلیف ہوئی زین کا زویا کو دیکھنے پر۔۔۔ کیوں؟ یا اللہ یہ جو بھی ہے۔۔۔۔۔ اسے۔۔۔ روک دے۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا کچھ ایسا ہو۔۔۔۔۔ اور زویا کچھ۔۔۔ ایسا سوچے!
کیونکہ میں اس کے قابل نہیں ہوں۔۔۔
"ہم تو تجھ پر۔۔۔ مٹ بیٹھے تھے صنم
وہ الگ بات ہے۔۔۔ ہم سے اقرار نہ ہو سکا"

زویا بیٹا روکو! ثمرین نے پیچھے سے زویا کو روکا جو یونیورسٹی کے لیے روانہ ہو رہی تھی۔۔۔

یونی جارہی ہو ثمرین نے سوال کیا
جی

زویا نے ادب سے سر ہلایا

ایسا کرو تم سارم کے ساتھ چلی جاو۔۔ شہریار کا تو تمہیں پتا ہے ہر کام میں

۔۔۔ سست۔۔ اسلیے آج تو ویسے بھی۔۔ تم نے جانا ہے تو سارم کے ساتھ چلی جاو

۔۔۔ ویسے بھی تم لوگوں نے ایک جگہ ہی جانا ہے ثمرین نے زویا کو دیکھتے

ہوے کہا

نہیں۔۔ نہیں۔۔ خالہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔۔ زویا نے جھجکتے۔۔ ہوے کہا

کیوں۔۔ ضرورت نہیں۔۔ اور اس میں حرج ہی کیا ہے وہ تمہارا کزن ہے جیسے

ہی ثمرین نے بولا سارم وہاں ہال میں داخل ہوا

اچھا امی میں اب چلتا ہوں۔۔ اپنا دیہان رکھیے گا سارم بلیک ٹی شرٹ اور پینٹ

لباس میں ملبوس داخل ہوا اور ہمیشہ کی طرح ٹی شرٹ آستینیں کہنیوں تک کی

ہوئیں۔۔۔ نگاہیں نیچے۔۔۔ اور وہی۔۔۔ پر سنلیٹی جس پر ہریونی کی لڑکی فدا ہو جاتی۔

لو سارم بھی آگیا ثمرین نے سارم کی طرف مسکرا کر دیکھا۔۔۔
سارم نے بے چینی سے نگاہیں اوپر کیں۔۔۔

اور زویا کی جانب دیکھا

جو بلیو شلوار قمیض میں ملبوس تھی۔۔۔

بیٹا ایسا کرو تم زویا کو بھی اپنے ساتھ لے جاو وہ کہاں اکیلی جاتی رہے گی
۔۔۔ اور ویسے بھی تم لوگوں نے ایک جگہ جانا ہے۔۔۔ زویا اور سارم نے اکٹھے

ایک دوسرے کو دیکھا۔۔۔ جو شائد۔۔۔ دونوں۔۔۔ کا۔۔۔ دل نہیں کر رہا تھا

کونکہ کل رات والے واقع سے زویا۔۔۔ تھوڑا ناراض تھی لیکن۔۔۔ وہ خالہ کی وجہ

سے کچھ نہ کہہ پائی۔۔۔

جی امی۔۔۔

سارم نے۔۔ بھی۔۔ ایک فرما بردار بیٹے کی حثیت سے اپنی امی کے حکم کی تعمیل
کی۔۔۔

وہ دونوں۔۔ اکٹھے۔۔ گراج کی جانب بڑھے

کار میں بالکل خاموشی تھی۔۔ یوں معلوم ہو رہا تھا۔۔ کہ کار میں۔۔ کوئی بھی
موجود نہ ہو۔۔۔ وہ دونوں۔۔۔ ظاہری۔۔ خاموش تھے لیکن ان۔۔ کے دلوں
میں۔۔ اکٹھے ایک جیسے۔۔ سوالات پیدا ہو رہے تھے۔۔۔

کھڑوس ہے پورا یہ کیا کچھ بولے گا زویا نے۔۔۔ دل میں۔۔ سوچا
یہ آج کچھ نہیں۔۔ بولے گی سارم نے بھی سوچا۔۔۔

بولتی کیسے۔۔ کل کم ہو گئی۔۔ تھی جو آج بولتی۔۔ معافی تو مانگنی نہیں۔۔ ہوتی
۔۔ آپ نے

زویا۔۔۔۔ بکار و نڈو میں۔۔ باہر کا منظر دیکھنے لگی۔۔۔

معافی۔۔۔ ہاں۔۔ غلطی تو میری ہے لیکن اگر معافی مانگ لی تو۔۔

سارم نے ایک۔۔ سرسری نگاہ سے زویا کو دیکھا۔۔۔

تو کیا مسٹر کھڑوس۔۔ رہنے دے۔۔ آپ سے نہیں۔ بولا جائے گا

زویا نے۔۔ نے بھی سرسری نگاہ سے سارم کو دیکھا

پھر آخر کار۔۔ کسی ایک نے۔۔ چچی کے تالے توڑے۔۔۔ اور۔۔ دل۔ میں

۔۔ ہونے والی۔۔ گفتگو۔۔ کو وہی ختم کیا۔۔۔

"جب دل کی لگی ہو

تو دل میں باتیں ہوتی ہیں

پھر زبان سے تکرار نہیں دل سے اقرار ہوتا ہے "

وہ زویا میں۔۔ کہہ رہا تھا کہ

سارم نے آج پہلی مرتبہ پہل کرتے ہوئے زویا سے مخاطب ہوا۔۔۔

کیا؟ زویا نے بے چینی سے پوچھا

وہ میں کہہ رہا تھا کہ یونیورسٹی میں کسی کو پتا نہیں چلنا چاہیے۔۔۔ کے میں
۔۔ تمہارا کزن ہوں۔۔

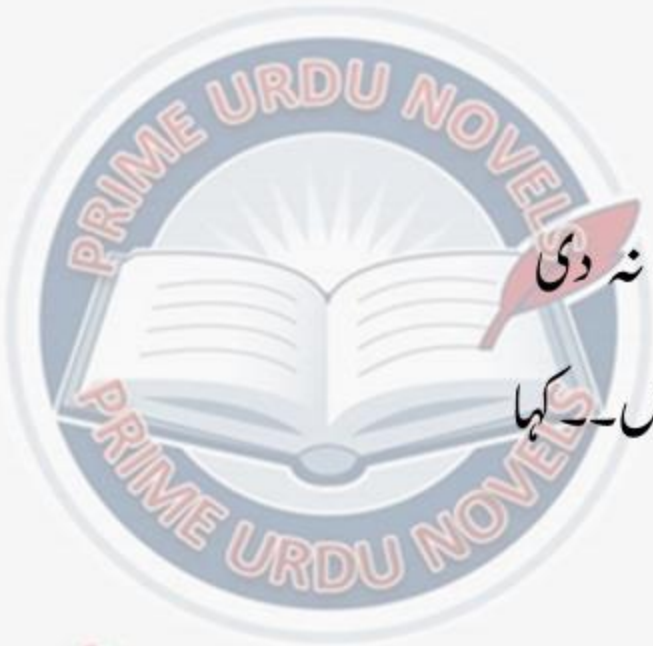
جیسے ہی۔۔ سارم نے کہا۔۔ زویا نے چونک۔۔ کہ۔۔ سارم کی طرف دیکھا
پر کیوں۔۔ اور اس میں۔۔ حرج ہی کیا ہے
زویا نے۔۔ سوال کیا۔۔

ویسے۔۔ ہی۔۔۔ پلیز۔۔ اس کی وضاحت مت پوچھنا۔۔

سارم نے ساری بات ہی ختم کر دی

زویا نے ایک لمبی آہ بری

او اچھا سمجھ گئی میں۔۔ آپ کیون نہیں۔۔ بتانا۔۔ چاہتے اسلیے کہ آپ کی یہ سو
کولڈ پر سینلٹی خراب نہ ہو اور ساری یونی کی لڑکیاں جو آپ کے محبت کے قصے
ہر روز بنتی ہیں۔۔۔۔ کہی ان کے۔۔ خواب نہ ٹوٹ جائیں اور وہ ہمیشہ۔۔ آپ
کے خواب دیکھتے رہے۔۔۔



زویا نے۔۔ ساری وضاحت دی۔۔۔

لیکن۔۔ اس نے کچھ نہیں۔۔ کہا۔۔ کوئی وضاحت نہ دی
اپنی حمائت۔۔ میں۔۔ اس نے ایک لفظ ہی۔۔ نہیں۔۔ کہا

وہ ہمیشہ سے ایسا تھا۔۔۔

اپنی دفاع۔۔ میں کچھ نہیں۔۔ بولتا تھا

اور خاموشی۔۔ کا راستہ اپنالیتا تھا اور آج بھی اس نے ایسے ہی کیا

سارم نے۔۔ یونی سے کچھ دور فاصلہ پر گاڑی روکی۔۔۔

زویا نے غصے سوال کیا

اب کیا ہوا گاڑی کیوں روک دی؟

میں بتا تو چکا ہوں تمہیں۔۔

سارم نے مختصر سا جواب دیا

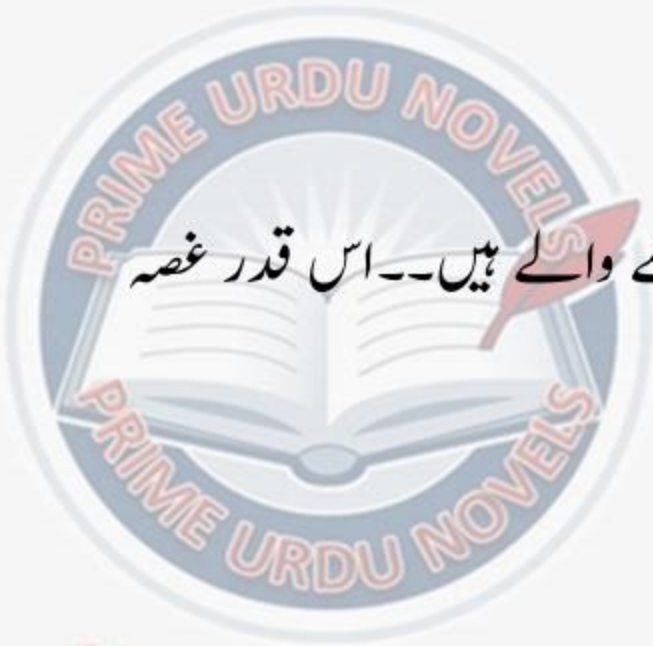
کیا مطلب؟ یونی تھوڑی سے آگے ہے زویا سمجھ نہ پائی۔

مطلب یہ کہ میں نہیں۔۔ چاہتا کوئی۔۔ بھی۔۔ تمہیں۔۔ میرے ساتھ دیکھے۔۔
اور کسی کو ہمارے رشتے کے بارے میں پتا چلے۔۔
جیسے سارم نے کہا۔۔

زویا۔۔ کچھ کہے بنا۔۔ غصے سے۔۔ گاڑی سے اترئی۔۔ اور۔۔ سڑک کے کنارے
۔۔ روانہ ہونے لگی

زویا۔۔ روا تھی۔۔ کہ اچانک۔۔ اس کا سر چکرانے۔۔ لگا۔۔
اسے یوں لگا جیسے کسی۔۔ چیز نے اسے بھاری پتھر مارا ہو۔
جیسے سارم نے زویا کو لڑکھڑاتے۔۔ ہوئے دیکھا۔۔ وہ جلدی۔۔ سے۔۔
گاڑی سے باہر آیا۔۔

اور زویا کو سہارا۔۔ دیا
لگتا ہے۔۔ تم نے ناشتہ نہیں کیا۔۔
سارم نے۔۔ زویا کو۔۔ پکڑتے ہوئے کہا۔۔



کیا۔۔ ہو یا۔۔ نہ کیا۔۔ ہو۔ آپ کو کیا۔۔

اور۔ ویسے بھی۔۔ کراچی کے۔۔ لوگ۔۔ اتنے غصے والے ہیں۔۔ اس قدر غصہ

۔۔ دکھاتے۔۔ ہیں۔۔ کہ۔۔ بندہ

۔۔ بے ہوش ہونے۔ کی کیفیت میں۔۔ آجاتا ہے

زویا۔۔ غصے سے کہتی ہوئی۔۔

روانہ ہو گئی

وہ بے سختی اس کی بات پر مسکرایا۔۔

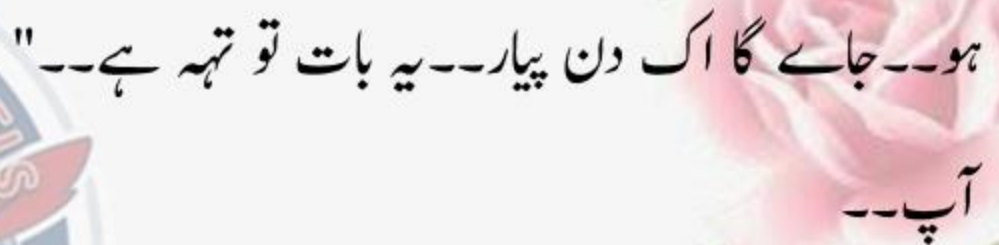
وہ مسکراتا تھا۔۔

اس کی ہر بات۔۔ پر۔۔ مسکراتا تھا۔ بس فرق اتنا تھا۔۔

وہ اس کے جانے کے۔ بعد

اور دل میں۔۔ مسکراتا تھا۔۔۔

"وہ۔۔۔ کر پائے گا نہیں۔۔ اقرار یہ بات تو۔ تہہ ہے۔۔۔"



آپ کھڑی ہو جائیں۔۔ سارم نے لیکچر کے دوران۔۔ زویا کی طرف اشارہ کیا
ایک مرتبہ پھر ساری کلاس کی نگاہیں زویا کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔

سب کی دل کی دھڑکنیں۔۔ تیز۔۔ ہو گئی۔۔

لیکن۔۔ آج وہ کلاس میں دہشت ناک خوف تاری نہیں تھا۔۔

جیسا پہلے دن تھا۔۔

زویا۔۔ گھبرائی۔۔ اور کھڑی ہو گئی۔۔ کیونکہ۔۔ اسے۔۔ سمجھ ہی نہیں آئی تھی۔۔ کہ

آج اسے کیوں اور کس وجہ سے کھڑا کیا گیا تھا۔ اور آج تو اس نے کوئی

-- ایسی۔۔ حرکت نہیں کی تھی جس کی وجہ سے۔۔ سارم کو غصہ آتا

[illegible]

زویا کی زبان۔۔۔ لڑکھڑاتے ہوئی بولی۔۔

یا اللہ یہ کس مٹی کا انسان ہے۔۔ مطلب۔۔ یہ وہی انسان ہے جو گھر میں اپنی
امی کے ساتھ مسکرا کر بولتا ہے۔۔ یونی میں دوسرے سٹاف کے ساتھ اس کا
رویہ اتنا اچھا ہے پھر اسے کلاس میں ہی کیا ہو جاتا ہے۔۔ ایسے۔۔ خون بھری
نگاہوں سے ہر ایک کی طرف دیکھتے ہیں۔۔ جیسے۔۔ ہم نے غلطی کی ہو اس یونی
میں آکر

زویا نے۔۔ دل میں سوچا

آپ ٹھیک تو ہیں

سارم نے زویا کی طویل خاموشی کو توڑتے ہوئے کہا۔۔

ج ج سر میں۔ ٹھیک ہوں۔۔۔ زویا۔۔ نے

ڈرتے ہوئے کہا

اگر آپ ٹھیک ہیں۔۔ تو میں جو پوچھ رہا ہوں اس کا جواب دیں۔۔

سارم نے غصے سے کہا۔۔

سوری سر میں نے سنا نہیں۔۔

زویا نے۔۔ معافی مانگی۔۔

او

اچھا ایسا کریں آپ اپنے کانوں کو اچھی طرح صاف کروالیں۔ تاکہ آپ کو ہر

بات سنی تو جاے

سارم نے۔۔ غصے سے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

اتنا کھڑوس کوئی بندہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ اس کو مجھ سے ہی۔ کیوں دشمنی ہے اللہ

۔۔ آنے دو ہفتے کو گھر گن گن کے حساب لوں گی۔۔

زویا نے۔۔۔ اپنے دل۔۔ میں۔۔ انتقام لینے۔۔ کی بات ٹھانی

جی۔۔

سارم نے زویا سے۔۔ کیمسٹری کے لیکچر سے متعلق۔۔ ہر طرح کے سوال کیے

۔۔ اس نے زویا۔ کو ہر جگہ سے ہر سوال کے پوائنٹ سے پھسانے کی پوری

کوشش کی۔۔ لیکن۔ وہ زویا مجیب تھی۔۔ جو ہر طرح کی کھیل تفریحات کرنے کے باوجود وہ سکول ٹائم سے لے کر کالج تک۔۔ اس نے اپنی پڑھائی کے معاملے میں ایک دن لاپرواہی۔۔ نہیں۔۔ کی۔۔ وہ شروع سے لائق تھی۔۔ تو پھر آج وہ کیسے۔۔ سارم حسن کے سامنے پزل ہو جاتی

پوری۔۔ کلاس۔۔ زویا کی۔۔ طرف۔۔ دیکھ کر حیران تھی۔۔ کہ کیسے اس نے ہر مشکل سے مشکل سوال کے جواب دیے۔۔۔۔۔
آخر۔۔ پھر۔۔

سارم نے۔۔۔۔۔ اسے۔۔ بیٹھ جانے کا اشارہ کیا
وہ۔۔ پھر سے مسکرایا۔۔ تھا۔۔ لیکن۔۔ اس کے سامنے۔۔ نہیں۔۔ مسکرایا۔۔

روکیں زویا نے پیچھے سے آواز دی۔۔ سارم پلٹا۔۔
اور بڑے۔۔ سیریس مزاج میں۔۔



جی۔ کہیں۔۔

وہ۔۔ وہ سر میں نے آپ سے پوچھنا۔۔ تھا
زویا یہ کہتے ہوئے سارم کے۔۔ قریب بڑھی۔۔

اور بڑے رازدانہ انداز میں۔۔ آہستہ سے کہا

واہ واہ مسٹر سارم حسن آپ میرا ٹیسٹ لے رہے تھے۔۔

کے میری۔۔ کزن لائق ہے یا نہیں۔۔ اس کی فکر آپ مت کریں۔۔ جس کا اتنا
لائق کزن ہو۔۔۔

تو اس کی کزن کیسے نالائق ہو سکتی ہے۔

زویا نے مسکرا کر طنز کیا۔۔

آہستہ بولو! زویا۔۔ کوئی۔۔ سن لے گا۔

سارم نے زویا کو تلقین کی۔

تو کیا۔۔ سن لے ویسے بھی سب کو پتا چلنا چاہیے نہ۔۔ اور اس میں حرج ہی کیا ہے آپ کی بھی۔۔ یونیورسٹی میں تعریف ہوگی۔۔ کہ سر سارم کی اتنی لائق کزن۔۔۔

زویا نے۔۔ اپنی تعریف کرتے ہوئے کہا۔۔۔

بس۔۔ بس۔۔ زویا۔۔ اتنا ہواواں میں مت اوڑھو۔۔

جس سوالات کے تم نے جواب دیے تھے نا۔۔ وہ ہر کوئی دے سکتا ہے۔۔ اور

تمہیں کیا لگتا ہے۔۔ کلاس میں اور کوئی سٹوڈنٹس لائق نہیں۔۔ اس یونی میں

۔۔ ہر وہ سٹوڈنٹس آتے ہیں جو اپنے کالج کے ٹاپر ہوتے ہیں۔۔

سارم نے۔۔ زویا۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے طنزاً کہا وہ کبھی بھی اس کے سمنے اس

کی تعریف نہیں کرتا۔ تھا

ہاں تو میں نے کب کہا ہے کہ میں ہی پوری کلاس سے لائق ہوں۔۔۔ آپ تو سوچتے ہی ہمیشہ الٹا ہیں ویسے۔۔۔ سارم کیا ہے۔۔۔ تم بتانے دو مجھے پوری یونی کو کہ۔۔۔

ہنڈسم سر سارم زویا مجیب کا کزن ہے اسلیے جو بھی۔۔۔ لڑکیاں ان کے ساتھ۔۔۔ اپنے۔۔۔ محبت کے قصے جوڑتی۔۔۔ ہیں۔۔۔ وہ ختم کر دیں۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ سارم صرف۔۔۔۔۔۔

جیسے زویا نے کہا۔۔۔ وہ رک گئی۔۔۔ اس سے۔۔۔ آگے وہ بولا ہی نہیں گیا جو وہ بولنا چاہتی ہے۔

زویا وہاں جلدی سے روانہ ہو گئی

پاگل۔۔۔ سارم نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہاں سے روانہ ہو گیا

وہ لائبریری سے باہر نکلا۔۔۔ تھا۔۔۔

زویا۔۔ بھی۔۔ وہاں۔۔ سے گزر رہی۔۔ تھی۔۔ جیسے ہی اس نے سارم کو دیکھا۔۔۔
اس کے پاؤں وہی۔۔ رک گئے۔۔ اس نے۔۔ آگے۔۔ آنا۔۔ چاہا۔ لیکن اس کی
آنکھوں نے اسے روک لیا۔۔۔

وہ اسے دیکھنا۔۔ چاہتی تھی۔۔ ہمیشہ۔۔ اسے۔۔ دیکھنا۔۔ چاہتی تھی۔۔ وہ اسے
اپنی۔۔ آنکھوں سے۔۔ اوجھل نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

سارم کسی سٹاف ممبر کے ساتھ۔۔۔ کھڑا گفتگو کرنے کے دوران مسکرا رہا تھا
یہ مسکراتے ہوئے کتنا۔۔ پیارا لگتا ہے۔۔

اس۔۔ کی۔۔ نشیلی۔۔ آنکھیں۔۔ جس پر ہر یونی کی لڑکی۔۔ فدا ہو جاتی۔۔۔
زویا۔۔ وہاں بالکل ساکت کھڑی سارم کو مسلسل دیکھ رہی تھی۔۔۔

کہ ساتھ کھڑی لڑکیوں کے ایک گروپ کی لڑکی نے کہا۔
ہاے علیزہ۔۔ یہ سر سارم کتنے ہینڈسم ہیں۔۔ دیکھو۔۔ کتنے پیارے لگ رہے ہیں
۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔ ان گروپ میں۔۔ دوسری لڑکی نے کہا۔۔۔

اور ان کی آنکھوں کو تو دیکھو۔۔ کیسے۔۔ نشیلی۔۔ ہیں۔۔۔۔۔
"ہاے اس کا اک دیدار عالم کے لیے ترس جاتی یہ آنکھیں
شراب ہو یا نشہ ہو کہ آنکھوں سے اترتا نہیں۔۔۔"

مجھے لگتا ہے۔۔ ان کی۔ کوئی۔۔ گرل فرینڈ نہیں ہو گی۔۔ اسی لڑکی نے کہا۔۔۔

نہ ہو۔۔۔ میں۔۔ نے تو سوچ لیا ہے

جیسے ہی اس پہلی لڑکی نے کہا۔۔

زویا جو مسلسل۔۔ ان کی باتیں۔۔ سن رہی تھی۔۔ غصے سے ان کی طرف متوجہ
ہوئی۔۔۔۔۔

کیوں تم نے کیا سوچا ہے زویا نے اسی لڑکی سے پوچھا۔۔۔

کیا سوچنا ہے۔۔ اتنے ہینڈ سم ہیں۔۔ ان سے اپنی محبت کا اظہار کروں گی۔۔۔

او میری بہن۔۔ بس۔۔ کرو اتنے۔۔ اونچے خواب نہ دیکھو۔۔ جو پورے نہ ہوں

زویا نے غصے سے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ کیوں۔۔۔ اتنا غصہ آرہا ہے۔۔۔ اس لڑکی نے طنز کیا۔۔۔

مجھے تو غصہ نہیں آرہا میں نے تو حقیقت۔۔۔ بتائی ہے اسلیے اچھا ہے۔۔۔ تم سب لوگ اسے تسلیم بھی کر لو اور جو خواب بن رہی ہو نہ۔۔۔ ابھی ختم کر دو زویا نے

اس قدر غصے سے کہا کہ اس کا دل کر رہا تھا۔۔۔ کہ وہ ان لڑکیوں کی جان لیں
لے

کیا واقعی یہ جو۔۔۔ دل کی لگئی ہے اپنے انجام منزل تک پہنچ جائے گی

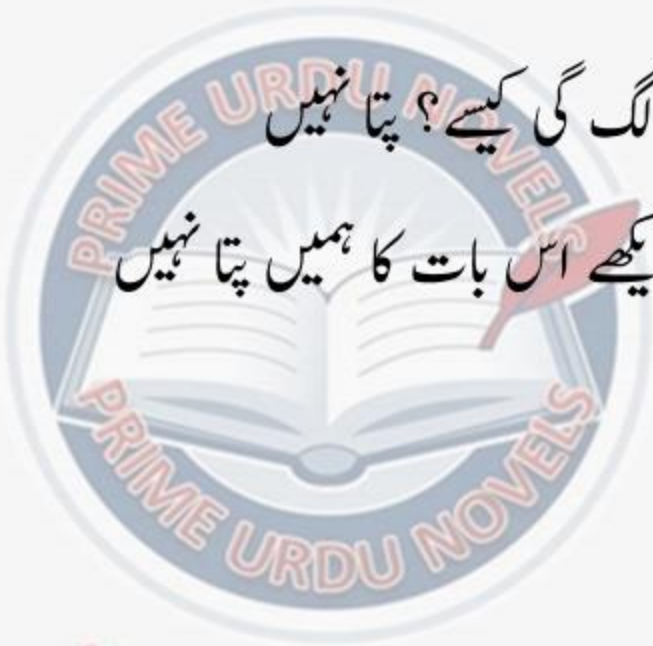
یا صرف ایک طرفہ پیار رہے گا یا محبت کے نام تک پہنچ جائے گی

اس میں علم نہیں ہے کہ وہ محبوب ہے بھی یا نہیں

ہم ان کے لیے پاگل ہیں وہ ہم سے پیار کرتے ہیں بھی یا نہیں

یہ کیسا کھیل رچا دیا ہے دلوں میں مولا۔ جس کا نہ آغاز ہے اور انجام کا پتا نہیں

نا اظہار محبت ہے اور نا اقرار کرنے کی ہمت



نہ نظریں ملتی ہیں۔۔ پھر دل میں عشق کی آگ لگ گی کیسے؟ پتا نہیں
ہم ان کو رک کر دیکھتے ہیں چاہے وہ دیکھے نہ دیکھے اس بات کا ہمیں پتا نہیں
بس یہ جو ہے وہ ان کو بھی ہو جائے گا
آگے کی کیا کیفیت ہو گی اس کا پتا نہیں

ہیلو۔۔ ہیلو۔۔۔ زویا سڑک پر کھڑے۔ تانیہ کا فون سن رہی۔۔ تھی ٹریفک زیادہ
۔۔ ہونے کے باعث۔۔ اسے تانیہ کی آواز۔۔ اچھے سے سنائی نہیں دے رہی
تھی۔۔۔

ہاں تانیہ اب بولو
زویا نے ایک طرف رک کر کہا۔۔

زویا۔۔ میں۔۔۔ آج۔۔ کراچی آرہی ہوں۔۔۔ تم۔۔ آگے مجھے سٹیشن پر پیک
کرنے آنا

تانیہ نے زویا کو کہا۔۔

کیا؟ کراچی آج؟ تم نے بتایا نہیں۔۔۔

زویا چونکی

کیوں۔۔ تمہیں۔۔ اچھا۔۔ نہیں۔۔ لگا۔۔۔ پتا تھا تم۔۔ بدل جاو گی۔۔ چلو کچھ نہیں

ہوتا۔۔ ہم گزار لیں گے ایسے ہی۔۔

تانیہ نے۔۔ افسردہ۔۔ سا چہرہ بناتے ہوئے کہا۔۔

او پاگل میرے کہنے کا مطلب یہ۔۔ تھا کہ تم ایک دن پہلے نہیں۔۔ بتا سکتی تھی

۔۔ بندہ پہلے۔ تیاری کر لیتا ہے

زویا نے وضاحت دی

ارے۔۔ واہ۔۔ میڈم۔۔ اپنا۔۔ فون چیک کرو۔۔ اور دیکھو۔۔ میں نے۔۔ صبح کی
کتنی کالز کی ہیں۔۔

سارم کے خوابوں سے نکلو۔۔ تو تمہیں۔۔ اور کیسی کا خیال آئے نا
تانیہ نے طنزاً۔۔ کیا

تم ہر بات۔۔ میں سارم۔۔ کو ہی۔۔ کیوں لے کر آتی۔۔ ہوں۔۔

اور ایک۔۔ بات۔۔ اگر تمہیں۔۔ اتنا۔۔ ہی ہو رہا ہے۔۔ نہ۔۔ تو۔۔ خود آجاو۔ یا

پھر اپنے سلمان خان کو۔۔ کہہ دو۔۔ وہ تمہیں لینے آجائے گا

زویا نے ہستے ہوئے۔۔ طنزاً کیا

ہاں جیسا۔۔ تمہارا۔۔ سارم تمہیں۔۔ دوڑتے۔۔ ہوئے سٹیشن۔۔ سے۔۔ لینے آیا

۔۔ تھا۔ نا۔۔

جو مجھے سلمان۔۔ خان لینے آتا۔۔

تم بتاؤ۔۔ مجھے لینے آرہی ہو یا نہیں۔۔ تانیہ نے غصے سے کہا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

سارم نے گاڑی کا شیشہ نیچے کرتے ہوئے کہا۔۔
وہ میں۔۔

اپنی دوست تانیہ کو سٹیشن پر لینے جارہی ہوں کیوں؟ کیا ہوا
زویا نے آگے سے جواب دیا

کسی کو بتایا ہے۔۔ شہریار کو ساتھ لے جاتی

سارم نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

شہریار کا فون بند آرہا ہے۔۔ اسلیے۔۔ تو اکیلا جانا پڑ رہا ہے

زویا نے وضاحت دی

اگر شہریار کا فون بند تھا تو مجھے کال نہیں کر سکتی تھی۔۔ تمہیں پتا بھی ہے

کراچی کے حالات کا اگر کچھ ہو جاتا تو

سارم نے ہر بڑاتے ہوئے کہا

تو؟ کیا؟

زویا مسکرائی

تو یہ۔۔ کے پھر تمھاری۔۔ خالہ کی اکلوتی بھانجی۔۔ گم ہو جاتی
سارم نے موضوع ہی تبدیل کر دیا۔۔

نہیں ہوتی گم۔۔ اور ویسے۔۔ بھی آپ کو اس سے کیا غرض مجھے کچھ بھی ہو۔۔

زویا نے سارم کو دیکھتے ہوئے کہا
اچھا آؤ بیٹھو میں تمہیں۔۔ لے جاتا ہوں
سارم نے۔۔ زویا کو کہا۔۔

وہ کبھی بھی زویا کے سامنے اقرار نہیں کرتا تھا

اسلیے اس نے بات ہی ختم کر دی
ہاے مسٹر سارم حسن رہنے دیں؟
زویا نے۔۔ مسکراتے ہوئے طنز کیا
کیوں؟

سارم حیران ہوا

اسیے کے ایسے۔۔ سب یونی کو پتا چل جائے گا اتنے ہینڈ سم سر کی۔۔ اتنی
خوبصورت کزن

زویا نے قہقا لگاتے ہوئے کہا۔۔۔

اب۔۔ چھٹی۔۔ ہو چکی۔۔ ہے۔۔ اور ایسا۔۔ مت سوچا کرو

وہ۔۔ کبھی زویا کے سامنے نہیں۔۔ ہستا تھا۔۔ اس کی باتوں پر کبھی۔۔ نہیں مسکرایا

۔۔ کیوں نہیں۔۔ مسکرایا۔۔ شاید وہ صرف اسے ہی معلوم تھا

ہاے۔۔۔ تانیہ زویا نے تانیہ کو دور سے اشارہ کیا جو۔۔۔ کچھ دیر سے زویا کا
انتظار کر رہی تھی۔۔۔

زویا یہ کہتے ہوئے آگے بڑھی۔۔۔ اس کے چہرے پر۔۔۔ ایک الگ خوشی تھی

۔۔ کیونکہ تانیہ اس کی زندگی کا ایک اہم حصہ تھی جس کے بغیر وہ اپنے آپ کو

ناکارہ محسوس کرتی تھی۔۔۔

اسلام و علیکم تانیہ نے یہ کہتے ہوئے زویا کے۔۔ گلے لگی و علیکم و اسلام
۔۔۔۔ میں لیٹ تو نہیں ہو گئی۔۔۔ زویا نے مسکراتے ہوئے تانیہ کو دیکھا
۔۔۔ نہیں نہیں ابھی کچھ وقت ہی ہوا ہے۔۔۔ او اچھا۔۔۔ اب یہاں ہی سب کچھ
پوچھنا ہے۔۔۔ وہ دونوں مسکرائی۔۔۔۔ اور۔۔۔ سامان لیے۔۔۔ گاڑی کی جانب بڑی
ٹیکسی میں آئی ہو کیا؟ تانیہ نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا؟ زویا با ساختہ
مسکرا دی۔۔۔ ہاے۔۔۔ یہ ہس کیوں رہی ہو میں نے کون سا سارم کا پوچھ لیا
۔ تانیہ نے حیرانی سے پوچھا۔۔۔ زویا۔۔۔ پھر۔۔۔ مسکرا دی۔۔۔ دیکھو۔۔۔ زویا۔۔۔ یہ
۔۔۔ تمھاری مسکراہٹ نہ مجھے۔۔۔ کچھ اور۔۔۔ ہی بتا رہی ہے جیسے ہی تانیہ نے کہا
۔۔۔ سارم ان کے قریب آیا۔۔۔ لاؤ مجھے سامان دو۔۔۔ سارم نے زویا سے تانیہ کا
سامان لیا۔۔۔ زویا۔۔۔ یہ۔۔۔ کون ہے؟ ہاے دیکھو۔۔۔ تو سہی۔۔۔ کتنا۔۔۔ ہینڈ سسم ہے
۔۔۔ تانیہ نے زویا کے کان میں رازدانہ انداز سے کہا۔۔۔ چپ کرو تانیہ زویا نے
تانیہ کو اشارہ کیا۔۔۔ ہاے میرے۔۔۔ اللہ میں نے کونسا سارم کی بات کی ہے۔۔۔ جو

تم ایسا کہہ رہی ہو۔۔ اچھا۔۔ سارم دیکھتا کیسے ہے۔۔ مطلب۔۔ اس کی آنکھیں
۔۔ کیسی۔۔ دیکھتی۔۔ ہیں۔۔ اس بھائی صاحب جیسی تو نہیں۔۔ ویسے زویا میں بتاؤں
مجھے یہ تو سارم حسن سے بھی زیادہ ہینڈ سم لگ رہا۔۔ ہے۔۔ تانیہ مسلسل بول رہی
تھی۔۔ زویا۔۔ بالکل خاموش تھی اس میں ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی کہ وہ تانیہ

کو کچھ بتا سکے ایک منٹ بھائی صاحب میری بات سننا تانیہ اچانک سارم کے
آگے کھڑی ہو گئی جو سامان رکھ کے ڈگی بند کر رہا تھا۔۔ سارم اچانک چونکا۔۔

ویسے۔۔ برا مت مانے آپ۔۔ ہینڈ سم بیت ہیں۔۔ جیسے ہی تانیہ نے کہا۔ سارم
نے بے اختیار زویا کی طرف دیکھا۔ جو بالکل خاموش تھی اور وہ خود تانیہ کی اس
حرکت پر حیران تھی۔۔ اچھا۔ تانیہ۔۔ آو گاڑی میں تو بیٹھو زویا نے تانیہ کو کھینچا

۔ ویسے زویا تمہیں بتا دوں سارم حسن سے بھی زیادہ حسین لوگ مجود ہیں اس

دنیا میں۔۔ جیسے یہ۔۔ کیوں۔۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نہ تانیہ نے شرماتے
ہوئے سارم کی طرف دیکھا اور گاڑی میں بیٹھی اچھا زویا میں ہو سٹل رہوں سارم

حیران تھا۔۔ اسے اس لڑکی کی بالکل سمجھ نہیں آئی۔۔ اس پتے پر مجھے چھوڑ آؤ
۔۔ تانیہ نے زویا کو بتایا۔۔

سارم انھیں اس۔۔ جگہ چھوڑنا ہے جیسے ہی زویا نے سارم کو بتایا۔۔ تانیہ کی
آنکھیں کھولی کی کھولی رہ گئی۔۔ اس کی سانسیں رک گئی اس نے بے اختیار

چونکنے والا چہرہ زویا کے سامنے کیا۔۔ اور پھر آہستہ سا بولی۔۔ زویا تم نے مجھے
بتایا نہیں؟ تانیہ نے حیرانی سے کہا۔

تانیہ تم نے جواب دینے کا موقع ہی نہیں دیا۔۔ تب سے بولی جا رہی تھی۔ زویا
نے وضاحت دی

ہاں تو میں جب کہہ رہی تھی تم بتا نہیں سکتی تھی کہ یہ سارم حسن میرا مطلب
وہی ہیں تانیہ کی زبان لڑکھرائی جیسے ہی زویا بولنے لگی۔۔ تانیہ نے سارم کو کہا
۔۔ جی آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔۔ آپ بالکل زویا کے کزن نہیں لگتے
۔۔ آپ اتنے خاموش صفت انسان ہیں کہ کچھ نہیں بولتے۔۔ ویسے زویا بھی کم

نہیں ہے وہ بھی بہت خاموش صفت لڑکی ہے۔۔ نازک سی کچھ نہیں کہتی کسی کو جیسے ہی تانیہ نے کہا زویا نے تانیہ کے بازو پر اپنی کہنی ماری۔۔ تانیہ نے زویا کی طرف دیکھا اور کہا۔ اب کیا ہوا ہے مجھے اس سے کچھ کہنے تو دو۔۔۔ سارم خاموشی سے گاڑی چلا رہا تھا۔ اسے یقین نہیں ہو رہا تھا کہ۔۔ زویا نے سب کچھ میرے بارے میں اپنی سہلی کو کیوں بتایا ہے۔

اچھا زویا مجھے یہاں ہی اتار دو میں یہاں خود سے چلی جاؤں گی۔۔ تانیہ نے گاڑی رکواتے ہوئے کہا۔

مگر کیوں ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہے۔ زویا نے تانیہ سے پوچھا نہیں نہیں ویسے بھی تھوڑا سا ہے اور پیدل چلی جاؤں گی اس بہانے تھوڑا چل بھی لوں گی

تانیہ یہ کہتے ہوئی۔۔ گاڑی سے اتری

آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔۔ تانیہ نے سارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

سارم نے آخر جواب دیا
جی مجھے بھی

جیسے۔۔ ہی سارم نے جواب دیا اس نے۔۔ ایک۔۔ تینہ نظر تانیہ پر ڈالی۔ اچھا
۔ تانیہ گھر پہنچو گی تو مجھے کال کرنا

ہاے اللہ یہ لڑکی کتنی پاگل ہے زویا نے دل میں سوچا

وہ بالکل خاموش تھی۔۔ اس میں بولنے کی ہمت نہیں تھی۔۔ جو کچھ ہو چکا۔۔ تھا
۔ وہی۔۔ کافی۔۔ تھا۔ یہ تانیہ۔ کی بچی بھی نہ۔۔ سارا۔ کام خراب کر دیتی۔ ہے اب
دیکھنا۔۔ سارم مجھے سنائے گا میرا مزاق بنائے گا۔۔ زویا۔۔ مسلسل دل میں سوچ
رہی۔ تھی۔۔ ویسے میں۔۔ سوچتا تھا۔ کہ تم ہی سب سے زیادہ بولتی ہو۔۔ لیکن
۔۔ یہاں۔۔ تو۔۔ معاملہ کچھ اور نکلا۔ سارم نے طنز کیا۔۔
کیا معاملہ غلط نکلا۔۔ زویا نے سوال کیا

ارے۔ واہ۔۔ ابھی جو کچھ دیر پہلے۔ ہوا اس پر نظر دہرایے۔۔ آپ کی۔ فرینڈ
۔۔؟ جیسے ہی سارم نے کہا زویا نے بات کاٹی
اسے مت کچھ کہیے گا مسٹر سارم حسن ہاں بس تھوڑا زیادہ بولتی۔۔ ہے۔۔ زویا
نے دلائل پیش کیا۔

واقعی۔۔ تھوڑا زیادہ بولتی ہے۔۔۔ جیسی۔۔ دوست۔۔ ہو گی ویسی ہی خود ہو گی
۔ سارم نے ایک بار پھر طنز کیا

آپ کہنا۔۔ کیا چاہ رہے ہیں مسٹر سارم کے میں۔۔۔

میں۔ زیادہ۔۔ بولتی ہوں۔۔ اچھا۔۔ اگر۔۔ میں۔۔ زیادہ بولتی ہوں۔۔ تو۔۔ پلیز
۔ آپ میری دوست کو مت لائیں۔ بیچ میں۔۔

اور ہاں۔۔ مجھے بھی۔۔ زین۔ کو دیکھ کر نہیں لگا تھا کہ اس کا اتنا۔۔ کھڑوس
دوست ہو گا سارم نے غچے سے گاڑی روکی۔۔ اور زویا کی طرف ایسے دیکھا

جیسے اس نے۔۔ کوئی۔۔ جرم کیا ہو۔۔ اس قدر غصے سے اس نے زویا کی۔۔ طرف
دیکھا۔۔

اسے پھر سے غصہ آگیا۔۔ کیوں آیا۔؟ اس لیے کہ زویا نے پھر زین کا نام کیوں لیا

اس میں اب زین کیا لینے آیا بتائیں گی آپ

سارم نے غصے سے پوچھا

کیوں۔۔ آپ۔۔ میری دوست۔۔ کا نام درمیان میں لا سکتے ہیں میں آپ کے

دوست کا نام نہیں لا سکتی۔ اور ویسے۔۔ بھی اس میں۔۔ اتنے غصے والی کیا بات

ہے میں نے حساب برابر کیا

زویا نے۔۔۔ وضاحت دی

یہ بار بار کیوں زین کا نام لے رہی ہے ؟ اور مجھے کیوں برا لگ رہا۔۔۔ ہے
۔۔۔ کیوں۔۔۔ مجھے۔۔۔ تکلیف ہوتی ہے جب۔۔۔ زویا۔ کو۔۔۔ کوئی دوسرا دیکھتا۔۔۔ ہے
۔۔۔ کیوں۔۔۔

سارم نے۔۔۔ پھر سے گاڑی سٹارٹ کی۔۔۔ اور اب۔۔۔ خاموشی سے۔۔۔ وہ گاڑی چلا
رہا تھا

اس نے۔۔۔ گھر کے دروازے کے سامنے گاڑی کھڑی کی۔۔۔
زویا کچھ کہے بنا۔۔۔ نکلی۔۔۔

وہ پلٹی۔۔۔ اور۔۔۔ سارم کو دیکھا۔۔۔ جو غصے میں لال پیلا ہو رہا تھا۔۔۔ وہ کار وینڈو
کے قریب گئی۔۔۔ اور سارم سے کہا۔۔۔

کبھی مسکرا بھی دیا کریں۔۔۔ کیا پتا آپ کی مسکراہٹ سے کیسی کی جان میں جان
آتی ہو اس نے کہا اور گھر کے اندر چلی۔۔۔ گئی
سارم۔۔۔ بالکل۔۔۔ خاموش تھا۔۔۔

یہ۔۔ کیا۔ ہو رہا ہے مجھے۔۔ میں کتنا۔۔ بھی کوشش کر لوں۔۔ اس کی طرف کیوں
۔۔ کھینچا آتا ہوں۔۔ کیوں میں۔۔ خود کو اس کے سامنے کمزور محسوس کرتا ہوں
۔۔ کیوں۔۔

سارم

۔۔ نے اپنی آنکھوں۔۔ پر ہاتھ۔۔ رکھا۔۔ اور اسے دبائے لگا۔۔۔۔۔

آغاز۔۔ عشق۔۔ ہے۔۔ آگ۔۔ لگی۔۔ ہے تو۔۔ دونوں۔۔ طرف لگی۔۔ گی۔۔۔

اگر ایک۔۔ دل۔۔ دے بیٹھا۔۔ ہے

تو۔۔ دوسرے۔۔ کو۔۔ دینا۔۔ ہی۔۔ پڑے گا۔۔۔

زویا۔۔ بے چین۔۔ تھی۔۔ کہ

اسے سمجھ نہیں آرہی۔۔ تھی۔۔ کہ سارم۔۔ کو زین۔۔ کا۔۔ نام۔۔ لینے سے غصہ

کیوں آیا۔۔۔

لیکن۔۔ اسے۔۔ یقین۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ کبھی۔۔ نہ۔۔ کبھی۔۔ سہی۔۔ کسی نہ کسی۔۔ دن



سارم۔۔ اعتراف کرے۔۔ گا۔۔

اور جلد

کرے۔۔ گا۔۔۔۔۔

زویا۔۔ بیڈ پر لیٹی۔۔ سوچ رہی۔۔ تھی۔۔۔

"ہم دل ہی۔۔ دل میں۔۔ ان کو اپنا بنائے بیٹھے ہیں۔۔

وہ چاہے ہمیں اپنا بنائے نہ بنائے ہم پھر بھی ان کو اپنا بنائے بیٹھے ہیں"

یہ۔۔۔ دل ہے۔۔ صاحب اس میں ہر کوئی نہیں۔۔ بس جاتا۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ ایسی

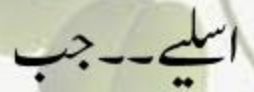
۔۔ لگن ہے۔۔ کہ۔۔ جب عاشق پہلی دفعہ۔۔۔ پہلی۔۔ ہی۔۔ نظر میں اپنے

۔۔ محبوب کو دیکھتا۔۔ ہے پہلی۔۔ دفعہ۔۔ ہی۔۔ اپنا۔۔ دل۔۔۔ اس۔۔ کو دے بیٹھتا

ہے۔۔ اس کے دل کی دھڑکنیں۔۔ تیز ہو جاتی ہیں۔۔ اسے یوں معلوم ہوتا ہے

۔۔ جیسے۔۔ سب۔۔ کچھ صرف۔۔ اس کے نام کا ہو گیا ہو۔۔۔ اسلیے۔۔ ہر پہر۔۔ ہر

گھڑی۔۔ اسے۔۔



عشق ہو۔۔۔ تو۔۔۔ دلوں میں آگ۔۔ لگ جاتی ہیں۔۔۔
سانسیں تھم جاتی۔۔ ہیں۔۔۔

اپنی۔۔ ان آنکھوں۔۔ سے تھوڑا۔۔ وقت۔۔ تو لے لیا۔۔ کرو کے کلاس۔۔ میں
۔۔ سارم کو۔ کم از کم لیکچر کے دوران۔ مسلسل نہ۔۔ دیکھیں۔۔
تانیہ نے زویا۔۔ کی طرف دیکھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔

زویا۔۔۔ تانیہ کی اس بات پر مسکرائی اور اس سے کہا۔
تمہیں۔۔۔ پتا ہے تانیہ۔۔۔ محبت کی ابتدا۔ کہاں۔۔۔ سے ہوتی ہے۔۔۔
محبت۔۔۔ کی ابتدا۔۔۔ ان ظالم۔۔۔ آنکھوں سے ہوتی ہے۔۔۔
یہ جب بھی۔۔۔ اپنے محبوب کو دیکھتی ہیں۔۔۔ اپنا۔۔۔ سب کچھ۔۔۔ محبوب پر وار دیتی
ہیں۔۔۔

پھر۔۔۔ آنکھوں میں۔۔۔ صرف۔۔۔ اسی کے خواب آتے ہیں۔۔۔
یوں معلوم ہوتا ہے۔۔۔ جیسے آنکھیں۔۔۔ اندھی۔۔۔ ہو گئی ہوں اگر۔۔۔ ایک
۔۔۔ پل۔۔۔ اپنے محبوب کو نہ دیکھ لیں۔۔۔
اور۔۔۔ رہی میری۔۔۔ بات۔۔۔

اتنے۔۔۔ سال۔۔۔ صرف اس شخص۔۔۔ کے نام۔۔۔ کے سہارے۔۔۔ زندگی گزاری
تھی میں۔۔۔ نے مجھے کچھ معلوم نہیں تھا کہ سارم کیسا دیکھنے میں ہو گا۔۔۔ میں
نے۔۔۔ صرف اس سے اندھی محبت کی تھی۔۔۔

اور۔۔ آخر اتنے عرصے کے بعد۔۔ یہ آنکھیں۔۔ سارم کو۔۔ ایک۔۔ نظر بھی
۔۔ ٹھیک۔۔ سے نہیں دیکھ سکتی کیا۔۔۔

جب تمہیں۔۔ محبت۔۔ ہو گی۔۔ خدا کرے میری جیسی نہ۔۔ ہو جہاں۔۔ پر
۔ اپنی محبت سے ملنے کے لیے۔۔ اتنے سال۔۔ انتظار کرنا پڑے

زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو ساری وضاحت دی۔۔ جو۔۔ بہت۔۔ دیر سے۔۔ خاموشی سے
اس کی بات سن رہی تھی۔۔۔

ہاے۔۔ اللہ کرے۔۔ مجھے۔۔ تمہارے۔۔ جیسا۔۔ پیار نہ۔۔ ہو۔۔

جہاں۔۔ پر۔۔ محبت تو ہے۔۔ لیکن۔۔ یہ۔۔ نہیں۔۔ پتا۔۔ جس۔۔ سے محبت۔۔ ہوئی
۔۔ ہے۔۔ وہ۔۔ کیسا ہے۔۔

تانیہ۔۔ نے مسکراتے ہوئے۔۔ طنز کیا

اڑھالوں۔۔ ظالم۔۔ جتنا۔۔ مذاق اوڑھانا ہے۔۔۔

میں۔۔ تو دعا کروں۔۔ گی۔۔ کے۔۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہو



تانیہ۔۔ اس کے۔۔ پیچھے بھاگی۔۔

اچھا۔۔۔ دے لو۔۔۔ بد دعائیں۔۔۔

تمہاری کون سے قبول۔۔ ہوں گی۔۔ میری جان

تانیہ۔۔۔ نے پیچھے۔۔۔ سے کہا۔۔۔

تانیہ۔۔۔۔۔تم۔۔۔نہیں۔۔باز۔۔آو۔۔گی۔۔کتنی۔۔دفعہ کہا۔۔ہے میں۔۔نے

مجھے نفرت ہے۔۔ اس میری جان۔۔ لفظ سے۔۔

زویا۔۔ جو کچھ۔۔ فاصلے۔۔ پر تھی اس نے۔۔ تانیہ کی جانب دیکھتے ہوئے۔۔ کہا

— — —

جیسے۔۔ ہی وہ۔ آگے بڑھنے لگی۔۔۔

آگے۔۔ سارم حسن۔۔ آرہا۔۔ تھا۔۔ وہ۔۔۔۔۔ وہی۔۔ رک گئی۔۔۔۔۔

اسے۔۔ کل کا واقعہ۔۔ پھر سے یاد آگیا۔۔۔ کہ کیسے۔۔۔ اسے زین کے نام سے
غصہ آیا تھا۔۔۔

وہ۔۔ اسے جاتا ہوا دیکھ رہی۔۔ تھی۔۔ تب تک۔۔ دیکھتی۔۔ جب تک۔۔ وہ
۔۔ دوسری۔۔ کونے کے جانب۔۔۔ چلا نہ۔۔ جائے۔

وہ وہی کھڑی تھی کہ۔۔ تانیہ اس کے قریب آئی۔۔۔
اور۔۔ مذاق کے ساتھ کہا۔۔۔

واہ۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ آپ۔۔ کو دن میں۔۔ بھی تارے۔۔ نظر آتے ہیں۔۔۔
زویا۔۔ نے میٹھی نظروں سے۔۔ تانیہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

نہیں۔۔ میری۔۔ جان۔۔۔

تارے۔۔ نہیں۔۔۔۔۔

چاند نظر آتا ہے۔۔۔۔۔

جیسے اس نے کہا۔۔

وہ دونوں۔۔۔ نے اکٹھے قہقا لگایا۔۔۔

اچھا۔۔۔ تانیہ تم۔۔۔ اس دن۔۔۔ بھی۔۔۔ اپنے ہوٹل آنے سے پہلے اتر گئی۔۔۔ تھی
۔۔۔ تم نے دیکھا یا ہی نہیں۔۔۔ ہوٹل۔ اپنا۔۔۔

وہ۔۔۔ دونوں۔۔۔ سڑک کے قریب کھڑی تھی۔۔۔ اور زویا نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ سے
پوچھا

ہاں۔۔۔ یار کسی دن کا پروگرام اکٹھا۔۔۔ کر لیتے ہیں۔۔۔ میں آجاؤں گی تمہیں
۔۔۔ لینے

تانیہ نے۔۔۔ زویا کی طرف۔۔۔ دیکھتے کہا۔۔۔
ہاں۔۔۔ اسی۔۔۔ بہانے تم۔۔۔ خالہ سے مل لو گی
زویا نے کہا۔۔۔۔۔

وہ دونوں۔۔۔ اگے۔۔۔ رکشہ روکنے کے لیے۔۔۔ روکی۔۔۔

لیکن۔۔ ابھی۔۔ زویا نے اشارہ ہی نہیں۔۔ کیا۔۔ تھا کہ۔۔ رکشہ۔۔ اس کے قریب
۔۔ رکا۔۔

جی۔۔ آئیں زویا۔۔ بی بی۔۔

جیسے۔۔ اس آدمی نے زویا کا نام۔۔ لیا۔۔۔۔۔

وہ پوری طرح۔۔ چونک۔۔ گئی۔۔

اور۔۔۔ اپنی۔۔ موٹی۔۔ آنکھوں۔۔ سے اس آدمی کی طرف دیکھا۔۔

آ۔۔ آ آپ۔۔ کو۔۔ میرا نام۔۔ کیسے معلوم ہے۔۔

زویا نے۔۔ جلدی سے سوال کیا۔۔

وہ۔۔۔ جی۔۔

ایک۔۔ صاحب۔۔ گاڑی میں۔۔ ائے۔۔ تھے۔۔ ابھی

اور مجھ سے کہہ کے گئے۔۔ کہ۔۔ وہ جو۔۔ بلیک۔۔ سوٹ میں۔۔ لڑکی کھڑی ہیں
۔۔ ان کو ہر روز۔۔ چھٹی۔۔ ٹائم۔۔ چھوڑ کے آنا۔۔ کرنا ہے۔۔ انہیں۔۔ صاحب
نے تو آپ کا نام بتایا ہے۔۔ مجھے۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔ کب۔۔ آئے۔۔ تھے۔۔ اور کہاں کھڑے تھے۔۔ وہ
وہ جی۔۔ ابھی۔۔ بھی۔۔ پیچھے تھے۔۔ وہ۔۔۔۔۔ جیسے اس آدمی نے۔۔ پیچھے اشارہ کیا
۔۔ زویا اور تانیہ نے جھٹ سے۔۔ پیچھے دیکھا۔۔۔۔۔

سارم۔۔ کی گاڑی۔۔ وہاں۔۔ سے جارہی۔۔ تھی
ہاے۔۔ زویا۔۔ لگتا ہے۔۔ وہ سارم نے کہا ہے۔۔۔۔۔
ہاے۔۔ کتنی۔۔ تمھاری۔۔ کیئر۔۔ کرتا۔۔ ہے۔۔۔۔۔
تانیہ۔۔ نے زویا کو کہنی مارتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
زویا۔۔ خاموش۔۔ تھی۔۔ وہ۔۔ حیران۔۔ تھی۔۔۔۔۔
کہ۔۔ واقعی۔۔ سارم۔۔ اس۔۔ کی۔۔ اتنی کیئر کرتا۔۔ ہے۔۔۔۔۔



اچھا۔ پھر تم جاو۔۔ میں۔۔ کوئی اور رکشہ دیکھ لیتی ہوں

تانیہ نے دوسرا رکشہ۔ روکا

اور۔ وہ چلی۔ گئی

زویا۔۔ خاموش۔۔ کھڑی۔ اسی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ جس جانب۔۔ سارم کی ابھی

گاڑی جا رہی تھی

چلیں۔۔ بی بی جی

رکشہ۔۔ والے۔۔ آدمی نے زویا۔۔ کو۔۔ کہا

ہوں!! ہاں۔۔۔ چلیں۔۔ زویا۔۔ یہ۔۔ کہتے۔ ہوئے بیٹھ۔۔ گئی

اگئی۔۔ بیٹا۔۔ ثمرین۔۔ زویا۔۔ کی۔ طرف دیکھ کر مسکرائی۔۔

جی۔۔ خالہ۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ اپنا۔۔ بھیک قریب صوفہ۔۔ پر رکھا۔ اور بیٹھ گئی رکشہ
۔۔ جلدی۔۔ مل گیا تھا نہ۔۔ جیسے۔۔ ثمرین۔۔ نے۔۔ نے کہا۔۔ زویا۔۔ کو وہ سارا کچھ
یاد آگیا۔۔

جی خالہ۔۔ آسانی سے مل گیا تھا۔۔ اس نے سوچتے ہوئے کہا

اچھا۔۔ خالہ۔۔ میں۔۔

زرا۔۔ ریسٹ کر لوں۔۔ بہت۔۔ تھک۔۔ چکی۔۔ ہوں۔۔ میں۔۔

وہ یہ۔۔ کہتے۔۔ ہوئے۔۔

اپنے کمرے کے جانب بڑھی۔۔

اس نے جلدی سے۔۔ بھیک میں۔۔ سے فون نکالا۔۔

اور۔۔ سارم کا نمبر نکالا۔۔ جو اس نے۔۔ چھپکے۔۔ سے۔۔ خالہ۔۔ کے فون سے لیا تھا

کال۔۔ کروں۔۔ یا۔۔ نہ۔۔ کروں۔۔؟

نہیں۔۔ کرتی۔۔



کر لیتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

کیا۔۔۔ کہہ دے۔۔۔ گا۔۔۔ کم از کم۔۔۔

اور ویسے بھی۔۔۔ زویا۔۔۔ تم نے۔۔۔ بات ہی

پوچھنی۔۔۔ ہے۔۔۔ اور۔۔۔ کزن۔۔۔ ہے تمہارا۔۔۔ وہ۔۔۔

زویا۔۔۔ مسلسل۔۔۔ 15 منٹ سے آگے۔۔۔ فون۔۔۔ کیے۔۔۔ بیٹھی تھی۔۔۔ اس سے فیصلہ

۔۔۔ ہی نہیں۔۔۔ ہو پا رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

(کال۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ یقینا کرے گی۔۔۔ اور مجھ سے پوچھے گی۔۔۔ رکشہ کے بارے

میں۔۔۔ وہ مجھ سے۔۔۔ اور بھی کہے گی۔۔۔ اور کچھ پوچھنا۔۔۔ چاہے گی۔۔۔ لیکن

۔۔۔ زویا۔۔۔ میں۔۔۔ کبھی۔۔۔ تمہارے سامنے اس۔۔۔ چیز۔۔۔ کا۔۔۔ اعتراف۔۔۔ نہیں کروں

گا۔۔۔ میں نہیں۔۔۔ چاہتا۔۔۔ ایسا کچھ بھی۔۔۔ ہو۔۔۔ کیوں نک۔۔۔ میں۔۔۔ تمہارے قابل

نہیں۔۔۔ سارم۔۔۔ نے اپنے ہاتھ میں۔۔۔ فون پکڑا۔۔۔ تھا۔۔۔ اسے۔۔۔ معلوم تھا کہ زویا

۔۔۔ ضرور۔۔۔ کال کرے گی۔۔۔

اسے یہ بھی معلوم۔۔ تھا کہ اس کے پاس میرا نمبر ہے۔۔ اور۔۔ کیسے اس نے نمبر لیا تھا۔۔ یہ۔۔ بھی۔۔ معلوم۔ تھا اسے

اسے۔۔ زویا۔۔ کی ہر بات۔۔ کا۔۔ پتا ہوتا۔۔ تھا۔۔ ہر بات۔۔ کا۔۔ وہ۔۔ کیوں۔۔ اس کی ہر بات کا پتا رکھتا تھا۔۔ کیوں۔۔ اس۔۔ کی۔۔ اتنی کبیر کرتا تھا

۔۔ کبھی کبھی۔۔ وہ۔۔ خود۔۔ ان۔۔ سوالات میں الجھ جایا کرتا تھا۔۔)

بلا آخر زویا۔۔ نے دل۔۔ میں۔۔ پھتر رکھ کے۔۔ اسے کال۔۔ ملائی۔۔

فون۔۔ کی۔۔ گھنٹی۔۔ بجی۔۔

زویا۔۔ کی۔۔ دل۔۔ کی۔۔ دھڑکنیں۔۔ اور تیز۔۔ ہو گئی۔۔

وہ کیا۔۔ کہے گی۔۔ کیسے۔۔ شروع کرے گی۔۔ اس نے نہیں سوچا

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے کال۔۔ کی

سارم۔۔ با ساختہ۔۔ مسکرایا۔۔ کیونکہ۔۔ اسے معلوم۔۔ تھا۔۔ وہ اسے کال۔۔ ضرور

کرے گی۔۔ اس۔۔ نے جان بوجھ۔۔ کے۔۔ کال۔۔ تھوڑی دیر بعد اٹھائی۔ تاکہ



-- اسے -- محسوس -- نہ -- ہو -- سکے -- کہ -- وہ اس کی -- کال -- کا انتظار -- کر رہا -- تھا --

سارم نے کال -- اٹھائی --

فون -- میں -- سے ایک مدھم -- سی -- اور کانپتی -- ہوئی -- آواز آئی --

اسلام و علیکم --

زویا نے ڈرتے ہوئے کہا --

و علیکم اسلام --

سارم نے جواب دیا --

(وہی -- رعب -- والی -- آواز -- تھی -- جیسا -- وہ -- بولتا -- تھا -- بلکل -- ویسے

-- ہی -- فون -- میں -- اس کی آواز -- تھی -- جس)

ایک -- منٹ -- خاموشی -- رہی -- پھر زویا نے -- پہل -- کی

ج ج -- ج ج -- میں --



کون۔۔؟۔۔ بول رہا ہے

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ سوال کیا۔۔

وہ۔۔ جان۔ بوجھ۔۔ کر انجان۔۔ بنا۔۔ تھا۔ کہ۔۔ اسے۔۔ کوئی۔۔ بھی۔۔ ایسا۔۔ اشارہ

نہ۔۔ ملے۔ کہ۔ میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔

اس نے۔۔ جان بوجھ کے۔۔ زویا۔۔ سے اس طرح بات کی۔۔۔

جی۔۔ میں۔۔۔ زویا۔۔۔ آپ کی کزن۔

زویا نے ادب سے کہا۔۔

او زویا۔۔ آپ؟۔۔ کیسے۔۔۔ کال۔ کی

سارم نے ہلکا۔ سا مسکرا کر جواب دیا۔۔

کیا۔۔ مطلب۔۔ کیسے کال۔۔ کی۔۔ کیوں۔۔ میں۔ آپ کو۔۔ کال نہیں۔۔ کر سکتی۔۔

زویا نے۔۔ آگے سے جواب۔۔ دیا۔۔۔

اگر میں نہ۔۔ کہوں۔۔ تو

ہاں۔۔ اتنی۔۔ بھولے۔۔ مت بنیے۔۔ مسٹر سارم۔۔ حسن۔۔ جیسے آپ کو کچھ پتا
نہ۔۔ ہوں۔۔

وہ۔۔ رکشہ۔۔ لگوانے۔۔ کی۔۔ آپ نے زحمت کیوں کی۔۔
میں۔۔ خود۔۔ آجایا۔۔ کرتی ہوں۔۔

زویا نے ساری وضاحت دی۔۔

او اچھا۔۔ وہ رکشہ۔۔ ہاں۔۔ وہ۔۔ میں نے امی کے کہنے پر۔۔ لگوایا تھا کیوں آپ
کو کوئی اعتراض ہے۔۔ اس نے سارا موضوع گفتگو تبدیل کر دیا۔۔ وہ ہمیشہ ایسا
ہی۔۔ کرتا۔۔ تھا۔۔ کہ جس گفتگو۔۔ میں۔۔ اسے۔۔ معلوم ہو کہ۔۔ وہ زویا۔۔ کے
سوالات کا جواب نہیں۔۔ دے سکتا۔۔ وہ۔۔ موضوع ہی۔۔ تبدیل۔۔ کر دیتا۔۔
زویا نے اک۔۔ لمبی آہ بڑھی اور فون۔۔ بند کیا

یہ کبھی۔۔ نہیں۔۔ اعتراف کرے۔۔ گا۔۔ کبھی نہیں۔۔ مانے گا۔۔
میں۔۔ ایسے ہی۔۔ خوش ہو گئی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ میری۔۔ کئیر کرتا ہے۔۔

اس نے کیوں نہیں اعتراف کیا۔ کیوں۔۔ خالہ کا نام لگوا دیا۔۔ حالانکہ۔۔ خالہ
۔۔ کو۔۔ اس۔۔ بارے میں۔۔ پتا ہی نہیں

اچھا۔۔ زویا۔۔ تیار۔۔ ہو جاو۔۔۔ جلدی سے ثمرین۔۔ نے زویا۔۔ کے کمرے میں
۔۔ آئی۔۔ اور اس سے کہا۔۔
زویا۔۔ چونکی۔۔

کیوں۔۔ خالہ کس لیے ؟

وہ۔۔۔ سارم۔۔ آج۔۔ تمہیں۔۔ لینے آے۔۔ گا۔۔ میں نے سوچا۔۔ تم جب سے
کراچی آئی۔۔ ہو۔۔ کہی۔۔ باہر نہیں گئی۔۔

اسکیے میں نے سارم کو کہا۔۔ ہے کہ۔۔ وہ تمہیں۔۔۔ باہر لے جائے
جیسے ہی ثمرین۔۔ نے۔۔ بات ختم کی۔۔ زویا نے جھٹ سے سوال کیا
کیا۔۔ وہ مانے۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

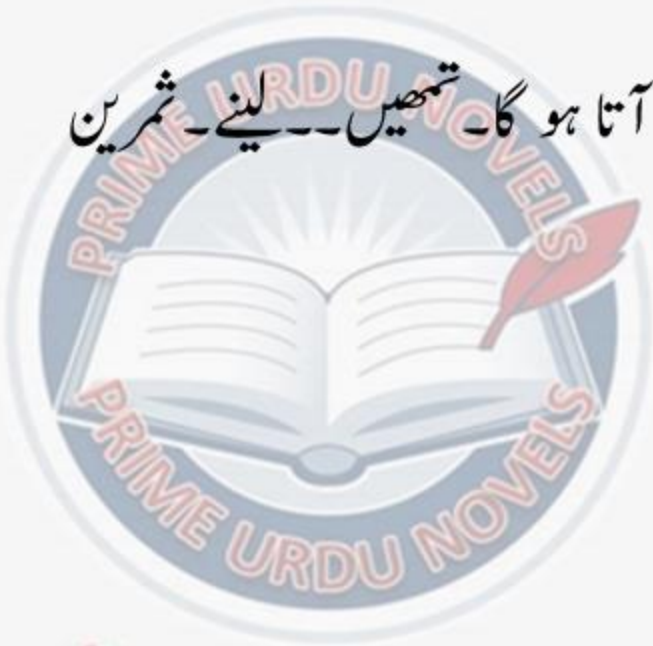
Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



تو۔۔ اور کیوں نہیں۔۔۔ اچھا تم تیار ہو جاو۔۔ وہ آتا ہو گا۔ تمہیں۔۔ لینے۔۔ شمرین
نے کہا۔۔ اور کمرے سے باہر روانہ ہو گئی
لیکن۔۔ زویا۔۔ کہ۔۔ چہرے
پر خوشی۔۔ نہیں۔۔ تھی۔۔۔۔
کیوں نہیں تھی۔۔۔ اسے خود نہیں۔۔ پتا۔۔۔
کیا۔۔ ہوتا۔۔ اگر سارم۔۔ خود۔۔ مجھے اپنی۔۔ خوشی سے ساتھ۔۔ لے کر جاتا

۔۔۔۔۔

مجھے وہ۔۔ خود کہتا۔۔۔
لیکن۔۔ وہ نہیں۔۔ کہے گا۔۔ اس کی اعنا۔۔ اس کو روک دیتی۔۔۔ ہے
زویا نے سوچا۔۔۔۔۔

زویا۔۔ تیار۔۔ ہو کر باہر آئی۔۔۔



وہ ہمیشہ۔۔۔ سے بہت۔۔۔ پیاری۔۔۔ لگتی۔۔۔ تھی۔۔۔ آج۔۔۔ ویسے۔۔۔ اور زیادہ پیاری
لگ رہی۔۔۔ تھی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے ایسے۔۔۔ آتا۔۔۔ ہو دیکھا۔۔۔

تو۔۔۔ گاڑی۔۔۔ کا دروازہ۔۔۔ کھولا۔۔۔

شکریہ۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ گاڑی میں۔۔۔ بیٹھتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ کہا

وہ۔۔۔ مسکرایا۔۔۔۔۔

جیسے۔۔۔ ہی۔۔۔ اس نے۔۔۔ سارم۔۔۔ کو۔۔۔ مسکراتے۔۔۔ ہوئے دیکھا۔۔۔

اسے یقین ہی نہیں۔۔۔ آیا۔۔۔۔۔

اس نے جھٹ سے سوال پوچھا

آپ بھی ہستے ہیں۔۔۔؟

کیوں؟



سارم نے۔۔ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا
نہیں۔۔۔ ویسے۔۔ پوچھا۔۔

زویا۔۔ نے سارم۔ کو دیکھتے ہوئے کہا
پوچھنے کی وجہ

سارم۔۔ نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا

وجہ۔۔ تو کوئی۔ نہیں۔۔ ویسے ہی پوچھ لیا

زویا۔۔ نے۔۔ کار ونڈو سے باہر دیکھتے ہوئے کہا

ویسے۔۔ بھی۔۔ آپ۔۔ بغیر۔۔ وجہ۔۔ سے بھی بہت۔۔ بولتی۔۔ ہیں۔

سارم نے۔۔ جان بوجھ کے طنز کیا

کیوں۔؟ آپ کو میرا۔۔ بولنا۔۔ اچھا نہیں۔۔ لگتا

زویا۔۔ نے بھی۔۔ سارم۔۔ کو۔ سوال میں الجھایا

نہیں۔۔۔ تو۔۔۔ گول گول۔ باتیں۔ مت کریں۔۔۔ جو پوچھنا۔۔۔ ہے۔۔۔ صاف صاف
۔۔۔ پوچھیں۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ سے کہا۔

ارے۔۔۔ واہ۔۔۔ مسٹر سارم۔۔۔ آپ۔۔۔ کوڈ۔۔۔ ورڈ باتیں۔۔۔ بھی۔۔۔ سمجھ۔۔۔ پاتے ہیں

زویا۔۔۔ نے بھی۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا

واقعی۔۔۔ آپ۔۔۔ بہت۔۔۔ چالاک ہیں۔۔۔

سارم۔۔۔ نے کہا

آپ کو آج پتا چلا ؟

زویا۔۔۔ ہنسی

تم سے کوئی۔۔۔ نہیں۔۔۔ جیت سکتا۔۔۔ باتوں۔۔۔ میں۔

سارم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی۔۔۔ طرف دیکھا اور کہا

اور۔۔۔ آپ۔۔۔ سے۔۔۔ موضوع۔۔۔ تبدیل۔۔۔ کروانے۔۔۔ میں



جیسے۔۔۔زویا۔۔۔نے کہا۔۔۔وہ۔۔۔چپ ہو گیا

سارم نے گاڑی۔۔۔دروازے کے قریب روکی۔۔۔۔

امید کرتا۔۔۔ہوں۔۔۔آپ کو اچھا۔۔۔لگا۔۔۔ہو گا۔

سارم نے زویا کی طرف دیکھا

ہاں۔۔۔اور زیادہ۔۔۔لگتا۔۔۔اگر کوئی۔۔۔اپنی۔۔۔خوشی۔۔۔سے لے کر جاتا۔۔۔نہ۔۔۔کہ

۔۔۔کسی کے کہنے پر

زویا نے گاڑی۔۔۔سے اترتے۔۔۔ہوے کہا۔۔۔

جیسے۔۔۔وہ اندر جانے لگی

اسے۔۔۔اس کے نام۔۔۔کالیٹر ملا۔۔۔

اس نے جھٹ سے۔۔۔سارم کی کار کی۔۔۔جانب۔۔۔دیکھا۔۔۔

وہ جا چکا۔۔۔تھا

اس نے خط۔۔۔ کھولا۔۔۔

آپ۔۔۔ سے مل۔۔۔ کر بہت۔۔۔ خوشی۔۔۔ ہوئی۔۔۔ آپ۔۔۔ کے ساتھ کی۔۔۔ ہوئی

۔۔۔ باتیں۔۔۔ میں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بولا

جیسے۔۔۔ زویا۔۔۔ نے پڑا۔۔۔

سارم۔۔۔

کیا

واقعی۔۔۔ سارم۔۔۔ نے یہ۔۔۔ لکھا ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ اس۔۔۔ لیٹر۔۔۔ پر کہی بھی سارم کا نام نہیں۔۔۔ تھا

اگر یہ۔۔۔ سارم نے۔۔۔ لکھا ہے۔۔۔ تو۔۔۔ اس کا۔۔۔ نام تو لکھا ہونا چاہیے تھا

کیا پتا اس نے ویسے جان بوجھ کر اپنا نام نہ لکھا ہو ہے بھی کھڑوس کچھ بھی کر

سکتا زویا مسکرائی۔۔۔ اور گھر کے اندر چلی گئی

یوں چھپ چھپ کر۔۔۔ نہیں۔۔۔ چھپتی۔۔۔ محبت۔۔۔

اگر۔۔۔ محبت۔۔۔ ہے۔۔۔ تو۔۔۔ اظہار۔۔۔ ہو کر ہی رہے گا۔۔۔

ہاں بیٹا کیسا لگا کراچی۔۔۔ ثمرین نے صبح ناشتے کے ٹیبل پہ۔۔۔ زویا سے پوچھا۔۔۔
جی خالہ۔۔۔ کافی اچھا ہے۔۔۔ زویا نے ناشتہ۔۔۔ کرتے ہوئے جواب دیا۔۔۔ چلو

۔۔۔ یہ۔۔۔ تو۔۔۔ اچھا ہوا کہ تمہیں۔۔۔ کراچی اچھا۔۔۔ لگا۔۔۔ میں۔۔۔ بھی یہی سوچ رہی
۔۔۔ ہوں۔۔۔ کہ تمہاری پڑھائی۔۔۔ کے بعد تمہیں ہمیشہ ہمیشہ کے کیے اپنے پاس
رکھ لوں۔۔۔ جیسے۔۔۔ ہی ثمرین نے کہا۔۔۔ زویا نے۔۔۔ ایک نظر ثمرین۔۔۔ کی
طرف دیکھا ایسا لگ رہا تھا کہ اسے بات سمجھ نہ آئی ہو۔۔۔ زویا نے بے اختیار کہا

۔۔۔

جی خالہ میں۔۔۔ سمجھی نہیں۔۔۔
ہاہا بہت جلد سمجھ جاو گی تم بیٹا۔
ثمرین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا خالہ اب میں۔۔ چلتی ہوں۔۔ اپنا خیال رکھے گا زویا نے۔۔ اجازت لی اور
باہر۔۔ کے دروازے کی جانب بڑھی۔۔ جیسے ہی وہ گھر کے مین گیٹ سے باہر
نکلی۔۔ اسے۔۔ پھر اس کے نام کا خط ملا۔۔
زویا نے۔۔۔ حیرانی سے وہ خط اٹھایا۔۔

امید ہے ہم جلد ہی ملے گے اور ہمارے درمیان یہ۔۔ فاصلہ۔۔ جلد مکمل۔۔ ہو
گا

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ پڑا۔۔ اس۔۔ نے خط کے۔۔ اینولپ۔۔ کو۔۔ پلٹ کر دیکھا
۔۔ پر وہاں۔۔ آج کی تاریخ کے علاوہ کوئی۔۔ دن نہیں۔۔ تھا اور نہ ہی کسی کا نام
۔۔ وپتا۔۔

زویا۔۔ حیران۔۔ ہوئی۔۔ یہ۔۔ سارم ایسا۔۔ کیوں۔۔ کر رہے ہیں۔۔ کس قسم کے
انسان ہیں یہ۔۔ جو کبھی کبھی اتنا غصہ ہوتے۔۔ ہیں۔۔ اور نہ۔۔ ہی۔۔ وہ
۔۔ اعتراف کرتے ہیں۔۔ تو۔۔ پھر۔۔ یہ لیٹر بھیجنے کا مقصد۔۔ اگر۔۔ پوچھوں۔۔ گی

-- تو-- مانے گے نہیں۔ اور ہمیشہ۔ کی طرح میرے سوالات کے جوابات سے
-- بچنے کے لیے۔ موضوع ہی تبدیل۔۔ کر دیں گے۔۔۔
لیکن۔۔ میں۔۔ بھی زویا۔۔ مجیب۔۔ ہوں۔۔ اعتراف تو آپ کریں۔۔ گے۔۔ لیکن
۔۔ خود میرے سامنے کریں۔۔ گے
زویا نے۔۔ نے دل میں۔۔ سوچا۔۔۔

کیا۔۔۔ واقعی۔۔ زویا۔۔ کہہ دو کہ یہ جھوٹ ہے۔۔ نہیں۔۔ تو میں
تانیہ نے۔۔ زور دار آواز میں۔۔ کہا
ہاں۔۔ تانیہ۔۔ صبح کہہ رہی ہوں میں۔۔ مجھے لگتا ہے کہ۔۔ شاید وہ لیٹر۔۔ سارم
نے بھیجے ہیں۔۔ اور۔۔ شاید۔۔ نہیں۔۔ بھی۔۔ کیونکہ۔۔ مجھے وہ ایسے لگتے نہیں
۔۔ یار کبھی۔۔ سامنے تو۔۔ سیدھے منہ بات نہیں۔۔ کی تو پھر لیٹر میں۔۔ کونسی
۔۔ اعلیٰ محبت جاگ اٹھی

زویا۔۔۔ نے پریشانی سے۔۔۔ کہا

ہاے۔۔۔ اللہ۔۔۔ سیاہ۔۔۔ ہے۔۔۔ کیسی دوست ہے میری۔۔۔ زویا تو نہ ہمیشہ غلط ہی
سوچنا۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔

تمہیں۔۔۔ یہ۔۔۔ بھی۔۔۔ تکلیف ہے کہ سارم۔۔۔ اعتراف نہیں کرتا اور اگر وہ کر
بھی رہا ہے تو پھر بھی۔۔۔ خوش نہیں۔۔۔ او

زویا میڈم۔۔۔ کیا چاہتی۔۔۔ ہو۔۔۔ سارم۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پوری۔۔۔ یونی کے سامنے۔۔۔ ہیر و
کی طرح۔۔۔ پرپوز کرے اور اونچی آواز میں۔۔۔ کہے

زویا۔۔۔ میں۔۔۔ سارم حسن۔۔۔ تم سے۔۔۔ بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔ ہاہاہاہاہاہا

تانیہ نے۔۔۔ ایک۔۔۔ زور دار قہقا لگایا۔۔۔۔۔۔ جتنا مذاق بنانا ہے۔۔۔۔۔۔ بنا لو

۔۔۔ تانیہ میڈم۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ ایک۔۔۔ دن میں۔۔۔ بھی۔۔۔ تمہارا۔۔۔ اس طرح مذاق
اڑاؤ۔۔۔ گی۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ چڑتے ہوئے کہا۔۔۔ وہ دونوں۔۔۔ کھڑی باتوں میں۔۔۔ مصروف تھے
۔۔۔ کہ۔۔۔ پیچھے۔۔۔ کیسی۔۔۔ نوجوان۔۔۔ نے۔۔۔ انھیں۔۔۔ آواز۔۔۔ دی
آپ۔۔۔ زویا اور تانیہ ہیں۔۔۔

جیسے ہی۔۔۔ تانیہ اور زویا نے اپنے نام سنے وہ۔۔۔ جھٹ سے پلٹی ہیں۔۔۔
او۔۔۔ تم۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔ نے چوکا نے۔۔۔ والے انداز میں۔۔۔ کہا۔۔۔
جی میں۔۔۔

وہ۔۔۔ نوجوان۔۔۔ مسکرایا۔۔۔

ارے۔۔۔ دانیال۔۔۔ کہا۔۔۔ تھے تم۔۔۔ اتنے۔۔۔ دن۔۔۔
زویا۔۔۔ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔۔۔

بس۔۔ یار۔۔ تمہیں۔۔ تو پتا۔۔ ہے بابا سرکاری آفیسر ہیں۔۔ ان کی پوسٹنگ ہوتی رہتی ہے اب کراچی۔ سیٹل ہیں۔۔ پچھلے دو۔۔ سالوں سے۔۔ میں۔۔ نے تم لوگوں کو بہت یاد کیا۔۔

کتنا۔۔ مزہ کرتے۔۔ تھے۔۔ ہم۔۔ لوگ۔۔ سکول میں۔۔

کیوں۔۔ تانیہ۔۔ دانیال نے۔۔ مسکراتے ہوئے تانیہ۔۔ کی طرف دیکھا۔۔

جو۔۔ تب سے خاموش کھڑی تھی ایسا لگ رہا۔۔ تھا کہ اسے سانپ سونگھ گیا ہو دانیال کو دیکھ کے۔۔

لگتا ہے تانیہ۔۔ کو خوشی نہیں ہوئی میرے آنے پر

دانیال۔۔ نے۔۔ تانیہ کو کہا

ارے۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ ہوئی۔۔ آخر۔۔ تمہاری اور تانیہ۔۔ کی۔۔ پکے۔۔ والی

دوستی۔۔ ہے۔۔ کیوں۔۔ تانیہ۔۔

زویا نے۔۔ طنز کرتے ہوئے۔۔ تانیہ کو کہنی۔۔ ماری۔۔

ہاں ہاں۔۔ ہماری۔۔ تو۔۔ پکے۔۔ والی دوستی تھی۔۔ زویا۔۔ تانیہ۔۔ نے ایسے
۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ طرف دیکھا۔۔ جیسے ابھی اس کی جان لے لے
دانیال مسکرا۔۔ دیا

اب آیا۔۔ نہ۔۔ اونٹ پہاڑ کے نیچے۔۔ زویا نے۔۔ رازدانہ انداز میں۔۔ تانیہ۔۔ کے
۔۔ کان میں۔۔ ساگوشی۔۔ کی

او۔۔ اچھا۔۔ دانیال۔۔ پھر ملتے۔۔ ہیں۔۔ کلاس۔۔ ہے ہماری۔۔
تانیہ۔۔ نے۔۔ مسکراتے ہوئے۔۔ زویا۔۔ کا بازو۔۔ کھینچا۔۔
ہاں۔۔ ویسے بھی اب تو ملتے رہیں۔۔ گے۔۔
کیوں تانیہ۔۔

زویا نے ایک بار پھر طنز کیا۔۔ تانیہ۔۔ اسے کھینچ کر لے گئی۔۔
ہاے۔۔۔ رب نے بنا دی۔۔ جوڑی۔۔ واقعی۔۔ صبح۔۔ کہتے۔۔ اوپر۔۔ والا۔۔ جوڑے
۔۔ بناتا۔۔ ہے

کیسے۔۔ تمھاری۔۔ سکوک۔۔ ٹائم۔۔ والی۔۔ محبت۔۔ تمھیں۔۔ یونی میں۔۔ مل۔۔ گی۔۔
زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کی طرف دیکھا۔۔ جو غصے سے لاک پیلی۔۔ ہو رہی تھی۔۔
بکو اس۔۔ بند کرو۔۔ اور ایک۔۔ بات میں۔۔ کوئی۔۔ اس۔۔ لمبے۔۔ گھوڑے سے
محبت کرتی۔۔ ٹھیک ہے۔۔ وہی۔۔ گھومتا۔۔ تھا۔۔ پیچھے میرے۔۔ اور۔۔ تمھیں سب
کچھ پتا بھی۔۔ ہے زویا۔۔ کہ کیسے میرا سکول میں۔۔ اس سے جھگڑا۔۔ ہوتا۔۔ تھا
۔۔ اور۔۔ تم۔۔ نے سوچ بھی۔۔ کیسے لیا۔۔ تانیہ۔۔ نے وضاحت دی۔۔
ہاے۔۔ واقعی۔۔ محبت۔۔ اندھی۔۔ ہوتی۔۔ ہے تانیہ۔۔ میڈم۔۔ دیکھا نہیں
۔۔ کیسے۔۔ وہ۔۔ تمھیں۔۔ دیکھ رہا تھا۔۔ زویا نے قہقا لگایا۔
زویا۔۔ میں۔۔ میں۔۔ تمھاری۔۔ جان۔۔ لے لوں۔۔ گی۔۔۔۔۔ ٹھرو۔۔ تم
تانیہ۔۔ زویا۔۔ کے پیچھے بھاگی۔۔

ساری۔۔ کلاس۔۔ خاموشی۔۔ کے۔۔ تالے لگائے۔۔ اور بورڈ۔۔ کی۔۔ جانب۔۔ نظریں
۔۔ جمائے۔۔ بیٹھی۔۔ تھی۔۔
سوائے۔۔ تانیہ۔۔ کے۔۔

اسے۔۔ ابھی تک یقین نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا کہ۔۔ یہ دانیال۔۔ کہا سے آگیا۔۔
اب تو گئی۔۔ تانیہ۔۔ اب زویا۔۔ تو۔۔ تمیہیں۔۔ نہیں چھوڑے گی۔۔ جیسے۔۔ تم۔۔ اس
کا مذاق بناتی۔۔ تھی۔۔ وہ اب تمہارا۔۔ بنائے گی۔۔ وہ۔۔ مسلسل۔۔ پیچینی کی
۔۔ حالت میں۔۔ اپنے۔۔ ہاتھ۔۔ مسل۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ سارم۔۔ نے۔۔ مسلسل۔۔ تانیہ
۔۔ کی اس حرکت۔۔ کو نوٹ کیا۔۔ اور۔۔ بلا آخر۔۔ وہ۔۔ غصے سے بولا۔۔
آپ۔۔

آپ۔۔ دونوں۔۔ کھڑی ہو جائیں۔۔
زویا۔۔ ایک۔۔ دم سے چونکی کے اب اس نے کیا کیا۔۔ ہے۔۔
جو اب اسے۔۔ پھر۔۔ سزہ ملنے لگی۔۔ ہے۔۔

ایک۔۔ بار پھر کلاس۔۔ میں۔۔ وہی۔۔ دہشت ناک۔۔ خوف طاری۔۔ ہو گیا۔۔
اس۔۔ قدر۔۔ خاموشی۔۔ تھی۔۔ کہ یوں۔۔ معلوم۔۔ ہو رہ۔۔ تھا۔۔ کہ کلاس میں
۔۔ کوئی موجود نہ۔۔ ہوں۔۔

لیکن۔۔ زویا کو۔۔ ابھی۔۔ تک۔۔ سمجھ نہئیں۔۔ آرہا۔۔ تھا۔۔ کہ اسے کیوں۔۔ اور کس
وجہ۔۔ سے کھڑا۔۔ کیا گیا۔۔ حتیٰ کہ وہ پوری۔۔ توجہ سے۔۔ لیکچر سن رہی۔۔ تھی
۔۔ تو پھر کیوں۔۔ سارم۔۔ نے اسے کھڑا۔۔ کیا
وہ۔۔ دونوں۔۔ گھبراتے۔۔ ہوئے کھڑی۔۔ ہوئی۔۔
آپ دونوں ایسی۔۔ وقت کلاس۔۔ سے باہر۔۔ چلی جائیں۔۔
سارم۔۔ نے۔۔ غصے سے اشارہ کیا۔۔

کیا۔۔ زویا۔۔ پوری طرح۔۔ چونکی۔۔ اور تانیہ۔۔ کی جانب۔۔ دیکھا۔۔
میں۔۔ آپ۔۔ دونوں۔۔ سے۔۔ کچھ۔۔ کہہ رہا۔۔ ہوں۔۔
دفع۔۔ ہو جائیں۔۔ کلاس۔۔ روم۔۔ سے۔۔



سارم۔۔۔ نے اس۔۔۔ قدر غصے سے کہا۔۔۔
کہ۔۔۔ سب کی۔۔۔ سانسیں۔۔۔ تھم۔۔۔ گئی۔۔۔
سارم۔۔۔ زویا۔۔۔ کے قریب۔۔۔ آیا۔۔۔

آپ۔۔۔ کو کیا۔۔۔ لگتا۔۔۔ ہے یہ یونیورسٹی۔۔۔ ہے۔۔۔ اس میں۔۔۔ ہم۔۔۔ جو مرضی
۔۔۔ کریں۔۔۔ ہمیں۔۔۔ کونسا۔۔۔ کوئی۔۔۔ کچھ۔۔۔ کہے۔۔۔ گا۔۔۔

لیکچر۔۔۔ دھیان۔۔۔ سے۔۔۔ لو نہ۔۔۔ لو۔۔۔ اپنی۔۔۔ مرضی۔۔۔ ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ یہ۔۔۔ میری۔۔۔ کلاس۔۔۔ ہے اس میں۔۔۔ اگر ایک۔۔۔ بچہ۔۔۔ بھی۔۔۔ لیکچر۔۔۔ کو
پوری۔۔۔ توجہ۔۔۔ سے نہ۔۔۔ سنے تو یہ میں۔۔۔ بات۔۔۔ ہر گز نہیں۔۔۔ برداشت کر سکتا

اور۔۔۔ آپ۔۔۔ نے کیا کیا؟ بتائیں۔۔۔ گی۔۔۔ مجھے۔۔۔

سارم۔۔۔ صرف زویا۔۔۔ کی۔۔۔ جانب۔۔۔ متوجہ۔۔۔ تھا
وہ۔۔۔ دونوں۔۔۔ خاموش۔۔۔ تھی۔۔۔ زویا۔۔۔ بالکل۔۔۔ خاموش۔۔۔

یا۔۔ اللہ۔۔ یہ۔۔ کیسا۔۔ انسان۔۔ ہے۔۔ کس۔۔ مٹی کا ہے۔۔ یہ۔۔ ایک۔۔ منٹ میں
۔۔ کچھ۔۔ ہوتا ہے اور دوسرے۔۔ منٹ میں۔۔ کچھ۔۔ اور۔۔ میں۔۔ نے ایسا کیا
کیا۔۔ ہے جو میرے۔۔ ساتھ۔۔ ایسا۔۔ رویہ۔۔ رکھتا۔۔ ہے اور ایسے سب کے
سامنے مجھے۔۔۔ بار۔

بار ذلیل۔۔ کرتا۔۔ ہے

جیسے۔۔ ہی۔۔ زویا۔۔ کے آنسو۔۔ اس۔۔ کے۔۔ چہرے۔۔ پر گرتے۔۔ وہ۔۔

کلاس۔۔ روم۔۔ سے باہر۔۔ چلی۔۔ گئی۔

ایم۔۔ سوری۔۔ زویا۔۔۔

تانیہ۔۔ نے۔۔ پریشانی۔۔ میں۔۔ زویا۔۔ کو کہا۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ ہاتھ۔۔ سے اسے۔۔ اشارہ۔۔ کیا۔۔

وہ کچھ نہیں۔۔ بول۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔۔

ک۔۔ک۔۔کچھ۔۔نہیں۔۔ہوتا۔۔تانیہ۔۔اب۔۔تو مجھے۔۔عادت۔۔ہو گئی۔۔ہے
۔۔ایسے۔۔یوں۔۔ذلیل۔۔ہونے کی۔۔

زویا۔۔کے۔۔آنسو۔۔نے اس۔۔کے چہرے کو بیگا دیا۔۔تھا۔۔اس۔۔کے آنسو
۔۔اس چیز۔۔کی گواہی

دیتے

تھے۔۔کہ۔۔کس۔۔قدر۔۔وہ۔۔ہیرٹ ہوئی۔۔تھی

نہیں۔۔زویا۔۔قصور میرا۔۔ہے

میں۔۔ہی۔۔سر سارم کا۔۔لیکچر نہیں۔۔سن۔۔رہی۔۔تھی۔۔اور میری۔۔وجہ
۔۔سے تمہیں۔۔بھی بھگتنا۔۔پڑا۔۔

روکو۔۔

میں۔۔پوچھتی۔۔ہوں۔۔ان سے۔۔کیوں۔۔انہوں نے ایسا کیا

جیسے تانیہ۔۔آگے بڑھنے۔۔لگی۔۔زویا۔۔نے اس۔۔کا ہاتھ۔۔روک۔۔لیا

نہیں۔۔ تانیہ۔۔ ایسا۔۔ مت کرو۔۔ شائد۔۔ میں۔۔ لیکچر۔۔ نہ۔۔ صبح۔۔ طریقے۔۔ سے
نہ۔۔ لے رہی۔۔ تھی

زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو روک۔۔ لیا۔۔

اچھا۔۔ آو۔۔ منہ۔۔ دھو۔۔ لیتی۔۔ ہوں۔۔ اسے۔۔ پتا نہ۔۔ چلے۔۔ میں۔۔ روئی ہوں۔۔ زویا

۔۔ نے آنسو۔۔ صاف کرت ہوئے۔۔ کہا

زویا۔۔ تم۔۔ کتنا۔۔ پیار کرتی۔۔ ہو۔۔ سارم سے

تانیہ۔۔ نے بے اختیار پوچھا۔۔

بے شمار۔۔ بے انتہا۔۔ پیار۔۔ کرتی۔۔ ہوں۔۔ کرتی۔۔ رہوں۔۔ گی۔۔

اس۔۔ نے مسکرا نے۔۔ کوشش۔۔

کی۔۔ لیکن۔۔ اس سے مسکرایا۔۔ نہیں۔۔ گیا۔۔

آج۔۔ زویا۔۔ ٹوٹ گئی۔۔ تھی۔۔ لیکن۔۔ وہ۔۔ تانیہ۔۔ کو نہیں۔۔ کہہ پا رہ۔۔ تھی

جیسے۔ وہ آگے بڑھی۔۔ تو کوئی۔۔ نوکیلی۔۔ چیز۔۔ اچانک۔۔ زویا۔۔ کے۔۔ ہاتھ
۔۔ پر لگ گئی
ہاے۔۔ میرے اللہ۔۔ زویا۔۔ دھیان۔۔ سے۔۔ آگے۔۔ وہ کھڑکی۔۔ ٹوٹی۔۔ ہوئی
۔۔ ہے۔۔

تانیہ۔۔ نے زویا۔۔ کا۔۔ ہاتھ پکڑا۔۔ جس۔۔ سے خون۔۔ بہہ رہا۔۔ تھا
لیکن۔۔ زویا۔۔ خاموش۔۔ تھی۔۔ اسے۔۔ اس۔۔ تکلیف۔۔ بلکل
۔۔ محسوس۔۔ نہیں۔۔ ہو رہی تھی۔۔ کیونکہ۔۔ جتنی۔۔ اس۔۔ کی۔۔ تکلیف۔۔ ہوتی
۔۔ تو۔۔ یہ۔۔ کیا۔۔ تھی

تم۔۔۔ تم۔۔۔ روکو۔۔ میں۔۔ ابھی۔۔ بینڈج۔۔ کا سامان۔۔ لاتی ہوں۔۔
تانیہ یہ کہتی۔۔ ہوئی۔۔ گئی
جیسے۔۔ تانیہ۔۔ گئی۔۔ سارم۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کو دیکھا۔۔ جب اس نے زویا۔۔ کے
ہاتھ۔۔ کو دیکھا۔۔



اس۔۔۔

کے۔۔۔ قدم۔۔۔ وہی۔۔۔ رک۔۔۔ گے

اس۔۔۔ سے۔۔۔ اگلا۔۔۔

قدم۔۔۔ رکھا۔۔۔ ہی نہیں۔۔۔ گیا۔۔۔

اس۔۔۔ نے آگے۔۔۔ آنا۔۔۔ چاہا۔۔۔ زویا۔۔۔ کا۔۔۔ ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔۔۔ لینا۔۔۔ چاہا۔۔۔

لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ پھر رک۔۔۔ گیا۔۔۔

پھر۔۔۔ سے۔۔۔

زویا۔۔۔ دو۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ اگے کرو۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ اگے کیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ ابھی تک۔۔۔ سارم کا سوچ رہی تھی۔۔۔

جیسے۔۔۔ جیسے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ مرہم۔۔۔ لگاتی۔۔۔

سارم۔۔۔ کے زبان۔۔۔ سے۔۔۔ بے اختیار۔۔۔ الفاظ۔۔۔ نکلتے۔۔۔

آہستہ۔۔۔



اسے۔۔۔ تکلیف ہو رہی۔۔۔ ہے۔۔۔

۔۔۔ چوٹ۔۔۔ لگی۔۔۔ ہے۔۔۔ اسے۔۔۔

محسوس۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیوں۔۔۔ ہو رہا۔۔۔ ہے

جب۔۔۔ تک۔۔۔ تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ اس۔۔۔ کے زخم۔۔۔ پر پٹی۔۔۔ نہ۔۔۔ کر دی

وہ۔۔۔ ایک۔۔۔ قدم۔۔۔ بھی۔۔۔ وہاں۔۔۔ سے نہ ہٹا۔۔۔ وہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ گیا۔۔۔

زویا۔۔۔ کی وجہ۔۔۔ سے۔۔۔

وہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ روکا۔۔۔ زویا۔۔۔ کی وجہ۔۔۔ سے۔۔۔

رہنے۔۔۔ دو۔۔۔ تانیہ۔۔۔ میں۔۔۔ دیکھ۔۔۔ لیتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کو کہا۔۔۔

جیسے زویا۔۔۔ نے کہا۔۔۔

اسے۔۔۔ اس قدر۔۔۔ زور۔۔۔ سے۔۔۔ چکر۔۔۔ آیا۔۔۔

کہ۔۔۔ وہ۔۔۔ خود۔۔۔ کو سنبھال۔۔۔ نہ۔۔۔ پائی۔۔۔

زویا۔۔۔ زویا۔۔۔ تم۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ تو۔۔۔ ہو۔۔۔ نہ۔۔۔ یار

تانیہ۔۔۔ کے آنکھوں۔۔۔ میں۔۔۔ آنسو۔۔۔ اگئے۔۔۔

لیکن۔۔۔ اس۔۔۔ کی آنکھوں۔۔۔ میں۔۔۔ نہی

ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہ شائد۔۔۔ گرمی۔۔۔ کی۔۔۔ وجہ۔۔۔ سے ب

اچھا تانیہ۔۔۔ میرا۔۔۔ سر۔۔۔ بہت درد۔۔۔ کر رہا۔۔۔ ہے۔۔۔ مجھے۔۔۔ گھر چھوڑ آؤ۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کو۔۔۔ کہا

ہاں۔۔۔ ہاں چلو

تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کو۔۔۔ پکڑا۔۔۔ اور۔۔۔ یونی سے باہر روانہ۔۔۔ ہوئی

سارم۔۔۔ وہی۔۔۔ تھا۔۔۔ وہی۔۔۔ کھڑا۔۔۔ تھا۔۔۔

لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ کیون۔۔۔ نہیں۔۔۔ گیا۔۔۔ زویا۔۔۔ کے پاس۔۔۔ کیا۔۔۔

واقعی۔۔۔ وہ۔۔۔ زویا۔۔۔ سے محبت۔۔۔ کرتا۔۔۔ تھا۔۔۔ بھی۔۔۔ نہیں۔۔۔

یا۔۔۔ صرف۔۔۔ یہ۔۔۔ ادھورا۔۔۔ سفر تھا

وہ یونیورسٹی سے واپس آنے کے بعد۔۔ مسلسل سو رہی تھی۔۔ سر میں شدید
درد ہونے کے باعث ثمرین نے اسے۔۔ کچھ دوائیاں دی۔۔ اور سونے کی
تلقین کی۔۔۔

سوتے ہوئے بھی۔۔ اس کی آنکھیں۔۔ نم تھیں۔۔
اس کی آنکھوں میں۔۔ آنسو ابھی۔۔ تک۔۔ روا۔۔ تھے
وہ۔۔ واقعی۔۔ آج۔۔ سارم کی باتوں سے بہت۔ ہرٹ ہوئی تھی
اسے نہیں۔ معلوم تھا۔ کہ سارم نے ایسا۔۔ کیوں کیا۔۔
کس وجہ سے کیا

آج تو۔۔ اس نے کوئی ایسی حرکت نہیں کی تھی جو ایسے۔۔ برا۔ لگے
صبح۔۔ کا سورج۔۔ اب۔۔ رات۔۔ میں۔۔ ڈھلنے۔۔ لگا۔۔
لیکن۔۔۔ زویا۔۔ ابھی تک۔۔ سوئی۔۔ ہوئی۔۔ تھی۔۔۔
کہ۔۔ کوئی۔۔ اس کے کمرے۔۔ میں۔۔ داخل۔۔۔



ہوا۔۔

اور

زویا۔۔ کو سوتا۔۔ ہوا دیکھ۔۔ کر

وہ۔۔ پھر۔۔ سے۔۔ چلا۔ گیا۔۔

بیٹا۔۔۔ میں۔۔ نے کہا۔۔ تھا نہ۔۔ سوئی۔ ہو گی

شرین۔ نے سارم۔ کی طرف۔ دیکھتے۔ ہوئے کہا

جو۔۔ ابھی

زویا۔ کے کمرے۔ سے۔ واپس۔ آیا

تھا۔۔

جی۔۔ سوئی ہوئی۔ ہے

ا۔۔ امی۔ اس کی طبعیت۔ زیادہ۔ خراب تو نہیں۔۔

سارم نے۔۔ پریشانی۔ والے انداز میں کہا

طبعیت۔۔ تو۔۔ اس کی ٹھیک نہیں تھی میں
نے بہت دفعہ کہا۔۔

کہ ڈاکٹر۔۔ کے پاس لے جاؤں پر مانی نہیں۔۔ یہی۔۔ کہتی رہی
نہیں۔۔ خالہ گرمی کی وجہ سے آگیا چکر۔۔ آپ گھر میں کوئی۔۔ میڈسن ہے وہی

دے دیں

او۔۔۔

ہاں۔۔ سارم۔۔ تم کہا تھے تب۔۔ اس کو اتنی بری۔۔ چوٹ لگی ہاتھ میں۔

ثمرین۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ کی۔۔ طرف دیکھتے ہوئے سوال کیا۔۔۔

وہ۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ بڑی تھا

سارم نے سوال تبدیل۔۔ کیا

دیکھو۔۔ بیٹا۔۔ زویا سے صحیح طریقے سے بولا کرو

اس۔۔ سے اتنے۔۔ غصے میں بات مت کیا کرو

کزن ہے وہ تمھاری۔۔

اور۔۔ ویسے بھی۔۔ تمھیں۔۔ اس کے پاس ہونا۔۔ چاہیے تھا یونی۔۔ میں۔۔ اگر
بزی۔۔ تھے تو پتا تو چلا ہو گا نہ۔۔ کے اس کی طبیعت صبح نہیں
ثمرین۔۔ نے۔۔

سارم۔۔ کو سمجھاتے ہوئے کہا

جی امی۔۔ آپ۔۔ جیسا کہے

ہمیشہ۔۔ کی طرح۔۔ اس نے اپنی امی۔۔ کے حکم کی تعمیل۔۔ کی۔۔

زویا۔۔ کی اچانک۔۔ آنکھ کھولی۔۔ تو اس نے ایک۔۔ نظر گھڑی کی طرف
دیکھا۔۔

وہ جلدی سے اٹھی اور

نیچے۔۔ آئی۔۔

ابھی

وہ سڑھیوں۔۔۔ پر تھی کہ اسے۔۔۔ سارم کی آواز محسوس۔۔۔ ہوئی۔۔۔ اسے۔۔۔ ایسا لگا۔۔۔ کہ۔۔۔ سارم۔۔۔ آیا۔۔۔ ہے

اس۔۔۔ نے اگلا۔۔۔ قدم رکھا کہ۔۔۔ اسے سارم۔۔۔ کا ہلکا۔۔۔ سا چہرہ نظر آیا۔۔۔

جو۔۔۔ کسی۔۔۔ کو ڈھونڈ رہا تھا جو کیسی کے آٹھنے کا انتظار کر رہا۔۔۔ تھا

سارم؟

یہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ کیسے؟

آج۔۔۔ تو۔۔۔ ہفتہ۔۔۔ بھی نہیں

کس لیے آیا۔۔۔ ہے؟

خیر

جس لیے بھی

وہ کونسا۔۔۔ میرے لیے۔۔۔ آیا۔۔۔ ہے۔۔۔



زویا۔۔ وہی۔ کھڑی۔۔ سوچ رہی۔ تھی
کہ

ثمرین نے ایسے۔۔ دیکھا۔۔ اور بے اختیار کہا۔۔
زویا۔۔ بیٹا۔۔ تم۔۔

جیسے ہی ثمرین۔۔ نے کہا

سارم۔۔ نے۔۔ جلدی۔۔ سے زویا۔۔ کی طرف دیکھا۔۔

ایسا

لگ رہا تھا۔۔ کہ۔۔ وہ شدت سے اس کے اٹھنے کا انتظار کر رہا ہو۔۔
بیٹا۔۔۔

تم کیوں۔۔ نیچے آئی۔۔ آرام۔۔ کرنا تھا نہ

ثمرین۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کی۔ طرف دیکھا

نہیں

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

نہیں خالہ اب میں۔ ٹھیک۔۔ ہوں۔۔

ویسے۔۔ بھی اب دل نہیں۔۔ کر رہا تھا اور سونے کو
اچھا۔۔ لائے میں۔۔ کر دیتی۔۔ ہوں۔۔ زویا۔۔ نے کچن میں داخل۔۔ ہوتے
ثمرین کو کہا

جو کھانا۔۔ بنا رہی تھی

نہیں نہیں۔۔ بیٹا۔۔ اس کی کوئی ضرورت نہیں میں کر رہی۔۔ ہوں۔۔ نہ۔۔

ویسے بھی۔۔ تمہیں۔۔ چوٹ لگی ہے۔۔ ایسے۔۔ تکلیف ہو گی

وہ۔۔ مسلسل۔۔ زویا۔۔ کی جانب۔۔ دیکھ۔۔ رہا۔۔ تھا

لیکن۔۔ آج زویا۔۔ کی آنکھیں۔۔ سارم۔۔ کو نہیں۔۔ دیکھ۔۔ رہی۔۔ تھیں۔۔

خالہ۔۔ کیسی۔۔ تکلیف۔۔

یہ۔۔ تکلیف۔۔ تو۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔ ویسے

بھی۔ آپ۔ کی بھانجی میں۔ اتنی۔ ہمت ہے۔ کہ۔ وہ۔ ہر۔ ایک۔ کی
دی۔ ہوئی تکلیفوں کو برداشت کر لیتی

ہے۔ زویا۔ نے بن۔ دیکھے ہی۔ سارم کو۔ طنز کیا۔۔۔

وہ۔ تو۔ مجھے پتا ہے میری۔ بیٹی۔ اتنی۔ بہادر جو ہے

اچھا۔ اب۔۔

تم کمرے میں جاو۔ آرام کرو۔ میں۔ وہاں۔ ہی تمہارا کھانا۔ بھیج۔ دوں گی

۔ اچھا اب نا۔ مت کرنا۔۔۔

زویا۔۔ کچھ کہتی۔ کہ۔ اس کی خالہ۔ نے۔ اس کی خالہ۔ نے اسے۔ کمرے

میں بھیج۔ دیا

ویسے بھی

وہ اج۔ سارم سے۔ کچھ نہیں کہنا۔ چاہتی تھی

لیکن۔۔ سارم اس سے بہت۔ کچھ کہنا۔ چاہتا۔ تھا



زویا۔۔ کے کمرے۔۔ کی۔۔ دستک۔۔ ہوئی۔
جی۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ جواب دیا۔۔

سارم۔۔ جیسے۔۔ ہی۔۔ کھانے۔۔ کی ٹرے لے کر اندر داخل ہوا

زویا۔۔ حیران۔۔ رہ۔۔ گئی

کس قسم۔۔ کا انسان۔۔ ہے۔۔ یہ۔۔ مطلب۔۔ خود ہی درد دیتا۔۔ ہے

اور۔۔ مرحم۔۔ بھی خود لگاتا۔۔ ہے۔۔

کیا۔۔ واقعی۔۔ میں۔۔ اس سے محبت کرتی ہوں۔۔

زویا نے سوچا۔۔

کھانا۔۔ کھا۔۔ لو۔۔

سارم نے کھانا۔۔ میز پر رکھتے ہوئے کہا۔۔



مسٹر سارم آپ نے کیوں زحمت کی
زویا نے

سارم کی جانب سے سوال کیا

کیا مطلب؟ سارم نے سوالیہ انداز میں زویا کی طرف دیکھا۔
مطلب یہ ہے آپ کی اعناء میں خم نہیں آیا۔ کہ
میں زویا کو کھانہ دینے آیا ہوں۔ اس لڑکی کو جیسے میں دیکھنا
پسند نہیں کرتا۔

اسے

زویا نے وضاحت کی

ایسا کچھ نہیں ہے۔ لیکن اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں تو میں
کچھ نہیں کہہ سکتا
سارم نے

زویا۔۔ کو کہا

بس

مسٹر سارم۔۔ آپ۔ کو یہی تو کرنا آتا۔ ہے۔۔ جس جگہ آپ۔۔ کو۔۔ جواب دینے

پڑ جائیں۔۔ وہاں۔۔ سے

آپ۔۔ بھاگ۔۔ نکلتے۔۔ ہیں۔۔

زویا۔۔ نے سارم۔ کی طرف دیکھا۔۔

مجھے۔۔ پتا۔۔ ہے تم ناراض ہو۔۔ لیکن ؟

سارم۔۔ نے جیسے کہا۔۔ زویا۔۔ نے بات کاٹی

لیکن۔۔ کیا۔۔ مسٹر سارم۔۔ حسن۔۔

آپ۔۔ کو کیا۔۔ لگتا۔۔ ہے۔۔

کوئی۔۔ کھلونا۔ ہوں میں۔ کہ جب جی آیا۔۔ کچھ بھی بول۔۔ دیا۔۔ کہ کچھ بھی کہہ

دو یہ۔ کیا۔۔ کچھ کہے گی۔۔ انسان۔۔ ہوں میں

مسٹر سارم۔۔ میرے۔۔ اندر بھی جذبات ہیں۔۔

مجھے بھی تکلیف ہوتی ہے آپ کو کیا۔۔ لگتا ہے آپ کے سینے میں۔۔ دل نہیں
۔۔ تو آگے والے کے سینے۔۔ میں۔۔ دل نہیں۔۔

نہیں۔۔ سارم حسن ایسا نہیں ہے۔۔ ہر کوئی۔۔ آپ۔۔ جیسا۔۔ بے حس نہیں
ہوتا۔۔

اگر آپ۔۔ کو تکلیف نہیں۔۔ ہوتی۔۔ تو اسکا۔۔ مطلب نہیں۔۔ کہ آگے والے
کو بھی نہیں۔۔ ہوتی

زویا۔۔ کی۔۔ آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ روا۔۔ تھے۔۔

آپ۔۔ نے پوری۔۔ کلاس۔۔ میں۔۔ مجھے زلیل۔۔ کر کے رکھ دیا۔۔ ہے ساری
کلاس۔۔ یہی۔۔ سمجھتی۔۔ ہے کہ۔۔ سر سارم۔۔ کی کوئی۔۔ خاصی
دشمنی۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ سے۔۔



میں نے کیا کیا ہے۔۔ سارم۔۔ آپ مجھے بتا دیں۔۔ کیوں۔۔ آپ۔۔ مجھ
۔۔ سے ایسا۔۔ رویہ۔۔ رکھتے ہیں۔۔
درد۔۔ ہوتا۔۔ ہے۔

بہت۔۔ درد۔۔ ہوتا ہے۔۔ جب کوئی۔۔ اپنا۔۔

جیسے آپ اپنی۔۔ جان۔۔ سے زیادہ۔۔ چاہتے ہوں۔۔ وہ آپ۔۔ کو درد۔۔ دے۔۔
زویا۔۔ کی۔۔ آواز۔۔ کڑکھڑا۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ روتے۔۔ ہوئے۔۔ اس۔۔ کی
آواز۔۔ اٹک۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

زویا۔۔ پلیز۔۔ رو۔۔ مت۔۔ پلیز۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کی جانب۔۔ دیکھا

رہنے دیں۔۔ مسٹر۔۔ سارم۔۔ آپ سے کچھ نہیں۔۔ کہا۔۔ جاے۔۔ گا۔۔

میں۔۔ سہہ لوں۔۔ گی آپ۔۔ کی ہر انسکٹ کو۔۔ آپ۔۔ کو۔۔ آپ۔۔ کی اعناء بہت
بہت مبارک ہو۔۔۔۔۔



جیسے

زویا۔۔ باہر۔۔ کی۔۔ جانب۔۔ جانے لگی

سارم

نے۔ اس کا ہاتھ پکڑ

لیا۔۔۔

وہ۔۔ چونک۔۔ گئی۔۔ اس نے ایک۔۔ دفعہ۔۔ سارم۔۔ کی جانب دیکھا۔۔

میری۔۔ بات۔۔ ابھی۔۔

مکمل۔۔ نہیں۔۔ ہوئی۔۔۔

زویا۔۔۔

میری۔۔ اعناء۔۔ میرا غصہ۔۔ یہ۔۔ کیوں۔۔ ہے اور کس وجہ سے ہے

یہ میں۔۔ تمہیں۔۔ خود نہیں۔۔ بتا سکتا۔۔

بس۔۔



اتنا۔۔ کہوں۔۔ گا۔۔

میں۔۔ نہیں۔۔ چاہتا۔۔ کہ۔۔

تم۔۔ کچھ بھی سوچوں۔۔ کیونکہ۔۔

میں۔۔ تمہارے قابل۔۔ نہیں۔۔ زویا۔۔

جیسے۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔

زویا۔۔ کی سانسیں۔۔

تھم۔۔ گئی۔۔

اسے۔۔ جس۔۔ چیز۔۔ کا انتظار۔۔ تھا۔۔

وہ۔۔ سارم۔۔ نے کہہ تو دی۔۔ لیکن۔۔ صاف واضح۔۔ انداز میں نہیں۔۔

میں۔۔ نہیں۔۔ چاہتا۔۔ تم۔۔ کیسی۔۔ ایسے۔۔ شخص کے ساتھ۔۔ پیار

کرو۔۔

جو تمہیں۔۔ درد دے۔۔ اور۔۔ میں۔۔ نہیں۔۔ چاہتا۔۔ کے بعد میں۔۔ تمہیں۔۔

پچھتاوا۔۔ ہو۔ اور

ویسے۔۔ بھی۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔ کبھی خوش نہیں رکھ سکتا۔۔

جو شخص خود نہ۔۔ کبھی مسکرایا۔۔ ہوں۔۔ تو وہ کیا۔۔ کیسی کو خوش رکھے گا

۔۔۔۔۔ اس لیے زویا۔۔ جو تم سوچ رہی۔۔ ہو اسے۔۔ ختم۔۔ کر دو

سارم۔۔۔۔۔

نے۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

سارم۔۔۔

تم نے۔۔ ایسا۔۔

کیوں۔۔ سوچا۔۔

اور۔۔ تم نے یہ۔۔ سوچ بھی۔۔ کیسے لیا۔۔ کہ تم

میرے۔۔ قابل۔۔ نہیں۔۔۔۔۔

پلیز۔۔ زویا۔ اسے۔۔ کچھ۔۔ ایسا۔۔ ویسا۔۔ مت سمجھنا۔۔ میں۔۔ نے تمہیں
۔۔ صرف حقیقت بتائی۔۔ ہے۔۔۔۔

اور آگے۔۔ تم۔ کیا۔ سوچتی۔ ہو۔۔ یہ۔۔ اس۔۔ کا مجھے پتا نہیں۔۔
آج۔۔ وہ۔۔ پھر ایک۔ بار۔۔ سارا۔ موضوع۔ تبدیل۔۔ کر گیا
وہ۔۔ کیوں۔۔ اعتراف۔ نہیں۔ کرتا۔۔۔۔

وہ۔ کیوں نہیں۔۔ کہہ دیتا۔ اپنی۔۔ دل کی بات
وہ۔۔ کیوں۔۔۔۔

اپنے آپ کو پیار کرنے کے قابل نہیں۔۔ سمجھتا۔۔
شائد ان۔۔۔ سب سوالوں۔۔۔

کہ۔۔ جواب۔۔ اسی۔ بات۔۔ میں۔۔ چھپے ہیں۔۔۔۔
۔۔ وہ۔۔۔۔

ابھی۔۔ باہر جانے۔۔ ہی۔۔ لگا۔ تھا۔۔



کہ۔۔۔ پھر۔۔۔ سے۔۔۔ وہ

واپس۔۔۔ پلٹا۔۔۔

اور۔۔۔ ہاں۔۔۔

اپنی۔۔۔ پیٹی۔۔۔ تبدیل۔۔۔ کر لوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو زخم۔۔۔ اور۔۔۔ خراب ہو جائے گا

۔۔۔۔۔

وہ وہی۔۔۔ ساکت کھڑی تھی۔۔۔

کر لیتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ جواب۔۔۔ دیا۔۔۔

کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔ کر۔۔۔ لیتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

ابھی۔۔۔ کرو۔۔۔

ٹھرو۔۔۔ تم۔۔۔ نے۔۔۔ کہاں۔۔۔ کرنی۔۔۔ ہے۔۔۔

سارم



جلدی سے۔۔ فرسٹ ایڈ۔۔ بکس۔۔ لایا۔۔
بیٹھو۔۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کو۔۔ بیڈ پر بیٹھنے کا کہا۔۔۔۔
اور۔۔ زویا۔۔ کا۔۔ ہاتھ۔۔ پکڑا۔۔۔۔

درد۔۔ تو نہیں۔۔ ہو رہی

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کو کہا

نہیں۔۔ زویا۔۔ نے سر ہلایا۔۔۔

وہ۔۔ خاموش۔۔ تھی۔۔ بالکل۔۔ خاموش۔۔ اسے۔۔ سمجھ نہیں۔۔ آرہی۔۔ تھی

کیا۔۔ یہ۔۔ وہی۔۔ شخص۔۔ ہے۔۔ جو کچھ۔۔ دیر پہلے۔۔ مجھ۔۔ سے۔۔ محبت نہ کرنے کا

کہہ رہا۔۔ تھا۔۔ اور اب۔۔ اسے۔۔ میرے۔۔ زخم۔۔ کی۔۔ بھی تکلیف ہوئی۔۔

سارم۔۔ تم۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ اعتراف کر لیتے

میں نے۔۔۔۔ چھوڑے۔۔ ہیں۔۔ باقی۔ سارے۔۔ راستے۔۔ بس آیا۔۔ ہوں۔۔
تیرے۔ واسطے۔۔ میں۔۔ نہ جاؤں۔۔ گا تجھے۔۔ کبھی۔۔ چھوڑ کے۔۔۔۔ یہ۔۔ جان
لے۔

زویا۔۔۔ خدا۔۔ کے لیے۔ اسے نہ بلاؤ۔ اس۔۔ 6 فٹ لمبے گھوڑے کو۔۔ وہی رہنے
دو۔۔۔

تانیہ۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا

خدا کا خوف کرو۔۔ تانیہ۔۔ وہ ہمارا کلاس۔ فیلو ہے اور۔ ویسے بھی اتنا۔ اچھا تو ہے
وہ تم۔ کیوں اس سے اتنا چڑتی۔ ہو۔۔

زویا۔ نے تانیہ۔۔ سے۔۔ طنز۔۔ سوال کیے۔۔ ایسا۔۔ لگ رہا تھا کہ وہ تانیہ کو تنگ
کر رہی تھی

ارے۔۔ واہ۔۔ جیسا۔۔ کہ تم۔۔ بھول گئی۔۔ ہو۔۔ تمہیں۔۔ پتا۔۔ بھی۔۔ ہے مجھے
اس سے اتنی نفرت کیوں ہے۔۔۔۔

کر لو۔ کر لو۔۔۔ آج۔۔ تمھاری۔۔ باری۔۔ ہے۔۔ اگے۔۔ دیکھنا۔۔ تم۔۔۔۔۔

تانیہ۔۔۔۔۔ نے۔۔ دھمکی والے انداز میں کہا۔۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ وہ۔۔ تو دیکھا۔۔ جاے گا میڈم۔۔ اب۔۔ تو دانیال۔ آے گا۔۔ اور

ضرور آے گا۔۔۔۔۔

دانیال۔۔۔۔۔ دانیال۔۔

زویا۔۔ نے بلند آواز میں۔۔ دانیال کو۔۔ آواز۔۔ دی جو اپنے کسی دوست سے

بات کرنے میں۔۔ مگن تھا۔۔ اس نے زویا۔۔ کی آواز۔۔ سنی۔۔ تو وہ مسکرا۔۔ کر

ان۔۔ کی طرف بڑھا۔۔۔۔۔

ہاے۔۔ تانیہ۔۔ آرہا۔۔ ہے وہ یہاں۔۔۔۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ تانیہ۔۔ کو چھڑتے ہوئے کہا۔۔۔

تمھیں۔۔ تو۔۔۔۔۔ ابھی۔۔ تانیہ۔۔ کچھ۔۔ کہتی۔۔ کہ دانیال وہی۔۔ آگیا۔۔

ہاے۔۔ گریلز۔۔ کیا۔۔ چل رہا۔۔ ہے۔۔ دانیال۔۔ نے۔۔ تانیہ اور زویا۔۔ کی طرف
۔۔ مسکراتے ہوئے دیکھا۔۔

کچھ نہیں۔۔ ابھی کلاس۔۔ میں تھوڑا وقت۔۔ تھا۔۔ تانیہ۔۔ نے سوچا۔ کہ دانیال
۔۔ سے کچھ باتیں۔ ہی کر لی۔۔ جائیں۔۔

زویا۔۔ نے تانیہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔
او۔۔ ریلی؟۔

مین۔۔ I CAN'T BELIEVE تانیہ نے کہا ہے

دانیال۔۔ نے چونکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔ دانیال۔۔ کیوں۔۔ تمہیں۔۔ یقین۔۔ نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تانیہ۔۔ سے ہی
۔۔ پوچھ لو

کیوں۔ تانیہ۔۔ صبح کہا۔۔ نہ۔۔ میں۔ نے

تانیہ۔۔۔ نے اس قدر۔۔۔ غصے سے زویا۔ کو گھورا کے اس کا بس۔۔۔ نہیں۔۔۔ چل رہا تھا۔۔۔ نہیں۔۔۔ تو وہ واقعی۔۔۔ زویا۔ کا قتل کر دیتی ہاں۔۔۔ دانیال۔۔۔۔۔ کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ تم ہمارے۔۔۔ سکول۔۔۔ فرینڈ ہو۔۔۔ ویسے۔۔۔ بھی میری۔۔۔ اور تمہاری دشمنی۔۔۔ کافی مشہور۔ تھی سکول میں۔۔۔ اچھا ہم۔۔۔ ابھی آتے۔۔۔ ہیں۔۔۔

اس نے زویا۔۔۔ کی کلائی۔۔۔ پکڑی۔۔۔ اور وہاں۔۔۔ سے۔۔۔ روانہ ہو گئی۔۔۔ آج۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے بتا۔۔۔ ہی۔۔۔ دو۔۔۔ تم میری۔۔۔ دوست۔۔۔ ہو یا نہیں۔۔۔ تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کو ایک۔۔۔ طرف۔۔۔ دیکھیدا۔۔۔ کیا مطلب؟

زویا۔۔۔ نے تانیہ۔۔۔ کی طرف دیکھا۔۔۔

مطلب۔۔ تم اچھی۔ طرح۔۔ سمجھ گئی ہو زویا۔ مجیب۔ تم۔۔۔ تم۔۔ بار بار کیوں
۔۔ اس گھوڑے کو یہ۔ یقین۔۔ دلاتی۔۔ ہو۔۔ کہ میں۔۔ اس سے ملنے کے لیے
۔۔ اور باتیں۔۔ کرنے کے لیے بے تاب ہوں۔۔
تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ جلدی جلدی کہا۔۔۔

تانیہ۔۔ اسے گھوڑا تو مت بلاو۔۔
زویا۔۔ نے۔۔ دھیمی آواز میں کہا
تو کیا۔۔ جنگلی۔۔ گھوڑا۔۔ بلاؤ۔۔
تانیہ۔۔ نے مزید بحث کی۔۔

تانیہ۔۔ اتنا۔۔ ہینڈ سم۔۔ اور۔۔ اچھا۔ تو ہے وہ۔۔ اور تم ہی بتاؤ دانیال میں۔۔ کیا
۔۔ کمی ہے اور سب سے بڑھ کر وہ آج بھی تمہیں پسند کرتا ہے
زویا۔۔ نے۔۔ بھی۔۔ بحث۔۔ کا۔۔ اصل موضوع بتایا

واہ

کیا۔۔۔ کہنے ہیں۔۔۔ زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔ کے۔۔۔ یہ۔۔۔ ہوتی۔۔۔ ہے دوستی۔۔۔ اپنے۔۔۔ لیے ہیرا
۔۔۔ اور میرے۔۔۔ لیے۔۔۔

یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ۔۔۔ 6 فٹ لمبا۔۔۔ گھوڑا

ایک۔۔۔ کام۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ کرتے۔۔۔ زویا۔۔۔

تم۔۔۔ اپنا۔۔۔ سارم۔۔۔ مجھے دے دو۔۔۔

اور یہ۔۔۔ گھوڑا۔۔۔ تم۔۔۔ لے لو۔۔۔۔۔

یاں۔۔۔

پھر مجھے۔۔۔ کوئی۔۔۔ سلمان خان۔۔۔ جیسا۔۔۔ ہنڈ سم۔۔۔ بندہ۔۔۔ بتا دو۔۔۔۔

کیا۔۔۔ کہتی۔۔۔ ہو

جیسے ہی تانیہ۔۔۔ نے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ بے اختیار۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کے پیچھے۔۔۔ بھاگی۔۔۔



تم۔۔

تم۔۔ روکو۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔ بتاتی

ہوں۔۔ دیکھ۔۔ لینا۔۔ تانیہ۔۔ ہسٹری میں۔۔ لکھا جائے۔۔ گا ایک۔۔ دوست
نے اپنی۔۔ ہی۔۔ سگی۔۔ دوست۔۔ کا۔۔ قتل۔۔ کر دیا

زویا۔۔

تانیہ۔۔ کے پیچھے بھاگ رہی۔۔ تھی۔۔ کہ

وہ

پھر۔۔ سے

ایک۔۔ بار۔۔ پھر

سے۔۔

سارم حسن۔۔ سے ٹکرا۔۔

گئی۔۔۔



جیسے۔۔ ہی۔۔ وہ سارم حسن۔۔ سے ٹکرائی۔۔
اس۔۔ نے اپنی۔۔ آنکھیں۔۔ بند کرتے ہی۔
کہا۔۔

ایم۔۔ سوری۔۔ سر۔۔ ایم۔۔ سوری۔۔ سر۔۔ پلیز۔۔ مجھے پتا نہیں۔۔ چلا۔۔
زویا۔۔ کی کالی۔۔ لمبی زلفیں اس کے چہرے کے اگے تھی۔۔
وہ۔۔ بہت۔۔ پیاری۔۔ لگ رہی۔۔ تھی۔۔ پیاری۔۔ تو وہ مجھے ہمیشہ لگتی تھی لیکن
آج۔۔ وہ۔۔ کچھ زیادہ پیاری لگ رہی تھی اس کے چہرے کے آگے آئی ہوئی
کالی زلفیں۔۔ اس کے چہرے کو اور حسین بنا رہی تھی۔۔
ڈر میں بھی اس کا چہرہ۔۔ چمک۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔
سارم۔۔ مسلسل۔۔ اس۔۔ کی طرف دیکھ رہا۔۔ تھا۔
اس۔۔ کا بس۔۔ چلتا۔۔ وہ اسے یوہی۔۔ دیکھتا۔۔ رہتا۔۔

اُس اوکے۔۔ دھیان۔۔ رکھے۔۔ اپنا۔۔ پتا بھی ہے آپ۔۔ کو چوٹ لگی۔۔ ہے
۔۔۔ تو۔۔ پلیز۔۔ آگے احتیاط سے۔۔۔

سارم۔۔ نے اپنی۔۔۔ نشیلی۔۔ آنکھوں سے زویا۔۔ کی آنکھوں۔۔ کی طرف دیکھا
۔۔۔۔

کیا۔۔۔ واقعی۔۔ یہ۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔

کیا۔۔ واقعی۔۔ سارم۔۔ نے۔۔ مجھے۔۔ آگے سے کچھ نہیں۔۔ کہا۔۔

اس نے میرے۔۔ لیے۔۔ سوال کیا۔

آج۔۔ پہلی۔۔ دفعہ۔۔ زویا۔۔ کو لگ رہا تھا۔۔۔

کہ۔۔ جو۔۔ بھی

ہو۔۔ سارم اس سے۔۔ محبت کرتا۔۔ ہے۔۔ اور اقرار ضرور کرے۔۔۔ گا



جی آپ۔۔ زویا۔۔ ہیں۔۔ زویا۔۔ لایبری۔۔ کے۔۔ جانب بڑھنے۔۔ لگی تھی۔۔ کہ

کسی لڑکے نے اسے روکا

جی میں۔۔ زویا۔۔ مجیب ہوں۔۔

زویا۔۔ نے پلٹ۔۔ کر کہا۔۔

یہ۔۔ آپ کے نام۔۔ کا لیٹر آیا۔۔ ہے

اس لڑکے۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ جانب۔۔ وہ لیٹر بڑھایا۔۔

زویا۔۔ حیران۔۔ تھی۔۔ کون۔۔ تھا۔۔ یہ۔۔ اور۔۔ اگر سارم ہے تو وہ کیوں۔۔ ایسا

۔۔ کر رہا۔۔ ہے

اب تک۔۔ اسے اس کے نام کے کیے لیٹر آچکے تھے۔۔

اور کیے ایسے بھی تھے جو زویا نے غصے سے پڑھے نہیں۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ لیٹر۔۔ کھولا۔۔

ہم۔۔۔ معافی۔۔۔ کے طلب گار۔۔۔ ہیں۔۔۔ کہ۔۔۔ ہم۔۔۔ آپ۔۔۔ کی تکلیف میں۔۔۔ حصہ
دار نہیں۔۔۔ تھے۔۔۔

لیکن۔۔۔ آپ۔۔۔ کی تکلیف میری۔۔۔ تکلیف ہے زویا۔۔۔
جیسے۔۔۔ ہی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے پڑھا۔۔۔ اس نے غصے سے لیٹر۔۔۔ پھاڑ کر پھینک۔۔۔ دیا۔۔۔

یہ۔۔۔ سارم۔۔۔ بھی نہ

وہ۔۔۔ لائبریری۔۔۔ کی جانب بڑھ گئی

زویا۔۔۔

بکس کیبزنز۔۔۔ میں۔۔۔ بک۔۔۔ ڈھونڈ۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ لیکن۔۔۔ بک۔۔۔ اوپر۔۔۔ ہونے
کے باعث۔۔۔ اس۔۔۔ کے ہاتھ کی وہاں۔۔۔ تک رسائی۔۔۔ نہ۔۔۔ ممکن۔۔۔ تھی۔۔۔
روکے۔۔۔

آپ۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔۔ کی مدد۔۔۔ کر دیتا۔۔۔ ہوں۔۔۔

زویا۔۔۔ کے کلاس۔۔۔ فیلو۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ سے کہا



جی۔۔ تھینک۔۔ یوں۔۔۔۔

اس نے۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ بک۔ اتار کر دی

جی۔۔ یہ۔۔ لیجیے۔۔

اس لڑکے نے مسکراتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا

تھینکس۔۔ آگین۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ پھر کہا

نہیں۔۔ اس کی کوئی۔ ضرورت نہیں۔ زویا۔۔ اپ میری۔۔ کلاس۔۔ فیلو۔۔ ہیں۔۔

وہ

مسلسل۔۔ وہاں کھڑا۔۔ زویا۔۔ کو دیکھ رہا۔۔ تھا۔۔ زویا۔۔ اس لڑکے سے کتاب

کے متعلق۔۔ گفتگو۔۔ کر رہی۔۔ تھی

وہ ہمیشہ۔۔ زویا۔۔ کہ ساتھ۔۔ سائے۔۔ کی طرح ہوتا تھا۔۔

لیکن۔۔ زویا۔۔ کو اس بات کا علم تک نہیں تھا



سارم۔۔۔ سے۔۔۔ رہا۔۔۔ نہ۔۔۔ گیا

اس۔۔۔ کے جذبات۔۔۔ قابو۔۔۔ نہ۔۔۔ پاسکے۔۔۔

اس۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو آواز۔۔۔ دی

زویا۔۔۔ ادھر آئے آپ۔۔۔

جیسے۔۔۔ سارم نے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ جلدی سے سارم کے قریب گئی

جی سر

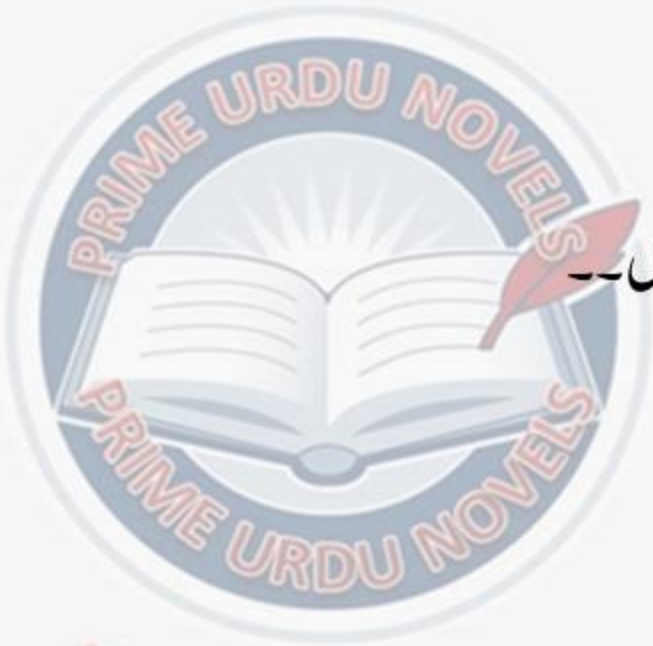
زویا۔۔۔ نے ادب سے۔۔۔ کہا

او۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میں۔۔۔ کہہ رہا تھا۔۔۔ کہ

سارم۔۔۔ رکا

کہ۔۔۔

زویا۔۔۔ نے بات آگے بڑھائی



کہ۔۔

آج۔۔ رات۔۔ اگر فارغ ہو۔۔ تو۔۔ باہر۔۔ چلتے۔۔ ہیں۔۔

سارم۔۔ نے آخر کہہ ہی۔۔ دیا

مسٹر سارم۔۔

آپ۔۔ ہوش میں تو ہیں۔۔ یہ۔۔ کیا کہہ رہے ہیں۔۔ آپ

ٹھہرے آپ۔۔ میں۔۔ پانی لاتی ہوں

زویا۔۔ نے قریب جا کر سارم کو مدھم آواز میں کہا۔۔

میں۔۔ اپنے ہوش میں۔۔ ہوں۔۔

زویا۔۔ ویسے۔۔ بھی اس میں حرج کیا۔۔ ہے میں تمہیں لے جاسکتا ہوں۔

سارم۔۔ نے کہا

کس۔۔ حق سے؟

زویا۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ کی طرف دیکھتے کہا



وہ۔۔ چپ۔۔ ہو گیا۔۔

تم۔۔ تیار رہنا۔ میں لینے آؤں گا

سارم یہ کہتے ہوئے چلا۔۔ گیا

کیسا۔۔ انسان۔۔ ہے یہ۔ اللہ۔۔ کیوں۔۔ محبت کرنے سے ڈرتا۔۔ ہے

--

ویسے آپ۔۔ کی یہ۔ مہربانی کس لیے۔۔

زویا۔۔ نے کار میں

بیٹھتے ہوئے۔۔ کہا۔۔

کیوں۔۔ آپ۔ کو کیا۔۔ لگتا۔۔ ہے میں۔۔ کسی چیز کے احسان کے بدلے۔۔ لایا

۔۔ ہوں

سارم نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔۔

ہو سکتا۔۔ ہے ؟

زویا۔ نے آگے سے سوال کیا

میں نے سوچا آپ۔ میری۔۔ وجہ۔۔ سے اتنا۔ ہرٹ ہوئی۔ ہیں۔۔ اسلیے۔۔ آپ۔ کو
باہر بھی لے جاتا ہوں۔ اور ساتھ اس بات کی معافی بھی ہو جائے گی

سارم نے ہلکا سا مسکرا کر کہا

واہ۔۔ مسٹر سارم۔۔۔ کوئی۔ منانا۔ اپ سے سیکھے۔۔۔ اس کا مطلب یہ۔۔ مہربانی

۔۔ اس لیے کی جارہی۔۔ ہے

زویا۔۔ بھی ہلکی۔۔ سی مسکرائی

شاید۔۔

سارم۔ نے زویا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

پھر تو جب جب آپ مجھے ہرٹ کریں گے تب تب۔ آپ مجھے باہر لے کر

جائیں گے



زویا۔۔ نے سارم کو الجھایا

تم نے سوچ بھی کیسے لیا میں تمہیں اور ہرٹ کروں گا۔۔ تمہیں پتا بھی ہے میں
تمہیں۔۔ اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا

سارم نے جلدی جلدی۔ ہڑبڑی۔۔ انداز میں کہا

اسے معلوم نہیں ہوا کہ جانے انجانے میں وہ کیا کہہ گیا۔۔۔۔

زویا۔۔ بلکل۔۔ خاموشی سے سارم کا۔۔ چہرہ۔۔ دیکھنے۔۔ لگی

کہا۔۔ تھا۔۔ نی۔۔ عشق۔۔۔۔ کی۔۔ لگی۔۔ ہے

آگ۔۔۔۔

دونوں طرف لگی۔۔ ہے

اگر۔ ایک۔۔ دل دے چکا۔۔ ہے

تو دوسرے

کو بھی دینا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

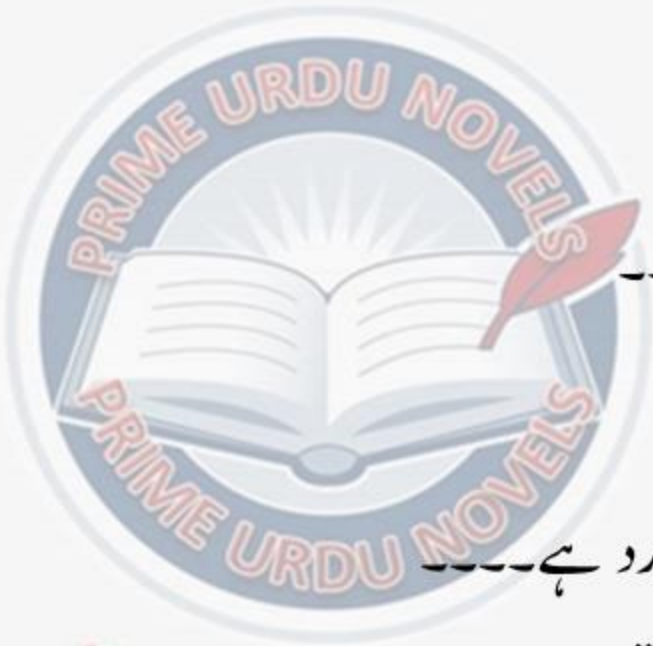
Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



پڑے گا۔۔

تیری۔۔ مسکراہٹیں۔۔ ہے۔۔ طاقت۔۔ میری۔۔

انہی۔۔ سے مجھ کو امید۔۔ ملی۔۔۔۔۔

جو۔۔۔ تو۔۔ میرا۔۔ ہمدرد۔۔ ہے۔۔ سہانا۔۔ ہر درد ہے۔۔۔

میں۔۔ تمہیں۔۔ کبھی۔۔ ہرٹ نہیں۔۔ کروں گا تمہیں۔۔ پتا ہے نہ۔۔ میں

۔۔ تمہیں۔۔ تکلیف میں۔۔ نہیں۔۔ دیکھ۔۔ سکتا۔۔

کیا۔۔ واقعی۔۔ سارم۔۔ کو۔۔ میرے ہرٹ ہونے۔۔ سے تکلیف ہوتی۔۔ ہے

۔۔ کیسا۔۔ یہ۔۔ بدن۔۔ ہے۔۔ اے میرے خدایا۔۔ کیا۔۔ واقعی۔۔ وہ۔۔ مجھے

۔۔ چاہتا۔۔ ہے۔۔ لیکن۔۔ وہ۔۔ کچھ۔۔ کہتا۔۔ کیوں۔۔ نہیں

زویا۔۔ بیڈ۔۔ پر لیٹی۔۔ سارم۔۔ کی۔

کی۔۔ ہوئی۔۔ بات۔۔ کو یاد۔۔ کر رہی۔۔ تھی۔۔۔۔

یہ۔۔ کیا۔۔ ہو گیا۔۔ ہے مجھے۔۔۔۔

سارم۔۔ تم۔۔ کیوں۔۔ زویا۔۔ کے سامنے۔۔ اپنے۔۔ آپ کو کمزور محسوس۔۔ کرتے
ہو۔۔ کیوں۔۔ تمہیں۔۔ تکلیف ہوتی۔۔ ہے۔۔ جب اسے کچھ ہوتا۔۔ ہے۔۔ کیوں
۔۔ تمہیں۔۔ برا۔۔ لگتا۔۔ ہے۔۔ اگر کوئی۔۔ اس کی طرف۔۔ دیکھے۔۔ یہ۔۔ جو
بھی ہے نہیں۔۔ ہونا۔۔ چاہیے۔۔ میں۔۔ اس کے قابل۔۔ نہیں۔۔
سارم۔۔ بھی۔۔۔۔ بیڈ۔۔ پر لیٹا۔۔ زویا۔۔ کے متعلق۔۔ سوچ رہا۔۔ تھا۔۔
یہ۔۔ کیوں۔۔ اپنے آپ۔۔ کو۔۔ میرے۔۔ قابل نہیں۔۔ سمجھتا۔۔ کیوں۔۔ یہ۔۔ ایسا
۔ سوچتا۔۔ ہے۔۔

کیوں۔؟

زویا۔۔ نے کروٹ بدلی۔۔۔

میرے سفر۔۔ کا۔۔ ایک۔۔ ہی۔۔ ہمنوا۔۔ ہے۔۔ اور۔۔ وہ۔۔ سارم حسن۔۔ ہے۔۔

۔۔۔

میں۔۔ اس۔۔ کے بنا۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔

اس کے بنا۔۔ یہ۔۔ میرا۔۔ دل۔۔ کچھ۔۔ نہیں۔۔ سارم۔۔۔۔۔ کے علاوہ۔۔ میں
۔۔ اپنا۔۔ سفر۔۔ اور کیسی۔۔ کے ساتھ طہہ۔۔ نہیں۔۔ کروں۔۔ گی۔۔
میرے۔۔ دل۔۔ کے۔۔ راستوں۔۔ میں۔۔ صرف۔۔ اس۔۔ کے۔۔ ہی۔۔ قدم
۔۔ ہوں۔۔ گے۔۔ اور۔۔ وہی۔۔ اس۔۔ سفر میں۔۔ میرے۔۔ ساتھ۔۔ ہو۔۔ گا۔۔
چاہے۔۔ وہ جتنا۔۔ بھی۔۔ چھپا۔۔ لے۔۔ لیکن۔۔ اس۔۔ کی خاموشی۔۔ سب کچھ
۔۔ بیان۔۔ کر دیتی۔۔ ہے۔۔۔۔۔

جب جب میں۔۔ اس۔۔ کے ساتھ ہوتی۔۔ ہے تو ایسا لگتا۔۔ ہے۔۔ یہی
۔۔ میری۔۔ زندگی۔۔ ہے۔۔۔۔۔

سارم۔۔ حسن۔۔ میری۔۔ دل۔۔ کی۔۔ دھڑکنوں۔۔ میں۔۔ ہے۔۔۔۔۔ میرا
۔۔ دل۔۔ صرف۔۔ اسے۔۔ کے سہارے۔۔

ہی۔۔ چلتا۔۔ ہے

ہمیشہ۔۔ کی طرح



زویا۔۔ کو نیند۔۔ نہیں۔۔ آرہی۔۔ تھی۔۔ اور۔۔ وہ۔۔ اپنی۔۔ ڈائری۔۔ لکھنے میں
۔۔ مصروف۔۔ ہو گئی۔۔

خالہ۔۔ آج میں۔۔ یونی۔۔ نہیں۔۔ جاؤں۔۔ گی
زویا۔۔ نے کچن میں۔۔ داخل۔۔ ہوتے ہوئے۔۔ کہا۔۔
لیکن۔۔ کیوں۔۔ بیٹا۔۔ ویسے بھی کل اتوار ہے۔۔
ثمرین۔۔ نے ناشتہ۔۔ بناتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔
پتا۔۔ ہے۔۔ خالہ۔۔ لیکن۔۔ میرا۔۔ آج۔۔ دل۔۔ نہیں۔۔ کر رہا۔۔
زویا۔۔ نے اصرار۔۔ کیا۔۔

ٹھیک۔۔ ہے۔۔ بھی۔۔ جیسا۔۔ تم۔۔ چاہو
ثمرین۔۔ نے ناشتہ۔۔ ٹیبل۔۔ پر رکھتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔
اوے۔۔ موٹے۔۔ کہا۔۔ جا رہے۔۔ ہو



زویا۔۔ نے شہریار۔۔ کو۔۔ مذاق میں۔۔ طنز۔۔ کیا

یہ۔۔ موٹا۔۔ کس۔۔ کو بولا۔۔

شہریار نے غصے میں۔۔ کہا۔

اوے۔۔ ہوے۔۔ تمھیں۔۔ نہیں۔۔ پتا۔۔ ہمارے گھر میں۔۔ صرف ایک۔۔ ہی

۔۔ موٹا۔۔ ہے

اور۔۔ وہ۔۔ شہریار۔۔ حسن۔۔ میرے۔۔ سامنے۔۔ کھڑا ہے

شری۔۔ تم ایسا۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ کرتے۔۔ تم لکھوا۔۔ کے رکھ لو۔۔ تاکہ

تمھیں

ہمیشہ۔۔ یاد۔۔ رہے۔۔ کیوں صبح۔۔ کہا۔۔ نہ میں۔۔ نے

زویا۔۔ نے ہنستے ہوئے۔۔ کہا۔۔

دیکھ۔۔ لیں۔۔ ماما۔۔ آپ۔۔ کی۔۔ بھانجی۔۔ کی حرکتیں۔۔

اسے۔۔ بالکل۔۔ بھی شرم۔۔ نہیں۔۔ آتی۔۔ کہ میں۔۔ اس سے



جیسے۔۔ شہریار نے کہا زویا۔۔

نے شہریار کی بات کاٹی

کہ تم مجھ سے پورے 3 مہینے بڑے۔۔ ہو۔۔

یہی۔۔ نہ۔۔

زویا۔۔ نے قہقا۔۔ لگایا

ماما۔۔ آپ۔۔ سمجھا۔۔ لیں۔۔ اسے۔۔

شہریار۔۔ نے شکایت والی انداز میں کہا۔۔

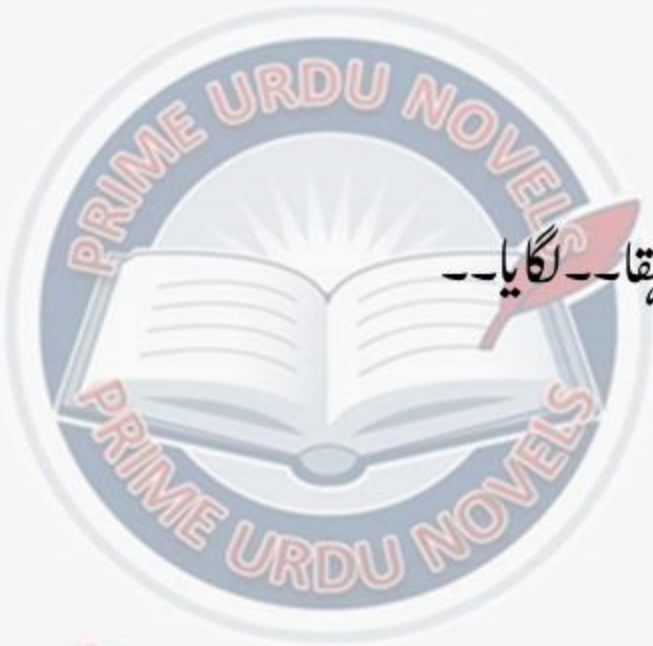
میں۔۔ نہیں۔۔ بولوں۔۔ گی۔۔ تم۔۔ لوگوں۔۔ لے درمیان۔۔

خود ہی۔۔ ہینڈل۔۔ کرو۔۔

ثمرین۔۔ نے۔۔ پیچھے۔۔ ہٹتے۔۔ ہوئے کہا۔۔

مجھے۔۔ پتا تھا۔۔ آپ۔۔ ہمیشہ۔۔ اس۔۔ کی سائیڈ۔۔ لے گی

شہریار۔۔ غصے۔۔ سے



باہر روانہ ہو۔۔۔ گیا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ زویا۔۔۔ نے پیچھے۔۔۔ سے ایک بار پھر قہقا۔۔۔ لگایا۔۔۔

وہ

آج۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ آئی۔۔۔

چھٹی۔۔۔ تو وہ کرتی نہیں۔۔۔

سب کچھ ٹھیک۔۔۔ تو ہے نہ۔۔۔

سارم۔۔۔ سٹاف روم میں۔۔۔ بیٹھا۔۔۔ زویا۔۔۔ کے بارے میں۔۔۔ سوچ رہا۔۔۔ تھا

کال۔۔۔ کر کے۔۔۔ پوچھ۔۔۔ لیتا۔۔۔ ہوں۔۔۔

نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کال۔۔۔ نہیں

پھر آگے۔۔۔ سے وہ کوئی۔۔۔ ایسا۔۔۔ ویسا۔۔۔ سوال پوچھ۔۔۔ دے۔۔۔ گی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے ہاتھ میں۔۔۔ پکڑا۔۔۔ ہوا۔۔۔ فون۔۔۔ نیچے۔۔۔ ٹیبل۔۔۔ پر رکھ دیا۔۔۔

ایسا۔۔۔ کرتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ ماما۔۔۔ سے پوچھ لیتا۔۔۔ ہوں۔۔۔



سارم۔۔۔ نے۔۔۔ اپنا۔۔۔

فون۔۔۔ اٹھایا۔۔۔

وہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ اس۔۔۔ کے لیے۔۔۔ اتنا۔۔۔ پریشان ہو رہا۔۔۔ تھا کیوں۔۔۔ وہ۔۔۔ اس۔۔۔ کے

اتنا۔۔۔ قریب۔۔۔ جا رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

فون۔۔۔ کی گھنٹی۔۔۔ بجی۔۔۔

زویا۔۔۔ زویا۔۔۔ یہ۔۔۔ میرا۔۔۔ فون۔۔۔ دیکھنا۔۔۔

ثمرین۔۔۔ کیسی۔۔۔ کام۔۔۔ میں۔۔۔ مصروف۔۔۔ تھی۔۔۔ انہوں نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو فون

۔۔۔ اٹھانے۔۔۔ کا کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ جلدی۔۔۔ سے فون کی جانب بڑھی۔۔۔

سارم۔۔۔ کی کال۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ کال۔۔۔ اٹھائی۔۔۔

ابھی۔۔۔ وہ۔۔۔ کچھ۔۔۔ بولتی۔۔۔ کہ۔۔۔ سارم۔۔۔ نے پہل۔۔۔ کی



اسلام و علیکم۔۔ امی۔۔

کیسی۔۔ ہیں آپ؟

اور گھر میں۔۔ سب کیسے ہیں۔؟

امی۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔۔۔

میں۔۔ نے پوچھنا۔۔ تھا۔۔ کہ

کہ

زویا۔۔ تو ٹھیک۔۔ ہے میرا مطلب۔۔ وہ آج یونی نہیں۔۔ آئی۔۔ نہ۔۔ ویسے۔۔ بھی

اسے چوٹ لگی تھی نہ۔۔

سارم۔۔ کی آواز سے ایسا لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ وہ بہت پریشان۔۔ ہو۔۔۔

زویا۔۔ کی۔۔ سانسیں۔۔ تھم۔۔ گئی۔۔۔۔

ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ اس۔۔ کا۔۔ دل۔۔ بند ہو گیا۔۔ ہو۔۔۔

یوں۔۔ لگ رہا۔۔ تھا کہ کیسی۔۔ نے اس۔۔ کے جسم۔۔ سے۔۔ روح۔۔ نکال لی ہو
۔۔

وہ۔۔ خاموش۔۔ تھی اس۔۔ کی۔۔ آنکھوں۔۔ میں۔۔ بے اختیار آنسو۔۔ اگئے
امی۔۔ بتائیں۔۔ سب کچھ۔۔ ٹھیک۔۔ ہے نہ

سارم۔۔ کی اور۔۔ فکر بڑھی۔

زویا۔۔ نے اپنے منہ پر کپڑا۔۔ رکھا۔۔

تاکہ۔۔ اسے۔۔ پتا نہ۔۔ لگے۔۔

ہاں

ہاں۔۔ سب کچھ ٹھیک۔۔ ہے۔۔

جی۔۔ ٹھیک۔۔ ہے۔۔ سارم۔۔ نے کال۔۔ بند۔۔ کی۔۔

زویا۔۔ ابھی۔۔ تک۔۔ شوق۔۔ میں۔۔ تھی۔۔ کیا۔۔ واقعی۔۔ سارم۔۔ اس۔۔ کی اتنی

کئیر کرتا۔۔ ہے۔۔ کیا۔۔ واقعی۔۔ وہ۔۔ اس۔۔ کو چاہتا۔۔ ہے۔۔



آج۔۔ زویا۔۔ کو

پہلی۔۔ بات یقین۔۔ ہوا۔۔

کہ۔۔ واقعی۔۔ سارم۔۔ بھی اس سے محبت کرتا۔۔ ہے۔۔

ہمیں۔۔ یقین۔۔ ہے۔۔ وہ ضرور۔۔ کریں۔۔ گے اظہار۔۔

کسی۔۔ نہ کسی۔۔ دن۔۔ ہمیں۔۔ اس۔۔ کا۔۔ انتظار

بہت۔۔ کھڑوس۔۔ ہیں آپ۔۔ کیا۔۔ ہوتا۔۔ ہے۔۔ سر

غلطی۔۔ تو انسانے ہوتی ہے نہ۔۔ انسان۔۔ تو غلطیوں۔۔ کا پتلا۔۔ ہے۔۔

سارم۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ باتیں۔۔ یاد۔۔ کر کے۔۔ بے اختیار مسکرایا۔۔

اس۔۔ نے زویا۔۔ کی ہر بات۔۔ اپنے۔۔ دل۔۔ کے آغوش میں۔۔ سنبھال

۔۔ کے رکھی۔۔ تھی

وہ۔۔ بس۔۔ مسکراتا۔۔ تھا۔۔

صرف۔۔۔ زویا۔۔۔ کی۔۔۔ باتوں۔۔۔

زویا۔۔۔ اس۔۔۔ کی۔۔۔ زندگی۔۔۔ میں اب۔۔۔ ایک۔۔۔ اہم۔۔۔ حصہ۔۔۔ بن۔۔۔ چکا۔۔۔ تھا۔۔۔
چاہے۔۔۔ وہ۔۔۔ تسلیم۔۔۔ کرے۔۔۔ یہ۔۔۔ نا۔۔۔ کرے۔۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔ امی۔۔۔ جان۔۔۔

سارم۔۔۔ گھر میں۔۔۔ داخل۔۔۔ ہوتے۔۔۔ ہی۔۔۔ سلام۔۔۔ لی۔۔۔

و علیکم۔۔۔ اسلام۔۔۔ میری۔۔۔ جان۔۔۔ ثمرین۔۔۔ نے سارم۔۔۔ کی۔۔۔ پیشانی۔۔۔ کو چوما۔۔۔
آو۔۔۔ بیٹھو۔۔۔

میں۔۔۔ تمہارے۔۔۔ لیے۔۔۔ چائے۔۔۔ لاتی۔۔۔ ہوں۔۔۔
جیسے۔۔۔ ہی۔۔۔

زویا۔۔۔ نے سارم۔۔۔ کی آہٹ محسوس۔۔۔ کی۔۔۔ وہ فوراً۔۔۔ نیچے۔۔۔ آئی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے جب۔۔۔ زویا۔۔۔ کو دیکھا۔۔۔ تو۔۔۔

اس۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ سے پوچھا۔۔۔



آپ۔۔ یونی۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔؟
اسکی۔۔ وجہ۔۔ بتا سکتی۔۔ ہیں۔۔ آپ؟

وہ

وہ

میرا۔۔ دل نہیں۔۔ ک رہا۔۔ تھا۔۔
زویا۔۔ نے۔۔ جھجکتے۔۔ ہوئے کہا۔۔
کیا۔۔ مطلب۔۔ دل۔۔ نہیں۔۔ کر رہا۔۔
زویا۔۔

اگر آپ۔۔ ایسے ہی لاپرواہی۔۔ کریں۔۔ گی۔۔ تو۔۔ آپ۔۔ کی سٹڈیز۔۔ پر۔۔ بہت
برا۔۔ اثر پڑے۔۔ گا۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کو تلقین۔۔ کی
جی۔۔



آئندہ۔۔۔ سے خیال۔۔۔ رکھوں۔۔۔ گی۔

زویا۔۔۔ نے شاپستگی۔۔۔ سے کہا۔

وہ۔۔۔ ابھی۔۔۔ اوپر

جانے لگی تھی

کہ۔۔۔ ثمرین۔۔۔ نے۔۔۔ اسے۔۔۔ روک لیا

آو۔۔۔ بیٹا۔۔۔ تم۔۔۔ بھی

بیٹھو۔۔۔

ثمرین۔۔۔ نے۔۔۔ چائے۔۔۔ کا کپ۔۔۔ سارم۔۔۔ کو پکڑاتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ کہا

جی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ مسکراتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ سر ہلایا۔۔۔ اور قریب صوفہ۔۔۔ پر بیٹھ گئی

وہ۔۔۔ دونوں۔۔۔ بالکل۔۔۔ خاموش۔۔۔ تھے۔۔۔

شائد۔۔۔ ان۔۔۔ کی۔

آنکھیں۔۔۔ صرف۔۔۔ ایک۔۔۔ دوسرے۔۔۔ سے باتیں۔۔۔ کر رہی۔۔۔ تھی

وہ۔۔ رات۔۔ کو باہر لان۔۔ میں۔۔ کھڑی۔۔ اوپر۔۔ آسمان۔۔ میں۔۔ تاروں۔۔ کو
دیکھ رہی تھی

کیسے۔۔ تاروں۔۔ نے آسمان۔۔ کو۔۔ اپنے لپیٹے۔۔ میں۔۔ لیا۔۔ ہو۔۔ تھا۔۔
لگتا۔۔ ہے آپ۔۔

کو

بھی۔۔ یہ۔۔ رات کا منظر بہت۔۔ اچھا۔۔ لگتا ہے

سارم۔۔ نے

پیچھے کھڑے ہوتے ہوئے

کہا

زویا نے پلٹ کے سارم کو دیکھا

اور



مسکرا۔۔ کر سر ہلایا

مجھے بھی۔۔ بہت۔۔ پسند۔۔ ہیں

دیکھو۔۔

کیسے۔۔ تاروں۔۔ نے۔۔ پورے آسمان۔ کو۔ اپنے گھیرے

میں۔۔ لیا۔۔ ہے۔ اور

ساتھ۔۔ یہ۔ چاند۔۔

کی۔ روشنی۔۔۔

اس۔ آسمان کی۔ خوبصورتی۔۔ میں۔ اور اضافہ۔۔ کر رہی۔ ہے

سارمب۔۔ نے۔ آسمان۔ کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں۔۔

چاند۔۔ کے بغیر۔۔ یہ۔۔ تارے۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔

اگر یہ۔۔ نا۔۔ ہو۔



تو۔۔ تارے۔۔ کبھی نہیں۔۔

چمکے گئے۔۔

کبھی نہیں۔۔

زویان۔۔ نے مسکراتے

ہوے۔۔ سارم۔

کی طرف۔۔ دیکھا

ہاں۔۔ ٹھیک۔۔ کہا۔۔ تم۔۔ نے۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ مختصر سا جواب دیا۔

ایک۔۔ بات۔۔ کہوں۔۔

سارم۔۔

زویا۔۔ نے سارم۔۔ کی طرف۔۔ دیکھتے۔۔ ہوئے

کہا



ہاں۔۔

کہو۔۔۔

وہ

وہ۔۔ میں۔۔ کہہ۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ آپ۔۔ یونی۔۔ میں۔۔ اتنا۔۔ فٹ فٹ۔۔ نہ

بن۔۔ کے جایا۔۔ کریں۔

زویا۔۔ نے اٹکتے اٹکتے۔۔ کہا

کیوں۔۔؟

سارم۔۔ حیران۔۔ ہوا

مطلب۔۔ کہ۔۔ آپ۔۔ پر ویسے۔۔ ہی۔۔ پوری۔۔ یونی کی لڑکیاں۔۔ دل دے بیٹھی

ہیں۔۔ نہ

اسلیے۔۔ بہتر ہے۔۔ نہ۔۔

آپ۔۔ نہ ایسا۔۔ کریں۔۔



اسلیے۔ ان۔ کو بھی پتا چل۔۔ جاے گا

زویا۔ نے جلدی جلدی کہا

مجھے اس سے کوئی۔۔ غرض۔۔ نہیں۔۔ کہ۔۔ جو۔۔ بھی۔۔ میرے۔۔ بارے۔۔

میں۔۔ کہتا۔ ہے اور سوچتا۔۔ ہے

اور ویسے۔۔ بھی

دل۔۔ ایک۔ کو دیا۔۔ جاتا۔۔ ہے۔۔ ہر کسی کو نہیں۔

سارم۔۔

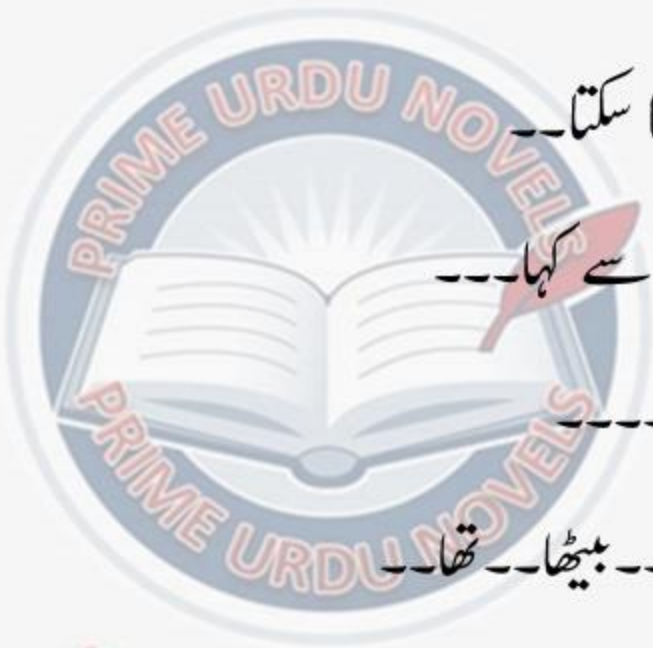
نے۔۔ کہا۔ اور۔۔ اندر۔۔ چلا۔۔ گیا۔۔

کیسا۔۔ انسان۔۔ ہے۔۔ یہ۔۔

کبھی کبھی خود زویا

۔ سارم کی باتوں کو نہیں سمجھ سکی۔۔

ارے۔۔ آنٹی آپ۔ نے بہت۔۔ مزے۔۔ کا کھانا۔ بنایا۔۔ ہے۔۔



واقعی۔۔ آپن۔۔ سے اچھا۔۔ کوئی کھانہ نہیں۔۔ بنا سکتا۔۔
تانیہ۔۔ نے۔۔ کھانے۔۔ کے ٹیبل۔۔ پر۔۔ ثمرین۔۔ سے کہا۔۔
شکریہ۔۔ بیٹا۔۔ ثمرین۔۔ نے مسکراتے ہوئے۔۔ کہا۔۔
تانیہ۔۔ تمہیں۔۔ پتا۔۔ بھی۔۔ ہے وہاں۔۔ سارم۔۔ بیٹھا۔۔ تھا۔۔
لیکن۔۔

پھر۔۔ بھی۔۔ تمہاری۔۔ زبان۔۔ بولنے سے باز میں آرہی۔۔ تھی
زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو ایک۔۔ طرف۔۔ کرتے ہوئے کہا۔۔
بھاڑ میں۔۔ جاے۔۔ تم۔۔ اور
تمہارا۔۔ سارم۔۔

اور۔۔ کیا۔۔ کہا۔۔ ہے۔۔ میں۔۔ نے
اسے۔۔

باتیں۔۔ ہی۔۔ کی ہیں۔۔ نہ۔۔ اور۔۔ ویسے۔۔ بھی تمہاری۔ تعریف ہی۔۔ کی
۔۔ ہے نہ۔ شکر کرو۔۔ تمہاری۔ تعریف کی ہے نہیں۔۔ تو

تانیہ ا

نے۔۔ زویا۔ کو کہا۔۔

نہیں۔۔ تو کیا۔

زویا۔۔ ابھی کچھ کہتی۔۔ کہ

سارم۔ وہی۔ آگیا۔

امید۔۔ ہے آپ۔۔ کو گھر۔ اچھا۔۔ لگا ہو گا۔

سارم۔۔ نے مسکراتے۔ ہوئے۔۔ کہا۔

جی۔۔ جی۔۔ گھر بہت۔۔ اچھا ہے اور اس میں۔ رہنے والے لوگ بھی

تانیہ۔۔

نے زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔



ویسے۔ آپ سے کہوں۔۔

آپ۔۔ کی

اور زویا۔۔ کی عادتیں۔۔ بہت ملتی۔۔ ہیں۔۔

جیسے۔۔

تانیہ۔۔ نے کہا۔۔

سارم۔۔ نے۔۔

بے۔ اختیار۔۔

زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔

سارم۔۔

کچھ کہے۔۔ بنا۔۔ وہی۔۔ سے چلا۔۔ گیا

ہاے۔۔ میرے اللہ۔ تانیہ۔۔ یہ۔۔ کیا۔۔ کہہ دیا۔ تم۔۔ نے۔۔

یار۔۔۔ پلیز۔۔ تو چپ رہا۔۔ کر۔۔



زویا۔۔ نے

تانیہ۔۔ کی طرف غصے سے دیکھا

واہ۔۔ ایسی۔۔ ہوتی۔۔ ہے۔۔ دوست۔۔ خود ہی تو۔۔ کہتی
تھی۔۔

تم۔۔ کہ۔۔ میرا۔۔ فرسٹ ایمپریشن۔۔ سارم۔۔ کے سامنے

بڑی۔۔ زبان دراز۔۔ کا پڑا۔۔ ہے۔۔ اب۔۔ بتاؤں۔۔ گی۔۔ تو۔۔ اسے۔۔ پتا
۔۔۔ چلے۔

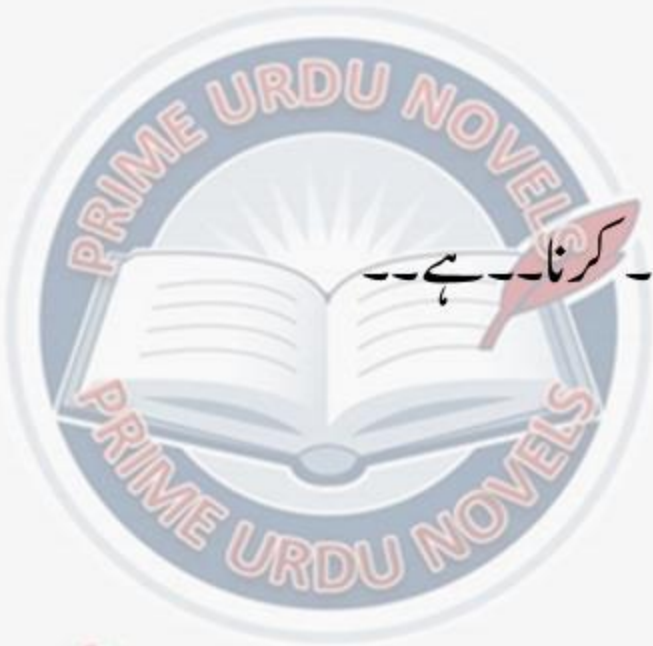
گا۔۔ نہ

تانیہ۔۔ نے۔۔ غصے۔۔ سے کہا۔۔۔

چلتی۔۔ ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ پھر بعد میں۔۔ نہ آکر کہنا۔۔ مجھ سے۔۔

تانیہ۔۔ نے۔۔ غصے۔۔ سے کہا۔۔

اچھا۔۔ اچھا۔۔ اب۔۔ تو۔۔ غصہ۔۔ کرے گی۔۔



زویا۔۔ نے۔۔ تانیہ۔۔ کو۔ کہا

نہیں۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ میں۔۔ نہ۔ کہاں۔۔ غصہ۔۔ کرنا۔۔ ہے۔۔

مجھے تو غصہ۔ آتا۔۔ نہیں۔۔

تانیہب۔۔ نے طنز ا۔۔ کیا۔۔

نہیں۔۔ یار

ایسا۔۔ کرنے سے۔۔ سارم۔۔ آکر مجھے۔۔ نہیں۔۔ کہے

گا

ایم۔ سوری زویا۔۔ مجھے نہیں۔ پتا تھا۔۔ کہ تم اتنی بھولی۔۔ ہو۔۔

یار۔۔ اگر۔۔ اس کو مجھ سے پیار ہے تو ایسے بھی ہو جائے گا

تو۔۔ نہ۔۔ فکر کر۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ ہنستے۔۔ ہوئے اسے گلے لگایا۔۔

میری۔۔ پیاری۔۔ سی۔۔ دوست۔۔۔

وہ۔۔ باہر۔۔ کھڑا۔۔ تھا۔۔ اور۔۔ ان۔۔ کی باتیں۔۔ سن۔۔ کر۔۔

وہ۔۔ مسکرایا۔۔

مانے۔۔ نہ۔۔ مانے۔۔ ان کو۔۔ بھی۔۔ ہو گی۔۔ محبت ان سے۔۔

یہ۔۔ مسکرا کر دیکھنا اس کے جانے کے بعد مسکرانا۔۔

کچھ تو ہے۔۔۔"

لگتا۔۔ ہے۔۔ اٹھ گئی۔۔ ہو گی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ رہنے۔۔ دیتا۔۔ ہوں۔۔

ایسے۔۔ ہی۔۔ کچھ سوچے۔۔ گی۔۔

اکیلی۔۔

نہیں۔۔ اکیلی۔۔ کیسے جاے۔۔ گی۔۔

ویسے۔۔ بھی۔۔ میں۔۔ بھی وہی جا رہا۔۔ ہوں۔۔

سارم۔۔ سارم۔۔۔ یہ

کیا ہو رہا۔۔ ہے۔۔

تمہیں۔۔۔

کیوں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ زویا۔۔۔ کی اتنی۔۔۔ فکر ہو رہی۔۔۔ ہے۔۔۔

اگے۔۔۔ بھی۔۔۔ تو۔۔۔ وہ۔۔۔ جاتی ہے نہ۔۔۔ اکیلی۔۔۔

سارم۔۔۔ زویا۔۔۔ کے دروازے۔۔۔ کے سامنے سے کھڑا۔۔۔ سوچ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

اس۔۔۔ سے ہمت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔ کہ وہ۔۔۔ دروازے

۔۔۔ پر دستک

دے۔۔۔

محبت۔۔۔ ایک۔۔۔ ایسا۔۔۔ جال۔۔۔ ہے صاحب

چاہے۔۔۔ محبوب۔۔۔ جتنا۔۔۔ مرضی۔۔۔ انکار۔۔۔ کر لے اسے محبت ہو جاتی۔۔۔ ہے۔۔۔

اور۔۔۔ ہو کر رہتی ہے

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ اپنے دل۔۔۔ پر قابو پایا۔۔۔ اور۔۔۔ دستک دینے کے لیے اپنا ہاتھ

آگے بڑھایا کہ۔۔۔ زویا نے۔۔۔ پہلے ہی دروازہ۔۔۔ کھول دیا



آپ؟

آپ۔۔۔ یہاں۔۔ کیا۔۔ ہوا ہے۔۔ خیریت؟

زویا۔۔۔ پوری۔۔ طرح چونکی۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔۔۔ سب کچھ ٹھیک۔۔ ہے۔۔ وہ

وہ میں۔۔

سارم۔۔ کچھ کہنا۔۔ چاہ رہا۔۔ تھا لیکن۔۔ وہ۔۔ پھر سے رک گیا

آپ۔۔ نے کچھ۔۔ کہنا۔۔ ہے سارم

زویا۔۔ نے سارم۔۔ کے دل کی بات کی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ کہنا تو کچھ نہیں۔۔۔

بس۔۔

سارم۔۔ پھر چپ۔۔ ہوا

پھر؟



زویا۔۔۔ نے آگے جاننا۔۔ چاہا۔۔

یہی۔۔ کہ۔۔ آج۔۔ آپ۔۔ نے یونی۔۔ جاننا۔۔ ہے تو۔۔۔

میں۔۔ آپ۔۔ کو ڈروپ۔۔ کر دوں۔۔

آخر سارم۔۔ نے بول۔۔ دیا۔۔

ہاہا ہا ہا۔۔ یہ۔۔ کہنا۔۔ تھا۔۔ بس۔۔

اور میں۔۔ سمجھی تھی پتا نہیں۔۔ کیا۔۔ کہنا۔۔ ہے۔۔ کہ

جو۔۔ آپ۔۔ سے بات نہیں۔۔ ہو رہی۔۔

ٹھیک۔۔ ہے

زویا۔۔ نے۔۔ ہلکا۔۔ سہ۔۔ قہقا۔۔ لگایا۔۔

سارم۔۔ نے کہا

اور وہاں۔۔ سے۔۔ چلا۔۔ گیا۔۔

زویا۔۔۔ بہت۔۔ خوش۔۔ تھی۔۔ بہت زیادہ۔۔ کہ آج۔۔ سارم۔۔ نے پہلی



دفعہ۔۔۔۔ اپنایت۔ کا اظہار کیا۔۔۔

آپ۔۔۔۔ رات۔ کو لیٹ سوتی ہیں۔۔؟
سارم۔۔۔۔ نے گاڑی۔۔ چلاتے ہوئے۔۔۔
نہیں۔۔۔۔ تو

زویا نے جھجکتے ہوئے کہا
کتنے بچے سوتی ہیں آپ؟

سارم۔۔۔۔ نے۔۔۔۔ پھر۔۔۔۔ سے سوال۔ کیا۔۔
ایسا۔۔۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ وہ۔۔ تحقیق۔۔ کر رہا۔۔ ہو۔

زویا۔۔۔۔ رکی سارم کی طرف دیکھا اور بڑے معصومانہ۔۔ انداز
میں۔۔۔۔ کہا

اب۔۔۔۔ آپ کو میرے رات کے سونے پر بھی کوئی پرابلم۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔ مسٹر سارم

نہیں نہیں۔۔ میں۔۔ نے ویسے ہی۔۔ پوچھ لیا کیونکہ رات تک آپ کے کمرے کی
لایٹ آن تھی نہ اسلیے پوچھا۔۔۔
سارم۔۔ ہلکا۔۔ سا۔۔ مسکرایا۔۔

اچھا

ویسے آپ۔۔ مجھے مسٹر سارم۔ کیوں کہہ کر بلاتی ہیں
میرا مطلب۔ سارم بھی تو کہہ کر بلا سکتی ہیں
یہ اتنی۔۔ عزت۔۔ کیوں؟

سارم۔۔ نے

زویا۔۔ کی۔۔ طرف اپنی نشیلی۔۔ آنکھوں سے دیکھا۔۔
کیوں۔۔؟ آپ کو اچھا نہیں لگتا
زویا۔۔ نے۔۔ آگے سے سوال کر دیا
نہیں

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



نہیں۔۔۔ آپ کہا کرے مجھے کوئی پر اہلم نہیں

سارم

نے مسکرا۔۔ کر جواب۔۔ دیا

وہ ہمیشہ۔۔ زویا۔۔ کی بات کا مسکرا کر جواب دیتا تھا

آپ۔۔ کی سو کولڈ۔۔ پر سینلٹی کی وجہ سے۔۔ آپ۔۔ کا یہ۔۔ غصہ۔۔۔

اور۔۔ آپ۔۔ کے یونی۔۔ میں۔۔ اینٹر ہونے سے سب لڑکیوں۔۔ کا

آپ۔۔ کی طرف۔۔ دیکھنا۔۔۔

شاند

اسلیے کہتی ہوں

زویا۔۔ نے۔۔ مسکرا کر کہا۔۔

روکے روکے۔۔ مجھے یہی۔۔ اتار دیں۔۔

ویسے بھی آپ نے مجھے کونسا یونی۔۔ کے دروازے پر چھوڑنا



تھا

میں اپنی دوست کے ساتھ چلی جاتی ہوں
زویا۔

نے گاڑی رکواتے ہوئے کہا

سارم

نے گاڑی روک دی۔۔۔

شکریہ

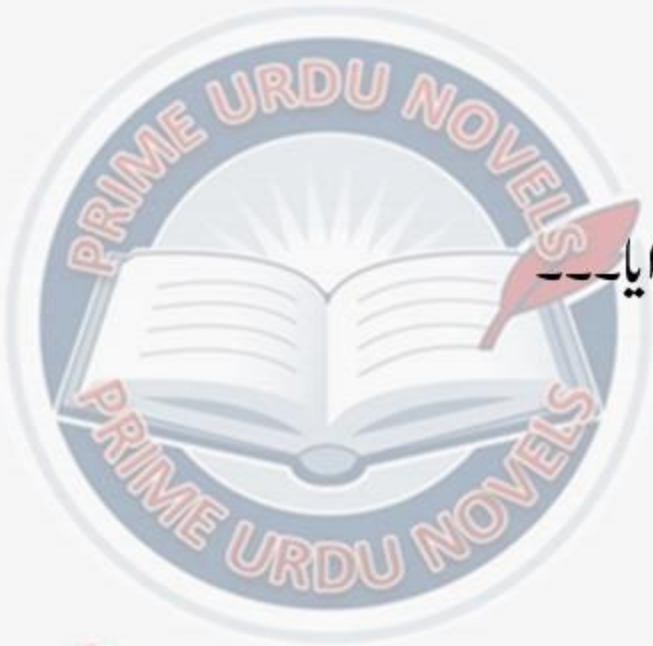
مسٹر سارم حسن۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔

سارم۔۔ کی طرف دیکھا اور۔۔ گاڑی سے باہر نکلی

(آپ۔۔ کی سو کولڈ۔۔ پر سینلٹی کی وجہ سے آپ کا غصہ آپ کا یونی میں اینٹر

ہونے میں ساری ک



لڑکیوں کا آپ کو دیکھنا)

سارم۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ بات کو یاد۔ کر کے۔۔ مسکرایا۔۔۔

یہ۔۔ لڑکی۔۔ بھی نہ۔۔۔۔

تانیہ۔۔۔ تم اتنا۔ خاموش۔۔ کیوں۔۔ رہتی ہو۔۔ میں نے نوٹ کیا ہے۔۔ جب میں

۔ آتا ہوں۔۔ تم۔۔ کچھ کہتی نہیں۔۔ اسکی وجہ۔۔ میں جان سکتا ہوں

آج لگتا ہے میں گئی اس۔۔ 6 فٹ لمبے گھوڑے نے تو دماغ پاگل کر کے رکھ دیا

۔ ہے پتا نہیں یہ زویا کی بچی کہا رہ گئی ہے۔۔ کیفے گئی تھی ابھی تک آئی۔۔ کیوں

۔۔ نہیں۔۔

تانیہ نے اپنے دل میں سوچا

او ہاں۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔



وہ۔۔ وہ میں۔۔ تو۔ ایسے کچھ نہیں بولتی۔۔ آپ۔۔ اتنی دیر بعد ملے ہیں۔۔ آپ
۔۔ زیادہ باتیں کرے

تانیہ نے۔۔ اٹکتے ہوئے کہا

ویسے تانیہ تم مجھے۔۔ آپ۔۔ سے تم کہہ کر بلا سکتی۔۔ ہو
جیسے۔۔

دانیال۔۔ نے کہا۔ زویا۔۔ آگئی

ہیلو۔۔ کیا۔۔ ہو رہا۔۔ میرے۔۔ آنے تک

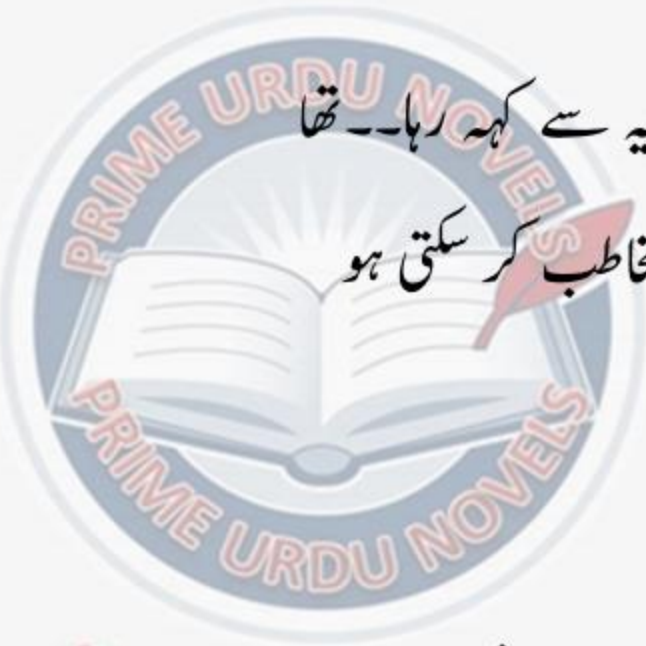
ساری۔ باتیں۔۔

ہو گئی۔۔

کیوں۔۔ تانیہ

زویا۔۔ نے ہنستے۔۔ ہوئے۔۔ تانیہ۔ کی طرف دیکھا۔۔

جو انتہائی غصے سے زویا۔ کی طرف دیکھ رہی تھی۔۔



نہیں۔۔ نہیں۔۔ زویا۔۔ آو۔۔ میں۔۔ تو۔۔ ویسے تانیہ سے کہہ رہا۔۔ تھا

کہ تم مجھے آپ کی بجائے میرا نام لے کر بھی مخاطب کر سکتی ہو

دانیال۔۔ نے مسکراتے ہوئے۔۔ کہا

ہاہا ہا۔۔ ہا۔۔ ہا۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔

زویا۔۔ نے ہنسنا۔۔ چاہا۔۔ لیکن اس۔۔ نے قابو پالیا۔۔ اپنی ہنسی۔۔ پر

زویا

تمہیں۔۔ پتا نہیں۔۔ آج ہمیں۔۔ ایک ضروری کام کرنا۔۔ تھا

تانیہ۔۔ نے اٹھتے ہوئے زویا کو غورا

ہاں

ہاں

چلو

زویا۔۔ نے اس۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ کی ہوئی بات کو سمجھا



اور۔ اس کے ساتھ چلی گئی۔۔۔

پتا نہیں۔۔ یہ بندہ کیا۔۔ چاہتا ہے

تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ غصے میں۔۔ جلدی۔۔ جلدی۔۔ چلتے۔۔ ہوئے کہا۔۔۔

آپ۔۔ کو چاہتا۔۔ ہت بیچارا

زویا۔ نے ہنستے ہوئے کہا

بکواس۔۔ بند۔۔ کرو۔۔ تم۔۔۔ تم۔۔ تو بولو۔۔ ہی نہ۔۔

مجھے سے دوست۔۔ تم میری۔۔ ہو۔۔ سائڈ۔۔ اس۔۔ کی لیتی ہو

تانیہ۔۔ نے غصے میں کہا

تانیہ۔۔ ایک منٹ روکو

یہ۔۔۔ لڑکی ابھی تک۔۔ نہیں گی

زویا۔ کی آنکھیں۔۔ وہی۔۔ ٹھری۔۔ تھی اس کے۔۔۔ لبوں سے بے اختیار یہ جملہ

نکالا



کوئی لڑکی۔۔

اور۔۔ کیوں ابھی تک نہیں گئی

تانیہ نے۔۔ زویا۔۔ کی طرف۔۔ بے چینی سے دیکھا۔۔

یار وہ۔۔ سامنے دیکھو۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ تانیہ۔۔ کو۔۔ سامنے۔۔ دیکھنے کا اشارہ کیا۔۔

سامنے

سارم۔۔ کیسی۔۔ لڑکی۔۔ کو کھڑا کچھ۔۔ سمجھا رہا تھا

لڑکی۔۔ نے ہاتھ میں۔۔ کتاب پکڑی تھی۔۔ وہ کتاب کی جانب کم۔۔

سارم کی طرف زیادہ

دیکھ

رہی تھی۔۔۔

زویا۔۔ اس میں کیا پرالہم ہے وہ کچھ سمجھ رہی ہے۔۔

تانیہ۔۔۔ نے اسے تسلی دی

پر اہلم۔۔۔ ہے۔۔۔ اس۔۔۔ کی آنکھوں میں۔۔۔ دیکھو۔۔۔ تو ہسئی
سمجھنے کی بجائے وہ سارم کی طرف زیادہ دیکھ رہی۔۔۔ ہے۔۔۔

میں۔۔۔ تب سے نوٹ کر رہی تھی لیکن اب۔۔۔ تو 15 منٹ سے اوپر ٹائم ہو گیا

ہے۔۔۔

یہ سمجھ نہیں رہی

زویا۔۔۔ نے غصے میں کہا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ اس لڑکی۔۔۔ کو وہاں کھڑا ہوتا دیکھ کر

جیس۔۔۔ ہو رہی تھی

تم۔۔۔ پہلے بھی۔ دیکھ کر آئی۔۔۔ تھی

تانیہ نے سوال کیا

ہاں۔۔۔ یار جب میں۔۔۔ کیفے گی۔ تھی

تب میں۔۔۔ نے دیکھا۔۔۔ لیکن میں نے یہی سوچا کچھ سمجھ رہی ہے



لیکن۔۔ تانیہ۔۔ مجھے کچھ اور لگ رہا۔۔ ہے اتنی۔۔ دفعہ۔۔ کہا۔۔ سارم۔۔ سے نہ

اتنا۔۔ بن ٹھن کر آیا کرو۔۔

روکو۔۔ میں جاتی ہوں

زویا۔۔ آگے بڑھنے لگی

زویا۔۔ رکو۔۔ ایسا۔ اچھا نہیں لگتا۔

تانیہ نے زویا کو روکا

تو جو میرا حال ہو رہا ہے وہ کیا

بس اب تانیہ۔ اب اور نہیں

اس۔۔ کی آنکھوں کو میں۔۔ دیکھتی ہوں۔۔ کیسے دیکھ رہی ہے سارم کو

زویا۔ نے تانیہ سے اپنا ہاتھ چھوڑا

اور۔۔ آگے ان کی جانب بڑی

جہاں سارم اس لڑکی کو کیمسٹری۔۔ سے متعلق کوئی ٹاپک سمجھا رہے تھے



معزرت۔۔۔ چاہتی۔۔ ہوں میں

جیسے زویا نے کہا

سارم نے زویا۔۔ کی طرف دیکھا

او۔۔ ہانیہ تم۔ یہاں۔۔

زویا نے اس لڑکی کا بازو پکڑا

وہ لڑکی حیران تھی۔۔ نہ تو نام اس کا ہانیہ تھا۔۔

تو پھر زویا۔۔ اسے کیوں بلا رہی تھی

سر پلیز۔ اس نے بہت سمجھ لیا۔۔ ہے

کیوں

ہانیہ۔۔۔ چلو۔۔ اب۔۔ چلتے ہیں

زویا۔۔ نے اس لڑکی کو کھینچا۔۔

سارم۔۔

مسکرایا۔۔۔

کیونکہ۔۔ اسے معلوم۔۔ تھا۔۔ زویا کو غصہ آیا۔۔ ہے

اور۔۔۔ کس بات پر آیا ہے

اوے۔۔۔ اب۔۔ بتاؤ نہ تم اتنی دیر سے کھڑی وہاں کیا کر رہی تھی

زویا۔۔ نے اس لڑکی کی طرف۔۔ غصے سے دیکھا

کیوں

تمہیں کوئی پر اہلم۔۔ ہے۔

اس لڑکی۔۔ نے جواب دیا۔۔

پر اہلم۔۔ اور تم سے۔۔ او۔۔

تم جیسی۔۔ لڑکیوں کو تو میں

تانیہ نے زویا کو روکا۔۔۔۔

اچھا۔۔



اچھا۔۔ اب چلو

تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔ کا بازو کھینچا۔۔

نہیں تانیہ۔۔ مجھے چھوڑو میں اسے بتاتی ہوں

کیسے اپنی۔۔ ان آنکھوں سے سارم کو دیکھ رہی تھی

اچھا اچھا بعد میں بتا دینا۔۔

وہ پیچھے کھڑا۔۔۔ تھا۔۔ اور۔۔ زویا۔۔ کی ہر باتیں۔۔ سن رہا تھا

اور

اسکی باتوں پر۔۔۔ وہ آج مسکرایا نہیں ہنسا

اس۔۔ مسٹر سارم کو بھی دیکھو گی۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ یار اب بس کرو اب تو صبح ہو جاو۔۔ تب سے ایسا منہ بنایا ہوا ہے

تانیہ

نے زویا۔۔ کو کہا۔۔ جو۔۔ تب سے غصے میں تھی

آسمان۔۔ پر کالے۔۔ بادل۔۔ چھانے۔۔ لگے۔۔ ٹھنڈی۔۔ ٹھنڈی۔۔ ہوا۔۔ بارش۔۔ کا

۔۔ پیغام۔۔ دے رہی۔۔ تھی

زویا۔۔ نے آسمان۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا

تانیہ۔۔۔ لگتا۔۔ ہے بارش۔۔ آنے لگی ہے زویا۔۔ کا۔۔ چہرہ۔۔۔ خوشی۔۔۔ سے چمکا

۔۔۔

ہاں۔۔ یار لگ تو ایسا رہا

ہے۔

تانیہ۔۔ نے کہا

وہ ابھی یہی۔۔ باتیں۔۔ کر رہی۔۔ تھی۔۔ کہ

بارش۔۔۔۔ کے۔۔ قطرے۔۔ زمیں۔۔ پر۔۔ گرنے لگے۔۔۔۔

چلو۔۔۔۔ تانیہ۔۔ یار۔۔ چلتے۔۔ ہیں



دیکھو۔۔۔ سب۔۔۔ جارہے ہیں۔۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کا بازو۔۔۔ پکڑا۔۔۔ اور۔۔۔

سمنے یونی کے گروئنڈ میں۔۔۔ گئی۔۔۔ جہاں۔۔۔ بارش۔۔۔ زور و شور۔۔۔ سے۔۔۔ تھی۔۔۔

اس۔۔۔

نے اپنے۔۔۔ بازو۔۔۔ پھیلا۔۔۔ لیے

اس۔۔۔ کا چہرہ۔۔۔۔

چمک۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا ایسا۔۔۔ لگ رہا تھا۔۔۔ کہ زویا۔۔۔ مگن۔۔۔ ہو گئی ہو کیس چیز۔۔۔ میں

۔۔۔

یار۔۔۔ تانیہ۔۔۔ مجھے بارش بہت پسند ہے۔۔۔۔

زویا۔۔۔ نے جو متے۔۔۔ ہو کہا۔۔۔

یار۔۔۔ زویا۔۔۔ بس۔۔۔ کرو۔۔۔ دیکھو۔۔۔ سب جارہے ہیں۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے کہا



جانے دو تانیہ۔۔۔ ان لوگوں کو کیا۔۔ پتا۔۔ بارش۔۔ کو محسوس۔۔ کرنا۔۔ کیا
ہوتا

ہے

وہ۔۔ ہنس۔۔ رہی تھی۔۔۔۔

وہ

زویا۔۔ کو۔۔ دیکھ۔۔ رہا۔ تھا۔۔

مسلسل۔۔ دیکھ رہا۔ تھا۔۔

جب جب وہ زویا۔۔ کو دیکھتا۔۔ اس۔۔ کے چہرے

پر خود بخود مسکرایٹ آجاتی۔۔۔۔

نہ۔۔۔ کوئی۔۔ درمیان۔۔

ہم۔۔ دونوں۔۔ ہیں یہاں

پھر کیوں ہے تو بتا یہ فاصلے۔۔۔۔

بارش۔۔۔ کے۔۔ گرتے۔۔ قطروں۔۔ اور۔۔ اس۔۔ کے۔۔۔۔۔ چمکتے۔۔ ہوئے
۔۔ چہرے۔۔ پر۔۔ گرتے۔۔ بارش۔۔ کے قطرے۔۔۔۔۔ بھی۔۔ اتنے۔۔ ہی۔۔ پیارے
۔۔ لگ۔۔ رہے۔۔ تھے۔۔۔۔۔ جتنا۔۔ وہ۔۔ بارش۔۔ کے موسم۔۔ میں۔۔ خوش
۔۔ تھی۔۔۔۔۔ اس۔۔ کے چہرے۔۔ پہ۔۔ الگ۔۔ ہی۔۔۔۔۔ خوشی۔۔ تھی
کیسی۔۔ کو۔۔ مانگنے۔۔ کی۔۔ خوشی۔۔۔۔۔

کہتے۔۔ ہیں۔۔ جب بارش۔۔ ہوتی ہے۔۔ تو۔۔ اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے۔۔ ہیں
۔۔ بارش۔۔ کو۔۔ نعمت کہا۔۔ گیا۔۔ ہے

اور۔۔ اس نعمت میں۔۔ جو دعائیں۔۔ مانگیں۔۔ وہ۔۔ ضرور۔۔ قبول۔۔ ہوتی
ہیں۔۔۔

اور۔

میں۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔۔۔۔ اس۔۔ نعمت۔۔ کی بارش میں۔۔
خدا۔۔ سے سارم حسن۔۔ مانگتی۔۔ ہوں۔۔۔

میں۔۔

تجھ سے سارم۔۔ کی لمبی زندگی مانگتی۔۔ ہوں۔ اے میرے۔۔ خدایا۔۔
میرے۔۔ سفر۔۔ میں۔۔ اور۔۔ اس۔۔ سفر کی ابتدا سے لے کر انتہا۔۔ تک
تجھ سے سارم۔۔ کی زندگی مانگتی۔۔ ہوں۔۔ تاکہ۔۔ وہ

ہر۔۔ سفر پر اور ہر سفر کے موڑ پر میرے ساتھ۔۔ رہے۔۔

میرا۔۔ ہمدرد۔۔ بن کے رہے۔۔

میں۔۔ وعدہ۔۔ کرتی۔۔ ہوں۔۔ اس کی۔۔ لائف میں۔۔ جو بھی۔۔ ٹینشنز۔۔ ہیں

۔۔ میں۔۔ سارم کے ساتھ۔۔ ہمیشہ۔۔

رہوں۔۔ گی۔۔ ہمیشہ۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ اپنی۔۔ آنکھیں۔۔ بند۔۔ کی۔۔ ہوئی۔۔ تھی۔۔ اور۔۔ ہاتھ

۔۔ پھیلائے۔۔ دل۔۔ ہی۔۔ دل۔۔ میں۔۔

سارم۔۔ کے لیے۔۔ دعا۔۔ مانگ رہی۔۔ تھی

سب۔۔ لوگ۔۔ جاچکے۔۔ تھے۔۔ شائد۔۔ انہوں۔۔ نے کچھ مانگنا۔۔ ہی نہ۔۔ ہو۔۔
۔۔ اس۔۔ لیے۔۔ کئی لوگ بارش کو بارش۔۔ کی حد۔۔ تک۔۔ پسند۔۔ کرتے۔۔ ہیں۔۔
۔۔

لیکن۔۔ بہت۔۔ سے لوگ ایسے ہوتے ہیں۔۔ ان۔۔ لوگوں۔۔ میں۔۔ سے ایک
۔۔ زویا۔۔ مجیب تھی۔۔ جو۔۔ بارش۔۔ کو۔۔

بے حد۔۔ پسند۔۔ کرتی۔۔ تھی۔۔ اسے لگتا۔۔ تھا کہ بارش کے۔۔ موسم۔۔ میں
۔۔ جو۔۔ دعائیں۔۔ مانگیں۔۔ وہ۔۔

قبول۔۔ ضرور۔۔ ہوتی۔۔ ہے۔۔

وہ۔۔ ایک۔۔ سائنڈ۔۔ پہ۔۔ کھڑا۔۔ اسے۔۔ دیکھ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔

وہ

اسے مسلسل۔۔ دیکھ رہا۔۔ تھا۔۔

اس۔۔ کی۔۔ آنکھیں۔۔ ایک۔۔ جگہ۔۔ پر۔۔ ٹھہری۔۔ تھی۔۔

اور۔۔ اس۔۔ کی آنکھیں۔۔ زویا۔۔ پر ٹھہری۔۔ تھی۔۔۔
چہرے۔۔ میں۔۔ تیرے۔۔ خود کو۔۔ میں۔۔ ڈھونڈو۔۔۔۔۔ دل۔۔ کے درمیان
۔۔ تو۔۔ اب ہے۔۔ اس طرح۔۔ خوابوں۔۔ کو۔۔ بھی۔۔ جگہ۔۔ نہ۔۔ ملے۔۔۔

یہ۔۔ موسم۔۔ کی۔۔ بارش۔۔

یہ۔۔ بارش۔۔ کا۔۔۔۔۔ پانی۔۔

یہ۔۔ پانی۔۔۔۔۔ کی۔۔ بوندیں۔۔

تجھے۔۔ تو ہی۔۔۔ ڈھونڈیں۔۔

یہ۔۔ ملنے۔۔ کی۔۔ خواہش

یہ خواہش پرانی۔۔۔۔۔ ہو

پوری۔۔ تجھی۔۔ سے میری۔۔ یہ۔۔ کہانی

زویا۔۔ کی آنکھیں۔۔ کھولی۔۔ اور۔۔

لیکن۔۔ اس۔۔ کی آنکھیں۔۔ صرف۔۔ سارم۔۔ کو۔۔ ڈھونڈ۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

لیکن۔۔۔ زویا۔۔۔ کو۔۔۔ بارش۔۔۔ میں۔۔۔ نہانے سے کوئی نہیں۔۔۔ روک۔۔۔ سکتا

لگتا۔۔۔ ہے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو بارش۔۔۔ بہت۔۔۔ پسند۔۔۔ ہیں۔۔۔

دانیال۔۔۔ نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کے پہلو۔۔۔ میں۔۔۔ کھڑے ہوتے۔۔۔ کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ پاگل۔۔۔ ہو جاتی۔۔۔ ہے۔۔۔ خود۔۔۔ کو روک نہیں۔۔۔ پاتی

تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی۔۔۔ طرف۔۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ جو۔۔۔

ابھی۔۔۔ تک۔۔۔ بارش۔۔۔ میں۔۔۔ جھوم۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی

ہاں۔۔۔ واقعی۔۔۔ یہ۔۔۔ تو دیکھ رہا۔۔۔ ہے

دانیال۔۔۔ نے کہا

یہ۔۔۔ لڑکی۔۔۔ پاگل۔۔۔ ہو جائے۔۔۔ گی۔۔۔

اگے۔۔۔ بیمار۔۔۔ تھی

سارم۔۔۔ کو فکر۔۔۔ ہوئی۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ اسے۔۔۔ روک نہیں۔۔۔ سکتا۔۔۔ تھا

لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ اسے مسکرا۔۔۔ کر مسلسل دیکھ رہا تھا



کبھی۔۔ تجھ میں۔۔ اتر۔۔

تو۔۔ سانسوں۔۔ سے۔۔ گزروں۔۔

تو آئے۔۔۔۔ دل۔۔ کو راحت۔۔

میں۔۔ ہوں۔۔۔۔ بے۔۔ ٹیخانہ۔۔

پناہ۔۔ مجھ۔۔ کو پانا۔۔۔۔۔

ہے۔۔ تجھ۔۔۔۔ میں۔۔ دے۔۔ اجازت۔۔۔

* نہ کوئی۔۔ درمیان۔۔ ہم دونوں۔۔ ہیں۔۔ یہاں۔۔ پھر۔۔ کیوں۔۔ ہیں۔۔ تو بتا

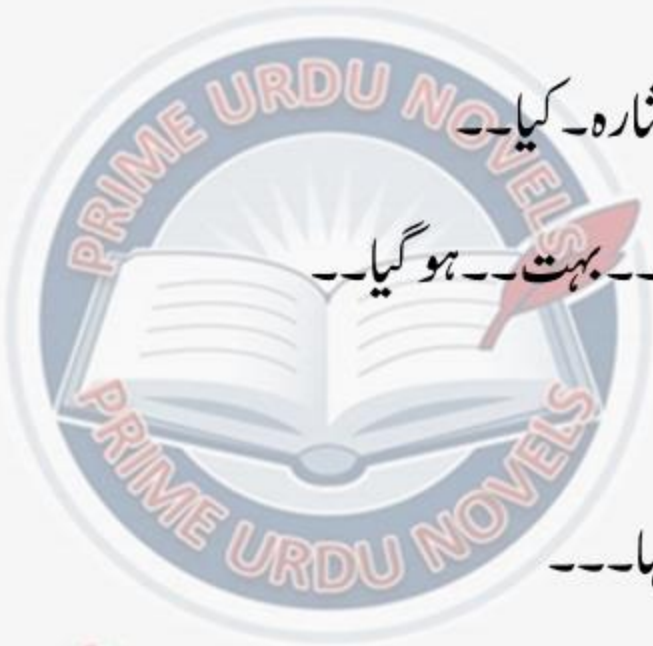
۔۔ فاصلے *

زویا۔۔۔۔ زویا۔۔۔

تانیہ۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ آواز۔۔ دی۔۔۔

جو۔۔ ابھی

تک۔۔ بارش۔۔ میں۔۔ بھیگ رہی۔۔ تھی۔۔۔



زویا۔۔۔ نے مسکراتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کو۔۔۔ اشارہ۔۔۔ کیا۔۔۔

ارے۔۔۔ میری۔۔۔ پاگل۔۔۔ سہلی۔۔۔ واپس۔۔۔ آجا۔۔۔ بہت۔۔۔ ہو گیا۔۔۔

بیمار۔۔۔ ہو جاے۔۔۔ گی۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو۔۔۔ مسکراتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ نے

قہقا۔۔۔ لگایا۔۔۔

وہ۔۔۔ ہنستے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ کتنی۔۔۔ پیاری۔۔۔ لگتی۔۔۔ ہے

سارم نے۔۔۔ دل۔۔۔ میں۔۔۔ سوچا۔۔۔

ہواؤں۔۔۔ سے۔۔۔ تیرا۔۔۔ پتا۔۔۔ پوچھتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ اب۔۔۔ تو آجا۔۔۔ تو۔۔۔ کبھی۔۔۔ سے

پرندوں۔۔۔ کی طرح۔۔۔ یہ۔۔۔ دل۔۔۔ ہے۔۔۔ سفر۔۔۔ میں

تو۔۔۔ ملا۔۔۔ دے۔۔۔ زندگی۔۔۔ سے

* بس۔۔۔ اتنی التجا تو آکے اک دفعہ

جو دل نے نہ-- کہا-- جان-- لے--*--

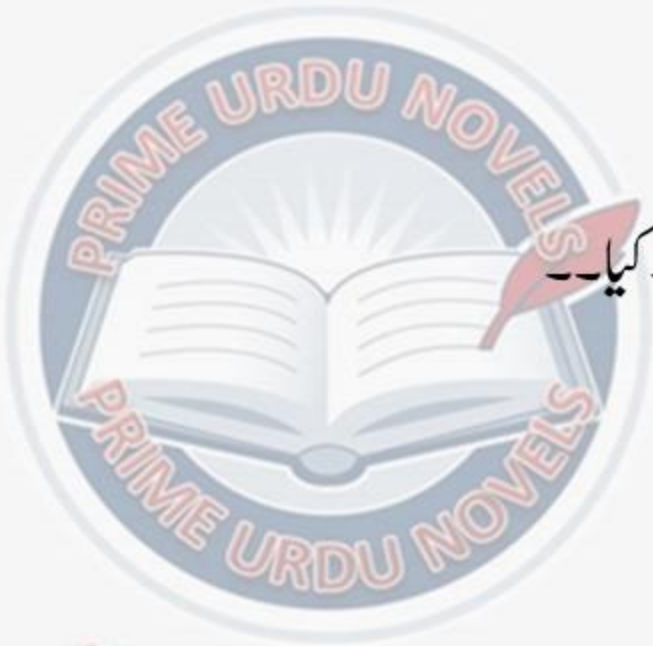
سارم-- کا-- شائد-- دل-- یہی-- کہہ رہا-- تھا-- اور-- زویا-- کا-- تو دل
-- ہمیشہ-- سارم-- کو-- یہی-- کہتا تھا

بارش-- کے-- قطرے-- مدھم-- پڑنے-- لگے-- لیکن-- زویا-- کی-- خوشی
-- مدھم-- نہیں-- ہوئی--

ایک-- منٹ-- میں-- جاتی-- ہوں-- اس-- نے-- ایسے-- نہیں-- آنا--
تانیہ-- نے-- یہ-- کہا-- اور-- اگے-- بڑھنے-- لگی
کہ-- دانیال-- نے-- اسے-- روکا--

رہنے-- دیں-- تانیہ-- تم-- بھیگ-- جاو-- گی--
دانیال-- مسکرایا--

نہیں-- جی-- شکریہ-- ویسے-- بھی-- جو وہ-- بھیگ رہی-- ہے تب سے-- اور
آپ-- کو میری-- فکر کرنے-- کی کوئی ضرورت نہیں



تانیہ۔۔۔ نے چڑتے ہوئے کہا۔۔

کیوں۔۔۔ میں۔۔۔ آپ۔۔۔ کی فکر نہیں۔۔۔ کر سکتا۔۔۔ کیا۔۔

دانیال۔۔۔ پھر سے مسکرایا۔۔

نہیں۔۔۔ بالکل۔۔۔ بھی۔۔۔ نہیں۔۔۔

زویا۔۔۔ ہے میری ریب۔۔۔ فکر کرنے۔۔۔ والی۔۔

آپ۔۔۔ فکر۔۔۔ نہ۔۔۔ ہی۔۔۔ کریں۔۔۔ تو بہتر۔۔۔ ہے

تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ تیور۔۔۔ چڑھائی۔۔۔

ہم۔۔۔ تو۔۔۔ آپ۔۔۔ کی۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔ فکر کریں گے۔۔

جیسے۔۔۔ دانیال۔۔۔ نے کہا۔۔

۔۔۔

غصے۔۔۔ سے۔۔۔ چلی۔۔۔ گئی۔

6 فٹ گھوڑا۔۔۔ کوئی۔۔۔ بھی۔۔۔ موقع۔۔۔ نہیں۔۔۔ چھوڑتا

تانیہ۔۔۔ نے منہ میں۔۔۔ بڑبڑاتے۔۔۔ ہوئے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ خدا۔۔۔ کے لیے۔۔۔ بس۔۔۔ کر جا۔۔۔ اب۔۔۔ تو۔۔۔ دیکھ۔۔۔ بارش۔۔۔ بھی مدھم
۔۔۔ ہو گئی۔۔۔ ہے۔۔۔ تو بھی مدھم۔۔۔ ہو جا۔۔۔

کتنی۔۔۔ دفعہ۔۔۔ کہا۔۔۔ مجھے اکیلے نہ۔۔۔ چھوڑا۔۔۔ کرو۔۔۔ وہ۔۔۔ 6 فٹ لمبا۔۔۔ گھوڑا

۔۔۔ جہاں۔۔۔ اکیلا۔۔۔ دیکھتا۔۔۔ ہے

شروع۔۔۔ ہو جاتا۔۔۔ ہے۔۔۔ دیکھ۔۔۔ نہیں۔۔۔ رہی۔۔۔ تو۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی۔۔۔ طرف۔۔۔ دیکھتے ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔ اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ بس۔۔۔ کیا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ کچھ شرم۔۔۔ کرو۔۔۔ وہ۔۔۔ 6 فٹ گھوڑا۔۔۔ تجھ پہ۔۔۔ اتنا۔۔۔ مرتا ہے

زویا۔۔۔ نے کانپتے۔۔۔ ہوت کہا۔۔۔

ہاہاہاہاہاہاہا۔۔۔ بہت۔۔۔ ہی

گھٹیا۔۔۔ مذاق۔۔۔ تھا۔۔۔۔۔



اف۔۔ میرے۔۔ خدایا۔۔ یہ۔۔ میں۔۔ کیسے بھول۔۔ گئی

تانیہ۔۔ نے۔۔ سر۔۔ پر ہاتھ۔۔ رکھتے ہوئے بولا۔۔

کیا۔۔ ہوا۔۔ کیا۔۔ بھول۔۔ گئی

زویا۔۔ پریشان۔۔ ہوئی

زویا۔۔ یار آج۔۔ بارش۔۔ تھی اور تم۔۔ نے ضرور۔۔ کچھ مانگا۔۔ ہو گا

تانیہ۔۔ نے افسردگی۔۔ سے کہا

تمہیں۔۔ تو پتا ہے۔۔ میں۔۔ کیسے بھول۔۔ سکتی ہوں۔۔ اور آج۔۔ تو ہر گز نہیں

--

تو۔۔ کمبخت۔۔ مجھے نہیں۔۔ بتا سکتی تھی کہ تانیہ۔۔ تم بھی۔۔ کچھ مانگ لو۔۔

تانیہ۔۔ نے پیار۔۔ سے۔۔ ہلکا۔۔ سا۔۔ تھپڑ زویا۔۔ کے کندھے پہ۔۔ رسید۔۔ کیا۔۔

ہاہاہاہا پاگل۔۔ مجھے کیسے۔۔ پتا چلتا۔۔ کہ تو نے دعا مانگی ہے یہ نہیں۔۔

اچھا۔۔ ویسے کیا۔۔ مانگنا۔۔ تھا۔۔ تم۔۔ نے



میں کہا۔

تجھے۔۔ تو پتا ہی ہے۔۔۔ پر آج میں۔۔ نے اس 6 فٹ گھوڑے کے بارے میں

-- دعا مانگنی تھی کہ اللہ مجھ اس-- سے چھٹکارا-- دے دے

تانیہ۔۔۔ نے رونے والے انداز میں۔۔۔ کہا

ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔ دیکھو۔۔ نہ۔۔ اللہ بھی نہیں۔۔ چاہتے۔۔ تھے تم یہ

-- دعا مانگو۔۔ کیونکہ۔۔ انہوں۔۔ نے تمہاری۔۔ قسمت میں۔۔ دانیال۔۔ لکھا

6--

زویا۔۔۔ نے ہنستے ہوئے کہا۔۔۔

ۛۛۛ

بڑی تیز ہے تو اپنے قسمت میں۔۔ اللہ سے سارم لکھوا۔۔ لیا۔۔

اور میری۔۔ قسمت۔۔ میں۔۔ یہ۔۔ یہ۔۔ دانیال۔۔ رہ گیا۔۔ ہے دیکھ لینا۔۔ زویا
۔۔ تم ایک۔۔ دن۔۔ میں۔۔ سلمان۔۔ خان۔۔ جیسا۔۔ ہینڈ سم۔۔ ڈھونڈ۔۔ کر لاؤں
گی۔۔

تانیہ نے خوابوں۔۔ کی۔۔ دنیا میں۔۔ قدم رکھا
اچھا اچھا میری ماں۔۔ اب چلو۔۔ مجھے بہت ٹھنڈ
لگ رہی۔۔ ہے۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ تانیہ کا ہاتھ پکڑا

وہ۔۔

تو مجھے پتا تھا۔۔ اب تمہیں۔۔ ٹھنڈ لگنی ہے اور زکام۔۔ بھی
کتنی دفع۔۔ کہا۔۔ ہے کم نہایا۔۔ کرو۔۔
تانیہ۔۔ نے بھی۔۔ زویا۔۔ کا۔۔
ہاتھ۔۔ پکڑا۔۔



جیسے۔۔ جیسے وہ آگے جارہی تھی۔۔ زویا۔۔ کو
زکام۔۔ لگ گیا۔۔ اور وہ مسلسل۔۔ کانپ رہی تھی
جیسے۔

سارم نے اسے دیکھا۔۔

اس

نے۔۔ زویا۔۔ کو کال۔۔ ملائی۔۔

تانیہ۔۔ میرا۔۔ فون۔۔ پکڑا۔۔

تانیہ۔۔ نے۔۔ بھگ سے فون۔۔ نکالا۔۔

زویا۔۔ سارم۔۔ کی۔۔ کال۔۔ ہے

جیسے تانیہ۔۔ نے بتایا۔۔

زویا۔۔ چونکی

سارم۔۔ کی۔۔ وہ بھی اس ٹائم۔۔ خدا خیر کرے



زویا۔۔۔ نے گھبراتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ فون۔۔۔ کان۔۔۔ پہ۔۔۔ لگایا۔۔۔

جی۔۔۔ اسلام و علیکم۔۔۔

جیسے زویا۔۔۔ نے کہا۔۔۔

کوئی۔۔۔ فون۔۔۔ میں۔۔۔ بولا۔۔۔ ایسا۔۔۔ لگ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ کوئی۔۔۔ بہت۔۔۔ پریشان

تھا۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔

گھر۔۔۔ جاتے ہی۔۔۔ میڈیسن۔۔۔ لیں۔۔۔ میرے۔۔۔ کمرے۔۔۔ میں۔۔۔ بکس۔۔۔ پڑا

۔۔۔ ہوا۔۔۔ ہے۔۔۔ امی۔۔۔ سے کہہ دیجیے۔۔۔ گا

وہ آپ۔۔۔ کو دے دیں۔۔۔ گی۔۔۔

اور۔۔۔ پلیز۔۔۔ زویا۔۔۔ کوئی۔۔۔ ایسے۔۔۔ پاگلوں۔۔۔ کی۔۔۔ طرح۔۔۔ نہاتا۔۔۔ ہے

بارش۔۔۔ میں۔۔۔

پتا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION



بھی ہے۔ تم۔ اتنی جلدی۔ بیمار۔ ہو جاتی ہو۔ لیکن۔ اپ۔ ہیں۔۔

جو سمجھتی نہیں۔ پلینز۔ گھر میں۔ جاتے میڈیسن۔ لیں۔۔

سارم۔ تب سے مسلسل

بول۔ رہا۔ تھا۔ پھر وہ۔ اچانک۔ رکا۔ شائد وہ۔ کچھ زیادہ۔ بول۔ گیا

۔۔ تھا

زویا۔ وہی۔ خاموش۔ کھڑی۔ تھی۔ اس۔ میں۔ ہمت نہیں۔ ہو رہی

۔۔ تھی۔ کہ وہ۔ سارم۔ سے کچھ۔ پوچھے

کیا۔ واقعی۔ سارم۔ کو۔ میری۔ فکر ہے۔ میں۔ کوئی۔ خواب۔ دیکھ رہی

۔۔ ہوں۔ یا۔ یہ۔ حقیقت۔ ہے۔

زویا۔ ساکت کھڑی۔ تھی۔

جی۔۔

شکریا



زویا۔۔۔ نے یہ کہتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ فون۔۔۔ بند۔۔۔ کیا
جیسے۔۔۔ فون۔۔۔ بند ہوا۔۔۔ تانیہ۔۔۔ نے بے چینی۔۔۔ سے پوچھا۔۔۔
کیا۔۔۔ کہا۔۔۔ سارم۔۔۔ نے۔۔۔
زویا۔۔۔ بے اختیار۔۔۔ مسکرا دی

بیٹا۔۔۔ کوئی۔۔۔ حال۔۔۔ ہے۔۔۔ اپنی۔۔۔ طرف۔۔۔ دیکھو۔۔۔ کیسے کانپ۔۔۔ رہی۔۔۔ ہو۔۔۔
اور۔۔۔ زکام۔۔۔ بھی۔۔۔ لگ گیا۔۔۔ ہے۔۔۔
ثمرین۔۔۔ نے چائے۔۔۔ کا کپ۔۔۔ زویا۔۔۔ کی جانب بڑھایا۔۔۔
اچھا ایسا۔۔۔ کرو۔۔۔

یہ۔۔۔ چائے۔۔۔ ساتھ۔۔۔ کمرے میں۔۔۔ لے۔۔۔ جاو۔۔۔
اور۔۔۔ ساتھ۔۔۔ سارم۔۔۔ کا
کمرہ۔۔۔ ہے



وہی۔۔ اس۔ کی الماری۔۔ میں۔۔ میڈیسن۔۔ بکس۔۔ پڑا۔۔ وہاں۔۔ سے میڈیسن
لے لو۔۔

ثمرین۔۔ نے زویا۔۔ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
جی۔۔

زویا۔۔ مسکرائی۔۔

اور۔۔ اوپر۔۔ کی۔۔ جانب۔۔ بڑھی۔۔

وہ۔۔ کمرے۔۔ کے اندر داخل۔۔ ہوئی۔۔ اس نے چائے۔۔ کا کپ۔۔ ٹیبل۔۔ پہ

۔۔ رکھا۔۔

اور۔۔

میڈیسن۔۔ بکس۔۔ نکالا۔۔

اور۔۔ میڈیسن۔۔ کھائی

وہ۔۔۔ سارم۔۔ کے کمرے میں۔۔ ہی۔۔ بیٹھ۔۔ گئی۔۔۔



ابھی

وہ۔۔ میڈیسن۔۔ کھانے کے بعد۔۔ آگے بڑھنے۔۔ لگی تھی۔۔ کہ

اسے ہلکا۔۔ سا۔۔ چکر۔۔ آیا۔۔

اس۔۔ نے اپنے آپ۔۔ کو سنبھلا۔

اور۔۔ سارم۔۔ کے بیڈ۔۔ پہ۔۔ لیٹ گئی۔۔

کب سوئی۔۔

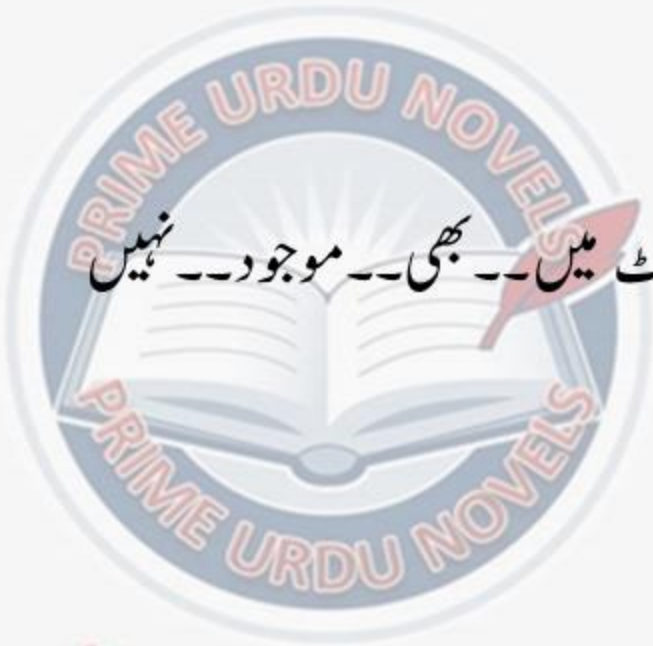
اسے۔۔ پتا۔۔ ہی نہیں۔۔ چلا۔۔

زویا۔۔ کے۔۔ فون۔۔ کی۔۔ گھنٹی۔۔ بج۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

زویا۔۔ کی آنکھ کھولی۔۔

اس۔۔ نے۔۔ فون۔۔ اٹھایا۔۔

اور۔۔ فون۔۔ پر۔۔



کوئی۔۔

اجنبی۔۔ سا۔۔ نمبر تھا۔۔ جو اس۔۔ کی۔۔ کال۔۔ لسٹ میں۔۔ بھی۔۔ موجود۔۔ نہیں
تھا۔۔

یہ۔۔ کس۔۔ کا نمبر۔۔ ہے۔۔ کون۔۔ ہے۔۔ یہ

زویا۔۔ نے۔۔ دل۔۔ میں۔۔ سوچا

فون۔۔۔۔۔ پہ مسلسل۔۔ گھنٹی۔۔۔۔۔ بج۔۔ رہی تھی۔۔

زویا۔۔۔ ہاتھ میں۔۔ فون میں لیے سوچ رہی۔۔ تھی کہ۔۔

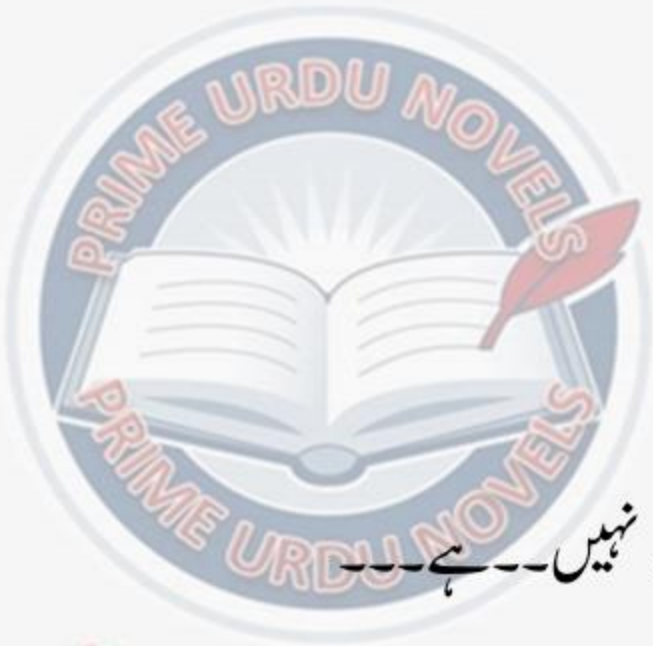
کون ہو سکتا ہے؟

نہ۔۔ تو کوئی۔۔ کسی بھی رشتہ دار میں سے کیسی۔۔ کا نمبر ہے

چلو۔۔ جو بھی ہے دیکھتی ہوں

زویا

نے ہمت باندھی۔۔ اور۔۔۔ اپنے نازک ہاتھوں کی انگلی۔۔ سے



فون کال۔۔ کو پریس کیا
جی اسلام و علقیم کون؟

زویا۔۔ نے فون اٹھاتے ہی۔۔ سوال کیا

مس زویا۔۔ ابھی۔۔۔ یہ۔۔ جان پہچانے کا وقت نہیں۔۔ ہے۔۔

فون میں سے ایک رعب دار آواز آئی

کیا۔۔ مطلب؟

اور اور آپ ہیں کون آپ کو میرے نام کا کیسے پتا چلا۔۔۔۔

وہ آپ۔۔ کو سب پتا چل جائے۔۔ گا

فل حال۔۔

آپ کو سارم حسن۔۔۔ بلا۔۔ رہیں۔۔ کوئی ارجنٹ بات کرنی ہیں۔۔ انہوں نے آپ

سے

اس۔۔ آدمی۔۔ نے بے چینی بڑھاتے ہوئے کہا

جی۔۔ اگر۔۔ سارم۔

نے مجھ سے ملنا ہے تو وہ خود بھی مجھ

سے کہہ سکتیں ہیں جہاں تک میرا خیال ہے۔۔ وہ فون۔۔ یوز کرتے ہیں۔۔ اور

اگر انہوں نے مجھے بلایا

ہے۔۔ تو وہ خود مجھے فون کر کے بلا سکتے ہیں۔۔۔

زویا نے۔۔ ساری۔۔ وضاحت دی۔۔۔

مجھے پتا تھا آپ یہی۔۔ کہے گے۔۔ لیکن ان کی طبعیت۔۔۔ ناساز ہے

ان میں بات کرنے کی قوت نہیں۔۔

اسلیے آپ کو بلا رہے ہیں۔۔

اور ہاں ان کے فون پر کال مت کیجیے گس ان کا فون بند ہیں

اگر آپ آنا نہیں چاہتی تو مجھے بتا دیں میں۔۔ سارم کو کہہ دیتا ہوں

اس۔۔ آدمی۔۔ نے کھیل۔۔۔۔۔ کا۔۔ پہلا داو۔۔ کھیلا۔۔

کیا؟

کیا ہوا ہے سارم کو۔۔۔

آپ۔۔ مجھے بتا سکتے ہیں۔۔ ابھی آپ لوگ کہاں۔۔ ہیں۔۔

زویا۔۔ نے بے چینی۔۔ حالت میں ہڑبڑاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

اس آدمی۔۔ نے۔۔ زویا کو سارا۔۔ ایڈریس۔۔ سمجھایا۔۔۔

مغرب کی آذان ہونے میں۔ وقت تھا

وہ۔۔ گھر میں۔۔ خالہ۔۔ سے

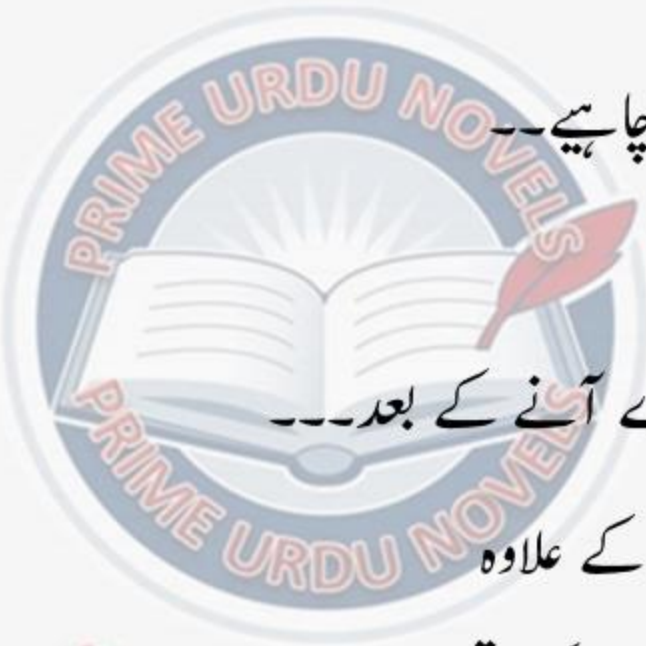
دوست۔۔ سے ملنے کے بہانے۔۔ نکلی

کیونکہ۔۔ وہ خالہ کو پریشان نہیں۔۔ دیکھنا چاہتی۔۔۔

کہ سارم بیمار ہے

وہ کیسی۔۔ ہوٹل۔۔ میں۔۔ پہنچی۔۔

جیسے زویا۔۔۔ ہوٹل پہنچی۔۔



کیا۔۔ سارم یہاں ہے۔۔ اسے تو ہو سپٹل ہونا۔۔ چاہیے۔۔
لیکن۔۔ وہ یہاں۔۔ کیا کر رہے ہیں
شائد زویا میرا انتظار کر رہے ہوں۔۔ شائد میرے آنے کے بعد۔۔
وہ جائیں۔۔ زویا۔۔ کو اس وقت سارم کی خیریت کے علاوہ
اور۔۔ کچھ نہیں۔۔ سوچ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ اسے بس سارم کی فکر تھی
خدا۔۔ کرے۔۔۔۔ تجھے ہماری۔۔ عمر لگ جائے۔۔۔۔
اگر تجھے کچھ ہو اس سے پہلے۔۔۔۔ ہمیں۔۔ کچھ ہو جائے۔۔
۔۔ زویا۔۔ کی نظریں۔۔۔۔ وہاں پہ بیٹھے۔۔۔۔ تمام لوگوں۔۔۔۔ سے انجانی۔۔ تھی
وہ کہا آئی تھی۔۔ اور اس۔۔ جگہ۔۔ کیوں آئی تھی۔۔
اس کا مقصد سارم۔۔ تھا
لیکن۔۔ اسے سارم۔۔ کہی۔۔ نہیں۔۔ مل رہا۔۔ تھا۔۔
اس انجان۔۔ نگری



میں۔۔ اس کی آنکھیں۔۔۔ سارم کو نہ تلاش کر پائی۔ وہ
پریشان۔۔ ہوئی۔۔

کہاں۔۔ ہے سارم۔۔

دکھائی۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ دے رہے۔۔

زویا۔۔ بے چینی۔۔ کی حالت۔۔ میں اپنے ہاتھوں کو مسل۔۔ رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔ وہاں۔۔ بیٹھے۔۔۔ ہر شخص سے نا آشنا۔۔ تھی۔

کہاں۔۔ ہے سارم۔۔ اللہ۔۔ سب ٹھیک تو ہے نہ۔۔۔

زویا۔۔ کا دل۔۔ گبھرایا۔۔

کہ۔۔ پیچھے۔۔ کیسی۔۔ نوجوان۔۔ نے۔۔ ان کا نام پکارا۔۔۔

آیے۔۔ مس۔۔ زویا آپ۔۔ کا انتظار تھا۔۔۔

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ اس۔۔ نوجوان کی آواز سنی۔۔

وہ۔۔ پلٹی۔۔۔



آپ ؟

آپ یہاں۔۔ کیسے ؟

زویا۔۔۔۔۔

زین۔۔ کو دیکھ کر۔۔ پوری طرح چونک گئی

جی ہم کیوں۔۔ آپ۔۔ کو خوشی نہیں۔۔ ہوئی

زین۔۔۔۔۔ نے

طنز۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ وہ وہ میں۔۔

سارم لے لیے آئی ہوں۔۔

ان۔۔ کے کیسی۔۔ دوست نے کال کی تھی کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ اپ

کا انتظار کر رہیں۔۔ لیکن۔۔۔

وہ کہی۔۔ نظر نہیں۔۔ آرہے



ایک۔۔ منٹ

کہی۔ آپ۔۔ نے تو مجھے۔۔ کال۔۔ نہیں
کی

زویا۔۔ نے

زین کی۔۔ طرف سوال کیا

ہاہاہاہا۔ آپ۔۔ کافی سمجھدار ہیں۔۔ جی میں نے ہی کال کی تھی آپ کو

کیوں کیا ہوا؟

زین۔۔ نے سوال کو مزید الجھایا

کیا مطلب کیا ہوا۔۔

زین۔۔ آپ۔۔ نے ہی تو مجھے کہا ہے کہ سارم یہاں ہیں۔۔ کہاں ہے وہ۔۔ اور

آپ ایسے کیسے ریلکس۔۔ بیٹھے ہیں۔۔

کہاں۔۔ ہے سارم۔۔ بتائیں مجھے



زویا۔۔۔ نے غصے والے انداز میں کہا
آپ۔۔۔ کو سارم کی بہت فکر ہے۔۔۔
مس زویا۔۔۔

اور جو ہم۔ اتنی دیر سے آپ کا انتظار کر رہے تھے اس کا کیا

زین۔۔۔ نے چیر۔۔۔ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔

یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ بکو اس ہے مسٹر زین۔۔۔ سیدھی۔۔۔ طرح بتائیں۔۔۔ سارم۔۔۔ کہا۔۔۔ ہے

۔۔۔

زویا۔۔۔ نے اب غصے سے کہا

کاڈاون۔۔۔ مس زویا۔۔۔ آپ تو غصہ ہو گئی۔۔۔ اتنی بھی کیا۔۔۔ جلدی۔۔۔ ہے۔۔۔

آیے۔۔۔ کچھ دیر ہمارے۔۔۔ ساتھ بیٹھیے۔۔۔

چاے۔۔۔ وغیرہ۔۔۔ پیے۔۔۔ پھر بات۔۔۔ کرتے۔۔۔ ہیں۔۔۔ سارم کی

زین نے زویا۔۔۔ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔۔



آپ۔۔ مجھے بتا رہے۔۔ ہیں۔۔ یہ۔۔ میں۔۔ خود۔۔ پتا لگواؤں۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ زین۔۔ کی جانب۔۔ انتہائی۔۔ غصے سے دیکھا۔۔

آپ

۔ کو بہت فکر ہو رہی ہے سارم کی۔۔

اور۔۔ میرا کیا۔۔

جو۔۔ اتنے مہینوں۔۔ سے آپ۔۔ سے ملنے کے لیے منتظر ہوں۔۔

زین۔۔ نے کھڑے ہوتے کہا

کیا۔۔ کیا۔۔ کہا۔۔

آپ۔۔ کیا۔۔ کہہ رہے۔۔ ہیں اور مطلب کیا۔۔

ہے آپ کی باتوں۔۔ کا

زویا۔۔ کو۔۔ سمجھ نہ آئی

مطلب۔۔ یہ کے

زویا۔۔ مجیب۔۔ زین۔۔ احمد۔۔ آپ سے بے پناہ محبت کرتے۔۔ ہیں۔۔
اور آج۔۔ آپ۔۔ کو یہاں میں نے اپنی دل۔۔ کی بات کرنے کے لیے بلایا
ہے۔۔

زین نے مسکراتے ہوئے کہا
کیا؟

کیا کہاں۔۔۔ محبت۔۔ مجھ سے۔۔۔ یہ۔۔ کیا پاگلوں۔۔ والی۔۔ بات کر رہیں۔۔ ہیں۔۔

آپ۔ رہنے دیں۔۔ میں۔۔ خود سارم کو دیکھ لیتی ہوں۔۔
زویا۔۔ یہ کہتے ہوئے پلٹی کہ زین نے اس کا ہاتھ

پکڑ کر اپنی

طرف۔۔ دھکیلا۔۔

یہ۔ کیا۔۔ سارم۔۔ سارم۔۔ لگا رکھا۔۔ ہے تم



نے

تمہیں۔۔۔ سمجھ نہیں۔۔۔ آرہی میں۔۔۔ کیا کہہ رہا۔۔۔ ہوں۔

اور۔۔۔ ہاں۔۔۔ سارم۔۔۔ کوئی۔۔۔ بیمار نہیں۔۔۔ ہوا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔ سن لیا۔۔۔ تم نے۔۔۔

سارم۔۔۔ سارم۔۔۔ کیوں اسکی اتنی فکر کر رہی ہو

زین۔۔۔ نے زویا۔۔۔

کا۔۔۔ ہاتھ کو۔۔۔۔۔ زور سے پکڑا

کیونکہ۔۔۔ زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔ سارم۔۔۔ حسن سے محبت کرت ہے۔ سن

لیا آپ نے۔۔۔ اور وہ ان۔۔۔ کے علاوہ اور کیسی۔۔۔ کی نہیں

آپ۔۔۔ نے سوچ بھی کیسے لیا۔۔۔

زویا۔۔۔ نے اپنا۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ چھڑاتے ہوئے۔۔۔ زین سے کہا۔۔۔

واہ۔۔۔ واہ۔۔۔ بہت۔۔۔ تیز۔۔۔ نکلی۔۔۔۔۔ پیار۔۔۔ کرنے کے دعوے۔۔۔ مجھ سے بھی کرو



اور۔۔ سارم۔۔ ست محبت بھی۔۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں۔۔ تمہارے۔۔۔ وہ
وہ۔۔ لیٹر ہو تمہیں آتے تھے۔۔۔ وہ میں۔۔ بھیجتا تھا۔۔۔
اگر۔۔۔ تم۔۔۔ مجھ سے پیار نہیں کرتی۔ تو
وہ لیٹر۔۔۔ کیوں۔۔۔ رکھتی۔۔۔ تھی اپنے پاس۔۔۔
زین۔۔۔

نے۔۔ شدید غصے میں۔۔ کہا

او اچھا۔۔۔ تو وہ لیٹر

آپ۔۔۔ بھیجتے۔۔۔

تھے۔۔۔

مجھے۔۔ پہلے۔۔ ہی لگتا تھا کہ سارم تو ایسی گھٹیا۔۔

حرکت نہیں۔۔ کر سکتے۔۔ اگر۔۔۔ آپ۔۔ اپنی۔۔ بات پر غور۔۔ کریں۔۔

آپ۔۔ مجھے۔۔ لیٹر۔۔ بھیجتے۔۔ تھے۔۔ کس۔۔ نام۔۔ سے۔۔

اپنا۔۔ نام۔۔ لکھتے۔۔ تھے آپ۔۔۔
نہیں۔۔ نہ۔۔۔

تو۔۔ کیسی۔۔ محبت۔۔ ہے آپ۔۔ کی۔۔ نام۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ لکھتے۔۔ تھے
۔۔ ڈرتے تھے۔۔ نہ۔۔ اسلیے کہ آپ۔۔ مجھ سے۔۔۔ پیار۔۔ کرتے نہیں۔۔ تھے
اگر۔۔ اتنے بڑے۔۔۔

عاشق۔۔ ہو۔۔۔

تو آج۔۔ بھی اپنا۔۔ نام۔۔ لے کے بلاتے۔۔ کیوں۔۔ سارم۔۔ کا نام۔۔ لے کر
بلا یا۔۔۔

اسلیے۔۔ میں۔۔ نے ہر لیٹر میں۔۔۔

آپ۔۔ کو نہیں۔۔۔

سارم۔۔ کو سوچا۔۔ تھا۔۔۔

میں۔۔ لیٹر۔۔ اسلیے پڑتی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ مجھے لگتا تھا کہ سارم۔۔ نے لکھا ہے

اور۔۔ آج

بھ میں۔۔ صرف او صرف

سارم۔۔ حسن کی محبت میں۔۔ آئی۔۔ نہ کے آپ۔۔ کے کہنے پر

سن۔۔ لیا۔ آپ۔۔ نے

اور۔۔ اگر۔۔ آئندہ۔۔ مجھے کال۔۔ کرنے کی کوشش۔۔ بھی کی۔ یا۔۔

مجھے کوئی۔۔ ایسی۔۔ ویسی۔۔ بات۔ کی

تو۔۔

میں۔۔ بول۔۔ جاؤں۔۔ گی۔ کہ آپ۔۔ سارم۔۔ کے دوست ہیں۔۔

زویا۔۔ نے کہاں۔۔ اور وہ آگے بڑھنے۔۔ لگی۔

کہ پھر رکی۔۔ اور

زین کی طرف۔۔ دیکھا جو وہی۔۔ خاموش۔۔ کھڑا تھا۔۔

اور۔۔ ہاں۔۔ ایک۔ اور بات۔۔ اپنے دماغ میں۔۔ بٹھالیں۔۔

کہ۔۔ میں۔۔ صرف۔۔ سارم۔۔ حسن۔۔ کی ہوں۔۔ اور۔۔ کیسی۔۔ کا۔۔ مجھ پہ۔۔
کوئی۔ حق نہیں۔۔

زونا۔۔ نے کہا۔۔ اور۔۔ وہ چل۔۔ دی

زویا۔۔ خاموش۔۔ لیٹی۔۔ تھی۔۔ اسے یقین نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔۔ کہ

زین۔۔ ایسا۔ کر سکتا ہے۔۔ اس کو تو میں۔ بہت۔۔ اچھا سمجھتی تھی یہ۔۔ اس قدر

۔۔ گھٹیا۔۔ نکلے۔۔ گا یہ۔۔ میں۔۔ نے کبھی۔۔ نہیں۔۔ سوچا۔۔

سارے۔۔ لیٹر۔۔ شکر۔۔ ہے

یا خدا یا۔۔ میں۔۔ نے لیٹر کے بارے میں۔۔ سارم سے نہیں۔۔ پوچھا۔۔

ورنہ۔۔ بہت۔۔ گریہ۔۔ ہو جانی۔۔ تھی

زویا۔۔ کے حواس۔۔ بالکل۔۔ سن۔۔ تھے ایسا لگ رہا تھا۔۔ کہ۔۔ وہ

کیسی۔۔ گہری۔ سوچ میں۔۔ ڈوبی۔۔ ہو۔۔



خالہ۔۔۔ آج۔۔ ہفتہ۔۔ ہیں۔۔ نہ سارم۔۔ ابھی تک نہیں۔۔ آئے
زویا۔۔ نے کچن۔۔ میں۔۔ کھڑے۔۔ ہوتے۔۔ ثمرین سے
پوچھا۔۔

ہاں۔۔ بیٹا۔۔ اس نے بتایا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ آج۔۔ تھوڑی
لیٹ آئے۔۔ گا

اچھا۔۔ تم۔۔ یہ۔۔ مجھے پانی پکڑنا۔۔

زویا۔۔ نے پانی کی بوٹل۔۔۔ فریزر۔۔ سے نکالی

اور۔۔ گلاس۔۔ میں۔۔ پانی

ڈالا۔۔۔

ثمرین نے کے قریب گئی

خالہ آپ۔۔ سے ایک بات پوچھوں

زویا۔۔ نے



پانی کا گلاس۔۔

ثمرین۔۔ کو پکڑاتے

ہوے۔۔ کہا

ہاں۔۔ ہاں۔۔ پوچھو۔۔ کیا۔۔ پوچھنا۔۔ ہے

ثمرین۔۔ نے پانی۔۔ پیتے ہوئے کہا

وہ

وہ

خالہ۔۔

زویا۔۔ ہچکچائی

ہاں۔۔ بولو۔۔

ثمرین۔۔ نے حوصلہ۔۔ دیا۔۔

وہ۔۔ خالہ۔۔ خالوں۔۔



کہاں۔۔ ہیں۔۔

میرا۔ مطلب۔۔ وہ یہاں۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔

آتے۔۔

وہ۔ آپ۔۔

سے سارم سے۔۔ ایک بار۔۔ ملنے نہیں آئے۔۔ میں۔۔ چھوٹے ہوتے۔۔ سے اب

۔۔ جوان ہو گی۔۔ ہوں۔۔

میں۔۔ نے

آج۔۔ تک۔۔ ان۔۔ کے بارے میں۔۔ نہیں سنا۔۔ میں۔۔ نے کئی۔۔ بار۔ امی سے

بھی پوچھس۔۔ لیکن۔۔ وہ بھی چپ رہتی۔۔

خالہ آپ۔۔ بتائیں۔۔ نہ کیا۔۔ ہوا تھا۔۔

زویا۔۔ نے پریشانی۔۔ سے۔۔ ثمرین۔۔ کی جانب دیکھا۔۔

جیسے۔۔ ثمرین۔۔ نے سنا۔۔ وہ بالکل۔۔ خاموش۔۔ ہو گئی

اس۔۔ کی آنکھوں میں۔۔ بے اختیار آنسو آنے لگے ایسا لگ رہا تھا۔۔ کہ ان کا
برسوں۔۔۔ پر ابا۔۔ دیا۔۔ زخم۔۔ پھر سے کیسی۔۔ نے خوریدا۔۔ ہو
خالہ۔۔ آپ چپ۔۔ کیوں۔۔ ہیں۔۔ بتائیں۔۔ نہ
جیسے۔۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔۔

میں۔۔ تمہیں۔۔ بتاتا۔۔ ہوں۔۔ وہ۔۔ کہاں۔۔ گئے۔۔۔ تمہیں۔۔ پوچھنے کا شوق
ہے۔۔ نہ او میں۔۔ بتاؤں۔۔ تمہیں۔۔ وہ کہاں

ہے

سارم۔۔ نے۔۔ انتہائی۔۔ غصے۔۔ میں۔۔ زویا۔۔ کی کلائی۔۔ پکڑی۔۔
سارم۔۔ بیٹا۔۔ رہنے۔۔ دو

ثمرین۔۔ نے روتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔۔

نہیں۔۔ امی۔۔ آپ۔۔ پلیز۔۔ بیچ میں۔۔ مت آئے۔۔ گا۔۔۔



سارم۔۔۔ نے شمرین۔۔۔ کو ٹوکا۔۔۔ اور۔۔۔ زویا۔۔۔ کا۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ پکڑتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ اسے
۔۔۔ دھکیلتا۔۔۔ ہوا۔۔۔

اپنے کمرے میں۔۔۔ لایا۔۔۔۔۔

اب۔۔۔ بتاؤ۔۔۔ کیا۔۔۔ پوچھنا۔۔۔ چاہتی۔۔۔ ہو۔۔۔ تم۔۔۔

بتاؤ۔۔۔ زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔

بولتی۔۔۔ کیوں۔۔۔ نہیں

سارم۔۔۔ نے اس۔۔۔ قدر غصے۔۔۔ سے کہا۔۔۔

کہ۔۔۔ زویا۔۔۔

پوری۔۔۔ طرح ڈر۔۔۔ کے مارے۔۔۔ پیچھے ہٹ گئی

وہ

وہ میں

زویا۔۔۔ نے اٹکتے ہوئے کہا۔۔۔ لیکن اس سے بولا نہیں۔۔۔ جا رہا تھا۔۔۔



کیا۔۔۔ میں۔۔۔ بولو۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو چھنا۔ ہے

یہی۔۔۔ پوچھنا۔۔۔ ہے نہ

کہ۔۔۔ میرے۔۔۔ باپ۔۔۔ نے میری ماں۔۔۔ کو۔۔۔ کیوں۔۔۔ چھوڑا۔۔۔

اس۔۔۔ نے دوسری شادی۔۔۔ کس لیے کی۔۔۔

یہی۔۔۔ ہو چھنا۔۔۔ ہے نہ تمہیں

زویا۔۔۔ روتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ نفی میں۔۔۔ سر ہلا رہی تھی۔۔۔

سارم۔۔۔ اس کے نزدیک۔۔۔ آیا۔۔۔

زویا۔۔۔ مجیب آج۔۔۔ تمہاری وجہ سے میری ماں۔۔۔ کے آنکھوں۔۔۔ میں۔۔۔ آنسو

۔۔۔ آئے۔۔۔ ہیں۔۔۔

ہر۔۔۔ چیز۔۔۔ تھم۔۔۔ گئی

کمرے۔۔۔ میں۔۔۔ ہر طرف۔۔۔ خاموشی۔۔۔ تھی۔۔۔

ایسا۔۔۔ لگ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ سب بے جان۔۔۔ چیزیں۔۔۔ بھی

سارم۔۔۔ کے غصے۔۔۔ کے آگے۔۔۔ ہار مان گئی۔۔۔ تھی۔۔۔

زویا۔۔۔ کی آنکھوں۔۔۔ میں انسو۔۔۔ رواتھے۔۔۔ اس کی سانسیں۔۔۔ اور دل زور
زور۔۔۔ سے دھڑک۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا

وہ۔۔۔ سارم۔۔۔ کے۔۔۔ غصے۔۔۔ کے آگے۔۔۔ بالکل۔۔۔ خاموس۔۔۔ تھی

اس۔۔۔ میں۔۔۔ اتنی۔۔۔ ہمت۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو رہی تھی کہ اس کو وضاحت۔۔۔ دے
سکے۔۔۔

آج۔۔۔ تمھاری۔۔۔ وجہ سے۔۔۔ میری ماں۔۔۔ کی آنکھوں میں آنسو۔۔۔ آئے ہیں۔۔۔
تمھیں۔۔۔ پتا بھی ہے تم نے کیا کیا ہے؟

اتنے سال۔۔۔

اتنے سال۔۔۔ میں۔۔۔ نے اسی کوشش میں۔۔۔ گزارے۔۔۔ کہ

امی۔۔۔ کی آنکھوں۔۔۔ میں انسو۔۔۔ دوبارہ نہ آئے۔۔۔

امی۔۔ کی آنکھیں۔۔ اس شخص کو یاد کر کے نہ بھیگے جس نے مجھے اور میری
۔۔ ماں۔۔ کو دس سال پہلے در در کی ٹھوکرے کھانے۔۔ کے لیے
چھوڑ دیا۔۔ تھا۔۔

جنہوں۔۔ نے۔۔ میری ماں کو اور مجھے۔۔ اتنے سال درد دیا۔۔ تھا۔۔ جس کے
وجہ سے میری ماں کو اتنا سب کچھ سہنا پڑا۔۔

لیکن۔۔ تمہیں۔۔ کیا۔۔ پتا۔۔ تم۔۔ لوگ مرحم لگانے کی بجائے۔۔ ان زخموں۔۔ کو
اور گہرا کرتے ہو۔۔

تم۔۔ نے۔۔ آکر۔۔ کچھ سوچے۔۔ سمجھے بغیر۔۔ بات کر دی۔۔ کیونکہ۔۔ وہ
۔۔ کون سا۔۔ تمہارے ساتھ ہوا تھا۔۔

سارم۔۔ زویا۔۔ کے قریب۔۔ کھڑا۔۔ تھا اس کی آنکھیں۔۔ سرخ۔۔ ہو گی
۔۔ تھی۔۔

اس۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ بے اختیار اگے۔۔

شاید۔۔ ماضی میں۔۔ ملے۔۔ وہ۔۔ زخم۔۔ اتنا۔۔ گہرا۔۔ تھا۔ کہ
اس۔۔ کی آنکھیں۔۔۔۔ وہ سب برداشت نہ کر پائی۔۔۔
میں۔۔ نے اتنے۔۔ سالوں میں اتنی۔۔ کوشش۔۔ کی میری ماں۔۔ کو اس شخص کی یاد
دوبارہ۔۔۔ نہ آئے۔

ان۔۔ کو اس شخص کے دیے ہوئے زخم اور درد دوبارہ تازہ نہ ہوں
اور۔۔ تم نے

کیا کیا۔۔

تم نے

ایک منٹ میں۔۔

میری اتنے سالوں کی کوشش کو ناکام کر دیا۔ تم نے ایک سکینڈ میں میری ماں کو
وہ سب کچھ یاد کرنے میں وہ سب کچھ سوچنے میں مجبور کر دیا۔ اس شخص کے
دیے ہوئے زخموں اور درد کو تم نے

پھر سے اچھالا۔

تم پاگل تو آگے تھی لیکن اس قدر پاگل۔۔ نکلوں۔۔ گی یہ میں۔۔ نے کبھی
۔۔ نہیں سوچا۔۔ تھا۔۔

تمہیں۔۔ یہ سب کچھ پہلے۔۔ پتا۔۔ بھی۔۔ تھا۔۔

خالہ حسرت نے۔۔ تمہیں۔۔ پہلے بھی۔۔ بتایا ہو گا لیکن۔۔۔ پھر یہ۔۔ پوچھنے کی
وجہ۔۔۔

۔۔ بتا۔۔ سکتی۔۔ ہو تم۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف۔۔ غصے سے دیکھتے ہوئے کہا۔۔

س س س س سارم۔۔ میرا۔۔ یہ مطلب نہیں۔۔ تھا اور۔۔۔

زویا۔۔ کی آواز ہلک۔۔ سے۔۔ نہیں۔۔ نکل رہی تھی۔۔۔

ایسا۔۔ لگ رہا تھا کہ وہ بولنا چاہ رہی ہو لیکن۔۔ اس سے بولا۔۔ نہیں۔۔ جارہا

۔۔ تھا۔۔ سارم کے غصے کا خوف اس قدر شدید۔۔ تھا۔۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

تو۔۔ کیا مطلب۔۔ تھا۔ تمہارا۔۔ بولو۔۔

کیوں۔۔ کیوں۔۔ میں نے پہلے دن۔۔ تمہیں۔۔ نہیں۔۔ روکا

جب پہلی بار تم۔۔ امی سے پوچھنے لگی تھی اور میرے آنے پر چپ ہو گئی۔۔

کیوں۔۔ میں۔۔ نے تم پر۔۔ یقین کر لیا۔۔ کہ

تم۔۔ دوبارہ۔۔ یہ سوال نہیں کرو گی

لیکن۔۔ تم۔۔ نے پھر سے سوال۔۔ کیا۔۔

ویسے بھی تمہیں۔۔ اس سے کیا گرز۔۔

تمہیں۔۔ کیا پتا۔۔ تکلیف کیا۔۔ ہوتی ہے۔۔

دکھ کیا۔۔ ہوتا۔۔

ہے۔۔ اپنوں۔۔ کا۔۔ چھوڑنا۔۔ کیا۔۔ ہوتا۔۔ ہے۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ سارم۔۔۔۔ میری۔۔ بات تو سنو۔۔

زویا

کی آنکھوں۔۔ میں انسو۔۔ مسلسل بہہ رہے تھے۔۔ وہ اپنی دفاع میں۔۔۔ کچھ
کہنا تو چاہتی تھی۔۔ لیکن الفاظ۔۔۔ اس کا ساتھ نہیں دے رہے۔۔ تھے۔۔۔
کیا۔۔ بات۔۔ سنو تمھاری۔۔ اب کچھ سننے والا۔۔ رہ نہیں گیا۔۔۔
تم۔۔ نے جو کرنا تھا۔۔ وہ۔۔ تم۔۔ کر چکی ہو۔۔
میری اور میری ماں کی زندگی تباہ کر کے چلا گیا۔۔ وہ۔۔
باپ۔ تو میں۔۔ نے اوسے کبھی سمجھا نہیں۔۔
کیونکہ۔۔ انہوں نے کبھی مجھے اپنا۔۔ بیٹا مانا نہیں۔۔
کبھی۔۔ باپ۔۔ کا پیار۔۔ دیا نہیں۔۔ ساری۔۔ زندگی۔۔ میں۔۔ باپ کے پیار کو
ترستا رہا۔۔

وہ شخص ہمیشہ میری ماں کو تانے۔۔ مارتا ہمیشہ۔۔ اسی بات پر زلیل کرتا کہ
وہ ان کے قابل نہیں۔۔

ارے۔۔ قابل۔۔ تو وہ۔۔ میری ماں کے نہیں۔۔ تھے

تمہیں۔۔۔ پتا ہے زویا۔۔۔ جب۔۔۔ جب۔۔۔ وہ میری ماں۔۔۔ کو مارتے تھے نہ
تو میں۔۔۔ کچھ نہنہں۔۔۔ کر سکتا تھا۔۔۔ میری ماں۔۔۔ چیختی تھی۔۔۔ روتی تھیں
۔۔۔ لیکن۔۔۔ پھر بھی وہ اس ظالم شخص کے ہر درد کو چپ چاپ سہہ لیتی تھی
۔۔۔۔۔

ارے۔۔۔ اس قدر۔۔۔ میری ماں۔۔۔ میں۔۔۔ حوصلہ تھا کہ میرے سامنے۔۔۔ مجھے
۔۔۔ وہ کہتی تھی

سارم بیٹا تمہارے بابا اس دنیا۔۔۔ کے سب سے اچھے بابا ہیں۔۔۔ تم ان کے ساتھ
صبح رہا کرو۔۔۔

جب وہ مجھے یہ جھوٹی تسلیاں۔۔۔ دیتی تھی نہ تو میرا دل خون کے انسو روتا تھا
۔۔۔۔۔

میں۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ کر سکتا کچھ نہیں۔۔۔ سوائے اپنے باپ کو بددعا دینے پر۔۔۔
میں۔۔۔ یہی سوچتا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ باپ۔۔۔ تو سب کچھ ہوتا ہے۔۔۔

لیکن انہوں نے مجھے صرف نفرت سکھائی ہے

صرف نفرت۔۔۔ ارے انہوں نے مجھے۔۔۔ کبھی یہ بتایا۔۔۔ نہیں۔۔۔ کہ۔۔۔ پیار کیا۔۔۔ ہوتا۔۔۔ ہے۔۔۔

ایک۔۔۔ باپ۔۔۔ کا پیار کیا ہوتا۔۔۔ ہے۔۔۔ اپنوں۔۔۔ کا پیار کیا ہوتا ہے

ہمیشہ۔۔۔ انہوں نے مجھے نفرت کی آگ میں۔۔۔ جلایا۔۔۔

صرف نفرت کی آگ

میں۔۔۔ اور۔۔۔ ان سب باتوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں بول گیا کہ پیار کیا ہوتا ہے

۔۔۔ اور میں نے نفرت کو ہی اپنا مقدر سمجھ لیا۔۔۔ یہی سوچ کر کے شاید نفرت

میں ہی سب کچھ ہے پیار کرنے میں نہیں۔۔۔۔۔

وہ چاہے۔۔۔ جتنا بھی۔۔۔ میری ماں کو درد دیتے تھے مارتے تھے لیکن میں یہی

سوچتا تھا کہ وہ ہمیں۔۔۔ چھوڑ کر نہیں جائیں گے۔۔۔ آخر میں ان کا اکلوتا بڑا بیٹا

تھا۔۔۔ لیکن میں غلط تھا۔۔۔ انھیں۔۔۔ ہماری کوئی پرواہ نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔ میری ماں
نے جیسے وہ زندگی بسر کی شاید اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو میں موت مانگتا
مجھے پتا ہے میں ہی جان سکتا ہوں اپنی ماں کا درد اپنی ماں کے آنسو کہ کیسے وہ
چھپ چھپ کے راتوں۔۔۔ کو روتی۔۔۔ تھیں کیسے وہ۔۔۔ اپنا درد چھپاتی تھیں۔۔۔ جب
سردیوں کی راتوں میں ان کے ہاتھ کام کرنے کی وجہ سے سن پڑ جاتے تھے
درد۔۔۔ نفرت۔۔۔ دکھ۔۔۔ سے بڑا۔۔۔ پرانا۔۔۔ واسطہ۔۔۔ ہے۔۔۔ انہوں نے مجھے
۔۔۔ ہر طرف سے۔۔۔ گھیرا۔۔۔ تھا۔۔۔

میں۔۔۔ روتا تھا۔۔۔ فریادیں۔۔۔ کرتا۔۔۔ تھا اپنے باپ۔۔۔ کے۔۔۔
کیونکہ مجھے سے میری ماں کی حالت نہیں دیکھی جاتی تھی۔

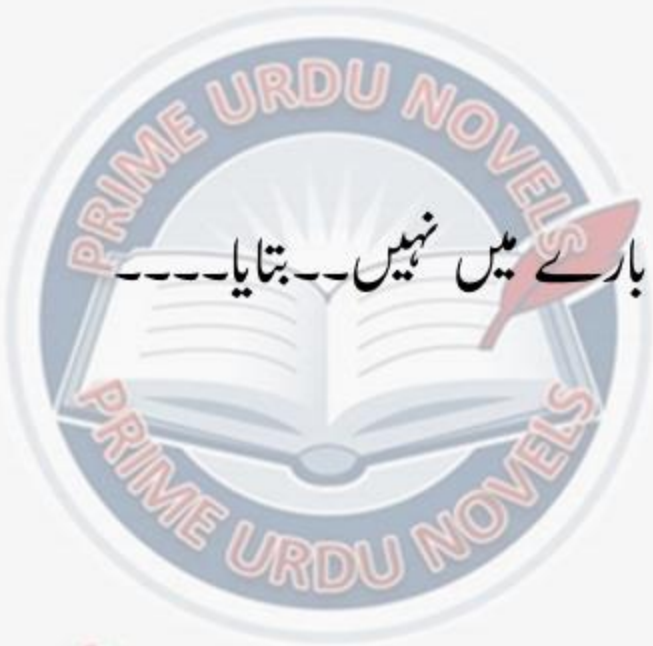
کہ جب وہ اپنی دوسری بیوی کو جان بوجھ اسی ریسٹورنٹ میں۔۔۔ کھانا کھلانے کے
لیے لاتے تھے جہاں۔۔۔ میری ماں۔۔۔ کام کرتی تھی۔۔۔ تاکہ۔۔۔ وہ دیکھ کر انھیں

-- درد ہو۔۔ تڑپے میں ان کے سامنے سے جان بوجھ کے گزر کر جاتا۔۔ کہ
شائد۔۔ انھیں ترس آجائے۔۔
شائد ان کے دل میں۔۔ ہمارے لیے تھوڑی سی محبت پیدا ہو جائے۔۔
لیکن کہتے ہیں۔۔ نہ جہاں۔۔ دکھ۔۔ درد۔۔ نفرتوں۔۔ کا گھیرا۔۔ آجائے۔۔ وہاں
۔۔ پیار کی کوئی۔۔ جگہ۔۔ نہیں۔۔ ہوتی۔۔
وہ۔۔ ہمیشہ ہمیشہ۔۔ کے لیے ہمیں۔۔ چھوڑ گئے۔۔
اور۔۔ میری۔۔ ماں۔۔ نے اتنا سب کچھ سہنے کے بعد بھی مجھے پڑھایا۔۔
وہ۔۔ ہمیشہ۔۔ مجھے۔۔ میرے باپ کی محبت کے جھوٹے قصے سناتی تھی۔۔ کہ
میرے دل میں۔۔ ان کے لیے۔۔ کوئی۔۔ فتور نہ رہے۔۔
لیکن۔۔ شائد۔۔ وہ یہ نہیں۔۔ جانتی۔۔ تھی۔۔

کہ۔۔ اس۔۔ دنیا۔۔ میں۔۔ اگر وہ آخری انسان۔۔ بھی ہوں گے نہ۔۔ تب بھی میں
۔۔ انھیں کبھی۔۔ باپ کا درجہ نہیں۔۔ دوں گا۔ کیسے۔۔ انہوں نے محنت کر یہ
گھر بنایا۔۔۔۔

تب سے لے کر آج تک۔۔ میں۔۔ نے یہی۔۔ عہد کیا تھا کہ میں۔۔ اپنی ماں کی
آنکھوں میں اور آنسو ہر گز۔۔ برداشت نہیں۔۔ کروں گا۔۔۔
لیکن آج صرف تمھاری وجہ۔۔ سے
وہ سارے زخم تازہ۔۔ ہو گئے۔۔ زویا مجیب
تمھاری۔۔ وجہ۔۔

سے آج۔۔ میری ماں۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں انسو۔۔ آئے۔۔۔
سن۔۔ لیا۔۔ تم نے۔۔۔۔ جو کچھ پوچھنا تھا۔۔ کہ
میرا۔۔۔۔ صرف نام۔۔ کا باپ۔۔۔۔
کہاں ہیں۔۔



وہ یہاں۔۔ کیوں نہیں۔۔ ہیں۔۔۔

ہم۔۔ نے۔۔ اج۔۔ تخ شہریار۔۔ کو اس بات۔۔ کے بارے میں نہیں۔۔ بتایا۔۔۔۔
بس اتنا کہا۔۔ ہے۔۔۔۔

کہ۔۔۔ ہمارا باپ۔۔ مر چکا۔۔ ہے

سو۔۔ پلیز زویا۔۔ اب اسے۔۔۔

اس بات۔۔ کا نہ پتا چلے۔۔۔۔

ویسے۔۔ بھی۔۔ تم۔۔۔۔ سے۔۔۔ مجھے یہی توقعوں۔۔ تھی۔۔ بات۔۔۔ سائی

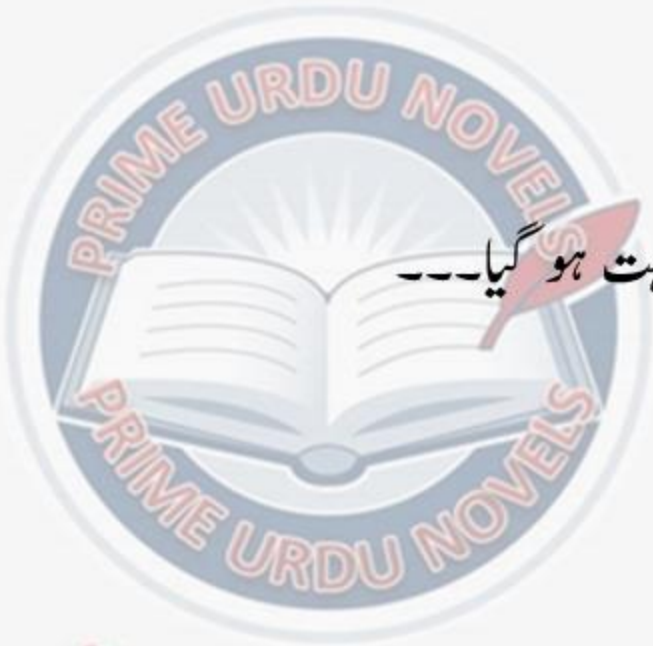
معلوم۔۔ ہونے کے باوجود۔۔ تم۔۔۔ نے۔۔ پھر سے مجھے درد۔۔ دیا

سارم۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔ کی۔۔ طرف۔۔۔ مسلسل دیکھ رہا تھا

نہیں۔۔ نہیں۔۔ سارم۔۔ میرا یقین۔۔ کر مجھے اس بات کا ہرگز نہیں۔۔ پتا تھا

اگر مجھے معلوم۔۔ ہوتا

تو میں۔۔ کبھی بھی نہ پوچھتی۔۔ میرا۔۔ یقین کرو۔۔۔



زویا۔۔۔ نے روتے ہوئے کہا

جھوٹ مت بولو۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ بس۔۔ اب بہت ہو گیا۔۔۔

تم نے۔۔۔ جو کرنا تھا وہ کر لیا۔۔۔

سارم۔۔۔ نے اس قدر غصے سے کہا۔۔۔

بس۔۔۔ کر دو۔۔ سارم۔۔۔

ثمرین نے کمرے میں۔۔ داخل ہوتے کہا۔۔۔

بس کر دو سارم۔۔ اس مین زویا۔۔ کا کوئی قصور نہیں۔۔۔

قصور۔۔ تو میری قسمت کا ہے۔۔ جس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔۔۔

کیوں۔۔ تم۔۔ اسے باتیں۔۔ کر رہے ہو۔۔ اس بیچاری کا کوئی گناہ۔۔ نہیں۔۔

اسے۔۔ اس۔۔ بات۔۔ کا نہیں۔۔ پتا تھا۔۔ اور نہ ہی اس کی ماں۔۔ نے اسے

بتایا۔۔ تھا

اسے۔۔۔۔

اور ویسے۔۔ بھی۔۔ تمہارا۔۔ باپ۔۔ نے جو ہمارے۔۔ ساتھ کیا۔۔

وہ۔۔ سب۔۔ کو معلوم۔۔ ہے اگر اسے معلوم ہو جائے۔۔ گا تو کوئی بڑی بات
نہیں۔۔

زویا۔۔ بیٹے تم۔۔ اپنے کمریٹس۔۔ میں۔۔ جاو۔۔

ثمرین۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کو وہاں۔۔ سے جانے۔۔ کا کہا۔۔

زویا۔۔ وہاں۔۔ سے۔۔ چلی گئی۔۔

بیٹا۔۔ تم۔۔ نے بہت غلط کیا ہے۔۔ زویا۔۔ کے ساتھ۔۔ بہت غلط کیا۔۔ ہے تمہیں

۔۔ اس کے ساتھ۔۔ ایسا نہیں۔۔ کرنا چاہیے تھا۔۔

تم نے اس کا چہرہ نہیں۔۔ دیکھا کیسے وہ۔۔۔۔۔ رو رہی ہے۔۔

بیٹا۔۔ میں۔۔ کیوں۔۔ تمہیں۔۔ ہمیشہ۔۔ تمہارے باپ کی محبت کے جھوٹے

قزے سناتی تھی تاکہ

تم اس کی طرح کا بے رحم نہ۔۔۔ بن جاو۔۔ لیکن آج واقعی۔۔ تم نے غلط کیا
۔۔ اور بہت برا کیا

ثمرین نے کہا۔۔۔ تو وہ وہاں۔۔ سے چلی گئی۔۔
سارم۔۔۔ اپنی ماں۔۔ کی باتوں۔۔ کو یاد کر رہا تھا۔۔
کیا۔۔ واقعی میں۔۔ نے زویا۔۔ کے ساتھ برا کیا ہے۔۔

زویا۔۔۔۔۔ آتے۔۔ ہی۔۔ اپنے کمرے۔۔ کا دروازہ۔۔ بند۔۔ کر لیا
۔۔ اتنی۔۔ دیر۔۔ سے۔۔ اس۔۔ نے اپنے اندر۔۔ چھپایا۔۔ درد۔۔
اب۔۔ اس۔۔ کی آنسو۔۔ کی صورت میں۔۔ آنے لگا۔۔ وہ۔۔ زور۔۔ زور
۔۔ سے۔۔ رو۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ وہ
سارم۔۔ کی محبت۔۔ کے آگے۔۔ ہار گئی تھی۔۔
تجھے پیار کیا تو

توہی۔۔۔۔۔بتا

ہم نے کیا۔۔ کوئی جرم۔۔ کیا۔۔

اگر۔۔۔۔۔جرم۔۔ کیا۔۔ ہے تو بھی۔۔ بتا۔۔ یہ جرم۔۔ کے جرم۔۔ کیا۔۔ ہے سزا

۔۔۔۔۔

تمہیں۔۔ ہم۔۔۔۔۔ سے بڑھ کر دنیا۔۔۔

دنیا۔۔ تمہیں۔۔ ہم۔۔۔۔۔ سے بڑھ۔۔۔۔۔

ہم۔۔۔ کو تم۔۔۔۔۔ سے بڑھ۔۔۔ کر کوئی جان سے پیارا نہ ہو گا۔۔۔۔۔

میرے۔۔۔ دل۔۔۔ کی۔۔۔ دل۔۔۔ سے طوبا۔۔۔ دل سے طوبا۔۔۔ میرے دل۔۔۔ کی

دل کی طوبا اے۔۔۔ دل۔۔۔ اب پیار۔۔۔ دوبارہ۔۔۔ ہو گا۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔ مسلسل۔۔۔ رو۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی۔۔۔۔۔

وہ انج۔۔۔۔۔ اپنے اپ۔۔۔ کو۔۔۔ بہت۔۔۔ کمزور۔۔۔ محسوس۔۔۔ کر رہی۔۔۔ تھی۔۔۔

اج۔۔۔ اس کی بن دیکھی۔۔۔ محبت۔۔۔ نے۔۔۔ اس۔۔۔ کا۔۔۔ دل توڑ دیا۔۔۔ اس
نے محبت تو کی مگر

وہ۔۔۔ محبت۔۔۔ کے اصولوں۔۔۔ کبھی۔۔۔ سمجھ نہیں۔۔۔ پائی۔۔۔
کیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ مجھ۔۔۔ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔ یا۔۔۔ صرف۔۔۔ ہمدردی۔۔۔ کرتے
۔۔۔ ہیں۔۔۔

مجھے نہیں۔۔۔ پتا سارم۔۔۔ مجھے آپ۔۔۔ سے۔۔۔ محبت۔۔۔ کیسے۔۔۔ ہوئی۔۔۔ بس اتنا ہی
۔۔۔ کہوں۔۔۔ گی کہ۔۔۔ مجھے آپ۔۔۔ سے محبت کیوں ہوئی۔۔۔

جب جب میں۔۔۔ آپ۔۔۔ کے غموں۔۔۔ کا اندھیرا۔۔۔ کم کرنے لگتی ہوں۔۔۔ تب ہی
اپ۔۔۔ مجھے اپنے سے دور کر۔۔۔ دیتے۔۔۔ ہیں۔۔۔

کیسی۔۔۔ محبت۔۔۔ ہے۔۔۔ یہ۔۔۔ جس میں محبت ہی اپنی محبت پر یقین۔۔۔ نہیں۔۔۔ کرتی

۔۔۔

ہم نے۔۔۔ جگنو۔۔۔ جگنو۔۔۔ کر کے۔۔۔ تیرے۔۔۔ ملن کے۔۔۔ دیپ۔۔۔ جلائیں۔۔۔ ہیں
۔۔۔ اکھیوں۔۔۔ میں۔۔۔ موتی بھر بھر۔۔۔ کے۔۔۔ تیرے۔۔۔ حجر۔۔۔ میں۔۔۔ ہاتھ
۔۔۔ اٹھائیں۔۔۔

تیرے۔۔۔ نام۔۔۔ کی حرف۔۔۔ کی تسبیح کو سانسوں۔۔۔ کے گلے کا۔۔۔ ہار۔۔۔ کیا
دنیا

۔۔۔ بولی۔۔۔ اور صرف۔۔۔ تجھے ہاں۔۔۔ صرف۔۔۔ تجھے۔۔۔ ہی پیار۔۔۔ کیا

تم۔۔۔۔۔ جیت۔۔۔ گئے۔۔۔ ہم۔۔۔ ہارے

ہم۔۔۔ ہارے۔۔۔ اور تم۔۔۔ جیتے۔۔۔

تم۔۔۔۔۔ جیتے۔۔۔ ہو۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہم سا کوئی ہارا نہ ہو گا۔۔۔

کیا۔۔۔

واقعی۔۔۔ زویا۔۔۔ کو نہیں۔۔۔ پتا۔۔۔ تھا۔۔۔ اس بارے۔۔۔ میں۔۔۔

کیا۔۔۔ واقعی میں۔۔۔ نے اس۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔ غلط



کیا۔۔۔۔

یہ۔۔ کیا۔۔ کر دیا۔۔ تم نے سارم۔۔ حسن۔۔
کیسے۔۔ کر دیا۔۔۔۔

تم نے آج۔۔ پھر زویا۔۔ کو تکلیف پہنچائی۔۔ پھر۔۔ سے۔۔۔۔

سارم۔۔ کھڑکی۔۔ کے آگے۔۔ کھڑا۔۔ سوچ رہا تھا۔۔۔۔

شائد۔۔ اسے۔۔ لگ رہا تھا۔۔ کہ اسے زویا کے ساتھ۔۔ اس طرح بات نہیں
کرنی۔۔ چاہیے۔۔ تھی۔۔۔۔

تکلیف۔۔۔۔ تکلیف۔۔۔۔ پہنچائی۔۔ ہے میں۔۔ نے زویا۔۔ کو۔۔۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ قریب پڑے۔۔ شیشے کا گلاس۔۔ اٹھایا۔۔

اور۔۔ اپنے۔۔ ہاتھ سے اسے چور چور۔۔ کر دیا۔۔۔۔

تکلیف۔۔ ایسے۔۔ ہی۔۔۔۔

درد ہو رہا ہو گا زویا۔۔ کو۔۔۔۔۔۔

سارم۔۔۔ یہ۔۔۔ کیسی۔۔۔ محبت۔۔۔ تو کر بیٹھا ہے زویا۔۔۔ سے۔۔۔ میں۔۔۔ جب جب
اسکو خوشی۔۔۔ دینے کی کوشش۔۔۔ کرتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ میں۔۔۔ اسے۔۔۔ رلا
۔۔۔ دیتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ کیوں۔۔۔

سارم۔۔۔ کہ۔۔۔ ہاتھ سے خون۔۔۔ مسلسل بہہ رہا تھا۔۔۔ لیکن شاید اسے درد نہیں
۔۔۔ ہو رہی تھی۔۔۔

محبت۔۔۔۔۔ دی۔۔۔۔۔ سب تو۔۔۔ اے۔۔۔ وکھری۔۔۔ کہانی۔۔۔

نہ۔۔۔ سوکھی۔۔۔ راجا۔۔۔ تے۔۔۔ نہ۔۔۔ سوکھی۔۔۔ رانی۔۔۔

محبت۔۔۔ دے۔۔۔ جنے۔۔۔ وے گائے۔۔۔ ترانے۔۔۔

اے جس۔۔۔ تن نو لگدی اے او تن جانے۔۔۔

زویا۔۔۔ بھی۔۔۔ خاموش۔۔۔ کھڑکی۔۔۔ کے قریب کھڑی۔۔۔ تھی۔۔۔

شاید۔۔۔ اب۔۔۔ اس کے۔۔۔ آنسو۔۔۔ بھی اس کے دد کو برداشت نہ کر پائے۔۔۔

اسے۔۔۔ اچانک۔۔۔ درد۔۔۔ ہوئی۔۔۔

اسے یوں محسوس ہوا۔۔۔ جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ کو۔۔۔ چوٹ لگی۔۔۔ ہے۔۔۔

واقعی۔۔۔ زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔ کو۔۔۔ محبت۔۔۔ تھی۔۔۔ سارم۔۔۔ حسن۔۔۔ سے ایسی
محبت۔۔۔ جو عشق میں۔۔۔ مبتلا۔۔۔ ہو چکی تھی۔۔۔

کہ۔۔۔ اگر محبوب۔۔۔ کو۔۔۔ چوٹ لگے۔۔۔ تو تکلیف عاشق۔۔۔ کو ہوتی ہے۔۔۔

"کبھی۔۔۔ عشق۔۔۔ کو بھی عشق ہو اپنے۔۔۔ عشق سے

تو دیکھوں۔۔۔ کیسے تڑپے۔۔۔ عشق۔۔۔ اپنے عشق کے عشق میں "

وہ۔۔۔ تڑپ۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ درد۔۔۔ پہنچا۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ آج۔۔۔ اس

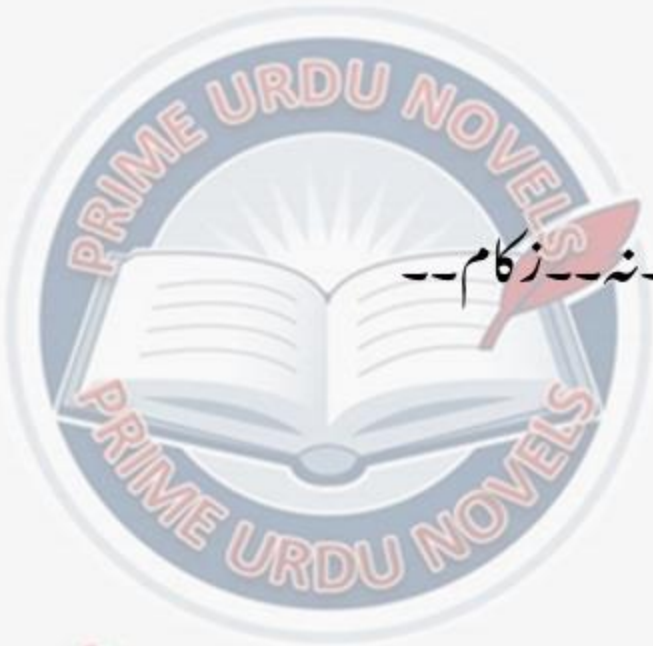
نے۔۔۔ اپنی محبت۔۔۔ کو۔۔۔

بہت۔۔۔ درد دیا۔۔۔ تھا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ تانیہ۔۔۔ زویا۔۔۔ کی آواز۔۔۔ میں۔۔۔ وہ۔۔۔ پہلے والی۔۔۔ چمچاہٹ نہیں

۔۔۔ تھی۔۔۔

ہاے۔۔۔ میری۔۔۔ پیاری سہلی۔۔۔ کیسی۔۔۔ ہے تو۔۔۔



زکام۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہوا۔۔۔

سارم۔۔۔ کی دوائی۔۔۔ سے۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ تو ہونا۔۔۔ تھا۔۔۔ نہ۔۔۔ زکام۔۔۔

تانیہ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔ بے اختیار۔۔۔ قہقہہ۔۔۔ لگایا۔۔۔

لیکن۔۔۔ اب۔۔۔ زویا۔۔۔ نے کچھ نہیں۔۔۔ کہا۔۔۔

اس۔۔۔ نے آج۔۔۔ آگے۔۔۔ سے۔۔۔ یہ بھی نہیں۔۔۔ کہا۔۔۔

کہ۔۔۔ تم سارم۔۔۔ کو ہمیشہ کیوں۔۔۔ بچ۔۔۔ میں۔۔۔ لاتی۔۔۔ ہو۔۔۔

تانیہ۔۔۔ پریشان۔۔۔ ہوئی۔۔۔

زویا۔۔۔۔۔ تم۔۔۔ پریشان۔۔۔ ہو کیا۔۔۔ ہوا۔۔۔ ہے۔۔۔ زویا۔۔۔ کچھ تو بولو۔۔۔

زویا۔۔۔ خدا کے لیے کچھ تو کہو۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پتا ہے نہ۔۔۔ میں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ ایسے

خاموش نہیں۔۔۔ دیکھ سکتی۔۔۔

تانیہ۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ پریشانی میں۔۔۔ کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ کی آنکھوں میں۔۔۔ آنسو۔۔۔ اگئے۔۔۔ اس۔۔۔ سے رہا۔۔۔ نہ گیا۔۔۔



تانیہ۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔ نے روتے ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔۔ ہوا ہے زویا۔۔۔ سب کچھ ٹھیک۔۔۔ ہے نہ۔۔۔ زویا۔۔

تانیہ۔۔۔۔۔ کی پریشانی۔۔۔ اور بڑی

تانیہ میں۔۔۔ ہار گئی۔۔۔

میں۔۔۔ ہار گئی۔۔۔ سارم۔۔۔ حسن۔۔۔ کی محبت کے آگے۔۔

میں۔۔۔۔۔ نے اسے۔۔۔ یقین دلا دیا۔۔۔ کہ چاہے۔۔۔ جتنا۔۔۔ بھی میں۔۔۔ اس کے غم کو

دور کروں۔۔۔ مین۔۔۔ اسے ہمیشہ۔۔۔ درد۔۔۔ ہی دوں۔۔۔ گی۔۔۔

آج۔۔۔ میں۔۔۔ نے اس۔۔۔ کے ماضی۔۔۔ میں۔۔۔ دیا۔۔۔ ہوا۔۔۔ زخم۔۔۔ کو۔۔۔ پھر سے

خوید۔۔۔

ہے۔۔۔۔۔

میں۔۔۔۔۔ بہت بری۔۔۔ ہوں۔۔۔ تانیہ۔۔۔

زویا۔۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ پھر سے آگئے
میں۔۔ جتنی۔۔ کوشش۔۔ کرتی ہوں۔۔ کہ۔۔ سارم۔۔ کے ساتھ تھوڑی۔۔ خوشیاں
۔۔ اور۔۔ تھوڑے آنسو۔۔ بانٹ لوں۔۔ لیکن۔۔ ایسا۔۔ نہیں۔۔ ہے۔۔ تانیہ۔۔ میں
۔۔ ہمیشہ اسے درد دیتی۔۔ ہوں۔۔

تانیہ۔۔ نے گھبراتے ہوئے کہا
تم۔۔ مجھے بتاؤ گی۔۔ ہوا کیا ہے
زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو ساری بات سے اگاہ کیا۔۔
تانیہ۔۔ نے ایک۔۔ لمبی آہ۔۔ بری
زویا۔۔۔

تم۔۔ پاگل۔۔ ہو گئی ہو۔۔ اس کے پیچھے۔۔ مجھے رونا آتا ہے سارم۔۔ پر کہ وہ
ایسا۔۔ کیون کرتا ہے۔۔ وہ کیون۔۔ تمہیں۔۔ بار بار۔۔ تکلیف دیتا۔۔ ہے
تانیہ۔۔ نے۔۔ پریشانی میں کہا



شاید تانیہ۔۔ میرے پیار میں کوئی کمی ہے جیسے زویا نے کہا۔
تانیہ نے اس کی بات کاٹی۔۔

کیا۔۔۔ کہا۔۔۔

تم نے تمہارے پیار۔۔ میں۔۔ کمی تھی بس خر دو زویا بس کر دو۔۔۔

ارے۔۔ وہ لڑکی۔۔ جس۔۔ نے بن دیکھے ہی اس۔۔ شخص کے نام اپنا سب کچھ
کر دیا۔۔۔

جس۔۔۔ کے نام۔۔۔ سے۔۔ اس نے محبت۔۔۔ کی۔۔۔ تو۔۔ اس کی محبت۔۔۔ کیسے

۔۔۔

کم پڑ سکتی۔۔ ہے زویا۔۔۔

بتاؤ۔۔ مجھے

رات۔۔۔ دن میں۔۔۔ تبدیل۔۔۔ ہو رہی تھی۔۔۔ آفتاب کی ہلکی ہلکی

۔۔۔ کرنیں۔۔۔ پورے آسمان میں پھیل۔۔۔ رہی تھی۔۔۔



لیکن سارم۔۔۔ ابھی تک چیر پر بیٹھا۔۔۔ تھا۔۔۔ اس کی آنکھوں۔۔۔ سے یوں
محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ کہ

وہ

پوری رات نہ سویا۔۔۔ ہو۔۔۔

وہ۔۔۔ پوری۔۔۔ رات۔۔۔ زویا۔۔۔ کے دروازے۔۔۔ کے قریب۔۔۔ تھا۔۔۔

اور۔۔۔ ساری رات۔۔۔ اس۔۔۔ کے انسوؤں کا درد محسوس۔۔۔ کر رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

شائد اسے پچھتاوا۔۔۔ تھا کہ اس نے زویا کے ساتھ غلط کیا۔۔۔

وہ زویا۔۔۔ کو ایک۔۔۔ بار دیکھنا۔۔۔ چاہتا۔۔۔ تھا۔۔۔ ایک بار اس سے بات کرنا

۔۔۔ چاہتا۔۔۔ تھا

تو۔۔۔ جو نظروں۔۔۔ کے سامنے کل ہو گا نہیں۔۔۔ تجھ۔۔۔ کو۔۔۔ دیکھے بن میں

۔۔۔ مرنے جاؤں۔۔۔ کہی۔۔۔

جیسے۔۔۔ جیسے۔۔۔ زویا۔۔۔ کا درد بڑھتا۔ وہ اپنے ہاتھ کے زخم کو اور گہرا کرتا

سارم۔۔۔ ناشتے۔۔۔ کے ٹیبل۔۔۔ پر آیا۔۔۔ اس۔۔۔ کی نظریں۔۔۔ زویا۔۔۔ کو ڈھونڈ رہی

تھیں۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ۔۔۔ وہاں۔۔۔ موجود نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔

سانوں۔۔۔ اک پل۔۔۔ چین۔۔۔ نہ آوے۔۔۔ سجننا۔۔۔ تیرے۔۔۔ بنا۔۔۔

بیٹا۔۔۔ یہ تمہارے ہاتھ پر چوٹ کیسے لگی ثمرین۔۔۔ نے چائے کا کپ۔۔۔ سارم۔۔۔ کو

پکڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔ امی۔۔۔ شیشے۔۔۔ کا گلاس میرے ہاتھ پر لگ گیا۔۔۔ تھا اچانک

اچھا۔۔۔

وہ

وہ۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔ نظر نہیں۔۔۔ آرہی۔۔۔ کہاں۔۔۔ ہے وہ۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ فکر والے انداز میں۔۔۔ کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ کہا۔۔۔ تھا کہ وہ آج۔۔۔ ناشتہ کمرے میں۔۔۔ کرے گی۔۔۔

ویسے بھی بیٹا۔۔۔ تم نے کل جو اس کے ساتھ کیا۔۔۔ اچھا نہیں۔۔۔ کیا

ثمرین۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی طرف داری کی۔۔۔

جی۔۔۔ شائد۔۔۔ میں۔۔۔ کچھ۔۔۔ زیادہ۔۔۔ غصے میں۔۔۔ بول۔۔۔ گیا تھا۔۔۔

سارم۔۔۔ نے چائے پیتے ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ ابھی تک باہر نہیں۔۔۔ نکلی۔۔۔ تین۔۔۔ گھنٹے۔۔۔ ہوں۔۔۔ گئے ہیں۔۔۔

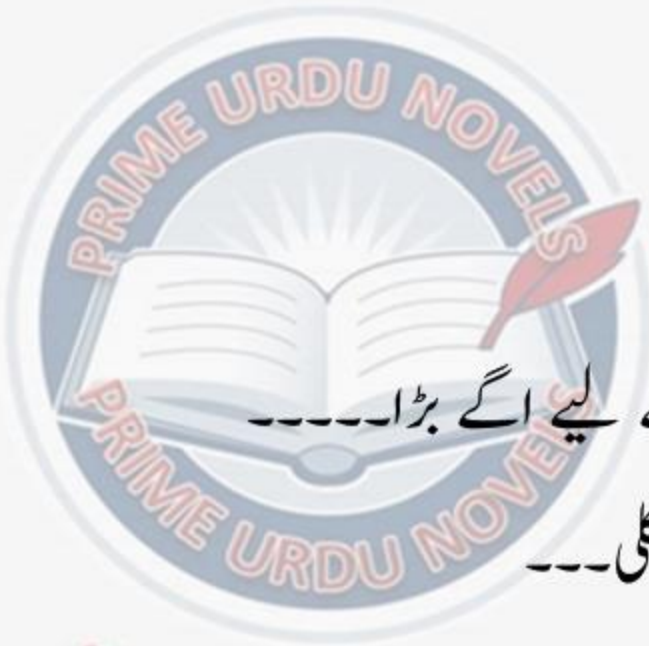
ابھی تک کیوں۔۔۔ نہیں آئی باہر

سارم۔۔۔ واقعی۔۔۔ تم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کے ساتھ برا کیا ہے۔۔۔

کیوں۔۔۔ میں نے اس کے ساتھ کیا اسے تو اس بات کا علم نہیں۔۔۔ تھا کیوں میں

نے اسے اتنا۔۔۔ ذلیل کیا۔۔۔

سارم۔۔۔ زویا۔۔۔ کے کمرے کے قریب۔۔۔ کھڑا۔۔۔ تھا۔۔۔



کہ۔۔۔ زویا۔۔۔ باہر نکلی۔۔۔

جیسے سارم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی طرف دیکھا۔۔۔

وہ۔۔۔ مسکرایا۔۔۔ اور۔۔۔ اس سے بات۔۔۔ کرنے کے لیے اگے بڑا۔۔۔

آپ۔۔۔ اتنی۔۔۔ دیر۔۔۔ سے باہر کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ نکلی۔۔۔

کہی۔۔۔ جا رہی ہیں۔۔۔

سارم نے زویا۔۔۔ کو روکتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ نے ایک۔۔۔ نظر۔۔۔ سارم۔۔۔ کی طرف دیکھا۔۔۔ اور۔۔۔ کچھ کہے بنا۔۔۔ چلی

۔۔۔ گئی۔۔۔

سارم۔۔۔ کھڑا تھا۔۔۔ اور اس کی طرف دیکھ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

اس کا غصہ۔۔۔ جائز ہے سارم۔۔۔ تم۔۔۔ نے اس کے ساتھ برا کیا ہے۔۔۔

خالہ میں۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔ باہر جا۔۔۔ رہی۔۔۔ ہوں۔۔۔

شام۔۔۔ تک واپس آ جاؤں۔۔۔ گی۔۔۔

میں۔۔ بھی باہر جانے لگا ہوں اپ کو بھی ڈروپ۔۔ کر دوں۔۔ گا۔۔
سارم۔۔ نے ایک دفعہ۔۔ پھر۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ بلانے کی کوشش۔۔ کی
نہیں۔۔ خالہ۔۔ وہ تانیہ۔۔ مجھے آگے سے لینے آجائے۔۔ گی۔۔
زویا۔۔ نے بن دیکھے۔۔ ہی سارم۔۔ کو جواب دیا۔۔۔۔
اور چلی۔۔ گی۔۔

ہاتھوں۔۔ کی لکیریں۔۔ بنتی جہاں۔۔ ہیں۔۔
مجھ کو بتا دے۔۔ پتا۔۔ وہ کہاں ہے ٹوٹ گئے۔۔ سارے۔۔ سنے تیری
۔۔ جدائی۔۔۔۔

پاس۔۔ رہ کر بھی۔۔ دل تنہا۔۔۔
دوری۔۔ میں۔۔ مٹاؤں۔۔ کیسے۔۔ مانے نہ مناؤں۔۔ کیسے۔۔ تو بتا۔۔
روکے۔۔ نہ روکے نینا۔۔۔۔

تانیہ۔۔۔ مجھ سے نہیں۔۔۔ ہو گا۔۔۔ میں۔۔۔ سارم۔۔۔ کو ایسے۔۔۔ اگنور نہیں
۔۔۔ کر سکتی۔۔۔

تمہیں۔۔۔ پتا بھی۔۔۔ ہے نہ۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کی طرف دیکھتے ہو کہا۔۔۔

بس۔۔۔ کر دو۔۔۔ زویا۔۔۔ بس۔۔۔ اب ایک لفظ بھی اور کہا۔۔۔ نہ

تو دیکھ لینا۔۔۔ تم۔۔۔

میں۔۔۔ جو کہہ رہی۔۔۔ ہوں۔۔۔ وہ تم کرو۔۔۔ گی سمجھ گئی۔۔۔ میری۔۔۔ بات۔۔۔

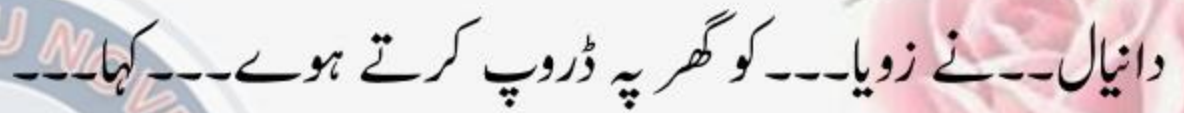
اور۔۔۔ ویسے بھی وہ تمہیں۔۔۔ تکلیف پہنچا سکتا ہے تمہارا۔۔۔ حق نہیں۔۔۔ بتا کہ تم

بھی اسے۔۔۔ تڑپاؤ۔۔۔

اور۔۔۔ ویسے۔۔۔ بھی۔۔۔ تم جو بھی کر رہی ہو ضیح کر رہی۔۔۔ ہو۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے جو س پیتے ہوئے۔۔۔ زویا۔۔۔ سے کہا۔۔۔

اچھا۔۔۔ زویا۔۔۔ کل۔۔۔ ملے گے م۔۔۔ یونی۔۔۔ خدا حافظ۔۔۔



اور۔۔۔ جیسے ہی۔۔ وہ اندر۔۔۔ گئی۔۔۔

سارم۔۔۔ سامنے صوفہ۔۔۔ پر بیٹھا۔۔۔ تھا۔۔۔

اور ساتھ ثمرین۔۔ بھی تھیں۔۔۔

بیٹا۔۔ کون۔۔ چھوڑ کر گیا ہے یا خود اکیلی آئی ہو۔۔

ثمرین۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

جی۔۔۔ نہیں۔۔۔ خالہ۔۔۔ وہ۔۔۔ دانیال۔۔۔ مجھے۔۔۔ چھوڑ کر گیا۔۔۔ ہے۔۔۔

جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ نے یہ سنا۔۔۔ اسنے بے اختیار زویا کی طرف دیکھا۔۔۔

ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ اسے برا لگا ہو۔۔

زویا۔۔ کا دانیال۔۔ کے ساتھ آنے پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔ نے یہ۔۔۔ کہا۔۔۔ اور۔۔۔ اپنے کمرے۔

کی

۔ طرف۔۔ چلی۔۔ گئی

دانیال۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ دانیال۔۔۔ کون۔۔۔ ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ سوچ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

امی۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔ دانیال کون ہے جس کے ساتھ زویا آئی ہے۔۔۔ ویسے بھی مجھے کہہ

دیتی یا شہریار کو وہ اسے لینے آجاتا۔۔۔ ایسے اکیلے انجان لڑکے کے ساتھ آنا

ٹھیک نہیں ہے خدا نہ کرے کل کو کچھ ہو گیا۔۔۔۔۔ تو

سارم۔۔۔۔۔ نے۔۔۔ ثمرین سے مطالبہ کیا۔۔۔ اس کے الفاظ۔۔۔۔۔ سے صاف ظاہر

ہو رہا تھا کہ اسے بر لگا تھا۔۔۔ زویا کا دانیال کے ساتھ آنے پر۔۔۔

کچھ نہیں۔۔۔ ہوتا بیٹا مجھے زویا پر اپنے سے بھی زیادہ اعتماد ہے۔۔۔ اور ویسے بھی

دانیال اس کا کلاس فیلو۔۔۔ ہے۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں

۔۔۔۔۔

ثمرین نے زویا۔۔۔ کی حمایت کی اور سارم کو یقین دلایا۔۔۔
کیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ محبت۔۔۔ ہو جاتی ہے۔۔۔ بن۔۔۔ کچھ کہے۔۔۔ بھی ہو جاتی
ہے۔۔۔ جب۔۔۔ محبت ہوتی ہے۔۔۔ تو ساری دنیا ایک طرف اور محبت ایک
طرف۔۔۔ سب کچھ بدل جاتا ہے۔۔۔ یہ محبت انسان کو مجبور کر دیتی ہے
۔۔۔ اپنا۔۔۔ غلام بنا دیتی ہے آنکھوں کو۔۔۔ اپنے۔۔۔ گھیرے میں۔۔۔ کر لیتی
ہے۔۔۔

اور اس بات میں۔۔۔ کوئی شک نہیں۔۔۔ ہے کہ مجھے محبت ہوئی ہے
ہاں۔۔۔ مجھے۔۔۔ محبت ہو گئی ہے۔۔۔ زویا مجیب سے۔۔۔ کیسے ہوئی؟ کب ہوئی؟ اور
کیوں ہوئی؟

لیکن ہو گئی۔۔۔ جب جب اسے درد ہوتا تو خود بخود مجھے درد ہوتا تھا۔۔۔
جب وہ مسکراتی تو میرے چہرے۔۔۔ پر خود مسکراہٹ آ جاتی۔۔۔ اس کا میرے
۔۔۔ ساتھ ٹکرانا۔۔۔ اور۔۔۔ پھر۔۔۔ مجھ سے معافی مانگنا۔۔۔ مجھے۔۔۔ اچھا لگتا تھا

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

--- اس کی --- باتوں --- پر ہنسنا --- وہ ہر بات پر --- مجھے سے --- کچھ کہلوانے
کی کوشش کرنا --- مگر --- میں --- نے اسے ہمیشہ درد دیا --- ہمیشہ اسے باتیں
--- کی --- ہمیشہ اسے اپنے سے دور رہنے کا کہا ---
شائد --- اس لیے کہ میں زویا کے قابل نہیں --- تھا ---
میں --- نہیں --- چاہتا کہ وہ میرے ساتھ --- اور وقت بیتاے ---
کیونکہ --- میں --- اسے خوشی کبھ نہیں --- دے سکتا ---
لیکن --- پھر کیوں --- مجھے برا لگتا ہے --- خب زویا --- کیسی اور --- کے ساتھ آتی
ہے کیوں --- مجھے تکلیف ہوتی ہے کیوں --- مجھے برا لگتا ہے جب وہ مجھ سے
بات نہیں --- کرتی
سارم --- اپنے کمرے کی کھڑکی --- کے قریب کھڑا --- گہری --- سوچ میں --- گم
تھا ---

مجھے پتا ہے۔۔۔ سارم۔۔۔ آپ۔۔۔ ایسے نہیں۔۔۔ تھے آپ۔۔۔ کو حالات نے ایسا بنا دیا۔۔۔ لیکن۔۔۔ سارم۔۔۔ درد باٹنے سے کم ہوتے ہیں۔۔۔ اور میں۔۔۔ نے تو صرف۔۔۔ تمہارا درد۔۔۔ کم کرنے کی کوشش کی تھی۔۔۔ کیونکہ میں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ اس طرح اور نہیں۔۔۔ دیکھ سکتی۔۔۔ لیکن۔۔۔ شاید۔۔۔ اب بھی۔۔۔ مجھے لگتا ہے شاید آپ کے دل کے کیسی کونے میں میرے لیے جذبات موجود ہوں۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔ بھی۔۔۔ کھڑکی کے قریب گہری سوچ میں۔۔۔ گم اور خاموش تھی

"میں ہوں گم سم تو بھی

خاموش ہے سچ ہے سمے (وقت)

کا ہی سب دوش (قصور) ہے دھڑکن دھڑکن۔۔۔ اک۔۔۔ گمراہ کا ہے۔۔۔ جانے۔۔۔ پھر کیوں۔۔۔ یہ دل کہتا ہے۔۔۔

جی۔۔۔ لے۔۔۔ زرا۔۔۔ جی۔۔۔ لے زرا۔۔۔ کہتا ہے دل۔۔۔ جی۔۔۔ لے۔۔۔ زرا۔۔۔ اے۔۔۔ ہمسفر۔۔۔ اے ہمنوا۔۔۔ آپس۔۔۔ آ۔۔۔ جی لے زرا "

ہم نے سوچا تھا کہ محبت کے راستے کتنے ہیں آسان
ہو جائے گا دل اس کا بھی ہماری محبت میں فنا
لیکن محبت کے بھی کچھ اصول ہوتے ہیں
ایسے نہیں ملتی محبت کو محبت اپنی
ان راستوں پہ چلنے کے لیے حوصلہ چاہیے
اس سفر میں شرط ہے بس ذرا اتنی
کہ اگر آنسو آجائیں
تو چھپا لینا
مگر آنسو چھپا لینا بھی اتنا نہیں آساں
ہم تیرے ہیں تیرے رہیں گے آجائے گی سمجھ اک
دن
تجھ کو بھی "

--- وہ۔۔ اٹھا۔۔ اور۔۔ ناشتہ۔۔ کے لیے نیچے آنے لگا۔۔ کہ اس کی
--- آنکھیں۔۔ بار بار زویا۔۔ کے۔۔ کمرے کو تک۔۔ رہی تھیں۔۔ لیکن۔۔ زویا
--- ابھی تک باہر نہیں۔۔ آئی تھی۔۔

امی۔۔ آج۔۔ بھی زویا۔۔ ناشتہ۔۔ کے ٹیبل۔۔ پر نہیں۔۔ آئی۔۔
سارم۔۔ نے ایک دفعہ۔۔ پھر کل والا سوال۔۔ کیا۔۔
ہاں۔۔ بیٹا۔۔ وہ۔۔ ناشتہ۔۔ اپنے۔۔ کمرے میں۔۔ کرے گی۔۔
ثمرین نے وضاحت دی۔۔

ٹھیک۔۔ ہے لیکن۔۔ اس نے آج یونی نہیں۔۔ جانا۔۔ کیا؟
سارم۔۔ نے پھر سے سوال۔۔ کیا۔۔
پتا نہیں۔۔ بیٹا۔۔ مجھے نہیں۔۔ پتا اس بات کا۔۔
ثمرین نے مختصر سا جواب دیا۔۔

سارم۔۔۔۔۔نے۔۔۔

اہ۔۔۔بری۔۔۔

بادلوں۔۔۔کی۔۔۔طرح۔۔۔ہی تو تو نے۔۔۔مجھ۔۔۔۔۔پہ سایہ کیا ہے۔۔۔

اور۔۔۔۔۔وہ۔۔۔چلا۔۔۔گیا۔۔۔وہ اس کا انتظار۔۔۔کرتا رہا۔۔۔لیکن۔۔۔وہ نہیں۔۔۔آئی

۔۔۔

ہاں۔۔۔تانیہ۔۔۔میرا۔۔۔دل نہیں۔۔۔کر رہا یونی انے کو۔۔۔زونا۔۔۔نے فون پہ بات

کرتے ہوئے تانیہ۔۔۔کو کہا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔ہے۔۔۔جیسا۔۔۔تم۔۔۔چاہو۔۔۔

لیکن۔۔۔تب تک یہ۔۔۔یہ۔۔۔جو میرے پیچھے۔۔۔6 فٹ لمبا۔۔۔بے لگام۔۔۔گھوڑا

۔۔۔چھوڑا۔۔۔ہے۔۔۔نہ

اسکا۔ کیا

تانیہ۔۔۔۔۔نے۔۔۔دانیال کی بات کرتے ہوئے کہا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ پلیز۔۔۔ ایسا مت کہو۔۔۔ خوش نصیب ہو جو تمہیں۔۔۔ دانیال۔۔۔ ملا
۔۔۔ جو تم سے اتنا پیار کرتا ہے

جیسے زویا۔۔۔ نے کہا۔۔۔ تانیہ نے اس کی بات کاٹی۔۔۔

بس بس۔۔۔ کر دو۔ زویا۔۔۔ تمہارا۔۔۔ تو مجھے آگے پتا تھا کہ تم یہی۔۔۔ کہو۔۔۔ گی

اچھا۔۔۔ اب میں۔۔۔ رکھتی ہوں۔۔۔

شائد۔۔۔ وہ میری وجہ سے نہیں۔۔۔ آئی۔۔۔

کیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ وہ میری۔۔۔ وجہ۔۔۔ سے نہیں۔۔۔ آئی

وہ بہت۔۔۔ زیادہ۔۔۔ ہرٹ ہوئی تھی۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔۔ بہت

برا۔۔۔ کیا ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ دل۔۔۔ میں۔۔۔ زویا۔۔۔ کے بارے میں۔۔۔ سوچ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ اس۔۔۔ کا

دل۔۔۔ ہمیشہ۔۔۔ زویا۔۔۔ کے بارے میں۔۔۔ سوچتا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ۔۔۔ مانے یا نہ

مانے۔۔۔ لیکن آج۔۔۔ یہ بات۔۔۔ تسلیم۔۔۔ ہو گی تھی۔۔۔



تیری۔۔۔ نظروں میں۔۔۔ ہیں۔۔۔ میرے سپنے
تیرے۔۔۔ سپنوں میں۔۔۔ ہیں۔۔۔ ناراضی۔۔۔
مجھے۔۔۔ لگتا۔۔۔ ہے کہ باتیں۔۔۔ دلوں۔۔۔ کی۔۔۔
ہوتی۔۔۔ لفظوں۔۔۔ کی دھوکے بازی۔۔۔

تم۔۔۔ ساتھ۔۔۔ ہو۔۔۔ یا نہ۔۔۔ ہو۔۔۔ کیا۔۔۔ فرق ہے۔۔۔ بے درد زندگی۔۔۔ بے درد
ہیں۔۔۔

اگر۔۔۔ تم۔۔۔ ساتھ۔۔۔ ہو۔۔۔

زویا۔۔۔ اپنے۔۔۔ کمرے میں۔۔۔ لیٹی۔۔۔ تھی۔۔۔

وہ۔۔۔ چاہے۔۔۔ جتنا۔۔۔ بھی۔۔۔ سارم۔۔۔ سے ناراض۔۔۔ ہو۔۔۔ جاے۔۔۔ لیکن

۔۔۔ ایک۔۔۔ بات۔۔۔ تھی۔۔۔ کہ اس کا۔۔۔ دل بھی۔۔۔ صرف۔۔۔ سارم۔۔۔ کے

لیے دھڑکتا۔۔۔ تھا۔۔۔



وہ۔۔ اسی۔۔ سوچوں۔۔ میں۔۔ گم۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔

فون کی گھنٹی بجی۔۔

زویا۔۔ نے بن دیکھے۔۔ ہی فون اٹھایا۔۔

اسلام و علیکم۔۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ پہل کی۔۔۔

وعلیکم اسلام۔۔۔ مس زویا۔۔

اپ۔۔۔

آپ۔۔ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے۔۔ کال۔۔ کرنے۔۔ کی

زویا۔۔ نے غصے سے کہا اور فون بند کرنے لگی۔۔

پلیز۔۔۔ مس۔

زویا۔۔ پلیز۔۔۔ فون مت بند کرے گا۔۔۔

صرف پانچ منٹ میری بات سن لیں۔۔

زین۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو اصرار۔۔۔ کیا۔۔۔

جی۔۔۔ کہیے۔۔۔ کیا۔۔۔ کہنا ہے۔۔۔ اور پلیز۔۔۔ اگر۔۔۔ اپ نے وہی ٹاپک۔۔۔ شروع

۔۔۔ کیا۔۔۔ تو اپ۔۔۔ کو مین۔۔۔ پیلے۔۔۔ بتا چکی۔۔۔ ہوں۔۔۔

زویا۔۔۔ جی۔۔۔ ہم۔۔۔ پوچھ رہیں۔۔۔ ہیں۔۔۔

کہ۔۔۔ جو۔۔۔ اپ۔۔۔ پیار۔۔۔ کی داستانیں۔۔۔ سناتی ہیں۔۔۔ نہ۔۔۔

سارم۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔

میں۔۔۔ اپ۔۔۔ کو پہلے۔۔۔ بتا دوں۔۔۔

یہ۔۔۔ سارم۔۔۔

جو۔۔۔ ہے۔۔۔ نہ۔۔۔

آپ۔۔۔ کے بالکل قابل نہیں۔۔۔ ارے۔۔۔ جس شخص کو یہ نہ پتا ہو۔۔۔ کہ پیار

۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے مسکرا نا۔۔۔ کیا ہوتا ہے زندگی۔۔۔ کیسی گزاری جاتی ہے۔۔۔ میں۔۔۔ اس

کے بچپن۔۔ کا دوست۔۔ ہوں۔۔ اپ۔۔ سے زیادہ۔۔ بہتر۔۔ جانتا ہوں۔۔

میں۔۔ اپ۔۔ کو۔۔ بتا دوں۔۔

یہ۔۔ اپ۔۔ کو کبھی۔۔ خوش نہیں۔۔ رکھ پائے۔۔ گا۔۔

ہو گیا۔۔ آپ۔۔ کا۔۔

زویا نے غصے میں۔۔ کہا۔۔

کیا۔۔ مطلب۔۔؟

زین۔۔ حیران۔۔ ہوا؟

مطلب۔۔ اپ۔۔ کا۔۔ جو ہے۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ دیکھ چکی۔۔ ہوں۔۔ مجھے شرم اتنی

ہے کہ آپ۔۔ سارم۔۔ کے بیسٹ فرینڈ ہیں۔۔

افسوس۔۔ ہوتا ہے کہ سارم۔۔ آپ۔۔ جیسے شخص کو اپنا۔۔ دوست مانتا۔۔ ہے۔۔

اپ۔۔ جیسے لوگ۔۔ دوستی کے نام پر دھبا ہوتے ہیں۔۔ دھبا۔۔

کاش۔۔ سارم۔۔ کو۔۔ اپ۔۔ کا۔۔ اصلی۔۔ چہرہ۔۔ پتا چل۔۔ جائے۔۔

آپ۔۔ کس قدر۔۔ کم۔۔ ظرف۔۔ انسان۔۔ ہیں۔۔

اور آپ۔۔ نے سوچ بھی کیسے لیا۔۔ کہ۔۔ سارم۔۔ مسکرات نہیں

وہ۔۔ اپنی۔۔ زندگی سے بہت خوش ہے۔۔ مسٹر زین بس تم جیسے

لوگوں۔۔ کے ساتھ ایسا رویہ۔۔ رکھتے ہیں۔۔

اور۔۔ بہت بہت شکریہ۔۔ اگر۔۔ زندگی میں۔۔ آخری۔۔ شخص بھی سارم۔۔ ہوتا

تو میں۔۔ انھی۔۔ سے۔۔ پیار۔۔ کرتی۔

اور یہ بات اپنے۔۔ دماغ میں۔۔ فٹ کر لیں۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ یہ۔۔ کہتے۔۔ ہوئے غصے۔۔ سے فون بند کیا۔۔

یہ۔۔ کس۔۔ قدر۔۔ بد تمیز۔۔ انسان۔۔ ہے۔۔

تین۔۔ دن سے زائد۔۔ گزر۔۔ چکے۔۔ تھے۔۔ لیکن۔۔

زویا۔۔ ابھی۔۔ تک۔۔ یونی نہیں۔۔ آئی۔۔



سارم۔۔۔ ہر روز ہر پہر۔۔۔

ہر منٹب۔۔۔ اس۔۔۔ کا انتظار۔۔۔ کرتا۔۔۔

لیکن۔۔۔

وہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ اتی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ گھر میں۔۔۔

فون۔۔۔

کرنا۔۔۔ چاہا۔۔۔

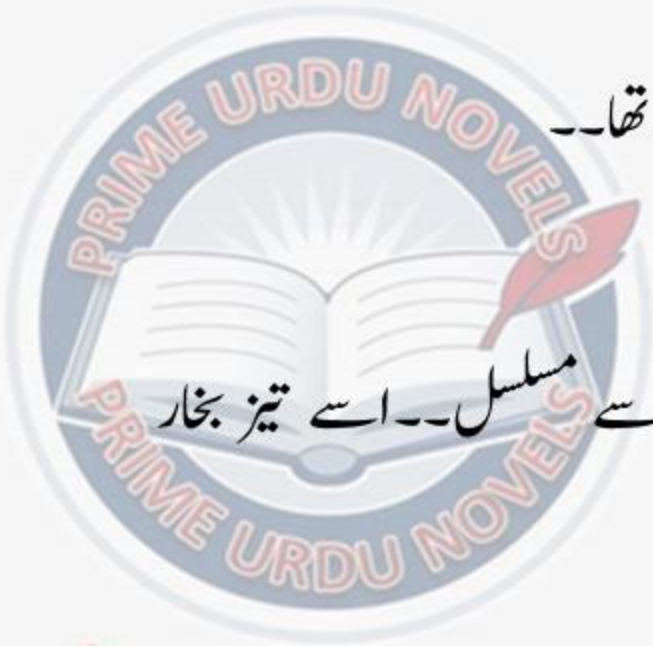
لیکن۔۔۔ اس میں۔۔۔ ہمت ہی۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہوتی۔۔۔

زویا۔۔۔

ٹھیک۔۔۔ تو ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ دل میں۔۔۔ جبر رکھا اور

زویا۔۔۔ کو کال۔۔۔ ملائی



اس۔۔ کا دل۔۔ زور زور۔۔ سے دھڑک۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ ٹھیک۔۔ تو۔۔ ہے۔۔۔

زویا۔۔۔ سو۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ پچھلے۔۔ تین دن سے مسلسل۔۔ اسے تیز بخار

۔۔ تھا۔۔۔

زویا۔۔ کی آنکھ کھولی۔۔ تو۔۔

اس نے فون کی گھنٹی۔۔ بجتے ہوئی۔۔ دیکھی۔۔۔

جیسے۔۔۔

ہی۔۔ اس نے فون اٹھا۔۔ کر دیکھا۔

سارم۔۔

کی۔۔ کال۔۔۔

زویا۔۔ کچھ دیر۔۔ سوچتی۔۔ رہی۔۔ لیکن۔۔ اس نے فون۔۔ نہیں۔۔ اٹھایا۔۔

وہ۔۔ ابھی تک مجھ سے ناراض ہے کیا



وہ۔۔ میرا۔۔ فون اسی۔۔ وجہ سے نہیں۔۔

اٹھا رہی۔۔۔۔

کیا۔۔ سارم۔۔ نے دوسری۔۔ دفعہ کال۔۔ ملائی۔۔

شائد۔۔ میں۔۔ اپ۔۔ کو کال۔۔ کر رہا تھا۔۔ آپ۔۔ جان بھوج۔۔ کہ نہیں۔۔ اٹھا

رہی

یا۔۔ بات۔۔ کرنے کو دل نہیں۔۔ کر رہا۔۔

زویا۔۔ بلکل۔۔ چپ۔۔ رہی۔۔ شائد۔۔ اس کی چچی نے سارم کے سوال۔۔ کا

جواب

دے دیا۔۔۔

میں۔۔ کچھ۔۔ پوچھ رہا۔۔ ہوں۔۔ زویا۔۔ آپ سے۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ فکر والے انداز میں۔۔ کہا۔۔

میں۔۔ اپ۔۔ کو جواب دینے کی پابند۔۔ نہیں۔۔۔



زویا۔۔۔ نے۔۔۔ یہ کہتے ہوئے۔۔۔ فون بند۔۔۔ کیا۔۔۔
میں۔۔۔ کیسے۔۔۔ تمھیں۔۔۔

بتاؤں۔۔۔ سارم۔۔۔

کہ۔۔۔ میں۔۔۔ کس وجہ سے نہیں۔۔۔ آرہی۔۔۔

زویا۔۔۔ کی آنکھوں۔۔۔ میں۔۔۔ آنسو۔۔۔ بہنے۔۔۔ لگے۔۔۔

خالہ۔۔۔ میں۔۔۔ اج۔۔۔ یونی جاؤں۔۔۔ گی

زویا۔۔۔ نے ثمرین۔۔۔ کو کہا

لیکن۔۔۔ بیٹا۔۔۔ تمھاری۔۔۔ طبعیت

زویا۔۔۔ اصرار کر کے۔۔۔ آج۔۔۔ یونیوڑسٹی۔۔۔ گئی۔۔۔ بخار۔۔۔ ابھی تک۔۔۔ تھا

لیکن۔۔۔ تھوڑا اپنے آپ۔۔۔ کو سنبھالنے۔۔۔ اور ہوش۔۔۔ میں۔۔۔ ہونے کے

باعث۔۔۔ اس نے آج یونی جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔



جیسے۔۔۔۔۔ کلاس۔۔۔ میں۔۔۔ سارم داخل۔۔۔ ہوا اس کی۔۔۔ پہلی۔۔۔ نظر زویا

۔۔۔ کی جانب پڑی۔۔۔ جو۔۔۔

اگلی رو میں۔۔۔ بیٹھی تھی۔۔۔

سارم۔۔۔ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس سے ابھی۔۔۔ پوچھے۔۔۔

ابھی اسی سے پوچھے۔۔۔ کہ اس نے اسے معاف کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ کیا۔۔۔

وہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ اتنے دن نہیں۔۔۔ آئی۔۔۔

آپ۔۔۔ کھڑی ہو جائیں۔۔۔ سارم۔۔۔ نے ایک بار پھر۔۔۔ زویا۔۔۔ کو کھڑا کیا

۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس۔۔۔ دفعہ اس کی آواز میں۔۔۔ کوئی۔۔۔ خوف نہیں۔۔۔ تھا۔۔۔ اور

۔۔۔ نہ۔۔۔ ساری۔۔۔ کلاس۔۔۔ میں۔۔۔ چپی۔۔۔ کے تالے لگے تھے۔۔۔

زویا۔۔۔ ادب و احترام کے ساتھ۔۔۔ کھڑی ہو گئی۔۔۔

جی۔۔۔ سر۔

اس نے نظریں۔۔۔ اوپر کیے۔۔۔ بنا۔۔۔ ہی کہا۔۔۔

جی

کیا میں۔۔ پوچھ سکتا ہوں۔۔ کہ آپ اتنے دن کہاں۔۔ تھی
میرا مطلب۔۔ اتنے لیکچر آپ نے مس کیے اس کی وجہ۔۔۔

سارم۔۔ زویا۔۔ کے قریب۔۔ کھڑا۔۔ وہی۔۔ پر سینلٹی۔۔

وہی۔۔ نشیلی۔۔ آنکھیں۔۔ کہ جس پر کوئی بھی بندہ۔۔ فدا ہو سکتا۔۔ ہو۔۔۔
سوال کیا۔۔

زویا۔۔ خاموش۔۔ رہی۔۔

میں۔۔ آپ۔۔۔ سے کچھ۔۔ پوچھ رہا۔۔ ہوں۔۔

سارم۔۔ نے۔۔۔ اصرار۔۔ کرنے والے۔۔ انداز میں۔۔ کہا۔۔

سر۔۔ میرے خیال میں۔۔ یونی۔۔ میں۔۔۔ کم۔۔ از کم یہ بات کی اجازت نہیں

۔۔ کہ۔۔ اس سے پوچھا جائے تم کیوں۔۔ نہیں آئے یہ یونی لیول ہے۔۔ اور

انسان کے کوئی۔۔ پر سنل۔۔ میٹرز بھی ہوتے ہیں۔۔



زویا۔۔۔ نے اج۔۔۔ سارا۔۔۔ موضوع۔۔۔ گفتگو۔۔۔ ختم۔۔۔ کر دیا۔۔۔
سارم۔۔۔ چپ۔۔۔ زویا۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھ رہا۔۔۔ تھا

زویا۔۔۔ واش۔۔۔ روم۔۔۔ میں۔۔۔ کھڑی۔۔۔ اپنے منہ کو دو رہی۔۔۔ تھی
اس کی آنکھیں۔۔۔ بخار کی وجہ سے۔۔۔ درد کر رہی تھی۔۔۔
اج۔۔۔ اسے بخار بھی تھا لیکن۔۔۔ وہ بخار ہونے کے باوجود بھی یونی آئی
تھی۔۔۔

جیسے وہ۔۔۔ باہر نکلنے۔۔۔ لگی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کا۔۔۔ بازو پکڑ۔۔۔ کر ایک۔۔۔ سائیڈ۔۔۔ پر کیا۔۔۔
زویا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ تو اتنا۔۔۔ بخار۔۔۔ ہے۔۔۔
تم۔۔۔ تم۔۔۔

پاگل۔۔ ہو گئی۔۔ ہو اج یونی۔۔ کیوں۔۔ ائی۔۔ اور تم نے مجھے بتایا۔۔ کیوں
۔۔ نہیں۔۔

سارم۔۔ نے ہر بڑاتے ہوئے کہا۔۔

کیوں۔۔ سر۔۔ اپ۔۔ کی لائف میں۔۔ آگے اتنی ٹنشنز۔۔ ہیں۔۔

اور۔۔ کس۔۔ حق۔۔ سے میں۔۔ آپ۔۔ کو۔۔ بتاتی۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ کو دیکھے بنا۔۔ کہاں۔۔

بکواس۔۔ بند۔۔ کرو۔۔

اور۔۔ چلو۔۔ میرے۔۔ ساتھ۔۔

ابھی ڈاکٹر کے پاس۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

چھوڑے میرا ہاتھ۔۔ مسٹر سارم۔۔

پوری۔۔ یونی۔۔ کو پتا چل۔۔ جاے گا۔۔ کہ آپ۔۔ میرے۔۔ کزن۔۔ ہیں۔۔ تو
اپ۔۔ کی۔۔ پر سنلیٹی کا کیا۔۔ ہو گا۔۔ سوچیں۔۔
بھاڑ میں۔۔ جاے۔۔ سب۔۔

تم۔۔۔ سے زیادہ۔۔۔ میری لائف اور کوئی اتنا اہمیت نہیں۔۔۔ رکھتا۔۔۔

سارم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کا ہاتھ۔۔۔ پکڑا۔۔۔ تھا وہ۔۔۔ اس کو پوری۔۔۔ یونی۔۔۔ کے سامنے

۔۔۔ سے لے کے جا رہا۔۔۔ تھا

اج۔۔ اسے۔۔ کیسی۔۔ کی پروا نہیں۔۔ تھی۔۔ اج۔۔ اسے۔۔ کوئی۔۔ ٹمنشن نہیں
۔۔ تھی

کہ۔۔۔سارے۔۔۔لوگ کیا۔۔۔کہے گے

آج۔۔ اس۔۔ کی۔۔ محبت سب سے زیادہ۔۔ معانے۔۔ رکھتی۔۔ تھی۔۔۔۔

"من۔۔۔ وچ۔۔۔ میرے۔۔۔ توں۔۔۔ وسداے۔۔۔ اکھیاں۔۔۔ نوں۔۔۔ توں۔۔۔ جھدا
اے۔۔۔"



سارم۔۔ کو دیکھ رہی۔۔ تھی۔۔۔

--- حسن زویا۔۔۔ مجیب سے محبت کرتا۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔

جو۔۔ تو میرا ہمدرد۔۔ ہے۔۔۔

جو۔۔ تو میرا ہمدرد۔۔۔ ہے۔۔۔

سمانا۔۔۔ ہر درد۔۔۔ ہے۔۔۔

جو۔۔ تو۔۔ میرا ہمدرد ہے۔۔۔

زویا۔۔۔۔واہ۔۔۔۔یار۔۔۔۔کیا۔۔۔۔ہیرو۔۔۔۔کی طرح۔۔۔۔تمہیں۔۔۔۔سارم۔۔۔۔لے

---کے--- جا رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ پوری۔۔۔ یونی کے سامنے۔۔۔ واہ۔۔۔

واہ۔۔۔ کیا۔۔۔ سین۔۔۔ تھا۔۔۔ اور۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پتا ہے پوری یونی کی لڑکیاں۔۔۔ ابھی
اسی شوک۔۔۔ میں۔۔۔ ہے

کہ تم۔۔۔ سارم کی کزن ہو۔۔۔

جب سارم نے تمہارا۔۔۔ ہاتھ۔۔۔ پکڑا۔۔۔ تھا۔۔۔ تو۔۔۔ ایسا۔۔۔ لگ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ

وہ لڑکیاں۔۔۔ ابھی بے ہوش ہو جائیں گی۔۔۔

دھیان۔۔۔ سے رہنا۔۔۔ میری۔۔۔ جان۔۔۔ اب۔۔۔ ساری یونی کی لڑکیاں۔۔۔ تمہاری
دشمن ہیں

تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ فون۔۔۔ پہ بات کرتے ہوئے۔۔۔ زویا۔۔۔ سے کہا۔۔۔

کیوں۔۔۔ میں۔۔۔ نے کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے؟

زویا۔۔۔ بیڈ۔۔۔ پہ لیٹی۔۔۔ تھی۔۔۔ سارم کے ساتھ میڈیسن۔۔۔ لینے۔۔۔ کے بعد۔۔۔ وہ

سیدھا گھر آگئی تھی۔۔۔

کیا کیا۔۔۔ ہے؟

یہ۔۔۔ تم۔۔۔ پوچھو۔۔۔ تم۔۔۔ نے کیا۔۔۔ کیا ہے

ساری۔ یونی۔۔ کی لڑکیوں۔۔ کے سپنوں۔۔ کو چور چور۔۔ کر دیا۔۔ ہے۔۔ تم۔۔ نے

۔۔ سب کے دلوں۔۔ میں۔۔ جو سارم۔۔ کے خواب تھے۔۔ ان کو مٹی میں

۔۔ ملا۔۔ دیا۔۔ ہے۔۔

سڑ سڑ کر کوئلہ بن چکی ہیں۔۔ وہ۔۔

اس بات۔۔ پر۔۔ ان دونوں۔۔ نے قہقا۔۔ لگایا۔۔

مجھے معلوم۔۔ تھا۔۔ کہ تم۔۔ ہمیں۔۔ چاہتے۔۔ ہو۔۔

بس۔۔ اظہار۔۔ محبت۔۔ کرنے۔۔ سے ڈرتے۔۔ ہو۔۔

لیکن۔۔

اک۔۔ بات۔۔ تو۔۔ سمجھ لینا۔۔ تم۔۔

تم۔۔ ہم۔۔ سے۔۔ ہی۔۔ محبت۔۔ کرتے۔۔ ہو۔۔

محبت۔۔ اک۔۔ جذبہ۔۔ ہے۔۔

محبت۔۔ ایک۔ فطری۔۔ عمل۔۔ ہے۔۔

جو۔۔ اگر۔۔ ہو جائے۔۔ تو۔۔ اس۔۔ سے پیچھا۔۔ چھڑانا بہت۔۔ مشکل۔۔ ہو جاتا۔۔ ہے۔۔

چاہے۔۔ محبوب۔۔ جتنا مرضی۔۔ عاشق۔۔ کے۔۔ سامنے۔۔

اپنی۔۔ اعناء۔۔ دیکھائے۔۔ لیکن۔۔ اس۔۔ کے۔۔ دل۔۔ میں۔۔ بھی۔۔ کبھی۔۔ نہ۔۔ کہی۔۔

اس۔۔ کے لیے محبت۔۔ کے۔۔ جذبات۔۔ پائے۔۔ جاتے۔۔ ہیں۔۔

اسلام و علیکم۔۔ امی۔۔

سارم۔۔ نے گھر میں۔۔ داخل۔۔ ہوتے ہوئے۔۔ کہا۔۔

و علیکم۔۔ اسلام۔۔

ثمرین۔۔ نے سارم۔۔ کی پیشانی۔۔ کو۔۔ چوما۔۔



اچھا۔۔ ہوا۔۔ بیٹا۔۔ تم۔۔ آگئے۔۔

میں۔۔ تو۔۔ کہتی ہوں۔۔

کہ اب ہو سٹل میں۔۔ رہنا۔۔ چھوڑ دو۔۔

شرین۔۔ نے صوفہ۔۔ پر بیٹھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔

ہاہاہاہا۔۔ سارم۔۔ نے ہلکا۔۔ سا قہقا۔۔ لگایا۔

اور۔۔۔ اوپر۔۔ کی جانب دیکھنے۔۔ لگا۔۔

اچھا۔۔

امی۔۔ اب زویا۔۔ کی طبعیت کیسی۔۔ ہے۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ اوپر۔۔ اس۔۔ کے کمرے۔۔ کی جانب۔۔ دیکھتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔

--

ہاں۔۔ اب۔۔ بہتر۔۔ ہے۔۔ اپنے۔۔ روم۔۔ میں ہیں۔۔ وہ میں۔۔ نے ہی۔۔ اسے

باہر۔۔ آنے سے مانا کیا۔۔ تھا

ثمرین نے۔۔۔

کہا۔۔

جی۔۔۔ سارم نے۔۔۔ اوپر۔۔۔ زویا۔۔۔ کے کمرے۔۔۔ کی جانب۔۔۔ دیکھ۔۔۔ کر
مسکرایا۔۔۔

جہاں۔۔۔ ابھی ابھی زویا۔۔۔ سارم۔۔۔ کو دیکھتے ہی۔۔۔ روم میں۔۔۔ چلی۔۔۔ گئی تھی۔۔۔
ہاے۔۔۔ سارم۔۔۔ آیا۔۔۔ ہے۔۔۔

یہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ رہا۔۔۔ ہے زویا۔۔۔
تمہارا۔۔۔

دل۔۔۔ کیوں۔۔۔ زور۔۔۔ زور۔۔۔ سے دھڑک رہا۔۔۔ ہے۔۔۔
زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔

تم۔۔۔ سارم۔۔۔ حسن۔۔۔ سے ناراض۔۔۔ ہو۔۔۔

لیکن۔۔۔ اس۔۔۔ کا۔۔۔ دل۔۔۔ اب۔۔۔ کیسی اور ہی دھن میں۔۔۔ تھا۔۔۔



اس کی آنکھیں۔۔ بار بار۔۔ سارم۔۔ کی جانب۔۔ متوجہ۔۔ ہو رہی۔۔ تھی۔۔۔۔۔
وہ۔۔ باہر۔۔ نکلی۔۔ ابھی۔۔ وہ سڑھیوں۔۔ پر تھی۔۔ کہ
اگے۔۔ سارم۔۔ تھا۔۔۔

جیسے۔ اس نے سارم۔۔ کو دیکھا۔۔ وہ
واپس۔۔ پلٹنے۔۔ لگی۔۔۔

یہ زویا۔۔ ابھی تک۔۔ مجھ سے ناراض۔۔۔۔۔

جیسے۔۔ وہ اپنے۔۔ کمرے۔۔ کی طرف جانے لگی۔۔ سارم۔۔ نے زویا۔۔ کو روک
لیا۔۔۔۔۔

روکو۔۔ زویا۔۔۔۔۔

زویا۔۔ کے پاؤں۔۔ وہی۔۔ رک گئے۔۔ اس میں۔۔ ہمت ہی۔۔ نہیں۔۔ تھی۔۔ کے
وہ چل سکے۔۔۔۔۔

مجھے۔۔ پتا۔۔ ہے۔۔ میں۔۔ نے برا کیا۔۔ ہے۔۔۔۔۔

لیکن --- غلطی تو انسان --- سے ہوتی --- ہے نہ۔ اور انسان --- تو غلطیوں --- کا پتلا
--- ہوتا --- ہے۔

زویا --- دل --- میں --- مسکرائی ---

ہاے --- کتنا --- پیارا --- لگتا ہے --- جب یہ --- میرا --- ڈیلوگ --- بولتا --- ہے

زویا --- نے اپنی --- مسکراہٹ پر --- قابو --- پایا ---

اور --- ایک --- تیکھے --- انداز --- میں ---

سارم --- سے کہا

کیوں --- مسٹر سارم --- آپ --- نے خود --- ہی --- تو کہا --- تھا --- کہ

میرے --- سامنے مت آنا --- کبھی اپنا چہرہ --- نہ دیکھانا مجھے --- اور ---

اب --- جب --- میں --- آپ --- سے دور --- رہتی --- ہوں --- تب بھی آپ --- کو پر اہلم

--- ہے --- اور --- آپ --- کے قریب ہوتی --- ہوں ---

تب --- بھی آپ --- کو پر اہلم --- ہے ---



آپ۔۔ چاہتے۔۔ کیا۔۔ ہیں۔۔ ایک۔۔ بات بتائیں۔۔ مجھے۔۔ سارم۔۔ رکا۔۔ اور۔۔
۔۔ زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔

اچھا۔۔

اپ۔۔ میری بات اتنا مانتی ہیں۔۔

اور اگر میں۔۔ کہوں۔۔ میں۔۔ نے غصے میں۔۔ کہا۔۔ ہے۔۔ تو

تو۔۔ پھر۔۔ یہی۔۔ ہے ایسا۔۔ ہی رہے۔۔ میں۔۔ آپ۔۔ کو اپنا۔۔ چہرہ۔۔ نہیں
۔۔ دیکھاوں۔۔ گی۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ جواب۔۔ دیا۔۔

اور۔۔ اگر۔۔ میں۔۔ یہ کہوں۔۔ کہ۔۔ میں۔۔ آپ۔۔ کو۔۔

دیکھ۔۔ لوں۔۔ گا۔۔ پھر۔۔

تو۔۔ پھر۔۔ یہ آپ۔۔ پر۔۔ ہے اپ۔۔ کیا کرتی۔۔ ہیں۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اپ۔۔ ابھی۔۔ بھی ناراض۔۔ ہیں۔۔ پھر۔۔ اس لیے انج۔۔ آپ میرے ساتھ
چلیں۔۔ رات کو۔۔ باہر۔۔ میں۔۔ نے کہا۔۔ تھا نہ۔۔ جب جب میں۔۔ آپ کو۔
۔۔ ہرٹ کروں۔۔ گا۔۔ اپ۔۔ میرے۔۔ ساتھ باہر جائیں۔۔ گی
سارم۔۔ مسکرایا۔۔

اگر۔۔ مین۔۔ کہوں۔۔ میں۔۔ نے نہیں۔۔ جانا۔۔ تو۔۔
زویا۔۔ نے۔۔

کہا۔۔

اگر میں۔۔ کہوں۔۔ کہ۔۔ اپ۔۔ آئیں۔۔ گی۔۔ تو
سارم۔۔ نے بھی جواب دیا۔۔

واہ۔۔ بڑا۔۔ یقین۔۔ ہے

زویا۔۔ نے۔۔ ہاتھ۔۔ سے اشارہ کیا۔۔

آپ۔۔ سے زیادہ۔۔ اور ہاں۔۔ وہ۔۔ بلیو۔۔ ڈرس۔۔ ہی پہن۔۔ کر ایسے۔۔ گا

اس میں۔۔ آپ۔۔ بہت۔۔ اچھی لگتی۔۔ ہیں۔۔

زویا۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔ اور۔۔ کچھ۔۔ کہے۔۔ بنا۔۔ اپنے
۔۔ کمرے میں۔۔ چلی۔۔ گئی۔۔

ہاے۔۔۔ زویا۔۔ تیرا۔۔ بیڑا۔۔ ترے۔۔ میں۔۔ نے۔۔ کہا۔۔ تھا۔۔ نہ کہ کچھ دن

۔۔ سارم۔۔ سے نہیں۔۔ بولنا۔۔ یہ۔۔ کیا۔۔ اب تو اس کے ساتھ۔۔ باہر جا رہی

۔۔ ہے۔۔

تانیہ۔۔ نے سر پر ہاتھ رکھ کے بولا۔۔

تانیہ۔۔ بس۔۔ کر دو یہ اپنا۔۔ ڈرامہ۔۔ سٹائل۔۔ اور۔۔ مجھے۔۔ بتاؤ۔۔ میں۔۔ کیا

۔۔ کروں۔۔ یا۔۔

میں۔۔ نے بہت کوشش۔۔ کی تھی اس۔۔ سے دور رہنے۔۔ کی۔۔

لیکن۔۔ مجھ۔۔ سے نہیں۔۔ ہو پایا۔۔

اور۔۔ تو اور۔۔ سارم۔۔ نے معافی۔۔ بھی۔۔ مانگ لی ہے۔۔ اب۔۔

زویا۔۔۔ نے بے چینی۔۔۔ سے کہا۔۔۔

تو۔۔۔ اب۔۔۔ کیا۔۔۔ کرنا۔۔۔ ہے۔۔۔ چلی جاو۔۔۔ سارم۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔ اور۔۔۔ اگر اس نے تم سے معافی۔۔۔ مانگ لی۔۔۔ ہے۔۔۔ تو۔۔۔ اچھا۔۔۔ ہے۔۔۔

وہ گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ وہ آئے گی اسے اس بات کا بھی یقین تھا کہ زویا کبھی بھی اس کی بات نہیں ٹالے گی سارم زویا کے آنے کا شدت سے انتظار کر رہا تھا

ہمیں انتظار ہے۔۔۔ تمہارے آنے کا جاناں

تب سے آنکھیں تجھے دیکھنے کے لیے تڑپ رہی ہیں

جیسے زویا نیلے لباس میں ملبوس سارم کے سامنے جلوہ افروز ہوئی

۔ سارم کی آنکھوں نے۔۔۔ زویا کو دیکھا۔۔۔

اس کی آنکھیں وہی رک گئی۔۔۔ اس کی نشیلی صرف زویا کو دیکھ کے اپنی جگہ
ٹھہر جاتی تھی وہ جتنی بھی کوشش کر لیتا لیکن اپنی محبت کے اگے اسے گھٹنے ٹیکنے
پڑے۔۔۔

کیونکہ وہ اسے ہمیشہ پیاری لگتی تھی۔۔ ہمیشہ۔۔ پیاری۔۔

یہ نہیں تھا کہ اسے زویا صرف نیلے ڈرس میں سارم کو زیادہ اچھی لگتی تھی۔۔۔

وہ اسے ہر کمر کے ڈرس میں ہی پیاری لگتی تھی۔۔۔

واہ۔۔ مسٹر سارم۔۔ آج اتنی دیر پہلے گاڑی میں بیٹھ گئے

کوئی خاص وجہ؟

زویا نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا

خاص وجہ؟

سارم زویا کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

جی خاص وجہ



زویا نے اگے سے سوال کو مزید بڑھایا

وہ خاص وجہ شائد میرے سامنے ہے

جیسے سارم نے کہا

زویا۔۔۔ بالکل چپ ہو گئی۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ سارم نے سارا۔۔۔ موضوع گفتگو ختم کر دیا تھا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے۔۔۔ باہر دیکھنے لگی۔۔۔

سارم۔۔۔ سارم حسن میری زندگی کا آخری اور پہلا شخص جس سے میں ہمیشہ

محبت کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔۔۔

سارم اگر تم ایسا کہو گے بھی یہ نہیں۔۔۔

تو پھر۔۔۔ بھی میں یہ۔۔۔ جانتی ہوں کہ آپ۔۔۔ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔۔۔

زویا۔۔۔ گہری سوچ میں ڈوبی تھی۔۔۔

ایک۔۔۔ گہرا۔۔۔ سوچ کا سمندر جس کا مرکز۔۔۔ اور۔۔۔ جس کا۔۔۔ اختتام
۔۔۔ سارم حسن تھا۔۔۔

زویا۔۔۔؟ جیسے سارم نے کہا زویا۔۔۔ گہری سوچ کے سمندر سے۔۔۔ بیدار
۔۔۔ ہوئی۔۔۔

جی

زویا نے سارم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تم نے میڈیسن تو لی ہے نہ۔۔۔

سارم نے زویا۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھ کر سوال کیا۔۔۔ ہو شاید اس کے لیے
بہت معانے رکھتا تھا

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میڈیسن۔۔۔ ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں نے لے لی تھی۔۔۔

زویا۔۔۔ نے جھوٹ بولنا چاہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ اس۔۔۔ کی زبان اسکا۔۔۔ ساتھ نہیں دے
رہی تھی۔۔۔



جھٹ مت بولو زویا۔۔۔

مجھے۔۔۔ پتا چل جاتا ہے۔۔۔

کم از کم۔۔۔ میرے سامنے تو مت بولا۔۔۔ کرو۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ میں۔۔۔ تمہارے۔۔۔ چہرے کے تاثرات سے پہچان لیتا ہوں کیونکہ

جب تم جھوٹ بولتی ہو نہ۔۔۔ تب تمہاری زبان تمہارا۔۔۔ ساتھ نہیں۔۔۔ دیتی

۔۔۔

کتنی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ میڈیسن لینے میں کوئی لاپرواہی مت کرنا۔۔۔ لیکن۔۔۔ تم

۔۔۔

تمہیں کہا سمجھ آنے والی۔۔۔ بس۔۔۔ لاپرواہی کر دی۔۔۔ تمہیں پتا بھی ہے جب

تم میں کچھ ہوتا۔۔۔ ہے تو سب سے زیادہ فکر۔۔۔

جیسے سارم بولنے لگا وہ وہی رک گیا۔۔۔ شاید۔۔۔ اسے پتا چل گیا تھا۔۔۔ کہ وہ

کچھ زیادہ بول گیا۔۔۔



سب سے زیادہ فکر۔۔

زویا نے بات۔۔ مکمل۔۔ کرنی چاہی۔۔

س س سب۔۔۔ سے زیادہ فکر۔۔ تمھاری۔۔ خالہ کو ہوتی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔ ہر بڑا تے ہوئے کہا۔۔

زویا۔۔ سارم کی اس بات پر بے ساختہ مسکرا دی کیونکہ اسے

پتا تھا کہ سارم کیا کہنا۔۔ چاہتا۔۔۔ ہے۔۔۔

اور۔۔ کیوں وہ کہنے سے ہچکچاتا ہے۔۔۔

جیسے زویا۔۔ اور۔۔ سارم گاڑی سے باہر نکلے۔۔

زویا۔۔ کا پاؤں اچانک۔

کسی چیز سے لگا اور وہ لڑکھرائی کہ اس سے پہلے۔۔ سارم نے زویا کا ہاتھ تھام۔

لیا۔۔

گھبراؤ نہیں میں تمھارے ساتھ ہوں۔

جیسے سارم نے کہا۔۔

وہ زویا۔۔ کے ہاتھ پکڑے ریٹورنٹ میں۔۔ داخل ہوا۔۔

زویا۔۔۔ صرف۔۔ سارم۔۔ کو دیکھ رہی۔۔ تھی

وہ اس بات کا یقین نہیں کر پارہی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ سارم۔۔ کی محبت کیا میری

محبت۔۔۔۔۔ سے بازی لے گئی۔۔۔

میرے۔۔۔ دل نے چن لیا۔۔۔ نے تیرے دل دیا۔۔۔ راہاں۔۔۔ تو جو میرے نال

۔۔۔ تو۔۔۔ رہندا۔۔۔ ترپہ۔۔۔ میریاں۔۔۔ سانسوں۔۔۔

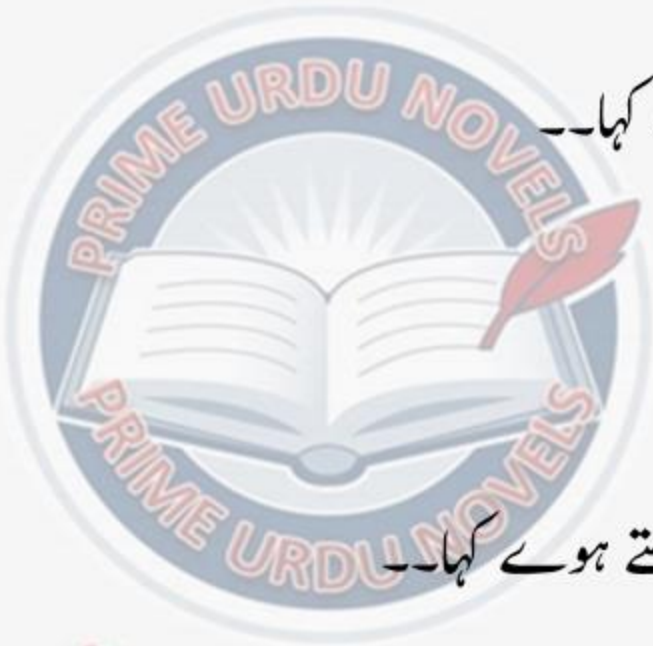
زویا۔۔۔ کا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ کیونکہ سارم نے زویا۔۔ کا ہاتھ۔۔ مضبوطی

۔۔۔ سے تھاما۔۔ تھا۔۔ اور۔۔ وہ کبھی چھڑنے نہیں والا۔۔ تھا۔۔

ہاے۔۔۔ ربا۔۔۔ میری۔۔۔ قسمت۔۔۔ میری۔۔۔ مت وج گئی۔۔۔ سی۔۔۔ جو ربا اے بلا

۔۔۔ اپنے سرتے پالی۔۔۔ یہ۔۔۔ 6 فٹ لمبے گھوڑے کے ساتھ۔۔۔ اوں۔۔۔ آگی

۔۔۔ کھانا۔۔۔ کھانے



تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ دانیال۔۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ تم۔۔۔ کفر ٹیبل تو ہو نہ

دانیال۔

نے۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کے چہرے۔۔۔ کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ ہاں۔۔۔ میں۔۔۔ بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ اپ آڈر کریں۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے اپنے دل پر پھتر رکھ کے۔۔۔ پیار سے دانیال۔۔۔ کے سامنے جملہ۔۔۔ بولا

۔۔۔

تانیہ۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے آپ کہنے کی بجائے تم۔۔۔ کہہ سکتی ہو۔۔۔

دانیال۔۔۔ نے آڈر دیتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب

تانیہ۔

نے دانیال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔ کچھ نہیں

دانیال۔ مسکرا۔۔ دیا۔۔

تانیہ۔۔ غصے سے ادھر ادھر۔۔ غور نے لگی کینکہ دانیال کوئی موقع نہیں چھوڑتا

تھا۔۔ اور۔۔ دانیال۔۔ کو بھی۔۔ تانیہ۔ کا پتا تھا۔۔

سارم۔۔ اور زویا۔۔ اکھٹے۔۔ جیسے اینٹر ہوئے تانیہ نے ان دونوں کو دیکھ لیا

ہاے میں صدقے لئے سوہنے لگ رہے ہیں دونوں۔۔۔

تانیہ۔۔ ان دونوں۔۔ کو دیکھ۔۔ کے مسکرائی۔۔

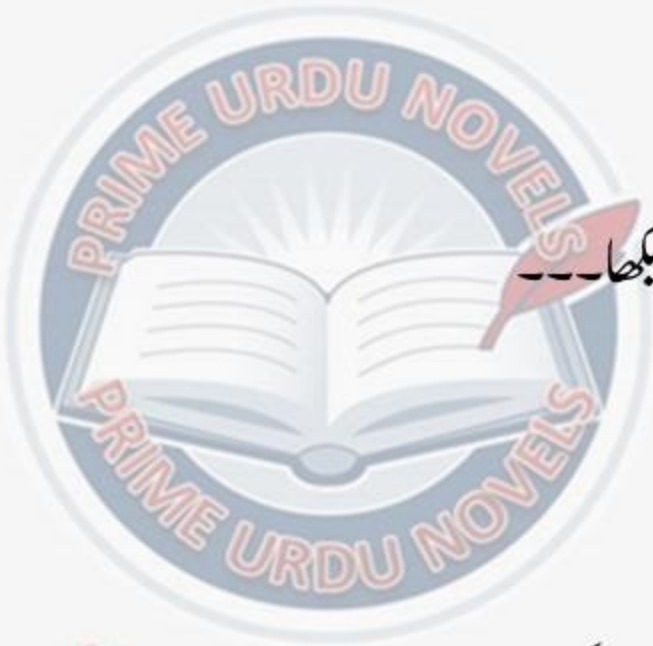
وہ واقعی۔۔ دونوں بہت پیارے لگ رہے۔۔ تھے۔۔

سارم۔۔ کا زویا۔۔ کا۔۔ ہاتھ پکڑنا۔۔

oooooooooooooooooooooooooooo

اچھا۔۔ تو۔۔ دانیال۔۔ تانیہ۔ کو پسند۔۔ کرتا۔۔ ہے

سارم۔۔ نے گاڑی۔۔ گھر کے دروازے پر روکتے ہوئے کہا۔۔



ہاں۔۔۔ کیوں۔ آپ کو کیا۔۔ لگا

زویا۔۔ نے۔۔ حیرانی سے۔۔ سارم۔۔ کی طرف دیکھا۔۔۔

لگا تھا۔۔ کچھ لیکن۔۔ اب نہیں۔۔ ہے۔۔

سارم۔۔ نے کوڑ ورڈ میں بات کی۔۔۔

آپ۔۔۔ کی ہر بات۔۔ سمجھ لیتی ہوں مسٹر سارم۔۔ فکر مت کریے۔۔ گا۔۔

میں۔۔ صرف۔۔ ایک۔۔ شخص کو چاہتی۔۔ ہوں زویا۔۔ نے کہا۔۔

اور جلدی سے چلی گئی

پاگل۔۔ سارم۔۔ نے مسکراتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔۔ حسرت۔۔ اب میں نے کہہ دیا۔۔ ہے۔۔ کہ زویا۔۔ میرے سارم

۔۔ کے لیے ہے۔۔ میں اپنی بھانجی۔۔ کو اپنے پاس رکھوں گی

جیسے زویا۔۔ انٹر ہوئی۔۔۔

اس کے قدم۔۔ وہی۔۔ رک گئے۔۔۔

اس کی سانسیں تھم گئی۔۔۔۔

بس۔۔۔ وہ۔۔ خوشی۔۔ کے مارے۔۔ جلدی سے اپنے کمرے کے جانب چپ کر کے روانہ ہو گئی۔۔۔

ہاں۔۔۔ حسرت۔۔۔ یہی۔۔۔ زویا۔۔۔ کے لیے بہتر۔۔۔ رہے۔۔۔ گا۔۔

چاہے۔۔۔ وہ جیسا بھی۔۔۔ ہے لیکن۔۔۔

زویا۔۔ اس۔۔ کے لیے بالکل صبح ہے۔۔ دونوں اکٹھے۔۔۔ بہت اچھے لگے گے۔۔۔ کیا۔۔۔۔ خالہ۔۔۔

زویا۔۔ کا رشتہ۔۔ تہہ کر رہی۔۔ ہیں۔۔۔

کیا۔۔۔ زویا۔۔ نے ہاں۔۔ کی ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ کون ہے وہ۔۔۔

سارم۔۔۔ وہی کھڑا۔۔۔ تھا۔۔ اسے یقین نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔

آو۔ بیٹا۔۔ سارم۔۔ اندر آو۔۔

ثمرین۔۔۔ نے فون بند کیا اور سارم۔۔ کی طرف متوجہ ہوئی۔۔۔

سارم۔۔۔ ثمرین کو دیکھ کر۔۔۔ کچھ دیر پہلے سنی ہوئی باتوں کی گہری سوچ سے باہر نکل۔۔۔ کر آگے بڑھا۔۔۔

گھما۔۔۔ لائے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو۔۔۔ ثمرین۔۔۔ نے مسکراتے ہوئے۔۔۔ پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔ امی۔۔۔ سارم۔۔۔ نے ادب سے جواب دیا۔۔۔

کچھ دیر پہلے۔۔۔ اس کے کانوں۔۔۔ نے جو گفتگو۔۔۔ سنی تھی۔۔۔ اس کا ذہن۔۔۔ وہی۔۔۔ گم تھا۔۔۔

زویا۔۔۔ کی۔۔۔ شادی۔۔۔۔۔

مطلب۔۔۔

زویا۔۔۔ کی شادی۔۔۔ یہ۔۔۔ کیسے۔۔۔ ہو سکتی ہے کون۔۔۔ ہے وہ۔۔۔ جس کے ساتھ

۔۔۔ زویا۔۔۔ کا رشتہ تہہ ہوا ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ کمرے میں۔۔۔ بیٹھا۔۔۔ سوچ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔



اس۔۔ کی سانسیں۔۔ اس۔۔ شخص کو دیکھنے کے لیے۔۔ بے تاب تھیں۔۔۔
کون ہے۔۔ وہ۔۔۔۔

وہ۔۔ سارم۔۔ حسن۔۔ ہے زویا۔۔
سارم۔۔ حسن۔۔۔

کیا۔۔ میں۔۔ جو سن کے ائی ہوں۔۔ وہ۔۔ سچ ہے۔۔ خالہ۔۔۔
نے امی۔۔ سے۔۔ بات کی ہے۔۔

زویا۔۔ کمرے۔۔ میں۔۔ بیٹھی سوچ رہی تھی۔۔

لوگ تو۔۔ کہتے۔۔ ہیں۔۔ محبت کرنے والے کو اپنی محبت۔۔ اتنی۔۔ آسانی
سے نہیں۔۔ ملتی۔۔۔

میں یہ نہیں۔۔ کہتی کہ میری۔۔ محبت۔۔ مجھے آسانی سے ملی۔۔۔
کچھ راستے۔۔ تھے۔۔ ابھی۔۔ جہاں۔۔۔۔
بلکل۔۔ ایسا۔۔ معلوم ہوتا تھا۔۔۔



کہ شائد۔۔۔ یہ۔۔۔ راستا۔۔۔ اختتام نہ ہو۔۔۔

شائد۔۔۔ میرا۔۔۔ سفر یہی۔۔۔ تک۔۔۔ محیط ہو۔۔۔

لیکن۔۔۔ پھر۔۔۔

وہ۔۔۔ راستا۔۔۔ ختم۔۔۔ ہو جاتا۔۔۔

اور۔۔۔ میں۔۔۔ یہی۔۔۔ سوچتی۔۔۔ کہ شائد۔۔۔ میں۔۔۔ نے۔۔۔ محبت۔۔۔ کی راہ۔۔۔ کا

ایک اور امتحان۔۔۔ کامیاب۔۔۔ کر لیا۔۔۔ ہے۔۔۔

کہا۔۔۔ جاتا ہے دو محبت۔۔۔ کرنے والے اتنی آسانی سے نہیں۔۔۔ ملتے۔۔۔

لیکن۔۔۔ سارم۔۔۔ کا مجھے ملنا۔۔۔ اور اب۔۔۔ اس کا رویہ یہ۔۔۔ صاف بتاتا ہے

۔۔۔ کہ وہ مجھ سے محبت کرتا۔۔۔ ہے اور اب۔۔۔ خود۔۔۔ خالہ۔۔۔ کا سارم کے لیے

میری بات کرنا۔۔۔

کچھ۔۔۔ جلدی۔۔۔ ختم۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ یہ راستا۔۔۔ ڈر۔۔۔ لگ رہا۔۔۔ ہے مجھے

۔۔۔ کہی۔۔۔ کچھ غلط نہ ہو جائے۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسا۔۔ نہیں۔۔ ہو گا۔۔ دنیا۔۔ میں۔۔ کی۔۔ محبتیں۔۔

اپنے انجام۔۔ تک بھی پہنچی۔۔ ہیں۔۔ اور وہ اپنے سفر میں۔۔ کامیاب۔۔ ہیں۔۔

اور۔۔ میرا۔۔ سفر۔۔ تو اب شروع ہوا ہے سارم حسن کے ساتھ۔۔۔۔

زویا۔۔ گہری۔۔ سوچ میں۔۔ ڈوبی تھی۔۔۔۔

ایک۔۔ گہری سوچ۔۔۔۔۔ جو۔۔ وہ اکثر سوچتی تھی۔۔ جس۔۔۔

کا۔۔ مرکز۔۔ صرف سارم حسن ہوتا۔۔

رات۔۔۔ کے 11 بج چکے۔۔ تھے۔۔ لیکن زویا۔۔ سو نہیں۔۔ پا رہی۔۔ تھی

۔۔۔۔۔

وہ۔۔ خوش۔۔ تھی۔۔ بہت۔۔ خوش۔۔ اور اس خوشی۔۔ کی وجہ

سارم۔۔ حسن تھا۔۔۔

وہ۔۔ ایسے۔۔ باہر۔۔ اپنے ب۔۔ کمرے سے باہر نکلی۔۔

کہ۔۔ سارم۔۔ بھی۔۔ وہی۔۔ سے۔۔ نکلا۔۔

دونوں۔۔ ایک۔۔ دوسرے کو دیکھ کر رک۔۔ گئے۔۔

دونوں۔۔ نے۔۔ ایک۔۔ ہی۔۔ جیسا۔۔ سوال۔۔ اکھٹا۔۔ ایک۔۔ وقت میں۔۔ کیا

آپ؟۔۔ آپ۔۔ سوئے / سوئی نہیں اب تک

جیسے۔۔ زویا۔۔ اور سارم۔۔ نے۔۔ اکھٹا۔۔ سوال۔۔ کیا۔۔

زویا۔۔ مسکرا۔۔ دی۔۔

اچھا۔۔ آپ۔۔ بتائے۔۔ آپ۔۔ کیوں نہیں۔۔ سوئے اب تک

کوئی وجہ جو آپ۔۔ کو سونے نہیں۔۔ دے رہی۔

زویا۔۔ نے مسکراتے ہوئے۔۔ سارم۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔

لگتا۔۔ ہے۔۔ اسے پتا ہے۔۔ یہ۔۔ جان بھوج۔۔ کہ نہیں۔

بتا۔۔ رہی۔۔

اس۔۔ کو۔۔ کیسے بتاؤں کہ میں۔۔ کس وجہ سے نہیں۔۔ سویا۔۔

سارم۔۔ کچھ دیر۔۔ خاموش رہا۔۔



کہا۔۔۔ چلے۔۔۔ گئے۔۔۔ مسٹر سارم۔۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔

اپنا۔۔۔ چہرہ۔۔۔ سارم۔۔۔ کے آگے کرتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ وہ۔۔۔

وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ نیند نہیں آرہی۔۔۔ تھی تم۔۔۔ کیوں نہیں۔۔۔ سوئی۔۔۔ اب تک

سارم۔۔۔ نے آگے۔۔۔ سوال۔۔۔ کیا۔۔۔

میں۔۔۔

میں۔۔۔ کیسی۔۔۔ خاص۔۔۔ وجہ سے نہیں۔۔۔ سو رہی۔۔۔

لگتا۔۔۔ ہے زویا۔۔۔ کی مرضی۔۔۔ ہوگی۔۔۔ جو۔۔۔ بہت۔۔۔ خوش ہے۔۔۔ ایسے اپنے

رشتے کا پتا ہے

سارم۔۔۔ نے دل میں۔۔۔ سوچا۔۔۔

صحیح۔۔۔ ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ نے کہا۔۔۔ اور وہ اپنے کمرے۔۔۔ کی جانب۔۔۔ پلٹنے۔۔۔ لگا۔۔۔ زویا
۔۔۔ چاہ رہی تھی کہ سارم ابھی نہ جائے۔۔۔ وہ اس سے اور باتیں۔۔۔ کرنا چاہ رہی
تھی لیکن۔۔۔ وہ اسے روک نہیں۔۔۔ پا رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ زویا۔۔۔ نے جلدی سے
کہا

کہ زویا۔۔۔ نے اسے روکا۔۔۔

آپ۔۔۔ چائے۔۔۔ پیے۔۔۔ گے

سارم۔۔۔ پلٹا۔۔۔

اس نے مسکراتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ ہاں میں۔۔۔ جواب دیا۔۔۔

زویا۔۔۔ کو نہیں۔۔۔ معلوم۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ چائے۔۔۔ کیسے۔۔۔ بناتے۔۔۔ ہیں۔۔۔ وہ بناتی

تو تھی چائے۔۔۔ لیکن۔۔۔ ہمیشہ اس۔۔۔ سے کبھی۔۔۔ چینی۔۔۔ کی مقدار۔۔۔ زیادہ ہو

جاتی تو یا کبھی۔۔۔ پتی۔۔۔ کی مقدار۔۔۔ لیکن۔۔۔ پھر۔۔۔ بھی۔۔۔ اس نے۔۔۔ کہہ دیا۔۔۔

چلیے۔۔۔ آپ۔۔۔ میرے۔۔۔ ساتھ ہی چلیے۔۔۔

آپ کو سیکھا۔۔ بھی دوں۔۔ گی۔۔ کہ۔۔ چائے۔۔ کیسے بنتی ہے۔۔۔۔۔

زویا۔۔۔ اور۔۔ سارم۔۔ اکھٹے ہمراہ۔۔ کچن کے جانب بڑھے۔۔۔۔۔

اینا۔۔ سوہنا۔۔ رب نے بنایا۔۔۔

اینا۔۔ سونا۔۔ رب نے بنایا۔۔۔

اوا۔۔ جاواں۔۔ تے میں۔۔ یارا۔۔ نوں

مناواں۔۔۔

اینا۔۔ سوہنا۔۔۔۔۔ اینا۔۔ سوہنا۔۔۔۔۔

چلیے۔۔۔ آپ۔۔۔ اب باتیں۔۔ کریں۔۔ اور۔۔ تب تک میں۔۔ چائے۔۔ بناتی

۔۔ ہوں۔۔۔

میرا مطلب۔۔۔ ہے۔۔۔ مجھ۔۔۔ سے باتیں۔۔ کریں۔۔ جو کچھ پوچھنا ہے۔۔ پوچھے

زویا۔۔ نے سارم۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔ جو ساتھ چیر پر بیٹھا اس کی بات پر

۔۔ مسکرا دیا۔۔۔

اچھا۔۔ پہلے۔۔ دودھ۔۔

دودھ کہاں۔۔ ہے۔۔ دودھ۔۔ زویا۔۔ دودھ۔۔ ڈوہونڈ رہی۔۔ تھی

سارم۔۔ مسلسل۔۔ اسے۔۔ دیکھ رہا۔۔ تھا۔۔

کیونکہ اسے معلوم۔۔ تھا کہ زویا۔۔ کو چائے نہیں۔۔ بنانی۔۔ آتی۔۔

کیونکہ ثمرین نے آج۔۔ تک۔۔ اسے کام نہیں کرنے دیا۔۔ کبھی کبھار وہ زد کر کے کر لیتی

دودھ سامنے فریزر میں۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔

او۔۔ ہاں۔۔ مجھے۔۔ یاد بھول گیا۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ نے جلدی سے فریزر میں۔۔ سے دودھ نکالا۔۔

وہ۔۔ اسے۔۔ دیکھ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ ایک۔۔ منٹ بھی۔۔ اس کی۔۔ آنکھیں۔۔ زویا

سے نہیں۔۔ ہٹی تھی۔۔

زویا۔۔۔ نے۔۔۔ برتن۔۔۔ چلے۔۔۔ پر رکھا۔۔۔ چلہا۔۔۔ آن۔۔۔ کیا۔۔۔
اور۔۔۔ وہی۔۔۔ جگ میں۔۔۔ تمام۔۔۔ دودھ۔۔۔ ابھی برتن میں۔۔۔ ڈالنے لگی تھی۔۔۔ کہ
سارم نے اسے کہا

زویا۔۔۔۔۔ دو کپ۔۔۔ چائے۔۔۔ بنانی۔۔۔ ہے۔۔۔ صرف۔۔۔ دو کپ۔۔۔
زویا۔۔۔ مسکرائی۔۔۔ اور۔۔۔ دودھ۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھا۔۔۔
او ہاں۔۔۔۔۔ دو کپ۔۔۔

ہاے۔۔۔ زویا۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ ہے۔۔۔ آج۔۔۔ تو۔۔۔ سارم۔۔۔ کے سامنے تیری
۔۔۔ بہت ہو گی کیا۔۔۔ سوچے گا۔۔۔ وہ کے زویا۔۔۔ مجیب کو۔۔۔ چائے۔۔۔ بنانی نہیں
۔۔۔ آتی تھی

سارم آپ۔۔۔ کو۔۔۔ تو۔۔۔ بنانی۔۔۔ نہیں۔۔۔ آتی ہو گی۔۔۔ چاہے۔۔۔
ویسے۔۔۔ بھی۔۔۔ مجھے لگتا۔۔۔ ہے۔۔۔ آپ۔۔۔ کو سیکھ لینی چاہیے۔۔۔ کہ۔۔۔ چائے
۔۔۔ کیسے بناتے ہیں۔۔۔ اتنی۔۔۔ تو آسان۔۔۔ ہے۔۔۔

زویا۔۔۔ پہلے۔۔۔ پانی۔۔۔ ڈالنا۔۔۔ تھا۔۔۔ سارم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کو کہا۔۔۔
زویا۔۔۔ نے جلدی سے برتن کی جانب دیکھا او۔۔۔ ہاں۔۔۔ پانی۔۔۔
سارم۔۔۔ چیر۔۔۔ سے اٹھا۔۔۔ اور۔۔۔ اس کے ساتھ کھڑا۔۔۔ ہو۔۔۔ گیا۔۔۔
ایسا۔۔۔ کرو تم۔۔۔ چیر۔۔۔ پر بیٹھو اور۔۔۔ باتیں۔۔۔ کرو۔۔۔ میں۔۔۔ چائے۔۔۔ بناتا۔۔۔ ہوں

--

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
چائے۔۔۔ آپ۔۔۔ رہنے۔۔۔ دیں۔۔۔ آپ کو نہیں۔۔۔ بنانی آتی ہو گی زویا۔۔۔ نے
۔۔۔ سارم کی طرف دیکھا

کس۔۔۔ نے کہا۔۔۔ مجھے چائے نہیں۔۔۔ بنانی۔۔۔ آتی۔۔۔ سارم۔۔۔ نے چائے بنانا سٹارٹ
کی۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ تھوڑا۔۔۔ یاد بھول۔۔۔ گیا۔۔۔ تھا۔۔۔ ورنہ۔۔۔ مہں۔۔۔ چائے۔۔۔ اتنے
مزے کی بناتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ نہ۔۔۔ کہ۔۔۔ آپ۔۔۔ سوچ نہیں۔۔۔ سکتے

واقعی۔۔ میں۔۔ سوچ نہیں۔۔ سکتا سارم۔۔ نے مسکراتے۔۔ ہوئے۔۔ چائے کا کپ
۔۔ زویا۔۔ کی طرف بڑھایا۔۔

مجھے۔۔۔ چائے بنانی۔۔ آتی۔۔ ہے۔۔۔ لیکن آپ سے کم اچھی۔۔ بنانی آتی ہے۔۔
وہ۔۔ دونوں۔۔ اس بات۔۔ پر مسکرا۔۔ دیے

ثمرین۔۔۔۔ صبح۔۔ ناشتہ۔۔ کے ٹیبل۔۔ پر۔۔ زویا۔۔ اور سارم۔۔ کی طرف دیکھتے
ہوئے۔۔ کہا۔۔

زویا۔۔ لگتا۔۔ ہے۔۔ رات۔۔ کو تم۔۔ نے چائے بنائی۔۔ تھی۔۔
وہ۔۔ نہیں۔۔

جیسے۔۔ زویا بوکنے لگی۔۔ سارم۔۔ نے اسکی بات۔۔۔ کاٹی۔۔
ہاں۔۔ ہاں۔۔ زویا۔۔ نے بنائی۔۔ تھی۔۔ اور امی آپ۔۔ کو پتا۔۔ ہے یہ ایسی
۔۔ چائے۔۔ بناتی۔۔ ہیں۔۔ کہ آپ۔۔ سوچ نہیں۔۔ سکتی۔۔

ثمرین۔۔ اس بات۔۔ پر۔۔ مسکرا۔۔ دی۔۔۔

اچھا۔۔ تو۔۔۔ زویا۔۔ کے ساتھ۔۔۔ ہلیر۔۔ کون تھا۔۔

ہاں۔۔ خالہ۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ تھا۔۔ آپ۔۔ کو پتا ہے خالہ۔۔ انہیں۔۔ تو۔۔ بلکل

۔۔ بھی چائے نہیں بنانی آتی ایسی۔۔ چائے بناتے ہیں۔۔ کہ آپ۔۔ سوچ ہی نہیں

۔۔ سکتی

دونوں۔۔ نے ایک دوسرے۔۔ کی طرف دیکھا ایسا لگ رہا تھا کہ زویا۔۔ نے بھی

اپنا بدلہ پورا کیا۔۔ ہو۔۔

شہریار۔۔ ان دونوں۔۔ کو دیکھ کے حیران۔۔ تھا۔۔ اور ثمرین۔۔ مسکرا۔۔ رہی

۔۔ تھی۔۔۔۔

کون۔۔ ہے وہ۔۔؟ جس۔۔ سے زویا۔۔ کے رشتے۔۔ کی بات۔۔ ہوئی ہے۔۔۔

زویا۔۔ سے پوچھو۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ پھر۔۔ سوچ لے گی

سارم۔۔ اپنے۔۔ کمرے میں۔۔ کھڑا۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ بات۔۔ سن رہا۔۔ تھا۔۔



شائد۔۔۔ وہ۔۔۔ ثمرین۔۔۔ والی بات تانیہ کو بتا رہی تھی۔۔۔

وہ۔۔۔ جیسے۔۔۔ باہر۔۔۔ نکلی۔۔۔ سارم۔۔۔ نے۔۔۔ اسے روکا۔۔۔

زویا۔۔۔

زویا۔۔۔ رک۔۔۔ گئی۔۔۔ اور سارم۔۔۔ کے کمرے۔۔۔ کی جانب بڑھی۔۔۔

جی زویا۔۔۔ نے سارم۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ آپ کو مبارک۔۔۔ باد۔۔۔ دینی۔۔۔ تھی۔۔۔ سارم۔۔۔ نے ہچکچاتے ہوئے

کہا۔۔۔

کس۔۔۔ بات کی؟ زویا۔۔۔ حیران۔۔۔ ہوئی۔۔۔

مجھے۔۔۔ نہیں۔۔۔ پتا تھا۔۔۔ آپ۔۔۔ اپ۔۔۔ اتنی۔۔۔ جلدی۔۔۔ کر لے گی۔۔۔ سب۔۔۔ کچھ

۔۔۔ لیکن۔۔۔ چلیں۔۔۔ جو بھی۔۔۔ کیا۔۔۔ اچھا۔۔۔ کیا۔۔۔ آپ۔۔۔ نے

سارم۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔

کیا۔۔۔ کہا۔۔۔ مجھے اپ۔۔۔ کی بات کی سمجھ نہیں۔۔۔ آئی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے کہا۔۔۔



آپ کے رشتے کی بات۔۔ امی فون پر کہہ رہی تھی خالہ۔۔ حسرت سے
جیسے سارم نے کہا۔۔
زویا۔۔ مسکرا کر۔۔ چونکی
کیا؟

وہی۔۔ جو آپ نے سنا ہے۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے کہا

ایسا لگ رہا تھا۔۔ اسے۔۔ اچھا نہ لگا ہو یہ بات سن کر۔۔

جب۔۔ محبت ہوتی ہیں۔۔ نہ۔۔ تو اکثر۔۔ ایسا ہوتا۔۔ ہے۔۔ جب۔۔ محبوب

محبت کرتا ہے تو بے انتہا اور بے حد کرتا۔۔ ہے۔۔

او اچھا۔۔ تو یہ بات۔۔ اپ۔۔ کو یہ خبر سن کر اچھا نہیں لگا۔۔ زویا۔۔ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اسے معلوم۔۔ ہو گیا تھا کہ سارم نے خالہ ثمرین کی پوری بات نہیں سنی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ مجھے کیوں نہیں اچھا لگے گا میں تو بس یہی۔۔ کہہ رہا ہوں

۔۔ ابھی اتنی جلدی شادی مطلب۔۔ ابھی تو آپ پڑھ رہی ہیں۔۔۔ اور اس

وقت یہ بات مناسب نہیں ہے آگے۔۔ آپ۔ کو جو اچھا لگے۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ وضاحت۔۔ دی۔۔

اسے برا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ بہت برا لگ رہا۔۔ تھا۔۔ وہ بات کرنا چاہ رہا تھا لیکن

کر نہیں۔۔ پارہا۔۔ تھا۔۔

اس۔۔ کے جذبات۔۔ اسے۔۔ بار بار۔۔ زویا۔۔ کے سامنے۔۔ اسے بے بس

کر دیتے۔۔ تھے۔۔

وہ۔۔ لاکھ کوشش کر لیتا۔۔ لیکن۔۔ وہ محبت۔۔ کے آگے ہار گیا۔۔ اور محبت

۔۔ بازی جیت گئی۔۔

یہ۔۔ محبت۔۔ ہے۔۔

صاحب۔۔ بچوں۔۔ کا کھیل نہیں۔۔

جان نکل۔۔ جاتی ہے صدمات سہتے سہتے۔۔

ہاں۔۔ بات۔۔ تو ٹھیک ہے لیکن میں کون سا۔۔ جھٹ شادی کرنے لگی ہوں

۔۔ ابھی تو صرف بات ہوئی ہے۔۔ زویا۔۔ نے جان بھوج کے بات کو بڑھایا۔۔

او۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ ہے۔۔۔ آپ انتظار نہیں۔۔ کر سکتی۔۔ سارم۔۔ نے۔۔ دے

۔۔ الفاظ۔ میں۔۔ بات کی۔۔

کس۔۔ چیز کا انتظار۔۔ کسی کے اظہار محبت کا انتظار۔۔ کہ کب وہ کہے۔۔۔ گے

اور۔۔۔ ہم۔۔ یقین کریں گے۔۔ وہ کہتے نہیں۔۔ اسلیے۔۔ ہم نے سوچ لیا۔۔ اچھا

۔۔ آپ۔۔ کو پتا ہے جس سے میری بات پکی ہوئی ہے۔۔ امی بتا رہی تھی

بہت ہنڈسم۔۔ ہے۔۔ نارمل قد۔۔ نشیلی آنکھیں۔۔ گہری آواز۔۔ جیسے زویا۔ نے

کہنا شروع۔۔ کیا۔۔

سارم نے فوراً کہا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

بس بس۔۔ میں نے آپ۔۔ سے اس کا۔۔ حلیہ نہیں۔۔ پوچھا۔۔ جیسا بھی ہو
۔۔ آپ۔۔ اپنے۔۔ خیالوں۔۔ تک ہی اسے رکھے ٹھیک۔۔ ہے۔۔ سارم۔۔ نے
غصے۔۔ سے کہا۔۔ اس سے اور برداشت نہیں ہو رہا۔۔ تھا۔۔
آپ۔۔ پوچھے۔۔ گے نہیں۔۔ کون ہے۔۔ وہ۔۔ زویا۔۔ نے اب۔۔ یہ۔۔ کھیل
۔۔ اختتام کرنا چاہا۔۔

نہیں۔۔ مجھے کوئی۔۔ ضرورت نہیں۔۔ ہے۔۔ کہ کون ہے۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ نے
۔۔ زویا۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے۔۔ کہا۔۔

شائد۔۔ وہ۔۔ میرے سامنے کھڑا ہے۔۔ جیسے زویا۔۔ نے کہا۔۔ سارم۔۔ ایک دم
رک گیا۔۔

کیا۔۔

زویا۔۔ کیا۔۔ کہہ گئی۔۔ جیسے زویا نے کہا وہ وہاں سے چلی۔۔ گئی۔۔
اسے یقین نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔۔ کہ زویا۔۔ نے ابھی ابھی کیا۔۔ کہا۔۔ ہے۔۔

ثمرین جو کچھ دیر سے ان کی باتیں سن رہی تھی وہ مسکرا کر کمرے میں داخل ہوئی

سارم۔۔۔ کے دماغ میں۔۔۔ کئی سوال۔۔۔ پیدا ہو رہے تھے
اس نے بے چینی سے۔۔۔ ثمرین کی جانب دیکھا۔۔۔

ہاں۔۔۔ بیٹا۔۔۔ تمھاری اور زویا۔۔۔ کی بات کی ہے میں نے حسرت۔۔۔ سے۔۔۔ تم بتاؤ

۔۔۔ کیا۔۔۔ تم۔۔۔ راضی۔۔۔ ہو ابھی۔۔۔ صرف ہمارے دونوں۔۔۔ بہنو۔۔۔ کے درمیان

۔۔۔ بات ہوئی۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ زویا۔۔۔ نے سن لی اور شائد۔۔۔ تم نے۔۔۔ پوری بات

نہیں۔۔۔ سنی۔۔۔ ثمرین نے ساری بات بیان کی

امی۔۔۔ لیکن۔۔۔ سارم۔۔۔ رکا

لیکن۔۔۔ ویکن کچھ نہیں۔۔۔ میں۔۔۔ اپنی بھانجی کو ہی اس گھر میں۔۔۔ لاؤں۔۔۔ گی

ثمرین۔۔۔ نے کہا۔۔۔ اور وہ چلی گئی

سارم۔۔۔ وہی کھڑا تھا۔۔۔

اسے زویا۔۔ کی باتیں۔۔ یاد۔۔ آگئی۔۔ وہ۔۔ مسکرایا۔۔ اس۔۔ کی ہر بات کو یاد کر کے۔۔ کیونکہ۔۔ محبت کے جال۔۔ نے اسے گھیر لیا تھا۔۔

اسے۔۔ جو۔۔ غلط۔۔ فہمی۔۔ تھی۔۔ وہ۔۔ ساری۔۔ دور ہو گئی۔۔ اور۔۔ وہ انسان۔۔ جیسے۔۔ زویا کے لیے۔۔ دیکھا ہے۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ ہوں۔۔

سارم حسن۔۔ مسکرا دیا۔۔

کل۔۔ تھے۔۔ ملے۔۔ پھر۔۔ کیوں۔۔ لگے۔۔

عرصہ۔۔ ہوا ملے کو جیسے۔۔

تیری۔۔ باہوں۔۔ کا گھیرا بڑا۔۔ محفوظ لگے ہے۔۔ بڑی بے خوف جگہ۔۔ ہے۔۔ یہ

۔۔ او۔۔ او۔۔

ان۔۔ میں۔۔ ہی رہنا۔۔ چاہے۔۔ میری پنا ہے۔۔ جب تک ہے جینا چاہے گے

او۔۔ و۔۔ تیرے۔۔ ہو کے۔۔ رہے گے۔۔

او۔۔ و۔۔ دل ضد۔۔ پہ۔۔ اڑا ہے۔۔



او۔۔۔و۔۔۔تیرے۔۔ہو کے رہے گے

تیرا۔۔شوق۔۔چڑا۔۔ہے۔۔او۔۔و۔۔و

بس۔۔بس۔۔کردو۔۔کزن۔۔ہے میرا۔۔نظر نہ لگانا۔۔زویا نے قریب کھڑی

۔۔لڑکیوں سے کہا جو کب کی سارم کو دیکھ رہی تھی۔۔

تم۔۔تم۔۔کزن ہو نہ۔۔سر سارم کی۔۔ان لڑکیوں۔۔کے گروپ میں سے ایک

نے کہا

ہاں۔۔میں۔۔ہی ان کی کزن ہوں۔۔کیوں۔۔کیا۔۔ہوا ہے۔

ارے۔۔تم۔۔ہی۔۔کہہ دو۔۔نہ سر سارم۔۔کو کہ میں ان۔۔کے پر سینلٹی۔۔پر

بہت فدا ہوں۔۔

او او بس۔۔ بس۔۔ بریک۔۔ لگاؤ۔۔ بہنو۔۔ میں کیا تم۔۔ لوگوں کی سیکریٹری
۔۔ ہوں۔۔ خود جا کر کہہ لو۔۔ اور پلہیز۔۔ چھوڑ دو۔۔ یہ سب اور جو کرنے آئی
ہو وہی۔۔ کرو۔۔ زویا۔۔ نے غصے میں۔۔ کہا۔۔ اور۔۔ وہاں۔۔ سے چلی گئی۔۔
زویا۔۔ غصے سے جلدی۔۔ جلدی۔۔ چل رہی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ پھر سارم۔۔ سے
ٹکراتے ہوئے ہی بچی۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف دیکھا۔۔

زویا۔۔ نے تینٹی نظر ڈالی۔۔ اور چلی گئی سارم۔۔ مسکرا دیا۔۔ کیونکہ۔۔ اسے معلوم
تھا۔۔ کہ۔۔ زویا۔۔ کیوں ایسا۔۔ کر کے گئی۔۔ ہے۔۔

"پتا۔۔ ہے تمہیں۔۔ محبت اندھی

ہوتی ہے۔۔ وہ۔۔ محبت جو۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ کو

سارم۔۔ حسن۔۔ سے ہوئی۔۔ ہے۔۔

تمہیں۔۔ پتا۔۔ ہے۔۔

خاموش۔۔۔ محبت۔۔۔ کیا۔۔۔ ہوتی۔۔۔ ہے۔

جس۔۔۔ میں۔۔۔ محبت ہے۔۔۔ بے انتہا خاموش محبت

وہ خاموش محبت جو سارم حسن کو زویا۔۔۔ مجیب۔۔۔ سے ہوئی ہے "

ارے۔۔۔ بس۔۔۔ اب زویا۔۔۔ اس 6 فٹ سے تو اب میں سٹریٹ فارورڈ بات کرتی

ہوں۔۔۔

یہ۔۔۔ خود۔۔۔ کو۔۔۔ کیا۔۔۔ سمجھتا ہے۔۔۔

اگر میں۔۔۔ نہیں لفٹ کرواتی کیسے۔۔۔ دوسری لڑکیوں۔۔۔ کے آگے پیچھے گھوم رہا

ہے

زویا۔۔۔ اور تانیہ اکھٹے بیٹھی دانیال کو دیکھ رہی۔۔۔ تھیں۔۔۔ جو لڑکیوں۔۔۔ کے ساتھ

بات کرنے میں۔۔۔ مصروف۔۔۔ تھا

ہاہاہاہاہا۔۔۔ تانیہ۔۔۔ تم۔۔۔ چاہتی کیا۔۔۔ ہے اگر وہ تمہارے ساتھ رہے۔۔۔ پھر بھی

تمہیں پر بلم ہے۔۔۔

اور اگر وہ۔۔ کیسی اور کے ساتھ بھی ہو تب بھی تمہیں۔۔ پر اہلم۔۔ ہے

میں۔۔ تمہیں۔۔ بتاؤں تمہیں کیا ہوا ہے

زویا۔۔ نے بڑے رازدانہ۔۔ انداز میں۔۔ کہا۔۔

ایسا۔۔ کچھ بھی نہیں۔۔ ہے محترمہ۔۔ بھاڑ میں۔۔ جاے میری طرف سے۔۔

اور۔۔ کیا۔۔ ہوا ہے مجھے . تانیہ۔۔ نے بڑی دلیری سے پوچھا۔

آپ۔۔ کو۔۔ پیار ہو گئے۔۔ ہے . زویا۔۔ نے کہا۔۔ تو تانیہ۔۔ اس۔۔ کے پیچھے بھاگی

روکو۔۔ تم۔۔ اس 6 فٹ کی چمچی بتاتی ہوں۔۔ تمہیں۔۔ زرا۔۔

اچھا۔۔ اب بس۔۔ نہیں۔۔ کہتی اب کچھ۔۔ زویا۔۔ نے بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

اچھا بتاؤ۔۔ تم۔۔ کیا۔۔ کہنا تھا۔۔ تم۔۔ نے

او۔۔ ہاں۔۔ تانیہ میں۔۔ نے تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانی ہے

زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو دیکھتے ہوئے۔۔ کہا

زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو ساری بات بتائی۔۔

ہاے اللہ تمہاری خالہ نے بات کی ہے۔۔۔ زویا۔۔۔ کیا۔۔۔ سارم۔۔۔ کو تم نے بتا دیا
۔۔۔ تانیہ نے بے چینی سے کہا

ہاں یار۔۔۔ اسے لگتا تھا غلطی لگ گئی تھی۔۔۔ اسے یہ پتا تھا میری بات ہوئی ہے
لیکن یہ نہیں کس کے ساتھ ہوئی۔۔۔ سارم۔۔۔ کے چہرے سے صاف جھلک رہا تھا

کہ وہ مجھ سے پوچھنا چاہ رہا تھا اور میں نے بتا دیا زویا۔۔۔ نے کہا

سارم۔۔۔ کا کیا۔۔۔ ری ایکشن تھا۔۔۔ تانیہ نے کہا

پتا نہیں۔۔۔ تانیہ۔۔۔ میں۔۔۔ وہاں سے چلی گئی تھی۔۔۔ مجھے لگتا ہے۔۔۔ غصہ آیا۔۔۔ ہو گا

آگے اتنا کھڑوس۔۔۔ ہے۔۔۔

واہ۔۔۔ واہ

۔۔۔ کیسی محبت ہے زویا اور سارم کی

پہلے۔۔۔ پیار ہوا۔ پھر تکرار ہوا۔ پھر۔۔ سارم کو پیار۔۔ ہوا۔۔۔ اور۔۔۔ پھر
۔۔۔ اظہار ہوا۔ اور۔۔ پھر۔۔ بات ہوئی واہ واہ۔۔ زویا۔۔ تم لکی ہے۔۔ تمہاری
محبت اور کیسی برے امتحان۔۔ سے نہیں۔۔ گزری۔۔
زویا۔۔ مسکرا۔۔ دی۔۔

زویا۔۔ آو۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔ چھوڑ دیتا ہوں۔۔۔۔۔
سارم۔۔ اور زویا۔۔ اکٹھے۔۔ گھر روانہ۔۔ ہوئے۔۔
زویا۔۔ میں نے تمہیں کچھ بتانا۔۔ ہے۔۔
زویا۔۔ نے حیرانی۔۔ سے سارم کی طرف دیکھا۔۔
ہاں۔۔ کہیے

وہ۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ کہنا۔۔ چاہ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔
کہ۔۔ جو بھی امی اور خالہ۔۔ نے کہا۔۔ تھا مجھے پتا چل گیا۔۔ ہے

سارم۔۔ کی اس بات پر زویا۔۔ مسکرائی۔۔
پر؟

جیسے۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔ زویا۔۔ پریشان۔۔ ہو گئی۔۔ اور۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ کے
اگلے الفاظوں کی منتظر۔۔ تھی

پر؟

زویا۔۔ کی سانسیں۔۔ رک گئی تھیں۔۔ ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ اس۔۔ کے
حلق۔۔ پہ۔۔ جان۔۔ آپہنچی ہو۔۔۔ اس کی گول گول۔۔ آنکھیں سارم۔۔ کے
جواب۔۔ کی منتظر۔۔ تھی۔۔ وہ۔۔ بالکل۔۔ خاموش۔۔ تھی اسے نہیں۔۔ معلوم۔۔ تھا
کہ۔۔ سارم۔۔ کیا۔۔ کہنے والا۔۔ ہے۔۔۔

اس کا۔۔ دل۔۔ زور سے دھڑک رہا۔۔ تھا۔۔ اس۔۔ کی دھڑکنوں۔۔ کی رفتار
تیز ہو گئی۔۔ دھک۔۔ دھک۔۔ اس۔۔ کے۔۔ دل میں۔۔ صاف۔۔ دستک
سنائی دے رہی۔۔ تھی۔۔۔



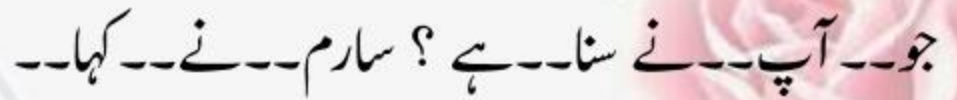
شائد۔۔ اس کے دل۔۔ کی دستک۔۔ بھی۔۔۔ سارم۔۔ کی بات کی منتظر۔۔ تھی۔
پر؟ سارم زویا۔۔ نے بناپلکے جھپاے پوچھا۔۔۔
پر یہ۔۔ کہ۔۔ میں۔۔ سارم۔۔ رکا
میں؟ زویا۔۔ کی بے چینی۔۔ بڑھی۔۔

میں۔۔ کسی اور سے پیار۔۔ کرتا ہوں۔۔ اور۔۔ اس۔۔ کو بہت۔۔ چاہتا ہوں
۔۔ بہت۔۔ پیار کرتا ہوں میں اس سے۔۔ جیسے۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔
زویا۔۔ کی آنکھیں۔۔ وہی ٹھہر۔۔ گئی۔۔ اس کے دل۔۔ کی رفتار۔۔ اور تیز ہو گئی
۔۔ اس۔۔ کے دل۔۔ کی دستک۔۔ اور زوروں۔۔ سے ہونے لگی وہ۔۔ مسلسل
۔۔ سارم۔۔ کو دیکھ رہی۔۔ تھی۔۔۔

آ

آ

آپ۔۔ کے کہنے کا کیا۔۔ مطلب ہے زویا۔۔ کی زبان لڑکھرائی۔



مطلب۔ کیا۔؟۔۔۔ ک۔۔۔ ک۔۔۔ ک۔۔۔ کون۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ زویا۔۔۔ نے اپنے

--دل--پر--قابو--رکھتے--ہوے--کہا--

ہے۔۔۔۔۔ پر۔۔۔ بہت خاص۔۔۔ ہے۔۔۔ سارم۔۔۔ نے ایک۔۔۔ لمبی آہ۔۔۔ برہی۔۔۔

زویا۔۔ کی سانس۔۔ رکی۔۔

اچھا۔۔۔ کون۔۔۔ ہے۔۔۔ وہ۔۔۔ زرا۔۔۔ مجھے بھی۔ بتائیں۔۔۔ کون ہے وہ حسین محترمہ

جس۔۔ نے سارم۔ حسن۔۔ کے دل۔۔ پر قبضہ۔۔ کر لیا۔۔ کون۔۔ ہیں۔۔ وہ زرا

-- ہم بھی دیکھیں۔۔ زویا۔۔ نے غصے۔۔ سے سارم۔۔ کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے

کہا۔۔

وہ۔۔۔ شائد۔۔۔ میرے۔۔۔ سامنے ہی۔۔۔ بیٹھی ہے

جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ نے۔۔۔ کہا۔۔۔

خدا قسم۔۔ زویا۔۔ کی کے۔۔ دل۔۔۔ پر زور زور۔۔ سے دھڑکن کا پہرا۔۔ چھا
۔۔ گیا۔۔ اس۔۔ کی پلکیں۔۔ اپنی۔۔ جگہ۔۔ ساکت ہو گئی ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ
۔۔ کسی نے۔۔ اس کے حلق سے زبان کھینچ لی۔۔ ہوں۔۔۔
وہ۔۔ مسلسل۔۔ سارم۔۔ کی طرف دیکھ رہی تھی اسے یقین۔۔ نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا
۔۔ کہ سارم۔۔ حسن۔۔ نے اقرار۔۔ کیا۔۔ ہے۔۔

کچھ۔۔ دیر۔۔ سماں۔۔ بالکل۔۔ خاموش۔۔ تھا۔۔ بس۔۔ دونوں۔۔ کے دلوں میں
۔۔ محبت۔۔ کی آگ۔۔ لگی تھی۔۔
جو شائد۔۔ اب۔۔ ان۔۔ کی۔۔ آنکھوں میں۔۔ صاف دکھائی۔۔ دے رہی۔۔ تھی
۔۔

سارم۔۔۔۔ زویا نے۔۔۔ کہا۔۔۔ اور۔۔ جیسے وہ باہر نکلنے لگی۔۔۔
سارم۔۔ نے اس کا۔۔ ہاتھ۔۔ تھاما۔۔

ہاں۔۔۔ زویا۔۔۔ وہ۔۔۔ تم۔۔۔ ہی ہو۔۔۔ جس۔۔۔ نے۔۔۔ مجھے۔۔۔ اپنی محبت کا دیوانہ بنا دیا
۔۔۔ ہے۔۔۔ تم ہی ہو۔۔۔ وہ لڑکی جس سے میں۔۔۔ بے انتہا۔۔۔ پیار کرتا ہوں۔۔۔
زویا۔۔۔ نے۔۔۔ نے نظریں۔۔۔ جھکا۔۔۔ دیں۔۔۔
کوئی ایسا۔۔۔ کرتا ہے۔۔۔ پتا ہے ہارٹ اٹیک۔۔۔ ہونے کو آگیا تھا مجھے۔۔۔ زویا۔۔۔ نے
۔۔۔ مسکراتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔ سارم۔۔۔ ہلکا۔۔۔ سا قہقا۔۔۔ لگایا۔

تو۔۔۔ تم۔۔۔ نے تو میری جان نکال دی تھی۔۔۔ اپنے رشتے۔۔۔ کی بات۔۔۔ کر کے
۔۔۔ جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ نے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔ فوراً۔۔۔ وہاں۔۔۔ سے چلی۔۔۔ گئی۔۔۔

مریض۔۔۔ عشق۔۔۔ ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ کر دے

دوا۔۔۔۔

-- پر پڑے -- اس -- کا -- فون بجا -- وہ -- فوراً -- فون -- کے قریب -- گئی -- اور
فون اٹھایا --

مجھے -- پتا تھا -- تم -- بارش -- میں -- ہی نہا -- رہی ہوگی -- زویا -- اب بس
کرو -- پاگل -- نہ ہو جاو -- تمھیں -- پتا بھی -- ہے -- نہ کہ تمھیں -- کتنی

جلدی -- زکام -- لگ جاتا -- ہے --

زویا -- سارم -- کی بات پر مسکرا رہی تھی

آپ -- کو میری -- فکر رہتی -- ہے

تو -- اور -- کیا -- تب تو کہہ رہا ہوں سارم نے جلدی -- جلدی -- میں -- کہا --

پھر وہ -- خاموش -- ہو گیا --

اچھا -- اب بس کر دو -- سارم -- نے کہا اور فون بند کیا --

وہ -- مسکرایا --

یہ -- جو ہلکا -- ہلکا -- سرور -- ہے



یہ تیری نظر کا قصور ہے
کہ اک شرابی بنا دیا
کہ شراب پینا سیکھا دیا

زویا۔۔۔۔۔ یہ۔۔۔۔۔ چائے۔۔۔۔۔ شمرین نے چائے۔۔۔۔۔ کا کپ۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔۔۔ کو دیا اور

اس کے ساتھ صوفہ۔۔۔۔۔ پر بیٹھی۔۔۔۔۔

لگتا ہے۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔ بارش۔۔۔۔۔ بہت زیادہ۔۔۔۔۔ پسند ہے۔۔۔۔۔ شمرین نے چائے پیتے

ہوئے کہا۔۔۔۔۔

بہت زیادہ۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔۔۔ مسکرائی

اچھا بیٹا۔۔۔۔۔ تمہیں۔۔۔۔۔ پتا تو۔۔۔۔۔ چل۔۔۔۔۔ گیا۔۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے۔۔۔۔۔ تم لر پورا۔۔۔۔۔ یقین

ہے کہ تم۔۔۔۔۔ سارم کو کبھی ٹوٹنے نہیں۔۔۔۔۔ دو۔۔۔۔۔ گی بیٹا۔۔۔۔۔ میں۔۔۔۔۔ جب بھی

تمہیں۔۔۔۔۔ دیکھتی تھی۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ تم۔۔۔۔۔ صرف۔۔۔۔۔ سارم۔۔۔۔۔ کے لیے۔۔۔۔۔ ہی لگتی تھی

اور میں نے ہمیشہ تمہیں۔۔ اپنے سارم کی بیوی سمجھا تھا۔۔ اور۔۔۔
یہ۔۔ تمہاری۔۔ ماں۔۔ کی بھی خواہش ہے۔۔ اور تو اور۔۔ سارم۔۔ کو بھی کوئی
اعتراض نہیں۔

زویا۔۔ نے نظریں۔۔ جھکائی۔۔ مسکرا دی۔۔

واہ۔۔ واہ۔۔ امی۔۔ جان۔۔ آپ۔۔ اس۔۔ شیطان۔۔ کو۔۔۔ بھائی۔۔ کی بیوی بنائے
گی۔۔ شہریار۔۔ نے۔۔ ضوفے ہر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تم۔۔ موٹے۔۔ دیکھ لیں۔۔ خالہ۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ ثمرین۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔
بکواس۔۔ بند کرو۔۔ شری۔۔ تم۔۔۔

تمہیں۔۔ تو۔۔ موٹے۔۔ اب میں۔۔ بتاؤں۔۔ گی۔۔ خالہ۔۔ ایسا۔۔ کیوں۔۔ نہیں
کرتے۔۔ سارم۔۔ کی بجائے۔۔ اس۔۔ کی۔۔ برات۔۔ لاتے ہیں۔۔۔۔ پھر اس
کی عقل۔۔ ٹھکانے آئے۔۔ گی۔۔ اور۔۔ شری۔۔ تم۔۔ فکر۔۔ مت کرو۔۔ تمہاری
بیوی۔۔ بھی موٹی ہی لائیں۔۔ گے جیسے۔۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔۔۔

وہ وہاں۔۔۔ سے بھاگی۔۔

اچھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ میں۔۔۔ بتاتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ شہریار۔۔۔ یہ کہتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ اس
کے پیچھے۔۔۔ بھاگا۔۔

کیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ مجھے یقین نہیں ہو رہا۔۔۔ ہے۔۔۔ کہ۔۔۔ سارم حسن نے اظہار
محبت کر دیا۔۔

زویا۔۔۔ مجھے چٹکی کاٹو۔۔۔ کہی میں خواب تو نہیں۔۔۔ دیکھ۔۔۔ رہی۔۔۔ تانیہ۔۔۔ نے
زویا۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھتے ہوئے کہا اسے بھی زویا کی بات کا یقین نہیں۔۔۔ ہو رہا
تھا۔۔

ہاں۔۔۔ میری ماں کر دیا ہے اظہار محبت۔۔۔ اور تمہیں۔۔۔ پتا ہے۔۔۔ اسکا۔۔۔ اظہار
کرنے کا طریقہ۔۔۔ کتنا خطرناک۔۔۔ تھا زویا۔۔۔ نے۔۔۔ چونکنے والے انداز میں
۔۔۔ کہا۔۔

ہاں۔۔۔ یہ تو مجھے۔۔۔ پہلے۔۔۔ پتا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ وہ۔۔۔ ایسے اسانی۔۔۔ سے اظہار محبت کے بول کیسے بول سکتا ہے۔۔۔ ویسے بھی اس کا ہر کام انوکھا ہوتا ہے۔۔۔ تو۔۔۔ یہ بھی تو ویسے ہونا ہی تھا۔۔۔ اچھا۔۔۔ کیسے کیا۔۔۔ ہو گا اظہار۔۔۔ تانیہ نے زویا کی طرف دیکھا۔۔۔

اس سے پہلے۔۔۔ زویا۔۔۔ کچھ۔۔۔ کہتی تانیہ نے اس کی بات۔۔۔ کاٹی۔۔۔

مجھے۔۔۔ پتا۔۔۔ چل۔۔۔ گیا۔۔۔ کیسے۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو گا۔۔۔ پہلے۔۔۔ تم۔۔۔ نے کہا۔۔۔ ہو۔۔۔ گا

۔۔۔ س۔۔۔ س۔۔۔ سارم۔۔۔ ہم آپ پر فدا ہوئے بیٹھے ہیں۔۔۔

سارم۔۔۔ حسن۔۔۔ نے اپنی نشیلی آنکھوں سے پہلے تمہیں گورا۔۔۔ ہو گا۔۔۔ اور

۔۔۔ پیشانی پہ غصے کا بل پڑا ہو گا پھر اپنی گہری آواز میں۔۔۔ عرض کیا۔۔۔ ہو گا۔

میں۔۔۔ سارم۔۔۔ سارم حسن۔۔۔ زویا۔۔۔ تم۔۔۔ نے یہ سوچ بھی۔۔۔ کیسے۔۔۔ لیا۔۔۔

میں۔۔۔ تم۔۔۔ سے پیار کرتا ہوں۔۔۔ پھر اس نے۔۔۔ وہ ایمیشنل۔۔۔ والی لائن کہی

ہو گی کہ زویا میں۔۔۔ تمہارے قابل نہیں۔۔۔

بس۔۔ کر دو۔۔۔ تانیہ۔۔۔ اور۔۔ ہاں۔۔ ایسا۔۔ ویسا۔۔ کچھ نہیں۔۔ ہوا۔۔ خود ہی غلط اندازے نہ۔۔ لگاؤ۔۔ اور اتنے اکڑو نہیں ہے وہ جتنا۔۔ تم نے بتا دیا ہے ٹھیک۔۔ ہے۔۔ اس۔۔ نے بڑے پیار سے اظہار کیا تھا۔۔ اور۔۔ اکڑو نہیں۔۔ ہے وہ۔۔ وہ سب سے الگ ہے۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ شرماتے ہوئے۔۔ کہا۔۔ ہاں۔۔ ہاں۔۔ مجھے پہلے۔۔ ہی پتا تھا۔۔ تم۔۔ نے اس کی تعریفوں۔۔ کے ہار ہی۔۔ پرونے ہیں۔۔ میں ہی۔۔ غلط ہوں۔۔ نہ وہ سارم۔۔ تو غلط ہو نہیں۔۔ سکتا۔۔ کچھ۔۔ نہیں۔۔ ہوتا میری جان۔۔ میں۔۔ سہہ لون۔۔ گی تانیہ۔۔ نے ہمیشہ۔۔ کی طرح وہی اپنے رونے والا۔۔ ڈرامہ کیا۔۔ جس سے وہ زویا۔۔ کو ایمو شنل۔۔ کرتی تھی۔۔

لیکن۔۔ زویا۔۔ کو بھی اب معلوم۔۔ ہو چکا۔۔ تھا۔۔ بس۔۔ کر دو۔۔ ڈرامہ۔۔ کوین۔۔ وہ۔۔ دیکھو۔۔ کون۔۔ آرہا۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو۔۔ اشارہ۔۔ کیا۔۔

دونوں۔۔۔ کی نظریں۔۔ باہر کی جانب گئی۔۔

جہاں۔۔ دانیال۔۔ اپنے ہاتھوں میں۔۔ گلاب کے پھولوں۔۔ کا گلدستہ لیے ان کی جانب بڑھ رہا تھا زویا بے ساختہ مسکرا دی کیونکہ اسے معلوم تھا۔۔ کہ اب کیا ہونے والا ہے

ہاے۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔ یہ 6 فٹ اب کیا کرنے آرہا ہے مجھے کچھ غلط لگ رہا۔۔ ہے

زویا۔۔۔ ایسا۔۔ کرو۔۔ مجھے کہی چھپا۔۔۔۔۔ لو۔۔۔ تاکہ۔۔۔ میں۔۔۔ اس۔۔۔ کی باتیں

۔۔ نہ سن سکوں۔۔۔ تانیہ۔۔ زویا۔۔ کے پیچھے۔۔ گئی۔۔۔

جب۔۔ دانیال۔۔ قریب آیا۔۔

زویا۔۔ وہاں۔۔ سے چلی۔۔ گئی

زویا۔۔۔ تم۔۔ تانیہ۔۔ نے اسے آواز۔۔ لگائی۔۔ اور اس کے پیچھے جانے۔۔ لگی

۔ کہ۔۔ دانیال۔۔ نے اسے۔۔ روک۔۔ لیا۔۔

تانیہ۔۔۔ میری۔۔ بات۔۔ سننا۔۔

تانیہ۔۔ وہی رک۔۔ گئی۔۔۔

اس۔۔ کا دل۔۔ چاہ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ کہی۔۔ چلی۔۔ جائے۔۔ کیونکہ
۔۔ اسے۔۔ معلوم۔۔ ہو چکا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ یہ۔۔ کچھ۔۔ پھر سے کہنے والا ہے
مجھے پتا ہے۔۔ ابھی تم یہی سوچ رہی۔۔ ہو۔۔ کہ میں۔۔ پھر سے۔۔ کچھ کہنے۔۔ لگا
۔۔ ہوں۔۔ اور۔۔ تم۔۔ نے صبح اندازہ۔۔ لگایا۔۔ ہے

تانیہ۔۔ نے دانیال۔۔ کی طرف۔۔ دیکھا۔۔

ہاے۔۔ اللہ۔۔ بچائی۔۔ تانیہ۔۔ نے۔۔ دل۔۔ میں۔۔ سوچا۔۔

مجھے پتا ہے۔۔ تانیہ۔۔ تمہارے۔۔ اور میرے۔۔ درمیان۔۔ سکول۔۔ وقت سے
بہت جھگڑے ہوتے تھے۔۔ اور زیادہ۔۔ تم۔۔ ہی جھگڑتی۔۔ تھی۔۔

جب دانیال۔۔ نے کہا۔۔

تانیہ۔۔ نے پھر اسکی طرف دیکھا۔۔

الو۔۔۔ کے پھٹے میں۔۔۔ جھگڑتی۔۔۔ تھی تو بات ہی کچھ ایسی کرتا تھا۔ تانیہ۔۔۔ نے دل میں۔۔۔ سوچا۔۔۔

اور شائد تم اپنی جگہ پر ٹھیک۔۔۔ بھی تھی کیونکہ میں۔۔۔ ہی تمہارے۔۔۔ پیچھے پیچھے رہتا تھا۔۔۔ تانیہ یقین کرو۔۔۔ سکول ٹائم سے لے کر اب تک۔۔۔ جب میں

۔۔۔ وہاں۔۔۔ سے چلا گیا میں۔۔۔ نے بہت کوشش۔۔۔ کی میں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ بھول جاؤں

۔۔۔ لیکن۔۔۔ ایسا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہو سکا۔۔۔ تمہاری۔۔۔ وہی۔۔۔ مذاقا۔۔۔ طنز۔۔۔ والی۔۔۔ باتیں

۔۔۔ مجھے یاد آتی تھی۔۔۔ اور یہی وجہ ہے کہ میں۔۔۔ آج تک۔۔۔ تمہیں ہی سے

پیار کرتا رہا۔۔۔ اور۔۔۔ یہ مت سوچنا کہ میں۔۔۔ تمہاری باتوں۔۔۔ کا بر مناتا ہوں

۔۔۔ بلکہ۔۔۔ تم۔۔۔ مجھے اس وقت بہت پیاری۔۔۔ لگتی ہو۔۔۔ جب تم۔۔۔ ایسے بات کرتی

ہو۔۔۔ اور۔۔۔ ہاں۔۔۔ جو تم۔۔۔ نے میرا نک۔۔۔ نیم۔۔۔ ڈالا۔۔۔ ہے تھوڑا سا خراب۔۔۔ ہے

لیکن چلے گا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ وہ تم۔۔۔ ہی کہتی ہو۔۔۔ اور کوئی نہیں کہتا۔۔۔

ہاے۔۔۔ زویا۔۔۔ کی بچی نے اسے یہ بھی بتا دیا۔۔۔ زویا۔۔۔ دس فی اتینوں۔۔۔ میں۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ اپنے ہاتھوں۔۔۔ کو مسلتے ہوئے سوچا۔

تانیہ۔۔۔ میں۔۔۔ وعدہ۔۔۔ کرتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ میں۔۔۔ تمہیں بار بار۔۔۔ نہیں۔۔۔ اس بات پر مجبور کروں۔۔۔ گا تم۔۔۔ صرف ایک بار ہاں۔۔۔ کر دو۔۔۔ دانیال۔۔۔ نے کہا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ ایک۔۔۔ منٹ کے لیے خاموش۔۔۔ رہی

اور پھر۔۔۔ بولی

اچھا۔۔۔ اگر اتنا۔۔۔ ہی۔۔۔ مجنوں۔۔۔ بنے پھرتے ہو۔۔۔ تو۔۔۔ پچھلے ہفتے۔۔۔ سے یہ جو یونی میں۔۔۔ لڑکیوں۔۔۔ کے ساتھ۔۔۔ ہاسیاں۔۔۔ کھڑیاں۔۔۔ چل رہی۔۔۔ تھی وہ کیا۔۔۔ تانیہ نے۔۔۔ کہا۔۔۔

ہاہاہاہاہا مجھے۔۔۔ پتا۔۔۔ تھا۔۔۔ تم۔۔۔ آگے سے یہی۔۔۔ کرو۔۔۔ گی۔۔۔ یہ۔۔۔ صرف۔۔۔ میں نے۔۔۔ اس لیے کیا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ تم۔۔۔ مجھ۔۔۔ سے پیار کرتی ہو یا نہیں۔۔۔ اگر کرتی ہو گی تو آج تم۔۔۔ یہ بات ضرور کرو گی۔۔۔ اور تم۔۔۔ نے بات۔۔۔ کر دی۔۔۔ اس۔۔۔ بات۔۔۔ پر۔۔۔ تانیہ اور دانیال۔۔۔ دونوں۔۔۔ مسکرا دیے۔۔۔

زویا۔۔ جو۔۔ کچھ دور۔۔ کھڑی۔۔ تھی۔۔ وہ۔۔۔ ان دونوں۔۔ کو دیکھ کر مسکرا
۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

وہ۔۔ بلکل۔۔ مگن۔۔ تھی۔۔ اسے۔۔ بلکل۔۔ معلوم نہیں۔۔ تھا۔۔۔ کہ۔۔۔ سارم
۔۔ پچھلے آدھے گھنٹے۔۔ سے۔۔۔ سٹاف روم۔۔ کی۔۔ کھڑکی۔۔ پر کھڑا اسے دیکھ رہا
۔۔ تھا۔۔

یہ۔۔ ابتدا۔۔ محبت۔۔ تھی۔۔ جسکی۔۔ انتہا۔۔ نہیں۔۔ تھی۔۔
زویا۔۔ پھر۔۔ ام دونوں۔۔ کے قریب گئی۔۔۔
چلو۔۔۔ اب۔۔ یہ۔۔ تو ختم۔۔ کیوں۔۔ تانیہ۔۔ زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کو کہنی۔۔ مارتے
ہوئے کہا۔۔

نہیں۔۔ ابھی بھی نہیں۔۔ ختم۔۔ میں۔۔ ویسے ہی سے باتیں۔۔ کروں۔۔ گی
اس بات پر ان تینوں نے قہقا لگایا



اچھا۔۔۔ یار۔۔۔ اب۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ ہے۔۔۔ تو آج رات۔۔۔ ڈنر اکھٹے کرتے ہیں کیا
۔۔۔ کہتے ہو۔۔۔ سب

چلو۔۔۔ ٹھیک ہے تانیہ اور زویا۔۔۔ نے ہاں۔۔۔ کی
میں۔۔۔ تینوں۔۔۔ سمجھاوا۔۔۔ کی۔۔۔

نہ۔۔۔ تیرے بنا۔۔۔ لگدا۔۔۔ جی

توں۔۔۔ کی۔۔۔ جانے پیار۔۔۔ میرا

میں۔۔۔ کرا۔۔۔ انتظار۔۔۔۔۔۔۔ تیرا

تو۔۔۔ دل۔۔۔ تو۔۔۔ اے جان۔۔۔ میری۔۔۔

جان۔۔۔ میری۔۔۔

زویا۔۔۔ کی آنکھیں۔۔۔ سارم۔۔۔ کو دیکھنے۔۔۔ کے لیے منتظر۔۔۔ تھی۔۔۔

اس۔۔۔ نے۔۔۔ سارم۔۔۔ کو۔۔۔ بھی ساتھ ڈنر پر اینوائٹ کیا تھا۔۔۔ تاکہ۔۔۔ اس کے دل

میں۔۔۔ جو دانیال۔۔۔ کو لے وحم تھا وہ بھی دور ہو جاے۔۔۔

اس نے تانیہ کو کہہ دیا۔۔ تھا۔۔ کہ وہ سارم۔۔ کے ساتھ آئے۔۔ گی
وہ۔۔ سڑک پر اسکا۔۔ پچھلے 15 منٹ سے انتظار کر رہی۔۔ تھی۔۔ لیکن۔۔ اب
تک وہ نہیں۔۔ آرہا۔۔ تھا۔۔

سارم۔۔ سارم۔۔ کہا۔۔ رہ گئے۔۔ ہیں۔۔ آپ۔۔

زویا۔۔ نے کال۔۔ ملائی۔۔ لیکن۔۔ سارم اٹھا نہیں۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔

یا اللہ۔۔ یہ۔۔ صبح۔۔ ہو۔۔۔ اسے پتا۔۔ بھی ہے۔۔

مجھے کتنی ٹنشن۔۔ ہوتی ہے رات۔۔ ہو رہی۔۔ تھی۔۔ آدھا۔۔ گھنٹا۔۔ ہونے کو تھا

سامنے۔۔ کچھ اوباش۔۔ لوگوں۔۔ کا گروتب سے زویا کو دیکھ رہا۔۔

تھا۔۔

یہ کراچی۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ اکیلا۔۔ مت نکلنا۔۔ سارم نے زویا کو سمجھایا بھی تھا

وہ گرو اس کے نزدیک۔۔ آیا۔۔

سارم۔۔۔ کہا۔۔ رہ گئے۔۔ ہو۔۔ زویا۔۔ گھبرا رہی تھی وہ بہت ڈر چکی تھی۔۔۔
سونیو۔۔۔ کتھے چلے او۔۔۔ آو۔۔۔ تو انوں۔۔۔ اسی لفٹ دے دینے آں۔۔۔ اس گرو
کے ایک آدمی نے کہا۔۔

بکو اس۔۔ بند۔۔۔ رکھو۔۔۔ تم۔۔۔ لوگ۔۔۔ زویا نے غصے سے کہا۔۔

اوے ہوے۔۔ غصہ تے نہ دکھاو جی ایک۔۔ آدمی زویا کے قریب بڑھا۔۔۔ اور
۔۔ اس کو چھونے لگا۔۔ تھا۔ کہ

سارم۔۔۔ نے آتے ہی زویا۔۔ کو پیچھے۔۔ کیا۔۔ اور۔۔ اس آدمی۔۔ کا ہاتھ پکڑا۔۔
تمھاری ہمت۔۔ کیسے ہوئی اسے ہاتھ لگانے۔۔ کی۔۔ سارم۔۔ اس قدر غصے میں
۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ اس نے اس آدمی کے ہاتھ کو اس قدر مضبوطی سے پکڑا تھا
۔۔ کہ۔۔ وہ درد سے کرہانے لگا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اگر تم۔۔ لوگوں۔۔ نے۔۔ اب کسی بھی لڑکی کی بھی طرف دیکھا نہ تو اس سے بھی برا حال کروں۔۔

وہ گروڈر کے مارے پیچھے ہٹا۔۔

کیوں۔۔ بھئی۔۔ کیا۔۔ لگتی ہے یہ تیری۔۔ جب اس آدمی نے کہا۔۔

سارم۔۔ بلکل۔۔ خاموش۔۔ ہو گیا۔۔

اور۔۔ زویا۔۔ جو کب۔۔ کی۔۔ سارم کے پیچھے کھڑی تھی۔۔ وہ آگے۔۔ ہوئی اور بڑے مودبانہ انداز میں کہا۔

میں۔۔ ان کی ہونے والی۔۔ بیوی۔۔ اب بتاؤ۔۔۔ جیسے زویا نے کہا۔۔ سارم نے زویا کی طرف دیکھا۔۔

یہ کیا پاگل کہہ رہی ہے۔۔۔ تبھی ایسے مچل رہا ہے۔۔۔ وہ گرہ ہر بڑاتا ہوا۔۔ چلا گیا۔۔

سارم نے غصے سے زویا۔۔ کا ہاتھ۔۔ پکڑا۔۔ اور گاڑی میں۔۔ لے گیا۔۔

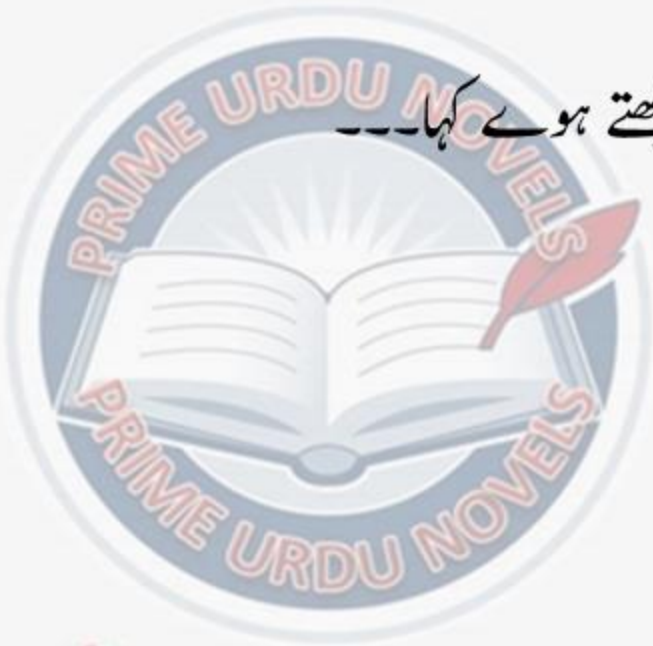
ہو گیا۔۔ سکون۔۔ کتنی۔۔ دفعہ۔۔ کہا۔۔ ہے تمہیں۔۔ اکیلی باہر نہ جایا۔۔ کرو
۔۔ جب میں۔۔ نے تمہیں۔۔ کہا۔۔ تھا۔۔ کہ میں۔۔ تمہیں۔۔ گھر سے لینے اوں۔۔ گا
پھر کیا ضرورت تھی اکیلے نکلنے کی۔۔ اگر میں ٹائم پر نہ پہنچتا۔۔ تو کیا۔۔ ہوتا۔۔
سارم۔۔ نے غصے سے کہا۔۔

ایم سوری۔۔ سارم۔۔ لیکن۔۔ مس۔۔ نے کہہ دیا تھا۔۔ کہ میں تمہاری ہونے
والی بیوی ہوں۔۔ زویا۔۔ نے مسکراے ہوئے۔۔ کہا۔۔

واہ کیسا مذاق ہے۔۔ آئندہ سے نہ کرنا اور۔۔ ایسا کہو۔۔ گی تو چلیں۔۔ جائیں
۔۔ گے۔۔ سارم دل میں مسکرایا۔۔

ہاں۔۔ اگر پھر سے کوئی ایسا حادثہ۔۔ ہوا۔۔ میں۔۔ یہی کہوں۔۔ گی۔۔ زویا مسکرا
دی۔۔

سارم۔۔ بے ساختہ مسکرانے لگا۔۔
تم۔۔ کبھی نہیں۔۔ سدرو۔۔ گی سارم۔۔ نے کہا



کبھی نہیں۔۔۔ زویا۔۔۔ نے سارم۔ کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

وہ۔۔ مسکرا۔۔ دی۔۔۔

تینوں۔۔ لاکھاں۔ تو۔۔ چھپا کے رکھا

انکھاں تے بیٹھا کے

تو۔۔ اے میری وفا رکھ۔۔۔ اپنا۔۔ بنا کہ

میں تیرے لیے۔۔ تیرے لیے۔۔ یاراں۔۔ نہ پاویں۔۔ کدی دوریاں۔۔۔۔

آپ۔۔ کو کھانا امید کرتا ہوں۔۔ اچھا لگا ہو گا۔ دانیال۔۔ نے۔۔ کھانے سے فارغ

ہو کر۔۔۔ تانیہ سے کہا۔۔۔

تانیہ۔۔ جو۔۔ زویا۔۔ اور سارم کو الوداع کر کے ائی تھی۔۔۔

ہاں۔۔ اچھا تھا۔۔۔ لیکن تم۔۔ مجھے آپ کیوں۔۔ کہہ رہے ہو اتنی عزت نہ دو۔۔

تانیہ۔۔ نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے کہا۔۔۔



اچھا۔۔ آپ۔۔ کو اچھا نہیں۔۔ لگتا۔۔ دانیال۔۔ نے۔۔ تانیہ۔۔ کی طرف

دیکھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔

تانیہ۔۔ کو غصہ آیا۔۔

i hate you دانیال

but i lov u .. تانیہ۔۔

تانیہ۔۔ یہ سنتے ہی خاموش۔۔ ہو گئی۔۔۔

سفر۔۔۔ وہ سفر۔۔ جس۔۔ کی راہیں۔۔ مشکل ہوتی ہیں۔۔

اور۔۔ اس۔۔ سفر۔۔ میں۔۔ چلنے کے لیے کیسی ایسے۔۔ سہارے۔۔ کی ضرورت

۔۔ ہوتی۔۔ ہے۔۔ جو

اپ۔۔ کو نیچ راستے۔۔ میں۔۔ نہ چھوڑ جائے۔۔

جو۔۔۔ آپ۔۔۔ کی۔۔۔ ہر۔۔۔ راستے۔۔۔ پہ۔۔۔ قدم با قدم چلے اور۔۔۔ میرے سفر
میں۔۔۔ سارم۔۔۔ حسن ہی وہ شخص۔۔۔ ہے جو ہر قدم۔۔۔ میں۔۔۔ میرے ساتھ
۔۔۔ ہو گا۔۔۔

بس۔۔۔ سارم۔۔۔ میں۔۔۔ ایسی۔۔۔ بیوقوفوں۔۔۔ والی۔۔۔ باتیں۔۔۔ اس لیے کرتی ہوں
۔۔۔ کہ تم۔۔۔ مسکراتے ہو اور اپنی غم کی دنیا۔۔۔ سے باہر آتے ہو۔۔۔ میں۔۔۔ وعدہ
۔۔۔ کرتی ہوں۔۔۔ سارم۔۔۔ میں۔۔۔ تمہارے۔۔۔ لیے۔۔۔ کچھ۔۔۔ بھی کر سکتی ہوں
۔۔۔ کچھ بھی۔۔۔ بن سکتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ زویا۔۔۔ گاڑی۔۔۔ میں۔۔۔ بلکل۔۔۔ خاموش۔۔۔ تھی

۔۔۔ سارم۔۔۔ نے۔۔۔ پہل۔۔۔ کی۔۔۔

کیا۔۔۔ ہوا ہے۔۔۔ زویا؟

زویا۔۔۔ سوچ۔۔۔ کے پہلوں۔۔۔ سے بیدار۔۔۔ ہوئی۔۔۔

ہوں م۔ کچھ نہیں۔۔ ایک۔۔ بات۔۔ پوچھو۔۔ سارم۔۔ زویا۔۔ نے سارم۔۔ کی
طرف۔۔ دیکھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔ آپ۔۔ میرا ساتھ۔۔ تو نہیں چھوڑے۔۔ گے نہ
۔۔

سارم۔۔ کچھ دیر خاموش۔۔ رہا۔۔ اور۔۔ پھر۔۔ زویا۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا
کبھی بھی نہیں۔

زویا۔۔ مسکرا۔۔ دی۔۔۔۔

اے یقین۔۔ تھا۔۔ کہ سارم۔۔ کی محبت۔۔ کبھی۔۔ مجھے نہیں۔۔ چھوڑے۔۔ گی
بس بس۔۔۔ زیادہ۔۔ شوخ۔۔ مت بنو۔۔ پتا ہے مجھے۔۔ تمہارے۔۔ دل۔۔ تو
سڑ سڑ کے کباب بن چکا۔۔ ہے۔۔ کہ۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ میری بھابھی بنے گی
۔۔ میری سب سے بڑی دشمن۔۔ ہا ہا ہا زویا شہریار کے ساتھ بائیک پہ بیٹھی
اسے کہہ رہی تھی۔۔

او۔۔ میں۔۔ میں شہریار حسن۔۔ تم سے جلوں۔۔ ہا ہا ہا۔ سوچ ہے تمہاری زویا مجیب
۔۔ لگتا ہے تمہیں اب دن کو بھی خواب آتے ہیں۔۔ ایک بات تو تہہ ہے کہ
۔۔ تم۔۔ میری بھابھی تو بنو پھر تمہیں میں۔۔ بتاؤں۔۔ گا۔ شہریار نے ہستے ہوئے
کہا۔۔

ہاں۔۔ ہاں۔۔ بتا لینا۔۔ میں بھی تمہاری کزن ہون دیکھتے ہیں۔۔ اچھا۔۔ اپنی اس
کھٹارا کی سپیڈ ہی بڑھا دو اپنے جیسی ہی بائیک رکھی ہوئی ہے۔۔۔۔۔ زویا نے
آخری جمل منہ میں۔۔۔۔۔ بولا

کیا کہا تم۔۔ نے۔۔۔۔۔ زویا۔۔۔۔۔ اگر تم نے میری بائیک کو کچھ کہا نہ تو یہ میں
برداشت نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔۔ یہ موٹر سائیکل ہے ہوائی جہاز نہیں۔۔۔۔۔ کہ اڑا
کے لے جاؤں۔۔۔۔۔ شہریار۔۔۔۔۔ نے۔۔۔۔۔ سوال۔۔۔۔۔ کا جواب دیا۔۔۔
یہ دونوں۔۔۔۔۔ کوئی موقع نہیں۔۔۔۔۔ چھوڑتے تھے ایک دوسرے۔۔۔۔۔ کی ٹانگ کھینچنے کا
۔۔۔۔۔

بس بس۔۔ روک دو آگئی میری یونی۔۔ شکریہ۔۔ شہریار حسن۔۔ اتنا۔۔ بڑا احسان کرنے کے لیے اور۔۔ اس کھٹارا پر چھوڑنے کے لیے۔۔ جیسے زویا۔ نے کہا وہ مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔۔

اور شہریار بھی با ساختہ۔۔ زویا۔۔ کی بات پر ہنس۔۔ دیا۔

اللہ خیر کرے۔۔۔ زویا۔۔۔ کے منہ سے۔۔ با ساختہ جملہ نکلا۔۔

جب اس نے تانیہ اور دانیال۔۔ کو ایک ساتھ۔۔ ہس ہس کے باتیں۔۔ کرتے

ہوئے دیکھا اسے یقین۔۔ نہیں ہو پارہا تھا کہ واقعی تانیہ۔۔ بدل گئی تھی۔۔

لیکن۔۔ وہ بہت خوش تھی۔۔۔

او زویا۔۔۔ تم آگئی۔۔ تانیہ نے زویا کو دیکھتے ہوئے۔۔ آواز لگائی۔۔۔ جیسے زویا

آگے۔۔۔ بڑھنے۔۔ لگی اس۔۔ کے سامنے کوئی آیا۔۔۔

ہیلو۔۔۔ زویا زویا۔۔ وہی۔۔ رک گئی اس۔۔ کے پاؤں آگے نہ بڑھ پائے وہ بنا

پلکیں۔۔۔ جھپائے اس کی طرف دیکھنے لگی۔۔۔

کیا۔۔ ہوا ہے۔۔ تمہیں خوشی نہیں۔۔۔ ہوئی۔ اس لڑکے نے کہا۔۔

نہیں نہیں۔۔ حماد۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ وہ تم ایسے اچانک سے سامنے آگئے
نہ۔۔ تو تھوڑا سا عجیب لگا۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ اپنی مسکراہٹ پر قابو۔۔ پاتے ہوئے

۔۔ کہا۔

یہ وہی لڑکا تھا جس نے زویا کی لائبرری میں۔۔ مدد۔۔ کی تھی۔۔ اور زویا کا کلاس
فیلو۔۔۔۔۔

اچھا۔۔ زویا۔۔ کیا ہم تھوڑا چل کے بات کر سکتے ہیں۔۔۔ حماد۔۔ نے زویا کی
طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

زویا نے نا چاہتے ہوئے بھی ہاں۔۔۔ کر دی۔۔ کیونکہ وہ صرف سارم کے علاوہ
۔۔۔ اور کسی کے ساتھ چلنا پسند نہیں۔۔ کرتی تھی۔۔

زویا۔۔ اور حماد۔۔ اکٹھے چلنے لگے۔۔

ارے یہ اب کون منہوس آگیا۔۔ جیسے تانیہ نے کہا

دانیال نے فوراً۔۔ تانیہ۔۔ کی طرف دیکھا۔

ارے۔۔۔ حوصلہ رکھو تمہیں نہیں کہا میں تو اس حماد کے بچے کو کہہ رہی ہوں۔۔۔

زویا۔۔ تمہیں۔۔ پتا ہے۔ تم یونی میں سب سے الگ لڑکی ہو۔ حماد نے کہا۔

جی شکریہ یہ میں اپنی تعریف سمجھوں۔ یا خوش آمد۔۔ زویا نے حماد کی طرف۔۔ دیکھتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا نہیں۔۔ نہیں۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے میں آپ کی تعریف ہی کرتا ہوں۔۔ حماد نے ہستے ہوئے کہا۔ اچھا۔۔ زویا۔۔ ایک بات کہوں۔ برا تو نہیں مانو گی۔ حماد نے رکتے ہوئے کہا۔

زویا وہی رک گئی اور بے چینی سے حماد کی طرف دیکھنے لگی۔۔ جی کہو۔۔ اگر برا ماننے والی بات نہ ہوئی تو ہرگز نہیں مانوں گی

اچھا۔۔ پھر ٹھیک ہے وہ زویا۔۔ میں۔۔ بہت مہینوں سے تم سے بات کرنا چاہا رہا
تھا لیکن ہمت نہیں۔۔ ہو رہی۔۔ تھی۔۔ حماد۔۔ نے اپنے الفاظوں پر قابو پایا
مطلب؟ زویا۔۔ نے کہا

مطلب۔۔ یہ کہ۔۔ زویا میں آپ کو پسند کرتا ہوں۔۔ آخر کار حماد نے اتنے
مہینوں سے چھپی اپنے دل کی بات کہہ دی

زویا۔۔ بالکل۔۔ خاموش ہو گئی۔۔ اور۔۔ وہ حماد کی طرف دیکھ رہی تھی اسے سمجھ
نہیں۔۔ آرہی تھی کہ وہ کیا کہے۔۔

پھر اس۔۔ نے لمبی آہ بھری اور۔۔ بولی۔

دیکھو حماد۔۔ میں۔۔ یہ نہیں۔۔ کہوں گی کہ۔۔ تم نے مجھے ہی کیوں پسند کیا۔۔

اس میں کوئی بات نہیں۔۔ لیکن۔۔ تمہیں شاید اس بات کا علم نہیں ہے کہ میں

کسی اور سے پیار کرتی ہوں۔۔ اور انھی کے ساتھ اپنی زندگی کا سفر کا آغاز

کروں گی دیکھو میرا مطلب تمہیں ہرٹ کرنے کا نہیں ہے تم میرے اچھے

کلاس فیلو۔۔۔ ہو بس۔۔۔ اور ایک اچھے دوست بن سکتے ہو لیکن حماد یہ جو تم کہہ رہے ہو نہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔۔۔ مجھے امید ہے تم۔۔۔ میری بات کو سمجھو گے زویا۔۔۔ نے بات کا اختتام۔۔۔ کیا۔۔۔

حماد۔۔۔ نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرایا۔۔۔ اور۔۔۔ اپنا ہاتھ اگے کرتے ہوئے کہا چلو۔۔۔ پھر دوست تو بن سکتے ہیں۔۔۔ نہ زویا۔۔۔ نے ہاتھ۔۔۔ آگے بڑھایا۔

ہاں۔۔۔ ضرور۔۔۔

آج۔۔۔ سارم۔۔۔ نہیں آیا۔۔۔ زویا نے۔۔۔ دل میں۔۔۔ سوچا۔۔۔ مگر کیوں نہیں۔۔۔ آیا۔۔۔ خیریت ہو۔۔۔ ایسا کرتی۔۔۔ ہوں۔۔۔ اس۔۔۔ کے۔۔۔ ہو سٹل جا کر پوچھتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

زویا۔۔۔ نے سارم۔۔۔ سے ملنے کا کہا۔۔۔ لیکن۔۔۔ وہ پھر رک گئی۔

لیکن۔۔ مجھے تو پتا نہیں ہے کہ وہ ہو سٹل کہاں۔۔ ہے ایسا۔۔ کرتی ہوں۔۔ فون
۔۔ کر کے پوچھ لیتی ہوں۔۔

زویا۔۔ نے بیگ میں۔۔ سے فون۔۔ نکالا۔۔ اور سارم کا نمبر ملایا۔۔
فون۔۔ کی گھنٹی بجی۔۔

اسلام و علیکم۔۔ زویا۔۔ نے پہل کی

وعلیکم اسلام۔۔ سارم۔۔ نے جواب دیا۔۔

وہ۔۔ کب سے زویا۔۔ کے فون کا انتظار کر رہا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا زویا

۔۔ ضرور کال۔۔ کرے گی اور ایسا۔۔ ہی ہوا۔۔ اس۔۔ نے کال۔۔ کی

آپ آج۔۔ کیوں نہیں۔۔ آئے؟

وہ۔۔ میں آج زرا بزی تھا۔ سارم نے جواب دیا

اچھا۔۔ کونسا ایسا کام تھا۔ کہ یونی نہیں آسکے زویا۔۔ نے پھر سوال۔۔ کیا۔۔

ہے۔۔ تھا ایک۔۔ ضروری کام۔۔ اور تم بتاؤ۔۔ تم گھر نہیں گئی۔۔ ٹریفک کی آواز آرہی ہے سارم۔۔ نے پریشانی میں کہا۔

میں۔۔ نے سوچا۔۔ تھا کہ آپ۔۔ سے مل۔۔ کے۔۔ پوچھ لوں۔۔ لیکن۔۔ مجھے آپ کے ہوٹل کا نہیں۔۔ پتا۔۔

نہیں نہیں۔۔ رہنے دو تم نہ آؤ۔۔ ایسے کہی اور چلی جاو۔۔ گی میں۔۔ تمہیں۔۔ چھوڑ آتا ہوں۔۔ گھر میں۔۔ مل لینا۔۔ سارم۔۔ اٹھا۔۔

ہاے۔۔ اتنی فکر ہے میری۔۔ زویا۔۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
تم۔۔ بھی نہ زویا یہ پاگلوں۔۔ والی باتیں۔۔ مت کیا کرو۔
زویا۔۔ بے اختیار مسکرا دی۔۔

آگئے۔۔ تم۔۔ یونی سے۔۔ حماد۔۔ نے جیسے گھر میں۔۔ قدم۔۔ رکھا
اس۔۔ کے بھائی۔۔ نے۔۔ مسکرا۔۔ کر اسے کہا۔۔ لیکن۔۔ وہ بنا کچھ کہے اوپر کمرے
میں۔۔ چلا۔۔ گیا

آج سے پہلے حماد نے کبھی ایسے نہیں کیا تھا۔ کہ وہ میری بات کا جواب دیے بنا۔ چلا۔ جاے۔

اس کا بھائی۔ پریشان۔ ہوا اور اوپر۔ اس کے کمرے۔ کی جانب گیا۔ میں۔ اس کی وجہ پوچھ سکتا ہوں۔ اس کے بھائی۔ نے کمرے میں۔ داخل ہوتے ہوئے کہا۔

حماد چپ۔ تھا
اچھا۔ کیا کہا۔ اس لڑکی نے۔

حماد پھر چپ۔ تھا۔

حماد میں۔ تم۔ سے کچھ پوچھ۔ رہا۔ ہوں۔

جیسے اس کے بھائی۔ نے کہا۔ حماد۔ نے غصے میں۔ کہا

بھائی۔ وہ کسی اور سے پیار کرتی۔ ہے۔

اس کی آنکھوں۔ میں۔ ہلکے ہلکے آنسو بہنے لگے۔

مجھے۔۔ نام۔۔ بتاؤ۔۔ اسکا۔۔ میں۔۔ خود۔۔ اس۔۔ سے بات۔۔ کرو۔۔ گا۔۔

اس۔۔ کے بھائی۔۔ نے غصے میں۔۔ کہا۔۔ کیونکہ وہ دنیا میں۔۔ سب سے زیادہ
۔۔ پیار۔۔ اپنے بھائی۔۔ سے کرتا تھا۔۔ اس کے لیے کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔۔

بھائی رہنے دیں۔ اب کیا فائدہ۔۔ نام۔۔ میں۔۔ کیا رکھا۔۔ ہے حماد۔۔ نے کہا

تم بتاؤ تو سہی۔ حماد کے بھائی نے اصرار کیا۔۔

زویا۔۔ جیسے حماد نے کہا۔۔

اس۔۔ کے بھائی۔۔ کی آواز۔۔ وہی ٹھہر گئی۔

پھر۔۔ سے کہو۔۔۔

زویا۔۔۔

نام۔۔ کیا۔۔ ہے اس۔۔ کا۔۔ پورا نام۔۔ اس۔۔ کے بھائی۔۔ نے بے چینی سے

پوچھا۔۔

بھائی۔۔ زویا۔۔ مجیب۔

ہر۔۔ چیز۔۔ وہی۔۔ تھی بس۔۔ کچھ چہروں۔۔ کے رنگ بدل گئے
ادھورا۔۔ مطلب۔۔ نہ مکمل۔۔ سفر مطلب وہ راستا جس پر چلنے کا۔۔ ہم عہد
کرتے ہیں اور یہ سفر ہوتا ہے محبت کا۔۔ محبت کو ہم۔۔ بیان کریں تو الفاظ کم
۔۔ پڑ جاتے ہیں۔۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا میں۔۔ کسی پنو۔۔ ہیر رانجا۔۔ اور
لیلہ مجنو جیسی۔۔

سچی محبت کی داستانیں۔۔ سنائی جاتی ہیں۔۔ جن کے سنانے کا مقصد واضح ہوتا
ہے۔۔

مار دو اس کو حسرت

کمبخت۔۔ عشق کر بیٹھا ہے

کہ محبت کرنے کا انجام۔۔ یہی ہوتا ہے۔۔ یا تو۔۔ محبت کرنے والوں کو ہمیشہ
ہمیشہ کے لیے ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔۔ جاتا ہے یہ اس محبت کا نام ہی
صفہ ہستی سے مٹا دیا جاتا ہے۔۔ یہ دنیا۔۔ بڑی ظالم ہے یہاں۔۔ پر جو کوئی سچی

محبت کرتا ہے تو یا تو انھیں۔۔۔ موت کے۔۔۔ حوالے کر دیتے ہیں۔۔۔ یا تو ان کے جذبات اور۔۔۔ محبت کے احساسات کو ہمیشہ کے لیے کچل کے رکھ دیا جاتا ہے۔۔۔ تاکہ آنے والی نسل کو اس بات کی گواہی دے سکے۔۔۔ کہ۔۔۔ دیکھو اور پڑو۔۔۔ محبت کا انجام یہ ہوتا ہے۔

زویا۔ مجیب۔ حماد کے بھائی۔۔۔ نے اکھڑتے ہوئے لہجے میں۔۔۔

کہا رہنے دے بھائی آپ۔ بات مت کریں۔۔۔ اور ویسے بھی وہ بہت اچھی لڑکی ہے

جیسے حماد نے زویا کے بارے میں کہا اس کا بھائی۔۔۔ نے فوراً اس کی بات کاٹی۔۔۔ بس۔۔۔ بس۔ وہ تو مجھے دیکھ رہا ہے کتنی اچھی لڑکی ہے۔ وہ اتنی اچھی کے تمھاری

آنکھوں میں آنسو اگئے تمھیں پتا ہے حماد ساری دنیا میں سب سے زیادہ پیار

میں کس سے کرتا ہوں تم سے اور اگر تمھیں کوئی۔۔۔ نقصان پہنچائے یہ۔۔۔ میں

ہرگز برداشت نہیں۔۔۔ کر سکتا اور آج پہلی بار تم کیسی وجہ سے روئے ہو۔۔۔ اور

وہ وجہ یہ لڑکی۔۔ ہے۔۔ اس کے بھائی۔۔ کے لہجے۔۔ میں ایک کرواہٹ تھی
۔ ایسی کرواہٹ جو کیسی۔۔ سے بدلہ لینے۔۔ کی۔۔ آس۔۔ میں۔۔ تھی۔۔۔۔۔
زین بھائی۔۔ رہنے دیں۔۔ اپ۔۔ وہ کسی اور سے پیار کرتی ہے اور میں اسی میں
خوش ہوں۔۔

کیسے تم خوش ہو۔۔ میری جان۔۔ وہ۔۔ لڑکی نے تمہارا۔۔ دل دکھایا۔۔ ہے زین
احمد کے بھائی کا دل۔۔ دکھایا۔۔ ہے۔۔ اور۔۔ تم کہہ رہے ہو کہ تم۔۔ خوش
۔۔ ہو اس۔۔ لڑکی سے اب ملنا تو پڑے گا ضرور ملنا پڑے گا کیونکہ بہت سے
ایسے ادھورے کام۔۔ ہے۔۔ جو اس سے وابستہ ہے۔ اس کو تو اب میں نہیں
۔ چھوڑوں۔۔ گا۔۔ پہلے مجھے اور اب میرے بھائی کے ساتھ۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ تمہارے
۔ ساتھ وہ کھیل۔۔ کھیلوں۔۔ گا۔۔ کہ۔۔ تم۔۔ رو۔۔ گی فریادیں۔۔ کرو گی
زین۔۔ نے اپنی۔۔ زبان۔۔ پر۔۔ قابو۔۔ پایا۔۔ تاکہ اس کی نفرت حماد کو ظاہر نہ
ہو سکے۔۔

بھائی آئی نو آپ بریشان۔۔ ہے بٹ اٹس اوکے۔۔ اگر وہ نہیں تو کوئی اور سہی۔
آپ پلینز ایسا ویسا مت کریے گا جس سے وہ پریشان۔۔ ہوں۔۔ حماد۔۔ نے زین
کے کندھے۔۔ پر ہاتھ رکھ کے دلاسا۔۔ دیا۔ شائد۔۔ وہ سمجھ چکا۔۔ تھا۔۔
نہیں۔۔ نہیں۔ میرے بھائی میں۔۔ کچھ نہیں۔۔ کہوں۔۔ گا اسے۔۔ میں کچھ نہیں
۔۔ کہوں گا وہ تو سب کچھ۔۔ خود ہی ہو جائے۔۔ گا۔۔ تم۔ نیچے آو۔ میں۔ کھانا
لگواتا۔۔ ہوں۔۔

زین۔۔ نے حماد کو حوصلہ۔۔ دیا۔ اور۔۔ نیچے آیا۔۔

یہ۔ لڑکی۔۔ اتنی مکار اور تیز ہو گی میں نے کبھی نہیں۔۔ سوچا۔۔ تھا۔۔ کیا سمجھتی
ہے اپنے آپ۔۔ کو۔۔ یہ انوکھی محبت کرتی ہے سارم حسن۔۔ سے تم دیکھتی جاو
۔۔ زویا۔۔ اب شیر کے منہ میں تم نے ہاتھ ڈالا۔۔۔ ہے۔۔ درد تو سہنا پڑے گا

--

بابا آئی نو۔۔۔ مجھے پتا ہے میں۔۔۔ نے کیا۔ کرنا۔۔۔ ہے اور مجھے یہ بھی پتا ہے میں
کس مقصد کے لیے یہاں۔۔۔ آیا۔۔۔ ہوں۔۔۔ سارے۔۔۔ حساب کتاب۔۔۔ مکمل۔۔۔ کر
کے ہی واپس۔۔۔ آؤں گا۔۔۔ آپ۔۔۔ کا۔۔۔ خون۔۔۔ ہے وہ۔۔۔ ضدی۔۔۔ تو ہوگا
۔۔۔ تھوڑی دیر۔۔۔ تو لگے گی اس کو۔۔۔ منانے۔۔۔ کے لیے۔۔۔
اگر آپ۔۔۔ نے۔۔۔ اس سارم حسن کے نام وہ زمین نہ کی ہوتی۔۔۔ نہ۔۔۔ تو۔۔۔ یہ جو
۔۔۔ اتنے سالوں۔۔۔ سے میں۔۔۔ اس کے ساتھ۔۔۔ جو۔۔۔ دوستی۔۔۔ کا ڈھونگ رچا رہا
۔۔۔ ہوں۔۔۔ یہ۔۔۔ نہ کرنا۔۔۔ پڑتا۔۔۔ آپ۔۔۔ کی وجہ۔۔۔ سے مجھے اس۔۔۔ دو کوڑی
کے اوقات۔۔۔ کی منتے۔۔۔ کرنی پڑتی۔۔۔ ہیں۔۔۔ زمین۔۔۔ کے کاغذات۔۔۔ کے
حوالے میں۔۔۔ پوچھنے۔۔۔ کے لیے۔۔۔ زین۔۔۔ نے غصے سے۔۔۔ کہا۔۔۔
آئی۔۔۔ نو بیٹے لیکن اب تمہیں۔۔۔ یہ کرنا۔۔۔ پڑے گا ورنہ۔۔۔ اتنی ساری زمین ہے
وہ ہمارے ہاتھ سے چلی جائے۔۔۔ گی۔۔۔ پتا نہیں۔۔۔ کیا ہو گیا تھا مجھے کہ اس کی
پیدا ہونے کی خوشی میں۔۔۔ نے اتنا بڑا قدم اٹھا۔۔۔ لیا۔۔۔ مجھے کیا۔۔۔ پتا تھا یہ اپنی

ماں۔۔ جیسا۔۔ نکلے گا۔۔ تم۔۔ کیسے بھی کر کے زمین۔۔ کے کاغذات۔۔ نکلوں
۔۔ اگے۔۔ میں۔۔ سب دیکھ لوں۔۔ گا۔۔

سب کچھ ہو گا۔۔ سب کچھ۔۔ بس۔۔ اس زمین کے کاغذات۔۔ کی کاپی۔۔ لو
تم بس۔۔ پھر۔۔ زمین۔۔ ہماری ہو گی۔ مسٹر حسن احمد۔۔ نے فون پر بات کرتے
ہوے کہا۔۔

وہ۔۔ تو لے لوں۔۔ گا لیکن۔۔ بابا۔۔ آپ۔۔ کو بدعائیں۔۔ بہت ملتی ہیں۔۔ اپ
۔۔ کے بیٹے سے۔۔ کوٹ کوٹ کے نفرت بھری ہے اس میں۔۔ اپ۔۔ کے لیے
۔۔ آخر آپ نے زخم جو اتنا گہرا۔۔ دیا۔۔ ہے۔۔ زین نے کہا اور فون بند کیا۔
تماشا۔۔ لگایا۔۔ ہے تم۔۔ ایک۔۔ منٹ۔۔ نہیں۔۔ رہ سکتی۔۔ میرے بنا آج مجھے
ضروری کام تھا اس لیے نہیں آیا۔۔ سارم۔۔ نے۔۔ گاڑی چلاتے ہوے کہا۔۔
نا۔۔ ایک۔۔ منٹ کیا۔۔ ایک سکینڈ بھی نہیں۔۔ پتا ہے اگر آپ۔۔ کو دیکھ نہ لوں
۔۔ نہ۔۔ تو یہ سکینڈ۔۔ بھی گھنٹے لگتے۔۔ ہیں۔۔ زویا۔۔ نے مسکراتے ہوے کہا۔۔

تم۔۔ پاگلوں۔۔ والی۔۔ باتیں۔۔ نہیں۔۔ چھوڑو گی۔۔ سارم۔۔ مسکرایا۔۔
یہ کہاں۔۔ پاگلوں۔۔ والی باتیں۔۔ ہے یہ تو محبت میں۔۔ پاگل۔۔ ایک عاشق۔۔ کی
۔۔ دل کی باتیں۔۔ ہیں۔۔ جو اپنے نک چڑے۔۔ محبوب کے منہ۔۔ سے اظہار
محبت۔۔ کروانے۔۔ کی کوشش کرتا۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ کہا۔۔
بس۔۔ بس۔۔ اب۔۔ اور مت۔۔ کھولنا۔۔ یہ داستانیں محبت۔۔ کی۔

خالہ۔۔ یہ۔۔ دنیا۔۔ بڑی۔۔ ظالم۔۔ ہو گئی۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے ثمرین۔۔ کی طرف
۔۔ دیکھتے ہوئے۔۔ کہا۔۔

کیوں۔۔ کیا ہوا ہے؟ ثمرین۔۔ نے زویا۔۔ کی۔۔ طرف دیکھا۔۔
شہریار۔۔ اور سارم۔۔ ساتھ صوفہ۔۔ پر بیٹھے تھے زویا۔۔ کی طرف متوجہ۔۔ ہوئے
کیا۔۔ بتاؤں۔۔ خالہ اتنے ظالم۔۔ ہیں۔۔ کہ جل جل۔۔ کے کباب۔۔ بن چکیں
۔۔ ہیں۔۔

ثمرین۔ اور سارم۔ مسکرا دیے۔ کیونکہ۔ انھیں پتا تھا۔ کہ زویا۔ کس کو نشانہ
۔ بنا رہی۔ تھی۔

اچھا۔ کون جل رہا۔ ہے۔ ثمرین۔ نے بات بڑھائی۔

ہاے خالہ آپ۔ کو نظر نہیں۔ آرہا۔ یہ دھواں۔ کس چیز کا آرہا۔ ہے اس

کا مطلب ہے کوئی۔ جل رہا۔ ہے

شہریار۔ جو اتنی دیر۔ سے تنقید سن رہا۔ تھا اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا آخر

کار اس نے بول۔ دیا۔

کیوں۔ مس زویا۔ اپنی۔ ہی شادی کا سن کہ خود ہی جل اٹھی۔ ہو۔

جیسے۔ شہریار نے کہا۔ سارم۔ اور زویا۔ نے ایک دوسرے۔ کی طرف

۔ دیکھا۔

شادی؟ سارم۔ چانکا۔

کیوں۔۔ بھائی۔۔ جان آپ۔۔ کو نہیں۔۔ پتا یہاں۔۔ دلہن صاحبہ۔۔ کب سے سچ
سنور کے بیٹھی ہیں۔۔ اور اپ۔۔ کو پتا نہیں۔۔

بکو اس بند کرو۔۔ شری۔۔ سارم۔۔ نے غصے میں۔۔ کہا۔۔

ہاں۔۔ تو بیٹھی۔۔ ہوں۔۔ تم۔۔ جلو۔۔ سڑو۔۔ فکر۔۔ نہ کرو۔۔ موٹے۔۔ موٹی

۔۔ ہی۔۔ لائیں۔۔ گے۔۔ تمہارے۔۔ لیے۔۔

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔ شری۔۔ زویا۔۔ کے پیچھے بھاگا۔۔

امی آج۔۔ مت روکیے گا۔۔

سارم۔۔ اور ثمرین۔۔ دونوں۔۔ ہنس۔۔ دیے۔۔ کیونکہ۔۔ وہ دونوں۔۔ ان کی

حکمتوں۔۔ سے اچھی طرح واقف تھے۔۔

او۔۔ مائی۔۔ فٹ۔۔ پتا تھا۔۔ یہ۔۔ کیسے یہاں۔۔ کاغذات رکھے۔۔ گا آخر۔۔ باپ

۔۔ کی جائداد۔۔ سے تو نفرت نہیں۔۔ نہ۔۔ کر سکتا۔۔ زین۔۔ نے سارم۔۔ کے

ہوسٹل۔۔ کے کمرے کو چھانا۔۔

سالہ۔۔ باپ۔۔ کو دیکھنا۔۔ نہیں۔۔ چاہتا۔۔ اور۔۔ پیسوں۔۔ سے۔۔ پیار۔۔ کرتا
ہے۔۔ چلو۔۔ کب تک۔۔ کبھی تو۔۔ ہاتھ آئے گا نہ۔۔ زین۔۔ وہی۔۔ سے چلا
گیا۔۔

سلام۔ صاحب۔۔ ہو سٹل گارڈ۔۔ نے۔۔ زین۔۔ کو سلام۔۔ کیا
زین مسکرایا۔۔ اور کہا۔۔

کسی کو پتا نہیں۔۔ چلنا۔۔ چاہیے۔۔ وہ۔۔ وہاں۔۔ سے چلا۔۔ گیا۔۔

۔ سارم۔۔ تم۔۔ مجھ سے وعدہ۔۔ کرو۔۔ کے تم۔۔ مجھے کبھی چھوڑ کے نہیں۔۔ جاو

۔۔ گے زویا۔۔ سارم۔۔ کا ہاتھ۔۔ تھامے اس سے کہا۔۔

میں۔۔ وعدہ۔۔ کرتا ہوں۔۔ زویا۔۔ میں۔۔ تمہیں۔۔ کبھی۔۔ نہیں۔۔ چھوڑوں۔۔ گا

کبھی۔۔ نہیں۔۔

زویا۔۔ مسکرائی۔۔

اچھا۔۔ سارم۔۔ تمہیں۔۔ مجھ سے پہلی۔۔ بار محبت کب ہوئی۔۔ تھی زویا۔۔ نے سارم
۔۔ کی طرف دیکھا۔۔

سارم۔۔ خاموش۔۔ رہا۔۔

(لگتا ہے اجکا۔۔ لوگوں۔۔ نے آنکھوں۔۔ کی بجائے چٹ بٹن لگاے۔۔ ہیں۔۔ پتا
نہیں۔۔ چلتا کہ اگے سے کوئی آرہا۔۔ ہے۔۔ ہٹ جائے) سارم۔۔ زویا۔۔ کی بات
پر مسکریا۔۔۔

رہنے۔۔ دو مجھے پتا۔۔ چل۔۔ گیا۔۔ تم۔۔ سے نہیں۔۔ ہو گا سارم۔۔ تمہیں۔۔ پتا
۔۔ ہے ایک۔۔ عورت۔۔ کی خوشی۔۔ کب ہوتی۔۔ ہے جب مرد۔۔ اظہار محبت کرتا
۔۔ ہے۔۔ اس۔۔ سے بڑھ کر خوشی۔۔ نہیں۔۔ ہوتی جب وہ اس کے ساتھ۔۔ ہر
سفر میں۔۔ ساتھ۔۔ چلنے کا عہد۔۔ کرتا۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔
تم۔۔ تو مجھے ہمیشہ۔۔ پیاری۔۔ لگتی۔۔ تھی زویا۔۔ ہمیشہ۔۔ تمہاری۔۔ ہر بات۔۔ وہ
یونی میں۔۔ پہلے دن۔۔ کا تمہارا مجھ سے ٹکرانا۔۔ ہر بات یاد۔۔ ہے مجھے



جیسے سارم۔۔۔ نے کہا زویا۔۔۔ کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔۔
سچی۔۔۔

مچی۔۔۔ سارم۔ مسکرایا۔۔۔

زویا۔۔۔ تیار تھی۔۔۔

آجاو۔۔۔ سارم۔۔۔

زویا۔۔۔ نے گاڑی کے قریب کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ اگیا۔۔۔ سارم۔۔۔ نے آواز۔۔۔ دی

سارم۔ کہاں۔۔۔ تھے تم۔ پتا بھی ہے یونی سے لیٹ ہو جانا ہے پہلے تو تم بڑی جلدی

نکل۔۔۔ آتے تھے۔۔۔

او۔۔۔ اچھا۔۔۔ اب۔۔۔ بس کرو بیٹھو۔۔۔ گاڑی میں۔۔۔ جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ گاڑی میں

۔۔۔ بیٹھنے لگا۔۔۔



زین نے۔۔ سارم۔۔ کو روکا۔۔

کہاں۔ جناب۔۔

سارم۔۔ وہی رک گیا۔۔

جیسے زویا۔۔ نے زین۔ کو دیکھا اس کی آنکھیں۔۔ وہی ٹھہر گئی اسے زین کی ساری

باتیں۔۔ یاد۔۔ اگئی

او۔۔ یار۔۔ تو اب۔۔ سارم۔۔ نے بے ساختہ۔۔ کہا۔۔

او سوری۔۔ یار۔۔ مجھے پتا۔۔ تھا۔۔ تم۔۔ یونی۔۔ جانے لگے ہو۔۔ چلو۔۔ میں۔۔ آنٹی

سے مل لیتا۔ ہوں۔۔

زین نے زویا۔۔ کی طرف۔۔ طنزاً مسکرایا۔۔ اور اندر چلا۔۔ گیا۔۔

سارم۔۔ نے۔۔ مسکرایا۔۔ اور گاڑی میں۔ بیٹھ گیا۔۔

تمہیں۔۔ پتا۔۔ ہے سارم۔۔ مجھے تمہارا۔۔ یہ دوست۔۔ بلکل بھی اچھا نہیں۔۔ لگتا
۔۔ شکل دیکھی۔۔ ہے اس نے۔۔ پتا نہیں۔۔ کیسے کیسے دوست۔۔ ہے تمہارے
۔۔ یہ۔۔ تمہارے۔۔ بچپن کا دوست تو نہیں۔۔ لگتا۔۔ زویا۔۔ نے غصے سے کہا۔۔
ارے۔۔ واہ۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ یہ آپ۔۔ کہہ رہی۔۔ ہیں۔۔ کچھ۔۔ مہینوں۔۔ پہلے
اس۔۔ کی تعریفوں۔۔ کے ہار پروتی۔۔ تھی۔

زین۔۔ تم سے بہتر۔۔ ہے۔۔ تم کھڑوس۔۔ یہ وہ۔۔ سارم۔۔ مسکرایا۔۔
زویا۔۔ نے بات کاٹی۔

ہاں۔۔ نہ۔۔ اب۔۔ مجھے پتا چل گیا ہے اسکا۔۔ زویا۔۔ نے غصے میں۔۔ کہا۔۔
کیا پتا چل گیا ہے کہ یہی۔۔ کہ یہ میرا بچپن کا دوست نہیں۔
زویا۔۔ سارم۔۔ کی بات۔۔ پر چونکی۔

کیا۔۔ یہ آپ۔۔ کے بچپن۔۔ کا دوست نہیں۔۔ لیکن۔۔ یہ تو خود۔۔ کہتا۔۔ تھا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ہاں۔۔ تم صبح کہہ رہی۔۔ ہو۔۔ ابھی کچھ سالوں۔۔ پہلے ہم ملے تھے تب سے
ساتھ ہیں۔۔ بہت اچھا ہے یہ۔۔ میرے ہر دکھ درد۔۔ کو جانتا ہے۔۔ یہ
اور تب سے یہ یہی کہتا تھا کہ سارم تمہارے اور میرے دکھ ایک جیسے ہیں
۔۔ اور ایسا لگتا ہے ہم بچپن کے دوست بچھڑے ملیں۔۔ ہیں۔ تب سے یہ ہر
ایک کو یہی کہتا ہے سارم۔۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

اور سارم۔ تم۔۔ مان۔ لیتے تھے۔ زویا۔۔ چونکی

ہاں۔ اس میں۔ کیا حرج ہے۔۔ پہلے ملے یاں۔۔ بچپن میں۔۔ ہیں۔۔ تو دوست

۔۔ نہ

سارم۔۔ بچپن۔ کے دوست۔ اور۔۔ اب۔۔ بنے دوستوں میں۔۔ زمین۔ آسمان۔۔ کا

۔۔ فرق ہوتا۔۔ ہے۔ اتنا۔۔ اعتبار۔۔ مت کرو اپنی دوستی پر۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔

ہاہا اچھا۔۔ ٹھیک۔۔ ہے میڈم۔۔ سارم۔۔ نے یونی کے دروازے پر۔۔ گاڑی روکی

۔۔

ہاے۔۔ تانیہ۔۔ تم۔۔ اس۔۔ اتنے اچھے فلائٹ مین۔۔ رہتی ہو۔۔ زویا نے۔۔ تانیہ
کو کہا۔۔ جو کچن میں۔۔ مصروف۔۔ تھی۔۔

جی۔۔ زویا۔۔ ساتھ ہی۔۔ ہو سٹل بھی ہیں۔۔ ایک۔۔ کمرے والی۔۔ لیکن۔۔ تمہیں

۔۔ تو پتا ہے نہ۔۔ مجھ سے نہیں۔۔ رہا جاتا ایک کمرے۔۔ میں۔۔

اچھا۔۔ بتاؤ۔۔ وہ 6 فٹ کب آرہا۔۔ ہے

جیسے۔۔ تانیہ۔۔ نے کہا۔۔

درقازے کی گھنٹی بجی

لو اگیا۔۔ تمہارا 6 فٹ زویا۔۔ مسکرائی۔۔

بکواس۔۔ بند۔۔ کرو۔۔ تانیہ۔۔ نے کہا اور دروازہ۔۔ کھولنے لگی

پیچھے زویا۔۔ سارا۔۔ کھانے کا سامان۔۔ ٹیبل۔۔ پر رکھنے۔۔ لگی۔۔

ارے واہ۔۔ زویا۔۔ یہ تم نے بنایا۔۔ ہے دانیال۔۔ نے دیکھ کر کہا۔

نہیں۔۔ دانیال۔۔ یہ میں۔۔ نے بنایا۔۔ ہے ٹریٹ میں۔۔ دے رہی۔۔ ہوں۔۔
تانیہ۔۔ نے غصے سے کہا۔۔

او۔۔ سوری۔۔ تانیہ۔۔ اصل۔۔ میں۔۔ کھانا۔۔ بڑے۔۔ مزے۔۔ کا۔۔ تھا۔۔ نہ
ایسے۔۔ باتوں۔۔ باتوں۔۔ میں۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ چکر آیا۔۔ اور وہ۔۔ بے ہوش
۔۔ ہو گئی۔۔

زویا۔۔۔۔ زویا۔۔۔۔ اٹھو۔۔۔۔ دانیال۔۔ مجھے۔۔ لگتا۔۔ ہے اسے۔۔ ہو سپٹل۔۔ لے
کے جانا۔۔ پڑے۔۔ گا۔۔ تم۔۔ تم۔۔ گاڑی۔۔ نکالو۔۔ جلدی۔۔ سے۔۔ تانیہ۔۔ نے
ہڑبڑی میں۔۔۔۔ کہا۔۔۔۔

اس۔۔ کی گود میں۔۔ زویا۔۔ بے ہوش۔۔ پڑی۔۔ تھی۔۔ ایسا لگ رہا۔۔ تھا کہ تانیہ
۔۔ خود اپنی ہوش۔۔ کھو بیٹھی۔۔ ہو اسے یقین۔۔ نہیں۔۔ ہو رہا تھا۔۔ کہ اچانک
زویا۔۔ کو کیا۔۔۔۔ ہو گیا۔۔۔۔

جلدی۔۔ چلو۔۔ دانیال۔۔ تانیہ۔۔ نے۔۔ پریشانی۔۔ میں۔۔ کہا۔۔ وہ مسلسل
۔۔ ساتھ۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ اٹھا۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ اس۔۔ کے ہاتھ۔۔ دبا۔۔ رہی۔۔ تھی
۔۔ اس۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ انسوؤں۔۔ کا دریا۔۔ زویا۔۔ کے۔۔ چہرے۔۔ پر
قطروں۔۔ کی طرح۔۔ ٹپک رہا۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ ہم۔۔ نے۔۔ آپ۔۔ کا ٹیسٹ کر لیا ہے ایک ہفتے تک اسکی۔۔ روپوٹس
۔۔ آجائیں۔۔ گی۔۔ لیکن۔۔ آپ۔۔ کو روزانہ۔۔ آنا۔۔ ہو گا۔۔ مجھے چیک
۔۔ کروانے۔۔ کیونکہ آپ۔۔ کو خدا نا خواستہ۔۔ اگر کوئی مسئلہ۔۔ ہے۔۔ تو وہ۔۔ تو
روپورٹس۔۔ کے آنے کے بعد پتا۔۔ چلے۔۔ گا۔۔ اور۔۔ لگ رہا۔۔ ہے کہ یہ پہلی بار
آپ۔۔ کو۔۔ یہ چکر نہیں۔۔ آیا۔۔ اس۔۔ سے پہلے بھی اتے۔۔ رہے ہوں۔۔ گے
ڈاکٹر۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف دیکھا جو۔۔ بالکل خاموش۔۔ تھی۔۔

ج۔۔۔ج۔۔۔جی۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔لیکن۔۔۔وہ تو کبھی کبھار۔۔۔گرمی۔۔۔کی۔۔۔وجہ سے
آتے۔۔۔تھے زویا۔۔۔نے تانیہ۔۔۔کی طرف۔۔۔دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔
چلیں۔۔۔یہ تو رپورٹس کے آنے کے بعد پتا۔۔۔چلے۔۔۔گا۔۔۔لیکن۔۔۔آپ۔۔۔تب
تک آئے میرے پاس۔۔۔ڈاکٹر۔۔۔نے زویا۔۔۔کو تسلی۔۔۔دی
زویا۔۔۔سارم۔۔۔کو فون۔۔۔کیا۔۔۔تانیہ۔۔۔نے۔۔۔زویا۔۔۔سے کہا۔۔۔

نہیں۔۔۔نہیں۔۔۔رہنے دو تانیہ۔۔۔میں۔۔۔نہیں۔۔۔چاہتی۔۔۔کہ۔۔۔سارم۔۔۔میری وجہ
سے پریشان۔۔۔ہوں۔۔۔آگے اس۔۔۔کی زندگی۔۔۔میں۔۔۔کم۔۔۔غم۔۔۔ہیں۔۔۔کہ۔۔۔وہ
میری تکلیف میں۔۔۔شریک۔۔۔بنے۔۔۔اور۔۔۔ویسے بھی مجھے کچھ نہیں۔۔۔ہوا۔۔۔وہ
گرمی۔۔۔کی وجہ سے چکر آتے ہیں۔۔۔بس اور کوئی وجہ نہیں۔۔۔یہ ڈاکٹر بھی نہ
صرف پیسوں۔۔۔کی خاطر۔۔۔یہ۔۔۔رپورٹس وغیرہ۔۔۔کرتے ہیں۔۔۔اب ہر روز
۔۔۔آو۔۔۔میرے پاس۔۔۔بندہ اتنا فری ہوتا ہے کہ فضول کام میں۔۔۔اپنا وقت ضائع

-- کرے زویا۔۔ نے۔۔ تانیہ کو حوصلہ دیا۔۔ کیونکہ۔۔ تانیہ بہت زیادہ۔۔ ڈری
۔۔ ہوئی تھی

بکواس۔۔ بند کرو تم۔۔ پتا ہے مجھے تمہیں۔۔ ڈاکٹروں۔۔ سے بہت نفرت ہے
لیکن۔۔ اب نہیں۔۔ زویا۔۔ مجیب تمہاری۔۔ چلے گی تمہیں۔۔ ہر روز آنا۔۔ ہو

گا۔۔ ٹھیک۔۔ ہے تم۔۔ کیا۔۔ چاہتی۔۔ ہو ک میں۔۔ مر جاؤں۔۔ تمہیں۔۔ پتا
بھی ہے زویا۔۔ اگر تمہیں۔۔ ہلکا۔۔ سا کچھ بھی ہوتا ہے۔۔ تو میری۔۔ حالت کیا ہو
جاتی۔۔ ہے۔۔ قسم۔۔ کھاؤ۔۔ میری کہ۔۔ جب تک۔۔ روپوش نہیں۔۔ آتی تم
جاؤ۔۔ گی ڈاکٹر کے پاس۔۔ تانیہ۔۔ نے روتے ہوئے کہا۔۔

ہاے میری۔۔ جان۔۔ میں۔۔ اتنی آسانی سے تیرا پیچھا نہیں۔۔ چھوڑنے والی
۔۔ تو دیکھنا۔۔ روپوش میں۔۔ کچھ نہیں۔۔ آے۔۔ گا۔۔ جب مجھے کچھ ہوا ہی
نہیں۔۔ تو لیکن میں۔۔ جاؤں۔۔ گی تمہارے لیے۔۔ خوش۔۔ زویا۔۔ نے تانیہ
۔۔ کے آنسو پونچھتے۔۔ ہوئے کہا۔۔

تم۔۔ سارم۔۔ کے ساتھ۔۔ آنا۔ ٹھیک۔۔ ہے۔ جیسے تانیہ نے کہا زویا۔۔ نے بات
کاٹی

نہیں۔۔ نہیں۔ ایسی ویسی کوئی بات نہیں۔۔ ہے کہ میں۔۔ سارم۔۔ کو بتاؤں
۔۔ ویسے بھی۔۔ دانیال ہے نہ۔۔ وہ مجھے۔۔ ہر روز۔۔ لے آئے گا۔۔ کیونکہ۔۔ یہ
ڈاکٹر ان۔۔ کے رقیب ہیں۔۔

زویا۔۔ نے دانیال۔۔ کو کہا۔۔ جو گاڑی چلا۔۔ رہا تھا

ہاں۔۔ ہاں۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ ویسے بھی وہ ڈاکٹر ہمرے قریبی ہیں۔۔ میں۔۔ تمہیں
۔۔ ہر روز لے جاؤں۔۔ گا تم۔۔ فکر مت کرو۔ دانیال۔۔ نے مسکراتے ہوئے کہا

سارم۔۔ کو تو۔۔ تانیہ نے کہا۔۔ لیکن زویا۔۔ نے اس۔۔ کا ہاتھ پکڑ لیا

یار تمہیں۔۔ پتا ہے نہ میں۔ سارم۔۔ کو پریشان۔۔ نہیں۔۔ دیکھ سکتی۔۔

ڈیڈ۔۔ آپ۔۔ کو کیا۔۔ لگتا۔ ہے میں۔۔ اس۔۔ سے کہوں۔۔ گا کہ سارم میرے

دوست مجھے اپنی پراپرٹی۔۔ کے کاغذات۔۔ دینا۔۔ وہ میرے۔۔ باپ۔۔ کی زمین

-- ہے۔۔ میرے باپ نے غلطی سے تمہارے نام۔۔ کر دی تھی۔۔ اور۔۔ وہ
-- بڑی آسانی سے دے دے گا۔۔ آپ۔۔ کا بیٹا ہے وہ مسٹر حسن احمد۔۔۔۔۔ یہ جو
نفرت بڑی ہے نہ آپ نے اس میں۔۔ اگر اسے پتا چل گیا نہ کہ میں۔۔ ہی اس
کے باپ۔۔ کی دوسری شادی۔۔ میں۔۔ سے بیٹا ہوں۔۔ وہ تو مجھے اسی وقت دھکے
دے کر نکال۔۔ دے۔۔ گا۔۔ اور۔۔ ایسے کاموں میں۔۔ تھوڑی دیر تو لگتی ہے
۔۔ اور ویسے بھی۔۔ ایک۔۔ موقع۔۔ کی ضرورت ہے مجھے۔۔ پھر۔۔ دیکھیے۔۔ گا
۔۔ کیسا۔۔۔۔۔ سب کچھ۔۔ کرتا۔۔ بس۔۔ آپ۔۔ کے بیٹے کو تھوڑے اور گہرے زخم
۔۔ دینے ہیں۔۔ کہ وہ۔۔ اور ٹوٹ جائے اور مجھے اس کے ٹوٹنے۔۔ کی وجہ بھی
معلوم۔۔ ہے۔۔ اسکی کزن۔۔۔۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ جو اسکی سب سے بڑی کمزوری اور
ٹوٹنے کی وجہ ہے اگر۔۔ وہ۔۔ اسے۔۔ تکلیف پہنچائے۔۔ گی تو سارم۔۔ حسن۔۔ خود
بخود۔۔۔۔۔ ٹوٹ جائے۔۔ گا پھر زمین کیا۔۔ پری دنیا۔۔ اس سے اپنے نام۔۔ کروالو

--

پاگلوں۔۔ کی طرح پیار کرتا ہے۔۔ بچارا۔۔ اور ایسی پیار کو میں۔۔ اسکا سب سے
بڑا دشمن بناؤں۔۔ گا. زین نے مسٹر حسن احمد کو کہا اور فون بند کیا۔۔
گندھے۔۔ نالی۔۔ کے کیڑے اکثر۔۔ بہت۔۔ اچھلتے ہیں ہاہاہاہا زین نے قہقا۔ لگایا

آگئی۔۔ تم۔۔ سارم۔۔ نے زویا۔۔ سے کہا۔۔

زویا۔۔ مسکرائی۔۔ اور۔۔ سارم۔۔ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔۔

ہاں۔۔ آپ۔۔ ہو سٹل نہیں۔۔ گئے

او۔۔ ہاں۔۔ وہ ماما۔۔ نے روک لیا۔۔ تھا۔۔ کہا تھا۔۔ کل ویسے بھی ہفتہ۔۔ ہے۔۔ رہو

شام کو بھی تو انا۔۔ ہے نہ. سارم۔۔ نے وضاحت۔۔ دی۔۔

زویا۔۔ مسکرائی۔۔

چل۔۔ جھوٹا۔۔ مجھے۔۔ پتا۔۔ ہے آپ۔۔ میرے لیے رکے ہیں۔۔

اچھا۔۔ اگر ایسی بات ہے تو ایسے سمجھو۔۔ سارم۔۔ نے زویا۔۔ کی طرف دیکھا۔۔

زویا۔۔ مجھے۔۔ تم۔۔ کچھ ٹھیک نہیں۔۔ لگ رہی سب کچھ ٹھیک۔۔ تو ہے نہ۔۔ سارم
۔۔ نے فکر والے انداز میں۔۔ کہا۔۔

ہاں۔۔ میں۔۔ بالکل ٹھیک۔۔ ہوں۔۔ وہ۔۔ میں۔۔ سوئی نہیں۔۔ نہ۔۔ اسلیے۔۔ تھکان
۔۔ ہو رہی ہے زویا۔۔ نے موضوع۔۔ بدلا۔۔

یہی بات ہے کتنی دفعہ کہا ہے رات کو جلدی سو جایا۔۔ کرو۔۔ لیکن۔۔ تم نے کہا
۔۔ مانا۔۔ ہے۔۔ چلو۔۔ جاو۔۔ ریسٹ کرو۔۔ سارم۔۔ نے زویا۔۔ کو ڈانٹا۔۔

زویا۔۔ نے مسکراتے۔۔ ہوئے سر ہلایا۔۔ اور کمرے کی طرف چلی گئی۔۔

سوری۔۔ سارم۔۔ میں۔۔ نے تم۔۔ سے جھوٹ بولا۔۔ لیکن۔۔ اگر میں۔۔ اپ

۔۔ کو سچ بتا۔۔ دیتی۔۔ تو۔۔ آپ۔۔ نے پریشان۔۔ ہو جانا۔۔ تھا اور میں۔۔ نہیں

۔۔ چاہتی آپ۔۔ میری وجہ۔۔ سے پریشان۔۔ ہوں۔۔ زویا۔۔ نے بیڈ پہ لیٹتے

ہوئے کہا۔۔

کیا۔۔۔ واقعی۔۔۔ اگر مجھے کوئی بیماری نکلی تو۔۔۔ نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ زویا۔۔۔ ایسا۔۔۔ کچھ نہیں
ہے۔۔۔ میں۔۔۔ اور میرا سفر ابھی تو شروع ہوا ہے زویا۔۔۔ نے اپنے آپ۔۔۔ کو
دلاسا۔۔۔ دیا۔۔۔ اور۔۔۔ سو گئی۔۔۔

حاجی۔۔۔ جناب۔۔۔ اجکل۔۔۔ اپ۔۔۔ بڑے خوش۔۔۔ نظر آتے ہیں۔۔۔ زین نے سارم
کو فون۔۔۔ پہ بات کرتے ہوئے کہا۔۔۔

کیوں آپ۔۔۔ کو اچھا نہیں لگا کہ ہم۔۔۔ خوش۔۔۔ ہیں۔۔۔ سارم نے مسکراتے ہوئے
کہا

ارے نہیں۔۔۔ نہیں۔۔۔ بلا۔۔۔ ہمیں۔۔۔ کیوں۔۔۔ نہیں۔۔۔ خوشی۔۔۔ ہو گی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے
میرے دوست۔۔۔ کو۔۔۔ جینا۔۔۔ سیکھا دیا۔۔۔ اس سے زیادہ اور کیا چاہیے۔۔۔ زین
نے۔۔۔ کہا۔۔۔

ہاں۔۔۔ یہ تو ہے۔۔۔ صبح۔۔۔ کہتی۔۔۔ ہے زویا۔۔۔ زین واقعی۔۔۔ مجھ اس سے محبت ہو
چکی بے انتہا۔۔۔ شاید۔۔۔ اسکی وجہ سے میں۔۔۔ اج۔۔۔ اپنے آپ۔۔۔ کو۔۔۔ اس۔۔۔ دنیا

میں۔۔ رہنے کے قابل سمجھت ہوں۔۔ کہ۔۔ کوئی ہے اس دنیا میں۔۔ جیسے میری ضرورت ہے جو۔۔ مجھے چاہتا۔۔ ہے اور وہ زویا۔۔ ہے سارم۔۔ نے کہا۔۔
واقعی۔۔ یہ تو ٹھیک۔۔ کہا۔۔ زویا۔۔ جیسی اچھی لڑکی تمہیں۔۔ اور کہی نہیں۔۔ ملنی تھی۔۔ ویسے بھی شک کی بنیاد۔۔ کوئی ہے ہی نہیں۔۔ زین نے طنزاً کہا
شک۔۔ شک۔۔ کیا۔۔ زویا۔۔ کی محبت پر مجھے۔۔ پورا یقین ہے کہ وہ میرے علاوہ اور کیسی کو نہیں۔۔ چاہتی۔۔ سارم۔۔ مسکرایا۔۔
پر دھان۔۔ دکھنا۔۔ زین۔۔ نے مسکراتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔
سارم۔۔ میں۔۔ یونی سے چھٹی ہوتے ہی۔۔ تانیہ۔۔ کے ساتھ اس کے گھر جانا ہے۔۔
زویا۔۔ نے گاڑی سے اترنے سے پہلے کہا۔

کیون؟ سارم۔۔ نے سوال کیا۔

ہاں۔۔ وہ۔۔ اب۔۔ لاسٹ سمسٹر ہے اسی کی تیاری میں۔۔۔ جانا پڑے گا دو تین دن۔۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ کو وضاحت۔۔ دی



او اچھا چلو۔۔ ٹھیک۔۔ ہے۔۔ پر۔۔ دھیان۔۔ سے جانا۔۔
زویا۔۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اچھا زویا۔۔ سارم۔۔ کو کیا۔۔ کہا۔۔ ہے تانیہ۔۔ نے زویا۔۔ کو کہا۔۔
اسے بہانا۔۔ بنایا۔۔ ہے کہ تیاری کے لیے آئی ہوں۔۔ زویا نے تانیہ کے اپارٹمنٹ
میں۔۔ داخل ہوتے ہوئے کہا۔

زویا۔۔ میرے خیال۔۔ سے تمہیں سارم کو بتا دینا چاہیے۔ تانیہ۔۔ نے زویا۔۔ سے
کہا۔۔

تانیہ۔۔ یر تمہیں پتا ہے نہ۔۔ میں۔۔ سارم۔۔ کو کوئی ٹنشن۔۔ نہیں۔۔ دینا۔۔ چاہتی
اور ویسے بھی مجھے کچھ نہیں۔۔ ہوا۔۔ یہ ڈاکٹر بھی ایسے ہی ڈراتے ہیں۔۔ اور
میں۔۔ صرف تمہاری وجہ سے جا رہی ہوں۔۔ تاکہ تمہارا شک۔۔ دور ہو جائے
۔۔ اچھا۔۔ دانیال۔۔ اگیا۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے بات ختم کرتے ہوئے سوال کیا

ہاں۔۔۔ اگیا ہے تانیہ۔۔۔ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کو۔۔۔ کہا
چلو۔۔۔ پھر میں۔۔۔ چلتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

زویا۔۔۔ تم۔۔۔ پریشان۔۔۔ نہ ہو۔۔۔ مجھے۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ ہوگا۔۔۔ دانیال
نے ہو سپٹل سے باہر اتے ہوئے کہا۔

ہاں۔۔۔ مجھے بھی یہی لگتا۔۔۔ ہے۔۔۔ اویں۔۔۔ ایک بے ہوش۔۔۔ ہونے سے رپورٹس
کر دی۔۔۔

جیسے زویا۔۔۔ اور۔۔۔ دانیال۔۔۔ باہر نکل۔۔۔ رہے۔۔۔ تھے۔۔۔ ایسا۔۔۔ لگا کوئی ان دونوں
۔۔۔ کو دیکھ رہا ہو۔

کیا واقعی۔۔۔ محبت اتنی آسانی سے نہیں۔۔۔ ملتی۔۔۔ اگر مل جائے۔۔۔ تو پھر۔۔۔ کیوں
۔۔۔ زندگی بار بار امتحان لیتی ہے۔۔۔ وہ تو اگے ہی دنیا کے ہاتھوں مجبور ہوتے

ہیں۔۔۔ اور زندگی انھیں اور مجبور کر دیتی ہے۔۔۔ بے بس کر دیتی ہے کہ آخر
میں ان سب کا نتیجہ۔۔۔ موت ہوتا ہے وہ کہتے ہیں نہ
عشق۔۔۔ میں۔۔۔ جتنا عاشق

ازیت ملامت۔۔۔ جیلتا ہے۔۔۔ اتنا ہی۔۔۔ عشق۔۔۔ زیادہ۔۔۔ ہوتا۔۔۔ ہے۔۔۔

اور محبت اور عشق میں۔۔۔ بڑا فرق ہوتا ہے۔۔۔ محبت۔۔۔ بے پرواہ۔۔۔ ہوتی۔۔۔ ہے

۔۔۔ محبت میں کہی نہ کہی شک۔۔۔ کی دیوار۔۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی پیدا ہو جاتی ہے

اور عشق میں۔۔۔۔۔ عشق۔۔۔ میں۔۔۔ انسان خود اپنی زندگی سے بے پرواہ ہو جاتا

ہے۔۔۔ اور اپنے۔۔۔ محبوب۔۔۔ کی یادوں میں۔۔۔ اسے پانے کے لیے اس حد تک

۔۔۔ پہنچ جاتا۔۔۔ ہے کہ جس کی کوئی۔۔۔ سرحد نہیں۔۔۔ جس۔۔۔ کا کوئی۔۔۔ مقام

نہیں۔۔۔

محبت وقت۔۔ کے ساتھ کم ہو جاتی۔۔ ہے لیکن۔۔ عشق۔۔ یہ ایک۔۔ ایسا
۔۔ مرض۔۔ ہے۔۔ جو وقت کے ساتھ۔۔ بڑھتا۔۔ ہے۔۔ یہ۔۔ ایک۔۔ ایسا
۔۔ لاعلاج۔۔ ہے کہ جس کا صرف علاج عشق۔۔ ہے۔۔
محبت میں۔۔ انتہا۔۔ ہوتی ہے لیکن۔۔ عشق۔۔ کا آغاز اگر ہو جائے۔۔ تو اس۔۔ کی
انتہا۔۔ نہیں۔۔ ہوتی۔۔ عشق۔۔ پاگل ہو جاتا۔۔ ہے اپنے عشق۔۔ میں۔۔ پھر۔۔ وہ
۔۔ چاہے۔۔ بلھا بن کے ہی۔۔۔۔ پیروں میں گھنگروں۔۔ باندھ۔۔ کے ہی ناچنا
۔۔ کیوں۔۔ نہ پڑے وہ اپنے محبوب۔۔ کو مانتا۔۔ ہے۔۔ عشق۔۔ کی آگ۔۔ ایک
۔۔ دفعہ۔۔ لگ جائے۔۔ تو۔۔ یہ دلوں۔۔ کو جلا۔۔ دیتی۔۔ ہے۔۔ اور۔۔ ایسی محبت
۔۔ کی۔۔ تھی زویا۔۔ مجیب نے سارم۔۔ حسن سے اندھی محبت۔۔ لیکن۔۔ اسکی یہ
۔۔ اندھی محبت۔۔ اب عشق۔۔ میں۔۔ مبتلا۔۔ ہو چکی۔۔ ہے۔۔
جس۔۔ کی اب کوئی انتہا نہیں تھی۔

سارم۔۔ تمہیں۔۔ کیا۔۔ لگتا ہے۔۔ جو تمہارا باپ تھا۔۔ وہ تمہارے نام کچھ کر کے گیا ہو گا۔۔ جیسے ہی۔۔ زین نے یہ سوال کیا۔۔ سارم۔۔ نے پلٹ کر جواب دیا۔۔

میں۔ اس دنیا میں۔۔ سب سے زیادہ نفرت اپنے باپ سے کرتا ہوں۔۔ اور میں ان کی زندگی کا ہم کیا ہوا احسان کوئی نہیں۔ لینا چاہتا ارے جو باپ۔۔ اپنی اولاد کو پیار نہ کر سکے اس کی بنجر زمینوں۔۔ کا کیا۔۔ فائدہ۔۔

تمہیں۔۔ پتا ہے زین۔۔ زمین بنجر اور سخت کیوں۔۔ ہو جاتیں۔۔ ہیں کیونکہ۔۔۔ کسان۔۔ اس۔۔ زمین۔۔ پر کوئی توجہ ہی نہیں۔۔ دیتا۔۔ نہ ہی وقت پر فصل۔۔ بوتا ہے۔۔ اور اسی لاپرواہیوں۔۔ کے نتیجے میں۔۔ زمین ناکارہ ہو جاتی ہے۔۔ اور یہی۔۔ حال۔۔ میرے۔۔ باپ کا ہے۔۔ جس۔۔ نے مجھے اور میرے بھائی اور ماں۔۔ کو اکیلا۔۔ بنجر زمینوں۔۔ کی طرح۔۔ چھوڑ دیا۔۔ اتنے سال۔۔ اتنے سالوں میں ایک دن بھی ہماری یاد نہیں۔۔ آئی۔۔ ایک۔۔ دن۔۔ اس سوچ نے میچین

--- کیا۔۔ کہ۔۔ ان کا اس دنیا میں۔۔ اور کوئی بھی موجود۔۔ ہے۔۔ رہنے دو۔۔
--- زین۔۔ اب ان باتوں کا کیا فائدہ۔۔
سارم۔۔ نے ایک بار پھر اپنے دل کی بھڑاس۔۔ نکالی
پتا تھا مجھے۔۔ یہ ایسا۔۔ ہی کہے۔۔ گا۔۔ سالہ۔۔۔۔ باپ کے پیسوں۔۔ پر۔۔ رنگ
۔۔ جمانا۔۔ کوئی تجھ سے سیکھے۔۔ اوپر سے نفرت کا اتنا۔۔ پہاڑ ہے۔۔۔
زین نے دل میں۔۔ سوچا۔۔ اور۔۔ پھر۔۔ غیر۔۔ مشکوک۔۔۔۔ لہجے میں۔۔ بولا۔۔
آئی ایم سوری سارم۔۔۔۔ مجھے نہیں۔۔ پتا تھا کہ تم۔۔ اتنی نفرت کرتے ہو کہ اپنے
باپ کی کوئی بھی چیز پر اپنا حق نہیں سمجھتے ہیں۔۔
ہر۔۔ انسان اس دنیا۔۔ میں۔۔ دوہری۔۔ زندگی جیتا ہے۔۔ ایک۔۔ زندگی۔۔ لوگوں
کے ساتھ۔۔ اپنا۔۔ پیار اور محبت کا اظہار کرنے کے لیے اور دوسری۔۔ زندگی
۔۔ انہی۔۔ لوگوں۔۔ سے نفرت کرنے کے لیے۔۔
اور زین۔۔ ان۔۔ لوگوں۔۔ میں۔۔ سے شمار تھا۔۔۔۔

دانیال۔۔۔ شکریہ۔۔۔ مجھے تم ہر روز ڈاکٹر کے پاس۔۔۔ لانے کے لیے زویا۔۔۔ نے
۔۔۔ ہو اسپتال سے باہر نکلتے ہوئے کہا

ارے اس میں۔۔۔ شکریہ۔۔۔ والی۔۔۔ کیا۔۔۔ بات۔۔۔ ہے تم میری دوست۔۔۔ ہو۔۔۔ اور
دوست کے درمیان۔۔۔ یہ سب کچھ نہیں۔۔۔ چلتا۔۔۔ جیسے دانیال۔۔۔ نے کہا۔۔۔ زویا
اور وہ مسکرا نے لگے۔۔۔

ارے۔۔۔ واہ۔۔۔ کیا خوب نظائیں۔۔۔ ہیں۔۔۔ اج۔۔۔ رب۔۔۔ ہم۔۔۔ لگتا۔۔۔ ہے کہ
مہربان۔۔۔ ہو گیا۔۔۔ ہے۔۔۔ تبھی۔۔۔ تو۔۔۔ یہ۔۔۔ اسی۔۔۔ وقت۔۔۔ ہمیں۔۔۔ بھیجا۔۔۔
مجنو۔۔۔ صاحب۔۔۔ لیلہ۔۔۔ کی محبت۔۔۔ کے قصے۔۔۔ پڑھ۔۔۔ پڑھ۔۔۔ کے نہیں۔۔۔ تھکتے
۔۔۔ اور لیلہ۔۔۔ یہاں۔۔۔ کیسی۔۔۔ اور۔۔۔ کے۔۔۔ ساتھ۔۔۔ زندگی۔۔۔ کی بہاریں
۔۔۔ جی رہی۔۔۔ ہیں۔۔۔ ہاہاہاہاہا۔۔۔ زین نے تھوڑا دور کھڑے زویا اور دانیال کو دیکھتے
ہوئے۔۔۔ کہا۔۔۔ اور جلدی سے فون میں۔۔۔ ان دونوں۔۔۔ کی فوٹوز بنائی۔۔۔

چلو۔۔۔ اب خیر۔۔۔ سے کام۔۔۔ ہو جائے۔۔۔ سارم بھابھو۔۔۔ کو۔۔۔ اب گے گا شوک
۔۔۔ ہاہاہا۔

زویا۔۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کے گھر سے۔۔۔ واپس۔۔۔ آرہی۔۔۔ تھی۔۔۔ آج۔۔۔ وہ۔۔۔ کچھ
زیادہ۔۔۔ لیٹ تھی۔۔۔

اس نے سارم۔۔۔ کو بھی نہیں۔۔۔ بتایا۔۔۔ تھا۔۔۔

انجان سڑک پر اکیلی لڑکی۔۔۔ تھی۔۔۔

خود میں۔۔۔ بے چین۔۔۔ زویا۔۔۔ خاموشی۔۔۔ سے چل۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ کہ سامنے

سے ایک ٹیکسی والے نے اسکا۔۔۔ راستہ روکا۔۔۔

آیے۔۔۔ میڈم۔۔۔ ہم آپ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ زویا۔۔۔ نے ایک چھبتي نگاہ۔۔۔ ڈالی

اور وہاں۔۔۔ سے چلی۔ گئی۔

ارے میڈم۔۔۔ آپ۔۔۔ کو تو مفت۔۔۔ چھوڑ دے گے آپ۔۔۔ بیٹھو تو۔۔۔ سہی

۔۔۔ اس۔۔۔ آدمی نے باہر نکلتے ہوئے اس کا راستہ روکا۔۔۔

چھوڑو میرا راستہ . جیسے۔۔ زویا۔۔ نے یہ کہہ کر اگے بڑھی۔۔
وہ آدمی زویا۔۔ کے پیچھے پیچھے انے لگا۔ زویا نے اپنی رفتار بڑھائی۔۔
وہ تیز تیز چل رہی تھی کہ اچانک۔۔ وہ۔۔ سارم حسن۔۔ سے ٹکرائی۔۔
اس کا چہرہ سارم۔۔ کے سینے پر تھا۔۔ اس کی زبان سے بے اختیار نکلا۔۔
سارم۔۔۔

وہ آج سارم۔۔ کے اتنے قریب تھی۔۔ کہ اسے سارم کے دل کر دھڑکنوں
۔۔ میں۔۔ صاف اس۔۔ کے پیار۔۔ کی آواز معلوم ہوتی۔۔ تھی۔۔۔
جیسے اس آدمی نے سارم کو دیکھا۔۔ اس نے اپنا راستہ ہی سے۔۔ بدل۔۔ لیا۔۔
سارم۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ دونوں بازو۔۔ سے پکڑا۔۔ اور تھوڑا۔۔ پیچھے کیا
میں۔۔ نے کہا۔۔ تھا۔۔ نہ کہ میں۔۔ ہمیشہ۔۔ تمہارے ساتھ۔۔ رہوں۔۔ گا۔۔
سارم۔۔ نے کہا۔۔ اور زویا کا ہاتھ تھام۔۔ لیا۔۔۔

زویا۔۔ صرف سارم کی طرف۔۔ دیکھ رہی تھی۔۔ اس۔۔ کی آنکھوں میں۔۔ ایک سکون۔۔ تھا۔۔ جو شائی سارم کو دیکھنے پر تھا۔۔ سارم۔۔ تمہیں۔۔ کیسے پتا چلتا ہے۔۔ کہ میں پریشانی میں۔۔ ہوں۔۔ زویا نے گاڑی میں۔۔ بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

سارم۔۔ نے زویا کی طرف دیکھا۔۔ اور مسکرا کر ہلکی سی آواز میں۔۔ کہا۔۔ یہ دل کا معاملہ۔۔ جب جب تم پریشانی میں۔۔ ہوتی ہو۔۔ نہ تمہارا۔۔ دل۔۔ مجھے۔۔ دستک دیتا ہے۔۔

اچھا۔۔ مجھے تو نہیں۔۔ پتا چلتا۔۔ زویا۔۔ نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ سارم۔۔ نے زویا کا ہاتھ۔۔ اپنے۔۔ دل۔۔ پر رکھا۔۔ دیکھو۔۔ اب سکون میں۔۔ ہیں۔۔

جیسے سارم۔۔ نے کہا۔۔ وہ مسکرائی۔۔ وہ دونوں۔۔ اب۔۔ پیار۔۔ کرتے۔۔ تھے بہت زیادہ۔۔ بے انتہا۔۔



تم۔۔۔ میرے ہو اس پل میرے ہو۔

کل۔۔۔ شائد یہ عالم نہ۔۔۔ رہے۔

سارم۔۔۔ لیٹا۔۔۔ تھا۔۔۔

اسکے فون۔۔۔ پر میسج۔۔۔ ٹون۔۔۔ بھیجی۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ فون۔۔۔ کو دیکھا۔۔۔

نیو میسج فارم۔۔۔ زین۔۔۔

سارم۔۔۔ نے جلدی۔۔۔ سے۔۔۔ اوپن۔۔۔ کیا۔۔۔

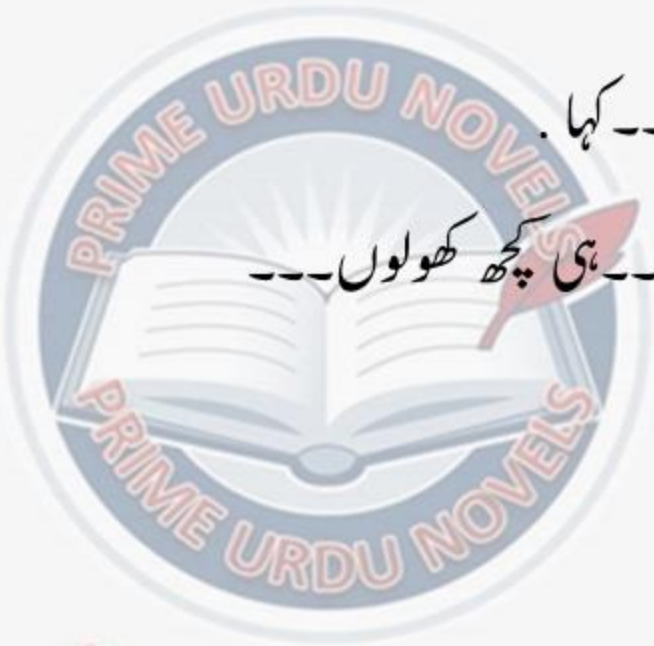
سارم۔۔۔ تمہیں۔۔۔ کیا۔۔۔ لگتا ہے۔۔۔ میں۔۔۔ سوچ رہا ہوں۔۔۔ اس ہو اسپتال۔۔۔ جیسا

۔۔۔ کچھ۔۔۔ کھولوں۔۔۔ زین۔۔۔ نے جان بھوج۔۔۔ کہ۔۔۔ یہ۔۔۔ بات۔۔۔ کہی۔۔۔ کیونکہ

۔۔۔ اس۔۔۔ تصویریں۔۔۔ میں۔۔۔ دانیال۔۔۔ اور زویا۔۔۔ کی اکھٹے تصویرے۔۔۔ تھی۔۔۔

جیسے۔۔۔ سارم۔۔۔ نے یہ۔۔۔ تصویرے۔۔۔ دیکھی۔۔۔

اس۔۔۔ کا۔۔۔ دل۔۔۔ زور سے دھڑکا۔۔۔ اس نے جھٹ سے۔۔۔ زین کو کال ملائی۔۔۔



زین۔۔۔ یہ تصویر۔۔ سارم۔۔ نے ہر بڑی میں۔۔ کہا۔

او ہاں۔۔ سارم میں۔۔ چاہ۔۔ رہا تھا۔ کہ اس جیسا۔۔ ہی کچھ کھولوں۔۔

زین نے جان بھوج کر کہا۔۔ اور مسکرایا۔۔

اچھا۔۔ یہ تصویر۔۔ میں جیسے سارم۔۔ نے کہا

زین نے فوراً کہا

کیوں۔۔ تصویر۔۔ میں۔۔ کیا۔۔ ہے۔۔ کوئی پر اہلم۔۔ ہے۔۔ زین۔۔ نے مسکراتے

ہوئے کہا۔۔

او۔۔ سارم۔۔ اس تصویر میں۔۔ تو زویا۔ کیسی لڑکے کے ساتھ۔۔ ہے۔۔ زین نے

آگ۔۔ لگائی۔۔

ہاں۔۔ تو؟ سارم۔۔ نے سوال۔۔ کیا۔

تو؟ کیا۔۔ یہی کہ۔۔ دھوکہ دے رہی ہے یار وہ تجھے۔۔ تمہارے منہ۔۔ پہ۔۔ وہ

۔۔ محبت۔۔ کے قصے۔۔ بنتی ہے۔۔ اور۔۔ بعد میں۔۔ کیسی اور کے ساتھ۔

جیسے زین نے کہا۔۔ سارم۔۔ نے فوراً بات کاٹی۔۔

بکواس۔۔ بند کرو۔۔ تم۔۔ مجھے زویا۔۔ پہ۔۔ اپنے سے بھی زیادہ یقین۔۔ ہے اور یہ اس کا کلاس فیلو۔۔ ہے۔۔ اور۔۔ اگر۔۔ ہے تو وہ مجھے بتائے گی۔۔ ضرور اور۔۔ ایک

بات ہمارا رشتہ اتنا کمزور نہیں۔۔ ہے کہ ایک۔۔ معمولی۔۔ سے۔۔ شک کی بنا پر

ٹوٹ جائے۔۔ سارم نے کہا اور فون۔۔ بند۔۔ کیا

یہ۔۔ ایسے نہیں۔۔ مانے۔۔ گا۔۔ زین۔۔ نے فون بند کرتے ہوئے کہا۔۔

سارم۔۔ بے ساختہ مسکرایا۔۔ کیوں۔۔ اسے کوئی۔۔ تکلیف نہیں۔۔ ہوئی تھی اسے

زویا مجیب کی محبت پر پورا۔۔ یقین تھا۔۔

اسلام۔۔ وعلیکم۔۔ ڈاکٹر۔۔ آج۔۔ اس۔۔ کی رپورٹس۔۔ کا دن۔۔ تھا۔۔ زویا۔۔ نہ

چاہتے۔۔ ہوئے بھی گھبرا۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

اا کی پیشانی پی آیا ہوا۔۔ پسینہ۔۔ اس چیز۔۔ کی گوائی۔۔ دے رہا۔۔ تھا۔۔ وہ

۔۔ زور۔۔ سے ہاتھ مسل۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

ڈاکٹر۔۔ آئی اور چیر۔۔ پر بیٹھی۔۔ اس۔۔ کے چہرے۔۔ کے تاثرات مثبت۔۔ اشارہ
نہیں۔۔ دے رہے۔۔ تھے
ڈاکٹر۔ خاموش۔۔ تھی۔۔
زویا۔۔ نے پہل کی

میں۔۔ نے کہا۔۔ تھا نہ۔۔ ڈاکٹر مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔ اور مجھے یقین۔۔ تھا۔۔ کہ میری
رپورٹس۔۔ ٹھیک۔۔ آئی۔۔ تھی

زویا۔۔ کا۔۔ چمکتا ہوا چہرہ۔۔ ڈاکٹر کے چہرے کو تک رہا تھا۔۔ ڈاکٹر۔۔ نے کچھ کہے
بنا رپورٹس۔۔ زویا۔۔ کے ہاتھ میں۔۔ تھمائی

زویا کے ہاتھ۔۔ کانپ رہے تھے۔۔ اس نے۔۔ جلدی سے۔۔ رپورٹس۔۔ کھولی۔
وہ زویا۔۔ مجیب۔۔ کسی۔۔ کے۔۔ لیے کسی کی چاہ۔۔ کے لیے بے تاب تھی۔
جیسے زویا۔۔ نے رپورٹس پڑی اس کا چہرہ۔

زندگی۔۔۔ ایک دوپل کا مختصر سفر ایک مختصر ساعرصہ جیسے ہمیں جینا پڑتا ہے
ہر مشکل اوقات سے گزرنا پڑتا ہے۔۔۔ لیکن کبھی کبھی زندگی۔۔۔ ایسا۔۔۔ دکھ
دیتی ہے کہ توقع ہی نہیں ہوتی۔۔۔ دنیا۔۔۔ تو محبت کرنے والوں کی دشمن۔۔۔ ہوتی
ہے وہ ہر پوری کوشش کرتی ہے کہ محبت کا سفر کبھی مکمل نہ ہو۔۔۔ اس دنیا
میں رہنے والے ظالم لوگ تو۔۔۔ محبت پر۔۔۔ ظلم۔۔۔ تو کرتے ہیں۔۔۔ ان کی محبت
کو ناکام۔۔۔ بنانے کی سازشیں۔۔۔ کرتے ہیں۔۔۔

لیکن۔۔۔ پھر بھی محبت کرنے والوں کا اثر ہوتا ہے۔۔۔ اور وہ اثر۔۔۔ زندگی کا ہوتا
ہے جس سے ان کی امیدیں وابستہ ہوتی ہیں۔۔۔ کہ چاہے۔۔۔ دنیا والے ظلم و
بربیت۔۔۔ کا۔۔۔ نشانہ بنادیں۔۔۔ لیکن اگر زندگی میں۔۔۔ ہمارا ایک ہونا لکھا ہے تو
کوئی۔۔۔ دنیا۔۔۔ کی طاقت ہمیں۔۔۔ الگ نہیں۔۔۔ کر سکتی۔۔۔ کیونکہ انھیں۔۔۔ زندگی پر
بھروسہ ہوتا ہے کہ ایک دن یہ سب کچھ ٹھیک کر دے گی۔۔۔

لیکن۔۔۔ اگر آخر پہ آکر یہ۔۔۔ زندگی۔۔۔ ہی محبت کرنے والوں کے ساتھ
غداری کر جائے۔۔۔

وہ بھی لوگوں۔۔۔ کی طرح۔۔۔ سنگ دل ہو جائے۔۔۔

وہ بھی۔۔۔ اپنی۔۔۔ انا میں۔۔۔ اتنا غرور دیکھائے۔۔۔ کہ وہ بھی آخر پر آکر ساتھ چھوڑ

جائے۔۔۔۔۔ کہ ان دو محبت کرنے والوں میں۔۔۔ سے کیسی ایک۔۔۔۔۔ کو۔۔۔ ہمیشہ

ہمیشہ کے لیے ان سے الگ کر دے۔۔۔ تو پھر محبت کرنے والوں کا انجام۔۔۔۔۔

وہی ہوتا ہے۔۔۔ جو۔۔۔ دوسرے محبت کرنے والوں کے ساتھ ہوا۔۔۔ پھر۔۔۔ ایک

داستان۔۔۔ رقم ہو جاتی ہے۔۔۔ اور یہ واقعی زندگی کا دستور ہے۔۔۔ کہ یہ بھی

۔۔۔ محبت کو کبھی انجام پر پہنچنے نہیں۔۔۔ دیتی۔۔۔ لیکن۔۔۔ یہ دستور۔۔۔ کیسی عام وقت

ٹائم۔۔۔ پاس۔۔۔ پیار کرنے والوں۔۔۔ کے ساتھ نہیں ہوتا یہ زندگی۔۔۔ ان لوگوں کو

برباد کرتی ہے جو۔۔۔۔۔ اندھی محبت کرتے ہوں جو پیار میں جنونی ہوں۔۔۔ جنہوں

۔۔۔ نے اپنی محبت کو۔۔۔ قائم رکھنے کے ایک دوسرے سے وعدے کیے ہوں۔۔۔

زندگی۔۔۔ نے زندگی۔۔۔ بھر غم دیے۔۔۔

جتنے۔۔۔ بھی موسم دیے سب غم۔۔۔ دیے

ہر طرف خاموشی کا کہرام مچا ہوا تھا۔۔۔ زویا۔۔۔ کے کانپتے ہوئے۔۔۔ ہاتھوں میں

۔۔۔ رپورٹس فائل۔۔۔ ہاتھوں کے کانپنے کی وجہ سے۔۔۔ ہل رہی تھی شاید

۔۔۔ زویا۔۔۔ کو حوصلہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔ کہ وہ دیکھے۔۔۔ چاہے وہ اپنے آپ کو

جتنا مرضی۔۔۔ یہ دلاسا۔۔۔ دینے کی کوشش۔۔۔ لیکن آج۔۔۔ وہ۔۔۔ پریشان تھی۔۔۔

زندگی کے نئے امتحان میں۔۔۔ مبتلا۔۔۔ زویا کا دل۔۔۔ زور۔۔۔ سے دھڑک رہا

۔۔۔ تھا دھک۔۔۔ دھک۔۔۔ دھک۔۔۔ اس۔۔۔ کے سینے۔۔۔ سے اتی۔۔۔ ہوئی۔

دل۔۔۔ کی۔۔۔ یہ۔۔۔ آواز۔۔۔ بھی زویا۔۔۔ کو۔۔۔ حوصلہ۔۔۔ دے رہی۔۔۔ تھی لیکن۔۔۔ وہ

بھی کہی۔۔۔ نہ کہی۔۔۔ پست۔۔۔ ہو گئی۔۔۔ تھیں۔۔۔ انھیں۔۔۔ بھی ڈر۔۔۔ تھا۔۔۔

کیونکہ۔۔۔ وہ۔۔۔ بھی زندگی۔۔۔ کے آگے۔۔۔ گٹنے۔۔۔ ٹیک۔۔۔ دیتی ہیں کیونکہ

۔۔۔ زندگی۔۔۔ اس۔۔۔ دنیا۔۔۔ کی سب سے بڑی حقیقت ہے۔۔۔

یہ ایک۔ ایسی چیز ہے۔۔ جس میں۔۔ انسان کا اختیار نہیں ہوتا۔۔۔
یہ عارضی۔۔ تو ہوتی۔۔ ہے لیکن جب تک ہو۔۔۔
یہ ہر نوڑ پر بندے کو آزماتی۔۔ ہے۔۔ چاہے۔۔ وہ۔۔ محبت کر کے ازما لے
۔۔۔ لیکن۔۔ وہ آزماتی۔۔ ہے۔۔

زویا۔۔ کی آنکھیں۔۔ بند۔۔ تھیں۔۔ اس۔۔ کے دل نے۔۔ آنکھوں۔۔ کو حوصلہ
۔۔ دیا۔۔

اک۔۔ نئی۔۔ امید۔۔ کا۔۔ اس۔۔ کی سانسیں۔۔ بھی آنکھوں۔۔ سے۔۔ یہ کہہ
رہی۔۔ تھی۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ دیکھے۔۔

آخر۔۔ کار۔۔ سب کے کہنے پر۔۔ اور اپنے دل۔۔ پر جبر رکھتے۔۔ ہوئے۔۔
اس۔۔ نے آنکھیں۔۔ کھولی۔۔

جیسے۔۔ ہی۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ دیکھا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

اس۔۔۔ کا۔۔۔ دل۔۔۔ وہی۔۔۔ رک۔۔۔ گیا۔۔۔ ہر۔۔۔ چیز۔۔۔ تھم۔۔۔ گی۔۔۔ اس۔۔۔ کی
آنکھوں۔۔۔ میں۔۔۔ آنسو۔۔۔ رواں۔۔۔ ہو گئے۔۔۔
کہ اس کے منہ۔۔۔ سے بے اختیار نکلا۔۔۔

ب۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ برین ٹیومر۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ چوکتے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ ڈاکٹر
کی طرف۔۔۔ دیکھا۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کا ہاتھ۔۔۔ تھاما۔۔۔ اور۔۔۔ کہا
زویا۔۔۔ پلیز۔۔۔ اپنے آپ۔۔۔ کو سنبھالو۔۔۔ حوصلہ۔۔۔ رکھو۔
جیسے ہی ڈاکٹر نے۔۔۔ کہا۔۔۔

ک۔۔۔ ک۔۔۔ کیا۔۔۔ مطلب۔۔۔ حوصلہ۔۔۔ رکھوں۔۔۔ مجھے۔۔۔ کٹھ نہیں۔۔۔ ہوا
۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ آپ۔۔۔ آپ۔۔۔ یہ۔۔۔ رپورٹس۔۔۔ دوبارہ۔۔۔ چیک۔۔۔ کریں۔۔۔ مجھے یقین
ہے کہ۔۔۔ آپ۔۔۔ سے کوئی۔۔۔ غلطی۔۔۔ ہوئی ہے۔۔۔ مجھے برین ٹیومر نہیں ہو سکتا۔
زویا۔۔۔ اپنے حواس۔۔۔ کھو بیٹھی۔۔۔ تھی۔۔۔ اس۔۔۔ کی زبان۔۔۔ لڑکھڑا۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی۔

اسے۔۔ اس بات کی بلکل۔۔ توقع۔۔ نہیں۔۔ تھی کہ زندگی اس کو اتنا بڑا۔۔ درد
۔۔ دے۔۔ ایک ایسا۔۔ درد۔۔ جو وقت۔۔ کے ساتھ۔۔ کم ہونے والا۔۔ نہیں
۔۔ تھا۔۔ یہ ایک ایسا۔۔ درد۔۔ تھا۔۔ جس۔۔ کے دائرے۔۔ میں۔۔ کئی۔۔ لوگوں۔۔ کی
زندگیاں۔۔ برباد۔۔ ہونی۔۔ تھی۔

اس۔۔ درد۔۔ کی وجہ۔۔ سے۔۔ دو محبت۔۔ کرنے۔۔ والوں کا سفر ادھورا۔۔ رہنا
۔۔ تھا۔۔

لیکن۔۔ یہ۔۔ قسمت۔۔ کے۔۔ کھیل۔۔ ہے۔۔ وہ کہتے۔۔ ہیں۔۔ نہ۔۔
جب نصیب۔۔ کے لکھے ہوں۔۔ تو کوئی اسے نہیں۔۔ ٹال۔۔ سکتا۔۔
توں۔۔ عشق۔۔ عشق۔۔ بڑا۔۔ کرنا اے

کدی۔۔ عشق۔۔ دا۔۔ گنجل۔۔ کھول۔۔ تے۔۔ سہی۔۔
۔۔۔ تینوں۔۔ مٹی۔۔ دے۔۔ وچ نہ۔۔ رول۔۔ دوں۔۔
کدی۔۔ عشق۔۔ دے دو بول۔۔ بول۔۔ تے۔۔ سہی

تیری۔ جھلدی۔۔ آکھ وی۔۔ تچ۔۔ جائے گی۔۔

کدی عشق۔۔ نوں۔۔ تکرڑی۔۔ تول۔۔ تے۔۔ سہی۔۔

مجھے ط۔۔ پتا۔۔ تھا۔۔ زویا۔۔ تم یہی۔۔ کہو۔۔ گی۔۔ اور۔۔ تمہیں۔۔ کیا۔۔ لگتا۔۔ ہے۔۔

میں۔۔ نے ایک دفعہ۔۔ چیک۔۔ کیا ہے۔۔ لاسٹ ٹائم جب تم بے ہوش۔۔ ہوئی

۔۔ تھی۔۔ اور تمہیں۔۔ میرے پاس۔۔ لایا گیا۔۔ تھا۔۔ بینک آڈاکٹر۔۔ مجھے تب ہی

۔۔ یہ محسوس۔۔ ہو گیا تھا۔۔ کہ آپ کو برین ٹیومر کا مسئلہ۔۔ ہے۔۔

اسلیے پھر۔۔ بھی اپنی تسلی۔۔ کے لیے۔۔ میں۔۔ نے پورا۔۔ ہفتہ۔۔ بلایا۔۔ کہ شاید

۔۔ آپ کو یہ۔۔ مسئلہ۔۔ نہ۔۔ ہو لیکن۔۔ زویا جو لکھا ہے۔۔ وہ سچ ہے آپ کو برین

ٹیومر۔۔ ہے۔۔

جیسے ڈاکٹر۔۔ نے کہا۔۔ تو وہ۔۔ چپ ہو گئی۔۔

زویا۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ مسلسل۔۔ بہہ رہے تھے۔۔ اس۔۔ کی پیشانی

۔۔ سے گرتے۔۔ ہوئے۔۔ پسینے۔۔ کی دھاریں۔۔ اسے۔۔ توڑ رہی۔۔ تھی۔۔

وہ۔۔۔ بلکل۔۔۔ بھوکھلا۔۔۔ گئی۔۔۔ تھی۔

اسے۔۔۔ ابھی تک۔۔۔ یقین نہیں۔۔۔ ہو رہا۔۔۔ تھا۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ اس۔۔۔ کا۔۔۔ ک۔۔۔ ک۔۔۔ کوئی۔۔۔ تو علاج۔۔۔ ہے نہ۔۔۔ میرا۔۔۔ مطلب

۔۔۔ ہے۔۔۔ میں۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ تو ہو سکتی ہوں۔۔۔ نہ۔

زویا۔۔۔ کو ابھی بھی ایک امید۔۔۔ کی امنگ تھی۔۔۔ اسکو ابھی۔۔۔ بھی زندگی سے امید

۔۔۔ تھی کہ۔۔۔ شائد۔۔۔ وہ مجھے۔۔۔

دو۔۔۔ پل۔۔۔ اور سانس لینے۔۔۔ کی مہلت۔۔۔ دے۔۔۔ دے۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ نے۔۔۔ مایوسی۔۔۔ سے۔۔۔ اپنی۔۔۔ سیٹ آگے۔۔۔ کی۔۔۔

زویا۔۔۔ آپ۔۔۔ کو برین ٹیومر ہے لیکن ؟

جیسے۔۔۔ ڈاکٹر۔۔۔ نے کہا۔۔۔ وہ وہی۔۔۔ رک گئی

اس۔۔۔ کا حوصلہ نہیں۔۔۔ پڑ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ وہ کچھ بولے۔۔۔

وہ زویا۔۔۔ کی حالت۔۔۔ دیکھ کر بہت۔۔۔ پریشان۔۔۔ تھی۔۔۔

لیکن۔۔ اکیا۔۔ ڈاکٹر۔۔ زویا۔۔ کا۔۔ دل۔۔ وہی۔۔ رک۔۔ گیا۔۔ اس۔۔ کی آواز۔۔ میں۔۔
۔۔ سسکیاں۔۔ اور۔۔ بلند۔۔ ہو گئی۔۔

لیکن۔۔ یہ۔۔ کہ۔۔ آپ۔۔ کو لاسٹ سیٹج پہ آکر۔۔ پتا چلا۔۔ ہے۔۔ اور ٹیومر کافی
بڑھ۔۔ چکا۔۔ ہے۔۔ جس۔۔ کا علاج۔۔ اب ر سکی۔۔ ہے۔۔ جب آپ۔۔ کو پہلی
دفعہ۔۔ ہی چکر آیا۔۔ تھا اگر آپ۔۔ تب آتی۔۔ تو شاید۔۔ کچھ ممکن ہوتا۔۔ لیکن
۔۔ آپ۔۔ کو پتا ہی کاسٹ سیٹج پر چلا۔۔ ہے۔۔

جیسے زویا۔۔ نے۔۔ ایک۔۔ اور ناامیدی۔۔ کی بات سنئی۔۔

وہ وہی خاموش۔۔ ہو گئی۔۔ شاید۔۔ اب۔۔ اس۔۔ کے الفاظ۔۔ بھی۔۔ ختم۔۔ ہو گئے
۔۔ تھے۔۔ شاید۔۔ اب اس۔۔ کی ساری۔۔ امیدیں۔۔ ٹوٹ گئی۔۔ تھی۔۔
اب۔۔ اسے کہی بھی روشنی۔۔ کی توقع۔۔ نہیں۔۔ تھی۔۔
سارم میں۔۔ تمہارے ساتھ ہمیشہ۔۔ رہوں۔۔ گی۔۔

یا اللہ۔۔۔ یہ۔۔ کیسا۔۔ کھیل۔۔ ہے۔۔ کیا محبت۔۔ کتنا۔۔ اتنا بڑا۔۔ گناہ۔۔ ہے

کیا۔۔ میری محبت۔۔ کا انجام بھی۔۔ دوسرے۔۔ پیار۔۔ کرنے والوں۔۔ کی طرح
۔۔ ہو جائے۔۔ گا۔۔

کیا۔۔ میری محبت۔۔ کبھی۔۔ بھی۔۔ مکمل۔۔ نہیں۔۔ ہو گی۔۔ کیا۔۔ میرا۔۔ یہ سفر
ادھورا رہے۔۔ گا۔۔

مجھے نہیں۔۔ پتا۔۔ زندگی نے۔۔ میرے ساتھ۔۔ ایسا۔۔ کیوں۔۔ کیا۔۔

کیوں۔۔ مجھے۔۔ اس۔۔ دنیا۔۔ میں۔۔ رہنے کا حق۔۔ کیوں۔۔ نہیں۔۔ دیا۔۔ شائد
۔۔ میں۔۔ نے رحمتوں۔۔ کے موسم۔۔ میں۔۔ ہمیشہ۔۔ سارم کی زندگی مانگی۔۔ اور
۔۔ اپنی زندگی۔۔ کی دعا۔۔ کرنا۔۔ بھو گئی۔۔ میں۔۔ نے اس۔۔ کے ساتھ۔۔ چلنے۔۔ کا
عہد۔۔ تو کر لیا۔۔ تھا۔۔ لیکن۔۔ اس۔۔ عہد کو پورا۔۔ کرنے کے لیے۔۔ میں
۔۔ نے۔۔ اپنی۔۔ زندگی۔۔ کم۔۔ لکھوا لی۔۔

مجھے غم اس بات کا نہیں۔۔ ہے کہ میں اس دنیا۔۔ سے جا رہی۔۔ ہوں۔۔ مجھے غم
۔۔ اس بات کا۔۔ ہے کہ۔۔ میں۔۔ سارم۔۔ کو۔۔ ایک دفعہ پھر کھو دوں۔۔ گی۔۔

ایک دفعہ۔۔ پھر سارم۔۔ میری وجہ سے تنہا یوں۔۔ کو اپنا مقدر سمجھ بیٹھے۔۔ گا۔۔ اور زندگی۔۔ سے ناامید۔۔ ہو جائے۔۔ گا۔۔

یا۔۔ اللہ۔۔ میں۔۔ سارم۔۔ کی زندگی میں۔۔ سے اپنی۔۔ زندگی۔۔ کی تجھ سے مہلت مانگتی۔۔ ہوں۔۔ میں۔۔ اپنی۔۔ محبت۔۔ کو یوں۔۔ ایسے ادھورا نہیں۔۔ چھوڑ سکتی۔۔

میں۔۔ اپنی محبت۔۔ کو۔۔ ادھوری۔۔ داستانوں۔۔ میں۔۔ رقم۔۔ نہیں۔۔ کر سکتی۔۔

تیری۔۔ دھڑکنوں۔۔ میں ہے۔۔ زندگی۔۔ میری۔۔

انھی۔۔ سے مجھ کو امید۔۔ ملی۔۔

چاہے۔۔ کرے۔۔ کوئی ستم۔۔ یہ جہاں۔۔ ان

میں۔۔ سدا۔۔ حفاظت۔۔ میری

لوٹوں۔۔ گا یہاں ب۔۔ تیرے پاس۔۔ وہاں۔۔ وعدہ۔۔ ہے میرا مر بھی جاؤں کہی

۔۔ ہو تیرا۔۔ میرا ہمدرد۔۔ ہے۔۔ جو تو۔۔ میرا ہمدرد۔۔ ہے۔۔

سہانا۔۔ ہر درد۔۔ ہے۔۔ جو تو میرا ہمدرد۔۔ ہے۔۔



وہ۔۔۔ بے بسی۔۔۔ کے۔۔۔ عالم۔۔۔ اپنے نصیبوں۔۔۔ سے ہار گئی۔
بے چینوں۔۔۔ کے۔۔۔ سفر۔۔۔ میں۔۔۔ اکیلی۔۔۔ روا۔۔۔ تھی۔۔۔
آج۔۔۔ اس۔۔۔ کے انسوؤں۔۔۔ نے اس۔۔۔ کا ساتھ۔۔۔ نہ دیا۔۔۔ کہ۔۔۔
وہ۔۔۔ سارم۔۔۔ کی ساتھ۔۔۔ بتائے۔۔۔ ہوئے۔۔۔ وقت۔۔۔ کو۔۔۔ یاد۔۔۔ کر کے بار۔۔۔ بار
۔۔۔ اس۔۔۔ کی آنکھیں۔۔۔ نم۔۔۔ ہو گئی

"زندگی کی۔۔۔ یہ کہانی۔۔۔ یوں۔۔۔ ہی ختم۔۔۔ ہو جاتی۔۔۔ ہے
کوئی۔۔۔ بیماری۔۔۔ سے مر جاتا ہے۔۔۔
کیسی۔۔۔ کو محبت۔۔۔ کی داستان۔۔۔ کھا جاتی ہے۔۔۔"

(رہاب اعجاز)

دانیال۔۔۔ بالکل۔۔۔ خاموش۔۔۔ تھا۔۔۔

وہ۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔ بول۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ آج۔۔۔ وہ۔۔۔ اسے۔۔۔ تسلی بھی نہیں۔۔۔ دے
سکتا۔۔۔ تھا۔۔۔

آج۔۔ دانیال۔۔ کچھ نہیں۔۔ بول۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ وہ آج۔۔ زویا۔۔ کو کوئی۔۔ تسلی
نہیں۔۔ دے رہا۔۔ تھا۔۔ خاموش۔۔ اور خاموش۔۔ سما۔۔ میں۔۔ زویا۔۔ کا۔۔ درد
۔۔ وہ درد۔۔ جو وہ۔۔ صرف۔۔ اس کی زندگی نے دیا۔۔ وہ۔۔ درد۔۔ جو اسکی
۔۔ محبت۔۔ نے دیا۔۔ کیسے۔۔ کہے۔۔ گی۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ سے۔۔ کہ سارم۔۔ اب
زویا۔۔ مجیب۔۔ تھک گئی۔۔ تھک گئی۔۔ وہ تمہارے۔۔ ساتھ۔۔ سفر۔۔ کے
راستوں۔۔ پہ۔۔۔

آج۔۔ زویا۔۔ ہار۔۔ گئی۔۔ اور جیت۔۔ گئی۔۔ زندگی۔۔ کی بازی۔۔ اور۔۔ دوسری
۔۔ محبت۔۔ کرنے والوں۔۔ کی طرح۔۔ میری۔۔ بھی محبت کی کہانی ادھورے
۔۔ سفر۔۔ میں۔۔ ادھوری۔۔ رہ۔۔ جائے۔۔ گی۔۔

اس۔۔ کی آنکھوں۔۔ سے۔۔ آنسو۔۔ کا۔۔ پہرا ابھی۔۔ تک تھا۔۔
دانیال۔۔؟ زویا۔۔ کی آواز۔۔ میں۔۔ درد۔۔ تھا۔۔ درد۔۔ سے بھری ہوئی۔۔ آواز
سے۔۔ دانیال۔۔ کو کہا۔۔

ہاں۔۔۔ زویا۔۔۔ دانیال۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کی طرف۔۔۔ دیکھا۔۔۔ جو۔۔۔ شاید۔۔۔ زویا۔۔۔ کا
سامنا۔۔۔ نہیں۔۔۔ کر پارہا۔۔۔ تھا۔۔۔ اگر وہ زویا۔۔۔ کا سامنا کرتا۔۔۔ تھا تو شاید۔۔۔ اس
کے آنسو۔۔۔ بھی نہ۔۔۔ رکتے۔۔۔

دانیال۔۔۔ یہاں۔۔۔ گاڑی۔۔۔ روکو۔۔۔ مجھے۔۔۔ کچھ دیر۔۔۔ اکیلے۔۔۔ بیٹھنا۔۔۔ ہے۔۔۔ زویا
نے۔۔۔ بے بسی۔۔۔ کے عالم۔۔۔ میں۔۔۔ کہا۔۔۔

اکثر۔۔۔ ایسا۔۔۔ ہوتا ہے جب زندگی۔۔۔ دھوکہ۔۔۔ دیتی۔۔۔ ہے تو تنہائیوں۔۔۔ کے
ساتھ۔۔۔ دوستی۔۔۔ کرنی پڑتی۔۔۔ ہے۔۔۔

دانیال۔۔۔ نے ہو سپٹل۔۔۔ سے آگے پارک میں۔۔۔ گاڑی روک۔۔۔ دی۔۔۔

ب۔۔۔ ب۔۔۔ ب۔۔۔ برین۔۔۔ ٹیو مر۔۔۔ ہے۔۔۔ دانیال۔۔۔ مجھے۔۔۔ میں۔۔۔ مر جاؤں

گی۔۔۔ کچھ ہی۔۔۔ پلو۔۔۔ میں۔۔۔ کچھ ہی دنوں۔۔۔ مہینوں۔۔۔ میں۔۔۔ زویا۔۔۔ کا۔۔۔ زخم

۔۔۔ چیخ۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ کرہا۔۔۔ رہا۔۔۔ تھا۔۔۔ درد۔۔۔ سے۔۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔ زویا۔۔ ایسا۔۔ مت۔۔ کہو۔۔ کچھ نہیں۔۔ ہو گا۔۔ تمہیں۔۔ انشاء
۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔ دانیال۔۔ نے گرتے ہوئے آنسوؤں سے کہا۔۔
کیسے۔۔ دانیال۔۔ کیسے سب کچھ ٹھیک۔۔ ہو جائے گا۔۔ میرے مرنے کے بعد
۔۔ تمہیں۔۔ نہیں۔۔ پتا۔۔ ڈاکٹر۔۔ نے کیا کہا۔۔ ہے۔۔ کچھ ہی۔۔ مہینے باقی رہ
گئے۔۔ ہیں۔۔ میرے پاس۔۔ کیسے۔۔ سارم۔۔ کو میں۔۔ بتاؤں۔۔ گی وہ ٹوٹ
جائے گا۔۔ وہ۔۔ پھر۔۔ سے۔۔ تنہا یوں۔۔ کا سہارا۔۔ لے گا جو میں۔۔ نہیں
۔۔ چاہتی۔۔

واہ۔۔ میرے۔۔ مولا۔۔ تیرا رنگ۔۔ کئی لوگوں۔۔ کو ان کے کرموں۔۔ کی سزہ
۔۔ اس دنیا۔۔ میں۔۔ ہی دے دیتا۔۔ ہے۔۔
ہاہاہاہاہاہا۔۔ زین۔۔ نے زویا۔۔ کی بات۔۔ سنتے کہا۔۔
وہ پیچھے۔۔ کھڑا۔۔ تھا۔۔

صبح۔۔ ہوا۔۔ زویا۔۔ تیرے ساتھ۔۔ دیکھا۔۔ نہ۔۔ کیسا۔۔ درد ہو رہا۔۔ ہے۔۔ ایسے
۔۔ ہی۔۔ درد ہوا۔۔ تھا۔۔ مجھے۔۔ بھی۔۔ جب۔۔ تم نے۔۔ میرے۔۔ بھائی۔۔ کو
ٹھکرایا۔۔ تھا۔۔ ایسے ہی درد۔۔ ہوا۔۔ تھا۔۔ مجھے۔۔ جب تم نے مجھے لات کر مجھے
اپنی زندگی سے نکال۔۔ دیا۔۔ اب۔۔ دیکھو کیسے تمہیں۔۔ سارم۔۔ کی زندگی۔۔ سے
۔۔ بے دخل۔۔ کرتا۔۔ زین۔۔ نے یہ کہتے ہوئے۔۔ فون نکالا۔۔ اور۔۔ ان دونوں
۔۔ کی تصویریں۔۔ لی۔۔

" ازل۔۔ سے محبت۔۔ کی ہے دشمن۔۔ دنیا۔

کبھی۔۔ دو دلوں۔۔ کو۔۔ ملنے۔۔ نہ۔۔ دے گی۔۔

ادھر۔۔ سینے۔۔ پہ خنجر چلے۔۔ گا ادھر ان کے ماتھے پی بندیاں سجے گی۔۔

ادھر زندگی۔۔ کا جنازہ۔۔ اٹھے گا ادھر زندگی انکی دلہن بنے گی۔۔ قیامت سے

پہلے قیامت ہے یارو میرے سامنے میری۔۔ دنیا۔۔ لوٹے گی"

کہا۔۔ لے کے۔۔ آئے۔۔ ہو۔۔ مجھے۔۔ زین۔۔ سارم۔۔ نے غصے سے گاڑی سے اترتے۔۔ ہوئے۔۔ کہا۔۔

تیری۔۔ محبت۔۔ کا اصلی۔۔ چہرہ۔۔ دکھانے۔۔ کے۔۔ لیے۔۔ تمہیں۔۔ یقین نہیں۔۔ ہوتا۔۔ نہ۔۔ کہ زویا۔۔ تمہیں۔۔ دھوکہ نہیں۔۔ دے رہی۔۔

لے اپنی آنکھوں۔۔ سے۔۔ اج۔۔ دیکھ۔۔ کے۔۔ وہ تیری۔۔ پیٹھ پیچھے۔۔ کیسی اور سے محبت کے دعوے کر رہی۔۔ ہے۔۔ زین نے کہا۔۔

بکواس بند کرو۔۔ زین۔۔ مجھے زویا پہ پورا یقین ہے۔۔ سارم۔۔ نے غصے سے کہا۔۔ اچھا۔۔ تجھے۔۔ بڑا یقین۔۔ ہے تو دیکھ۔۔ وہ کون ہے۔۔ زویا۔۔ ہے وہ۔۔ تمہاری۔۔ جنونی محبت جو۔۔ کیسی۔۔ دوسرے عاشق۔۔ کے ساتھ اس کے گلے لگی ہے۔۔

جیسے۔۔ سارم۔۔ نے زویا۔۔ اور دانیال۔۔ کو دیکھا۔۔

اسکا۔۔ دل۔۔ وہی۔۔ رک گیا ایسا۔۔ لگ رہا۔ تھا کہ سارم۔۔ کے جسم۔۔ سے کیسی
نے اس کی سانسیں۔۔ کھینچ لی ہوں۔۔

وہ اس کا دوست ہے ٹھیک ہے۔ سارم کے منہ سے نکلا۔۔

واہ۔۔ میرے دوست۔۔ واہ۔۔ کیسا۔۔ اندھا۔۔ پیار میں۔۔ تو مبتلا۔۔ تیری محبت

تیرے سامنے۔۔ کیسی اور کی باہوں۔۔ میں۔۔ لپٹی ہے اور تو یہ کہہ رہا ہے۔۔

اچھا۔۔ اگر وہ اتنی سچی ہے تو تجھ سے ہر روز جھوٹ بول۔۔ کے کیوں۔۔ نکلتی

۔۔ ہے کہ میں۔۔ اپنی دوست کے گھر جا رہی۔۔ ہوں۔۔ حتیٰ کہ میں۔۔ اسے ہر

روز اسی لڑکے کے ساتھ پارک۔۔ میں۔۔ باتیں۔۔ کرتا۔۔ دیکھتا۔۔ ہوں۔۔ اگر تجھے

۔۔ پھر بھی یقین نہیں۔۔ ہے تو فون کر کے پوچھ لے مجھے پورا۔۔ یقین۔۔ ہے کہ

وہ تجھ سے اج۔۔ پھر جھوٹ بولے۔۔ گی زین نے سارم۔۔ کو بڑاوا۔۔ دیا۔۔

سارم۔۔ نے ناچاہتے ہوئے بھی۔۔ فون نکالا۔۔ صرف اپنی محبت کو اڑانے کے لیے

س۔۔۔س۔۔۔سارم۔۔۔کا فون ہے دانیال۔۔۔میں۔۔۔میں۔۔۔اسے ابھی نہیں۔۔۔بتاؤں
۔۔۔گی اسے مل کر بتاؤں۔۔۔گی۔۔۔وہ۔۔۔وہ پریشان۔۔۔ہو جائے گا۔۔۔زویا۔۔۔نے
بہکتے۔۔۔ہوئے۔۔۔کہا۔۔۔

ہیلو۔۔۔زویا۔۔۔سارم۔۔۔کی آواز۔۔۔میں۔۔۔ایک۔۔۔شک۔۔۔تھا۔۔۔
ہاں۔۔۔سارم۔۔۔زویا۔۔۔نے مختصر۔۔۔ساجواب دیا۔۔۔

تم اسوقت۔۔۔کہاں۔۔۔ہو میرا مطلب۔۔۔ہے مجھے تم سے ملنا ہے۔۔۔جیسے سارم
۔۔۔نے کہا۔۔۔

زویا۔۔۔بلکل۔۔۔خاموش۔۔۔ہو گئی۔۔۔

ہاں۔۔۔وہ۔۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔

زین نے سارم کو اشارہ کیا۔۔۔کہ وہ فون سپیکر پہ ڈالے۔۔۔

سارم نے سپیکر آن کیا۔۔۔

وہ۔۔ میں۔۔ تانیہ۔۔ کے گھر ہوں۔۔ سارم۔۔ کیوں۔۔ کوئی۔۔ ارجنٹ کام ہے۔۔ زویا
۔۔ نے ہر بڑاتے ہوئے کہا۔۔

زویا۔۔ کی یہ بات۔۔ سنتے زین۔۔ طنزاً مسکرایا۔

واقعی تم۔۔ تانیہ کے گھر ہو۔۔ سارم۔۔ نے تشویش کی۔

ہاں۔۔ سارم۔۔ ان فیکٹ تانیہ میرے سامنے ہی بیٹھی ہے۔۔ بات کرواں۔۔

جیسے زویا۔۔ نے کہا۔۔

سارم نے زویا۔۔ کی بات کاٹی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ ٹھیک ہے۔۔ سارم۔۔ نے یہ کہتے ہوئے۔۔ فون بند کیا۔۔

جیسے فون۔۔ بند کوا زین۔۔ جلدی بولا۔۔

دیکھا۔۔ نہ۔۔ کیا کہا۔۔ تھا میں۔۔ نے تمہیں۔۔ یہ یہ لڑکی دھوکہ۔۔ دے رہی ہے

تجھے۔۔ کیسے تم سے جھوٹ بول کر اپنے عاشق کے ساتھ مزے لے رہی ہے

جیسے زین نے کہا سارم نے زین کا۔۔ گریبان۔۔ پکڑا۔۔

بکواس بند کرو۔۔ محبت ہے وہ۔۔ میری۔۔

کیسی۔۔ محبت۔۔ سارم۔۔ کیسی۔۔ جو۔۔ تم۔۔ سے۔۔ محبت کیا۔۔ تمہیں۔۔ نفرت
کے قابل نہیں۔۔ سمجھتی اگر اتنی محبت کرتی تو۔۔ تم۔۔ کو سچ کیوں۔۔ نہیں۔۔ بتایا۔۔
بولو۔۔ جواب۔۔ دو۔۔

جیسے۔۔ زین نے کہا۔۔ سارم۔۔ نے بے بسی میں۔۔ اس کا گریبان۔۔ چھوڑا۔۔
مجھے پتا ہے یار میں تیری کفیت سمجھتا ہوں۔۔ لیکن۔۔ یہ لڑکی صبح نہیں۔۔ ہے
۔۔ نہ یہ محبت کے لائق ہے اور نہ۔۔ نفرت۔۔ کے۔۔

جاو۔۔ اور اسے۔۔ بتادو۔۔ کہ سارم۔۔ کو تمھاری۔۔ جھوٹی محبت نہیں۔۔ چاہیے
زین۔۔ نے اپنا کھیل۔۔ ختم۔۔ کرتے ہوئے۔۔ کہا۔۔

اچھا دانیال۔۔ اب چلو۔۔ مجھے سارم۔۔ سے ملنا۔۔ ہے
جیسے زویا اور دانیال۔۔ آگے۔۔ بڑھنے لگے۔۔

زین اور سارم۔۔ آگے آئے جیسے زویا نے سارم کو دیکھا

وہ پوری۔۔ طرح چونک۔۔ گئی اس کے منہ سے بے اختیار نکلا۔۔

سارم۔۔ تم یہاں؟

کیوں۔۔ تمہیں۔۔ خوشی نہیں ہوئی؟ سارم نے آگے بڑھتے ہوئے کہا

نہیں۔ سارم۔۔ ایسی کوئی بات نہیں۔۔ میں۔۔ تم ہی سے ملنے آرہی تھی

جیسے زویا۔۔ نے کہا۔۔

سارم۔۔ نے اسکی بات کاٹی۔۔

اوشٹ اپ۔۔ زویا۔۔ مجھے پاگل مت بناو۔۔ دیکھ لیا۔۔ تمہیں۔۔ میں۔۔ نے؟

جیسے سارم۔۔ نے غصے سے کہا۔۔

زویا۔۔ چونکی

کیا مطلب سارم؟

اتنی بھولی مت بنو۔۔ تم۔۔ سب۔۔ کچھ تمہیں۔۔ معلوم۔۔ ہے۔۔ سارم۔۔ نے کہا

--

کیا مطلب سارم۔۔ میں۔۔ سمجھی نہیں۔۔ زویا نے کہا۔۔
واہ۔۔ واہ۔۔ زویا۔۔ تم سمجھی نہیں۔۔ ارے سمجھ۔۔ تو میں۔۔ تمہیں۔۔ نہیں
پایا۔۔ تم۔۔ اس۔۔ قدر۔۔ گری ہوئی نکلو۔۔ گی میں۔۔ نے نہیں۔۔ سوچا۔۔ تھا۔۔ کیا
کیا۔۔ مجھ سے کہتی تھی۔۔ دوست۔۔ کے گھر جارہی۔۔ ہوں۔۔ ارے۔۔ زویا
اگر۔۔ تم۔۔ مجھے یہ۔۔ کہہ دیتی نہ کہ سارم۔۔ مین۔۔ کسی سے ملنے جارہی ہوں
تو میں۔۔ تمہیں۔۔ کچھ نہ کہتا۔۔ لیکن۔۔ تم۔۔ نے مجھے میرے دوست کی
نظروں۔۔ کے۔۔ سامنے گرا۔۔ دیا۔۔ کیون۔۔ نہیں۔۔ میں۔۔ نے اسکا۔۔ اعتبار کیا
۔۔ کتنی دفعہ کہتا رہا۔۔ لیکن میں۔۔ یہی کہتا رہا۔۔ وہ اسکا۔۔ دوست ہے۔۔ مجھے کیا
۔۔ پتا تھا کہ وہ دوست سے بڑھ کر کچھ نکلے گا۔۔
جیسے۔۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔ زویا۔۔ کا۔۔ دل۔۔ وہی۔۔ رک گیا۔۔ اس۔۔ کی
سانسیں۔۔ تھم۔۔ گی
زندگی۔۔ نے اسے۔۔ اتنا بڑا۔۔ درد۔۔ کیون۔۔ دیا۔۔

س۔۔۔س۔۔۔سارم۔۔۔میری بات سنو۔۔۔تمہیں۔۔۔کوئی غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔
میں۔۔۔میں۔۔۔تمہیں۔۔۔سب کچھ بتاتی ہوں۔۔۔زویا۔۔۔نے روتے ہوئے۔۔۔کہا۔۔۔
ارے بس۔۔۔کر دو زویا۔۔۔جو کہنا۔۔۔تھا۔۔۔وہ میں۔۔۔دیکھ چکا۔۔۔ہوں۔۔۔یہی۔۔۔
کہنا۔۔۔ہے نہ۔۔۔کہ سارم۔۔۔مجھے تم سے اب محبت نہیں۔۔۔رہی۔۔۔یہی۔۔۔کہنا ہے نہ
کہ یہ تم سے زیادہ اب میرے لیے اہمیت رکھتا ہے

سارم۔۔۔کی اس بات پر۔۔۔زویا۔۔۔کا دل۔۔۔چیر گیا اسے ایسے لگا۔۔۔کہ۔۔۔اج۔۔۔ہی
اس کی زندگی ختم۔۔۔ہو گئی ہو۔۔۔جس شخص۔۔۔کے ساتھ۔۔۔اپنی زندگی بتانے کے
لیے دعائیں۔۔۔مانگ رہی۔۔۔تھی آج۔۔۔اسی۔۔۔شخص۔۔۔نے اس پر شک کیا
۔۔۔اسکی محبت ہر شک۔۔۔کیا

پاس۔۔۔آئے دوریان۔۔۔پھر بھی کم نہ ہوئی۔۔۔اک۔۔۔ہماری۔۔۔یہ ادھوری۔۔۔کہانی
رہی

آسمان کو زمین یہ ضروری نہیں جا ملے۔۔۔

عشق سچا وہی۔۔ جس کو ملتی نہیں۔۔ منزلیں۔۔ منزلیں۔۔
تمہیں پتا ہے زویا میں۔۔ سوچتا تھا کہ اس دنیا میں۔ کوئی ایسا ہے جو میری پرواہ
کرتا ہے مجھ سے محبت کرتا ہے میں۔۔ نے آج۔ تک۔ پہلے۔ یہ نہیں۔۔ سوچا تھا
پر جب تم میری زندگی میں۔۔ آئی تو اس سوچ نے میرے۔۔ دل۔ میں۔ گھیرا کر
لیا میں۔۔ ہنسنا بھول گیا۔۔ تھا پر تمہارے انے سے میں مسکرایا۔ میں۔۔ یہ بھی
بھول گیا۔۔ تھا۔۔ کہ محبت کیا ہوتی ہے لیکن جب تم نے مجھ سے محبت کی تو
میں۔۔ تم سے محبت کرنے پر مجبور ہو گیا

رنگ۔۔ تھے نور تھا جب قریب تو تھا۔ ایک جنت سا۔۔ تھا یہ جہاں۔۔۔ وقت
۔۔ کی ریت پہ کچھ میرے۔۔ نام سا لکھ چھوڑ گیا تو کہا۔۔۔

ہماری۔۔ ادھوری۔۔ کہانی۔۔

ہماری۔ ادھوری۔۔ کہانی۔۔

زویا۔۔ کی آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ پہلے بھی نہیں۔۔ رکے تھے لیکن آج اس
کی محبت نے اسے۔۔ اور رونے پر مجبور کیا۔
س۔۔ س۔۔ سارم۔۔ زویا۔۔ نے کہا
پہلی دفعہ۔۔ جب تم مجھے یونی میں ملی تھی ہماری پہلی ملاقات۔۔ تمہاری یادوں۔۔ کو
میں۔۔ نے اپنے۔۔ دل۔۔ میں۔۔ بسا۔۔ لیا۔۔ اور یہی سوچا کہ تم ہی ہو۔۔ جو
میرے ہر درد ہر غم کو سمجھتی ہو لیکن میں۔۔ غلط تھا۔۔
اصل میں۔۔ اتنی اوقات ہی نہیں۔۔ تھی کہ میں۔۔ محبت۔۔ کر سکوں۔۔ کہا
۔۔ تھا نہ زویا میں۔۔ نے تمہیں۔۔ کہ میں۔۔ تمہاری۔۔ محبت کے قابل۔۔ نہیں
۔۔ ہوں۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ سارم۔۔ ایسا نہیں۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ نے روتے ہوئے کہا۔
اور واقعی آج یہ ثابت ہو گیا میرے جانے کے بعد شاید۔۔ یہ۔۔ دوری۔۔ تمہیں
۔۔ نہ تڑپاے۔۔ اور تمہیں۔۔ میری یاد نہ آے۔۔ کیونکہ تمہیں۔۔ کوئی اور جو مل

سوچ رہے ہو۔۔۔ ویسا۔۔۔ بالکل نہیں۔۔۔ ہے زویا۔۔۔ رو رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ فریادیں۔۔۔ کر رہی تھی اپنی محبت کا یقین۔۔۔ دلا۔۔۔ رہی۔۔۔ تھی۔

مجھے کوئی۔۔۔ صفائی نہیں۔۔۔ چاہیے۔۔۔ مجھے کوئی وضاحت نہیں۔۔۔ چاہیے۔۔۔ زویا۔۔۔ تم نے جو کرنا تھا۔۔۔ وہ تم کر چکی ہو۔۔۔ محبت میں۔۔۔ اکثر جدائی دستور ہوتی ہے۔

اور ہماری محبت میں۔۔۔ تم نے جدائی پیدا کر دی کہ ہمارا سفر پورا۔۔۔ ہوتا کہ تم نے کیسی اور کو ہمسفر چن لیا۔۔۔

چنا۔۔۔ میریاں۔۔۔ میریاں۔۔۔ چنا میریاں۔

چنا میریاں بھلیا او پیا۔۔۔

تیرے رخ سے اپنا راستہ۔۔۔ موڑ کے میں۔۔۔ چلا

چندن۔۔۔ ہوں میں۔۔۔ اپنی خوشبو چھوڑ کے چلا۔۔۔

من۔۔۔ کی مایا۔۔۔ رکھ کے تکیے۔۔۔ تلے۔۔۔ میں۔۔۔ راہی بے راہی کا سوتی۔۔۔ چولا۔

اوڑ کے چلا۔۔۔

چناں۔۔ میریاں۔۔ میریاں۔۔ چناں میریاں۔۔ میریاں۔۔ او پیا۔

سارم۔۔ خدا کے لیے ایک۔۔ دفعہ میری بات سن لو۔۔ ایک دفعہ میری طرف
دیکھ لو۔۔ تم تم مجھے ایسے اپنی زندگی سے بے دخل نہیں کر سکتے۔۔ خدا کے لیے

سارم۔۔ میری محبت اتنی کمزور نہیں۔۔ ہے سارم ایک دفعہ میری بات سن لو
۔۔ میں میں۔۔ وعدہ کرتی ہوں۔۔ میں۔۔ تمہاری زندگی سے ہمیش۔۔ ہمیشہ۔۔ کے لیے
۔۔ چلی جاؤں۔۔ گی۔۔

سارم۔۔ نے منہ۔۔ موڑ لیا۔۔

زویا۔۔ خاموش ہو گئی۔۔ وہ آج۔۔ جتنی مرضی۔۔ بھی سارم۔۔ کو اپنی محبت کا
یقین۔۔ دلاتی لیکن۔۔ آج۔۔ وہ ہار گئی تھی کیونکہ۔۔ جب شک۔۔ دو محبت کرنے

والوں کے درمیان میں۔۔ آجائے تو۔۔ وہ جدا کر کے چھوڑتا ہے

جب تمہیں۔۔ سچائی۔۔ کا پتا چلے گا پھر تم۔۔

مجھے پاگلوں۔۔ کی طرح۔۔ ڈھونڈوں۔۔ گے

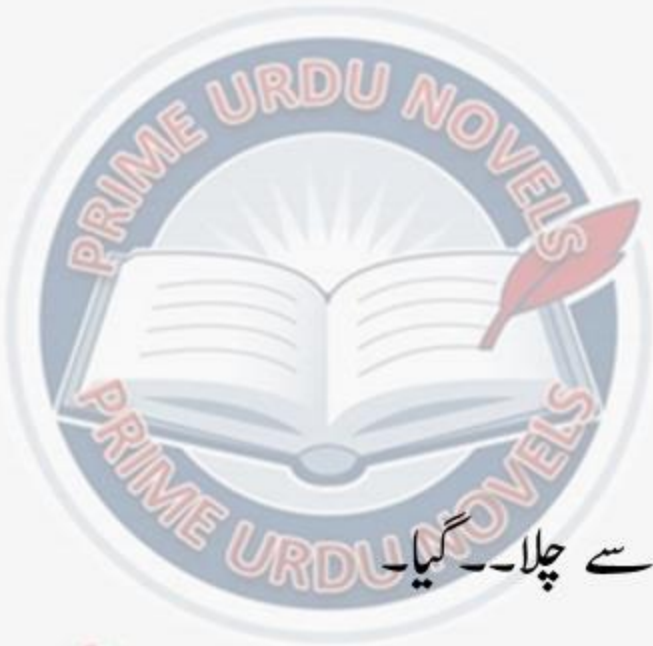


لیکن مجھے کہی نہیں۔ پاؤ۔۔ گے تم۔
مجھ سے ملنے کی منتیں۔۔ مانگو۔۔ گے
لیکن

پھر بھی تم۔۔ مجھے کہی نہیں پاؤ۔۔ گے
میں تمہارے سامنے سے گزر و گی
لیکن

تم مجھے پہچان نہیں پاؤ گے
ایک

دن ایک۔۔ ایسی۔۔ جگہ۔۔ چلی جاؤں گی
جہاں۔۔ سے تم۔۔ مجھے کبھی بھی واپس نہیں لا پاؤ۔۔ گے
راجن۔۔ نوں۔۔ ڈھونڈن۔۔ چلیا۔۔
راجن۔۔ ملیا۔۔ نہ اے۔۔



جگراں وچ اگن لگا کے۔۔۔

رہا۔۔۔

نصیبیاں۔ کیوں۔۔ لکھ دی جدائی۔۔۔

سارم۔۔۔ بے بس۔۔۔ اپنی محبت کو چھوڑ کر وہاں سے چلا۔۔۔ گیا۔

زویا۔ وہی گر گئی آج اس۔ کی زندگی تباہ ہو گی۔۔

آگے زندگی نے اس سے زندگی چھین تو لہ تھی لیکن۔۔۔ مر تو وہ آج۔۔۔ گئی تھی

او۔۔۔ سا تھی۔۔۔

ٹھہر جا۔۔۔ یہ سفر ابھی ختم ہو جائے گا۔۔

وہی۔۔۔ روشنی ہو گی

وہی۔۔۔ راتیں ہوں گی

لیکن تیرے۔۔۔ ساتھ۔۔۔ چلنے والا۔۔۔ کوئی نہ ہو گا۔



جدائی تھی
تم کہو گے

کہنا چاہو گے تم۔۔ مجھ سے بہت کچھ
لیکن شائد۔۔ تب تک۔۔ میری۔۔ آنکھیں
ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند ہو جائیں

سارم۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ آج۔۔ بھی تم سے محبت کرتی ہے۔۔ اور میرے ساتھ
میرے پاس۔۔ وقت نہیں۔۔ ہے تمہیں۔۔ سب بتانے کا۔۔ اک۔۔ لمحہ نہیں
۔۔ ہے لیکن خیال۔۔ کرنا۔۔ موسم۔۔ بدلتے ہی کچھ دوریاں پیدا ہو گی
پھر۔۔ انہی راستوں۔۔ پہ تیرے قدم۔۔ تو ہوں۔۔ گے لیکن میرے قدم۔۔ کے
نشان مٹے ہوں گے

تم کو درد رنجیشیں۔۔ کا سامنا ہو گا لیکن میں تمہارے ساتھ نہیں۔۔ ہوں گی

لیکن وعدہ۔۔ کرتی ہوں۔۔ سارم۔۔ میرے علاوہ کوئی ایسا ہو جو تمہیں مجھ سے زیادہ محبت کرے ہاں۔۔ لیکن تیرے میرے درمیان ہمیشہ۔ ایک داستان باقی رہے گی

کیونکہ۔۔ اس میں۔۔ قصور تمہارا نہیں۔۔ ہے قصور تو زندگی کا ہے کہ ایک تو اس نے مجھ سے میری زندگی چھین لی اور دوسرا مرنے سے پہلے مجھ سے میری محبت .

یہ دنیا بڑی ظالم ہے سارم۔۔ تم بہت انجان ہو۔۔ سارم تمہارے ہی پیٹھ پیچھے تمہارے اپنے ہی وار کرتے رہے اور درد تم اپنی۔۔ محبت کو دیتے رہے

کچھ۔۔۔ شوق۔۔ تھا یار۔۔ فقیری کا

کچھ۔۔ عشق۔۔ نے در در رول دیا

کچھ سبناں کسر نہ چھوڑی تھی

کچھ زہر رقیباں۔۔ گول۔۔ دیا



کچھ ایسے بھی راہیں۔۔ مشکل تھی
کچھ بات میں۔ غم کا ٹوک بھی تھا
کچھ شہر کے لوگ بھی ظالم تھے
کچھ مجھے مرنے کا شوق بھی تھا۔۔

کیا۔۔ ہوا اگر دل میں۔۔ تیرے۔۔ مجھ کو لے کر کچھ نہیں۔۔ ہے
تھوڑی تھوڑی ہی سہی پر سانسیں۔۔ اب بھی چل رہی ہیں
عشق۔۔ میرا اک مزار اور
عاشقی میری قبر ہے
دے بھی جاو۔۔

حاضری۔۔ اب صرف تیری۔۔ منتظر ہے

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

(میں زویا مجیب اس بات کا اقرار کرتی ہوں کہ مجھے سارم حسن سے اندھی محبت ہوئی ہے۔۔)

زویا۔۔۔ اپنی۔۔ زندگی سے۔۔ ہاری۔۔ اور محبت کے ہاتھوں مجبور۔۔ ہو کر
۔۔ خاموش۔۔ ہو گئی۔۔ وہ سارم۔۔ کی محبت۔۔ میں۔۔ بیتے دنوں۔۔ کو سوچ
رہی تھی۔۔ کہ۔۔ واقعی محبت کرنا گناہ ہے کہ۔۔ ہمیشہ۔۔ دو محبت کرنے والوں
کو منزل نہیں ملتی کیوں آخر پہ آکر۔۔ محبت اپنی محبت پر اعتبار کرنا چھوڑ دیتی
ہے۔۔۔

وہ بالکل خاموش تھی اسکے الفاظوں نے بھی محبت سے پناہ مانگ لی اور شاید
۔۔ اب۔۔ وہ۔۔ کچھ نہیں۔۔ بولی گی اور نہ ہی۔۔ اب اس میں اتنی ہمت تھی
۔۔ کہ وہ کچھ اور بولے۔۔۔۔

آج۔۔ اسے زندگی نے بہت بڑا زخم دیا تھا ایک۔۔ ایسا۔۔ زخم جو اسے وقت کے
ساتھ ساتھ۔۔ کھا جائے۔۔ گا۔

ایک ایسا زخم۔۔ جس۔۔ کی کوئی۔۔ مرحم نہیں۔۔ یہ صرف بڑھے گا۔ اور صرف تکلیف دے گا صرف تکلیف۔۔

آنکھوں۔۔ سے اب آنسو۔۔ مزید نہیں۔۔ بہہ رہے۔۔ تھے شائد۔۔ اب ان میں۔۔ اتنی ہمت یا طاقت نہیں تھی کہ وہ محبت کا مقابلہ کر سکیں۔۔

وہ۔۔ لاوراٹوں۔۔ کی طرح محبت۔۔۔ سے ہاری ہوئی ایک ناکام۔۔ مشعوق۔۔۔ تھی۔۔ جسکی محبت نے آج اس پر اعتبار نہیں۔۔ کیا۔۔۔

دانیال۔۔ بھی۔۔۔ کچھ دیر پہلے ہوئے واقعہ۔۔۔ سے ہل۔۔ گیا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ زویا مجیب جیسی محبت اگر کوئی کرے اور۔۔۔۔ زویا مجیب کی محبت میں اعتبار نہ ہو۔۔ یہ نہیں۔۔ ہو سکتا۔۔

تانیہ نے مجھے بتایا۔۔ تھا۔۔ کہ زویا۔۔ نے سارم سے اسے بنا دیکھے ہی محبت کر لی۔۔ ایسی محبت جو اب عشق میں۔۔ مبتلا۔۔ ہو چکی تھی۔۔۔ یہ ایک ایسی محبت جس کا آغاز۔۔۔ صرف سارم کے نام سے تھا۔۔ جس کے ساتھ سفر دیکھنے کے

خواب۔۔ صرف۔۔ خوابوں کی دنیا میں نہیں۔۔۔ بلکہ۔۔ اصل میں بھی سجاے
تھے۔ اس حد تک محبت۔۔۔ کہ۔۔ زویا۔۔ کئی کئی۔۔ گھنٹے سوشل میڈیا۔۔ سے سارم
کی۔۔ فیسبک وغیرہ سرچ کرتی رہتی۔۔ کہ اسے دیکھ سکے۔۔ لیکن اپنی کوشش
میں ناکام ہونے کے باوجود۔۔۔ وہ یہی کہتی ۔

"وہ جیسا بھی ہے یا ہوگا لیکن۔ زویا مجیب۔۔ اسے۔۔ اپنا سب۔۔ کچھ مان چکی"
اگر کوئی بندہ اس حد تک محبت کرے تو کیا۔۔ مجال ہے کہ کوئی شک کا دائرہ
۔۔۔ محبت کے درمیان۔۔ پیدا ہو۔۔۔

دانیال۔۔ خاموشی۔۔ سے گاڑی چلا۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔
زویا کے ہوسپٹل آنے سے پہلے تانیہ نے اس کی خالہ کو اطلاع دے دی تھی کہ
۔۔ زویا۔۔ آج رات۔۔ وہ اس کے ہاں رہے گی۔۔۔
اسلیے۔۔ کہ وہ پہلے۔۔ زویا۔۔ سے پوچھ سکے۔۔ اس کی۔۔ رپورٹس کے۔۔ بارے
میں ۔

تانیہ۔۔ گھر بیٹھی۔۔ بے چین۔۔ تھی۔۔ کہ اس میں ہمت نہیں تھی کہ وہ زویا سے فون میں کچھ پوچھ سکے وہ اسکے گھر آنے کا انتظار۔۔ کر رہی۔۔ تھی۔۔ دانیال۔۔۔ تم۔۔ لوگ آگئے۔۔

ز زویا۔۔۔ زویا۔۔۔ تمہیں۔۔ کیا۔۔ ہوا۔۔ ہے۔۔ زویا۔۔ کچھ تو بولو۔۔ تانیہ۔۔ نے گاڑی سے اترتے۔۔ زویا کو سہارا دیا۔۔ جو لڑکھڑا رہی۔۔ تھی۔۔

د۔۔ دانیال۔۔۔ مجھے بتاؤ۔۔ سب کچھ ٹھیک ہے نہ۔۔۔ تانیہ نے۔۔ بے چینی سے۔۔ دانیال کی طرف نگاہیں۔۔ کی کیونکہ اس نے آج سے پہلے۔۔ زویا۔۔ کو ایسے۔۔۔ بے سہارا۔۔ نہیں۔۔ دیکھا تھا۔۔ وہ ہسنے مسکرانے والی لڑکی۔۔ تھی۔۔ اور۔۔۔ آج۔۔ ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا کہ۔۔ جیسے اس کے چہرے سے کیسی۔۔ نے مسکراہٹ چھین لی ہو۔۔

زویا۔۔ زویا۔۔ خدا کے۔۔ لیے اپنی آنکھیں۔۔ کھولو۔۔ دانیال۔۔ نے زویا۔۔ کو سہارا۔۔ دیا۔۔ اور اندر۔۔ لے آئے۔۔

وہ۔۔ اب ہار گئی۔۔ تھی۔۔

اس میں۔۔ ہمت ختم۔۔ ہو گئی۔۔ کہ اسکے۔۔ جسم کے ہر اعضاء میں درد۔۔ تھا
۔۔ ایک۔۔ ایسا۔۔ درد۔۔ جو اب کبھی اس کا پیچھا نہیں۔۔ چھوڑنے۔۔ والا۔۔ تھا
۔۔

کیا۔۔؟ نہیں۔۔ ن۔۔ نہیں۔۔ یہ نہیں۔۔ ہو سکتا۔۔ ب۔۔ ب۔۔ برین ٹیومر
۔۔ زویا کو برین ٹیومر۔۔ نہیں۔۔ دانیال۔۔ ضرور۔۔ تمہیں۔۔ کوئی غلطی لگی ہے
۔۔ ز۔۔ زویا۔۔ کو برین ٹیومر نہیں۔۔ ہو سکتا۔۔ تانیہ۔۔ کا دل۔۔ وہی۔۔ تھم گیا
۔۔ اس کی سانسیں۔۔ رک۔۔ گئی۔۔

آنکھوں۔۔ سے آنسو۔۔ کا دریا۔۔ لگاتار بہنے لگا۔۔

تانیہ۔۔ پیلز۔۔ سنبھالو۔۔ اپنے۔۔ آپ۔۔ کو۔۔ یار۔۔ اب اگر تم ایسا کرو۔۔ گی۔۔ تو
زویا۔۔ کا کیا ہو گا۔۔ دانیال۔۔ نے۔۔ تانیہ کو۔۔ حوصلہ۔۔ دیا۔۔

کیسے۔۔ حوصلہ دوں میں۔۔ دانیال۔۔ کیسے۔۔ زویا۔۔ میری بیسٹ فرینڈ نہیں ہے
۔۔ سب کچھ ہے۔۔ وہ میری۔۔ میری زندگی ہے وہ۔۔ جس نے میری زندگی
۔۔ کو۔۔ پھر سے خوشیوں سے بکھیر دیا۔۔ جو میری ہر تکلیف میں میرے ساتھ
رہی۔۔ اور۔۔ میں۔۔ میری۔۔ دوست۔۔ میرے سامنے۔۔ اتنی۔۔ بڑی تکلیف
سہتی رہی۔۔ اور۔۔ مجھے پتا تک نہیں۔۔ چلا۔۔ تانیہ۔۔ کی آواز میں ایک۔۔ درد
۔۔ تھا۔۔ ایک۔۔ دوستی۔۔ والا۔۔ جزبہ۔۔ تھا۔۔ جو۔۔ تانیہ اور زویا۔۔ نے قائم کیا
۔۔ تھا

اس چیز۔۔ کا گواہ۔۔ دانیال۔۔ بھی تھا۔۔ کہ۔۔ کیسے۔۔ زویا۔۔ اور تانیہ کی دوستی
۔۔ سکول۔۔ ٹائم سے لے کر اب تک مشہور تھی۔۔ پورا۔۔ سکول۔۔ ان دونوں
۔۔ کی دوستی۔۔ پہ ناز کرتا تھا۔

دیکھو۔۔ تانیہ۔۔ یہ قسمت کا کھیل۔۔ ہے اور۔۔ اس۔۔ کھیل۔۔ کا حصہ اب
۔۔ بد قسمتی۔۔ سے زویا۔۔ بن چکی ہے۔۔ کہنا مشکل۔۔ ہے لیکن۔۔ حقیقت۔۔ یہی

ہے۔ کہ۔۔ زویا کے پاس اب وقت بہت کم ہے کیونکہ اسے لاسٹ سیٹج پہ۔۔ آکر
پتا چلا۔۔ تھا۔۔ کہ اسے برین ٹیومر۔۔ ہے۔۔ اور اب۔۔ ہمیں۔۔ اسے خوش
رکھنا ہے ہر حوالے۔۔ سے۔۔ جیسے دانیال۔۔ نے کہا۔۔
تانیہ۔۔ کے منہ۔۔ سے نکلا۔۔

میں۔۔ میں۔۔ سارم۔۔ کو بتاتی ہوں۔۔

جیسے تانیہ۔۔ کمرے کی جانب بڑھنے لگی۔۔

دانیال۔۔ نے تانیہ کا بازو پکڑتے ہوئے اسے روک۔۔ لیا۔

تانیہ۔۔ رکو۔۔

تانیہ۔۔ نے۔۔ دانیال۔۔ کی۔۔ طرف سوالیہ انداز میں دیکھا۔۔

اب کوئی۔۔ فائدہ نہیں۔۔ ہے۔

جیسے۔۔ دانیال نے کہا تانیہ۔۔ کے۔۔ ہو اس بکھلا۔۔ گئے۔۔

کیا۔۔ مطلب کوئی فائدہ نہیں ہے۔۔ سارم۔۔ کو پتا ہونا چاہیے۔۔ کیونکہ۔۔۔ وہی۔۔
اس دنیا میں۔۔ واغد شخص۔۔ ہے۔۔ جو۔۔ زویا۔۔ سے بے پناہ۔۔ محبت کرتا ہے۔۔ اور
وہی۔۔ زویا۔۔ کو خوش رکھ سکتا ہے۔۔ تانیہ۔۔ نے کہا۔۔
تانیہ۔۔ وہ۔۔ سہارا۔۔ وہ خوشی۔۔ اب نہیں۔۔ رہی۔۔ دانیال۔۔ نے دبے ہوئے
الفاظوں میں۔۔ کہا۔۔

ک۔۔ کیا۔۔ مطلب ہے تمہارا۔۔ دانیال۔۔

جیسے۔۔ دانیال۔۔ نے کہا۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ آنکھ کھولی۔۔ اور۔۔ اس نے۔۔ پانی۔۔ کی
۔۔ صدا دی۔۔

تانیہ۔۔ نے جلدی۔۔ سے پانی۔۔ کا گلاس۔۔ زویا۔۔ کے۔۔ قریب لایا۔۔ اور اسے
۔۔ اپنے ہاتھوں۔۔ سے پلایا۔۔

ز۔۔ ز۔۔ زویا۔۔ تمہیں۔۔ تو بہت تیز۔۔ بخار۔۔ ہے ایک منٹ رکو۔۔ میں۔۔
میڈیسن۔۔ لاتی۔۔ ہوں۔۔

جیسے۔۔۔ وہ۔۔۔ دوسرے کمرے میں۔۔۔ جانے لگی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے اسے روک لیا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ میرے پاس۔۔۔ بیٹھو۔۔۔

(دانیال۔۔۔ جا چکا۔ تھا کیونکہ۔۔۔ رات۔ کافی ہو چکی تھی)

ہاں میری۔۔۔ جان۔۔۔ بولو۔۔۔

تانیہ۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں۔۔۔ لیا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ تمہیں۔۔۔ سب۔۔۔ کچھ معلوم تو ہو گیا۔۔۔ ہے نہ کہ۔۔۔ تمہاری۔۔۔ سہلی

۔۔۔ کے پاس۔۔۔ اب۔۔۔ اور۔۔۔ وقت نہیں۔۔۔ رہا۔ اس۔۔۔ دنیا میں۔ اور۔۔۔ رہنے کا

۔۔۔ شاید۔۔۔ اب میں۔۔۔ کیسی۔۔۔ بھی وقت اس دنیا۔۔۔ سے جا سکتی ہوں۔۔۔ لیکن

۔۔۔ جاتے ہوئے۔۔۔ کچھ وعدے۔۔۔ لینے ہے ت۔۔۔ تم سے

جیسے۔۔۔ زویا۔۔۔ نے کہا۔۔۔ تانیہ۔۔۔ کا دل۔۔۔ پھٹنے کو آگیا۔۔۔

اور اسکے منہ سے بے ساختہ نکلا۔۔۔

خدا۔۔ کے لیے زویا۔۔ ایسا۔۔ مت کہو۔۔ ک۔ک۔ کچھ نہیں۔۔ ہوا۔۔ تمہیں
۔۔ میں۔۔ تمہارے۔۔ ساتھ۔۔ ہوں۔۔ سب کچھ ٹھیک۔۔ ہو جائے۔۔ گا۔۔ تم
۔۔ تم۔۔ دیکھنا میں۔۔ تمہارا۔۔ اعلاج۔۔ کرواؤں۔۔ گی۔۔ اور۔۔ تم۔۔ ٹھیک۔۔ ہو
جاوگی میری جان۔۔ پر۔۔ ایسی باتیں۔۔ نہ کرو۔۔ تمہیں۔۔ پتا ہے نہ تانیہ۔۔ زویا
مجیب کے بنا ناکارہ۔۔ ہے۔۔ تم۔۔ اگر چلی گئی۔۔ تو۔۔ مجھ۔۔ جیسی۔۔ سے اور کون
دوستی۔۔ کرے گا۔۔ یار۔۔ اور ایسا۔۔ کون کرتا۔۔ ہے دوستی میں۔۔ ہم۔۔ نے
وعدہ کیا تھا۔۔ نہ

کہ تیرا غم
میرا۔۔ غم۔۔

تو پھر۔۔ تو کیوں اکیلی۔۔ اتنا بڑا۔۔ غم۔۔ سہتی۔۔ رہی۔۔
کیوں نہیں۔۔ مجھے پتا چلا۔۔ کہ میری۔۔ جان سے بڑھ کے دوست۔۔ کو برین
ٹیمور ہے۔۔ تانیہ۔۔ رو رہی تھی اسکی آواز میں۔۔ سسکیاں پیدا ہو رہی تھیں۔۔

اسنے اپنا۔۔ منہ۔۔ زویا۔۔ کے ہاتھوں۔۔ پہ رکھا تھا۔۔

زویا۔۔ مسلسل۔۔ رو۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ وہ کچھ بول نہیں۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔

بس۔۔ یار تانیہ۔۔ دیکھ لو۔۔ نہ تیری۔۔ دوست۔۔ ہے ہی بڑی بد قسمت۔۔ کہ۔۔

وہ۔۔ نہ تو دوستی نبھا سکی اور نہ۔۔ محبت

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ کہا۔۔

تانیہ نے زویا۔۔ کی طرف دیکھا اور کہا۔

تو۔۔ ٹھیک۔۔ ہے۔۔ اگر تم۔۔ جاو گی۔۔ تو میں۔۔ بھی۔۔ جاؤں گی۔ تیرے ساتھ

جیسے۔۔ تانیہ۔۔ نے کہا۔۔ زویا۔۔ نے تانیہ۔۔ کے لبوں۔۔ پہ اپنا۔۔ ہاتھ رکھا۔

خدا کے لیے۔۔ ایسا مت کہو۔۔ اللہ۔۔ کرے تمہیں۔۔ کبھی ایسی تکلیف میں

۔۔ مبتلا۔۔ نہ کرے۔۔ میری۔۔ دوست بہت نازک ہے۔۔ وہ یہ سب کچھ برداشت

نہیں۔۔ کر پائے گی۔ زویا۔۔ کی آواز میں۔۔ درد۔۔ تھا۔۔ اسکی آنکھوں۔۔ میں

۔۔ پھر سے آنسو اگئے۔۔

نازک۔۔ تو۔۔ توں۔۔ بھی۔۔ ہے میری جان۔۔ توں۔۔ کب ایسے۔۔ حوصلے
۔۔ والی۔۔ بن جائے گی۔۔ کتنا صبر آجائے۔۔ گا۔۔ تم۔۔ میں۔۔ کہ اتنی بڑی
تکلیف کو اکیلی۔۔ ہی برداشت کیا۔۔ تانیہ۔۔ نے۔۔ کہا۔
"تیرا غم۔۔ میرا۔۔ غم۔۔ تیری جان میری جان۔۔ ایسا۔۔ اپنا۔۔ پیارا۔۔ جان۔۔ پہ
۔۔ بھی کھیلے۔۔ گے تیرے لیے۔۔ لے لیں۔۔ گے سب سے دشمنی۔۔ یہ دوستی
۔۔ ہم نہیں۔۔ توڑے توڑے گے دم۔۔ مگر پر تیرا ساتھ نہ چھوڑیں۔۔ گے"
اب تم۔۔ ہی تو رہ۔۔ گئی۔۔ ہو۔۔ جس۔۔ سے اب۔۔ سارا۔۔ دکھ تکلیف۔۔ بانٹوں
۔۔ گی۔۔ زویا۔۔ نے۔۔ کہا۔

کیا۔ مطلب سارم۔؟ تانیہ۔۔ نے سوال۔۔ کے انداز کو سمجھا۔۔

چھوڑ دیا۔ اس نے تانیہ مجھے۔ چھوڑ دیا۔ اس نے۔۔ میری۔۔ محبت۔۔ کو۔۔ آگئی
۔۔ ہماری۔ محبت میں۔۔ شک۔۔ کی دیوار۔۔ میری محبت۔۔ اتنی۔۔ نہیں تھی کہ

اس میں۔۔ شک نہ آئے۔۔ وہ۔۔ پھر بھی آگیا۔۔ زویا۔۔ نے سب کچھ۔۔ تانیہ۔۔ کو بتایا۔۔

سارم۔۔ اس قدر۔۔ نکلے گا۔۔ یہ میں نے نہیں۔۔ سوچا تھا۔۔ تانیہ نے کہا۔۔
لیکن تانیہ اس میں۔۔ قصور۔۔ سارم کا نہیں۔۔ ہے شائد۔۔ شائد میری محبت میں
۔۔ کوئی کمی رہ۔۔ گئی تھی کہ وہ۔۔ لوگوں۔۔ کی باتوں میں آگیا۔۔
جیسے زویا۔۔ نے کہا۔۔ تانیہ نہ اسکی بات۔۔ کاٹی۔۔

خدا۔۔ کا خوف۔۔ کرو زویا۔۔ تمہاری۔۔ محبت میں۔۔ کمی۔۔ ارے۔۔ اگر سارم۔۔ کی
محبت کی بات ہوتی تو میں۔۔ مان۔۔ جاتی۔۔ لیکن۔۔ یہ۔۔ زویا۔۔ مجیب کی محبت ہے
۔۔ جس میں۔۔ شک۔۔ کیا۔۔ شک۔۔ کا سایہ۔۔ بھی نہیں آسکتا۔۔ تو پھر۔۔ تم
کیسے اپنی محبت۔۔ کو۔۔ قصور وار ٹھہرا۔۔ رہی ہو۔۔ زویا۔۔ وہ انسان۔۔ دوسروں
۔۔ کی باتوں۔۔ میں اکر۔۔ تم ست سب کچھ توڑ کے تمہیں اکیلے در در کی ٹھوکریں

-- کھانے کے لیے چھوڑ گیا۔۔ اور۔۔ تم۔۔ اب بھی یہی کہتی ہو اسکا قصور نہیں
-- زویا واقعی تم اپنی محبت میں اندھی ہو چکی ہو۔۔
زویا۔۔ ہلکا۔۔ سا مسکرائی۔۔

تم جو بھی کہہ رہی۔۔ ہو۔۔ یہ تمہارا۔۔ کہنا ہے لیکن۔۔ میرا۔۔ دل۔۔ ابھی بھی
سارم کا ہے تانیہ۔۔ مجھے یقین ہے۔۔ اسے سچائی۔۔ کا جب پتا چلے گا۔۔ وہ میرے
پاس آے۔۔ گا۔۔ لیکن تب تک میں نہیں۔۔ رہوں گی۔
کیوں۔۔ نہیں۔۔ رہو۔۔ گی جب تمہیں۔۔ کچھ ہو گا۔۔ تو۔۔ نہ۔۔ تانیہ۔۔ نے۔۔ اسکو
حوصلہ۔۔ دیا۔۔

اور۔۔ کچھ وعدوں۔۔ والی بات ادھوری۔۔ ہی رہ گئی۔۔

سارم۔۔ پلیز۔۔ اپنے آپ۔۔ کو اس لڑکی کے لیے تکلیف نہ دو۔۔ جو ہو گیا۔۔ سو ہو
گیا۔۔ ایک۔۔ جھوٹا۔۔ خواب سمجھ کے اپنی زندگی سے نکال۔۔ دو۔۔

جیسے زین نے کہا۔۔ سارم نے غصے سے کہا۔

کیسے۔۔ نکال۔۔ دوں۔۔ کیسے نکال۔۔ دوں میں۔۔ اسے۔۔ محبت ہے وہ میری
۔۔ پیار۔۔ کرتا ہوں میں۔۔ اس سے۔۔ اس نے۔۔ یہاں میرے دل میں۔۔ جگہ
بنالی ہے میں نہ چاہتے ہوئے بھی اسے اپنے دل سے نہیں نکال سکتا۔۔ اور نہ
۔۔ ہی اس سے نفرت۔۔ کر سکتا ہوں۔۔ سارم۔۔ نے شیشے۔۔ کے ٹکڑے۔۔ اپنے
۔۔ ہاتھ۔۔ میں۔۔ لیے اور اسے مسلسل۔۔ دبا۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔

جتنا۔۔ وہ شیشے کا ٹکڑا اور گہرہ۔۔ ہوتا۔۔ اور سرخ لہو۔۔ کی۔۔ بوندیں۔۔ زمین
۔۔ پر۔۔ نہ گرتی۔۔ اسکا۔۔ غم۔۔ کم نہ ہوتا

سارم۔۔ سارم۔۔ چھوڑو۔۔ کیوں۔۔ تکلیف دے رہے ہو خود۔۔ کو۔۔ وہ۔۔ وہ خود تو
اپنے عاشق۔۔ کے ساتھ۔۔ مزے میں۔۔ ہے اور۔۔ تم اس کے لیے۔۔ ایسے تڑپ
۔۔ رہے ہو۔۔ سارم۔۔ میری بات۔۔ سنو۔۔ اور۔۔ یہ بات۔۔ اپنے ذہن۔۔ میں
بیٹھا لو اور اس دل کو بھی سمجھا لو۔۔ کہ۔۔ زویا۔۔ تم۔۔ سے۔۔ صرف۔۔ ٹائم پاس

-- کرتی تھی۔۔ صرف ٹائم پاس۔۔ زین مسکرا۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ اندر ہی۔۔ اندر
-- مسکرا۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ آج۔۔ اس کو اپنی پہلی کامیابی مل گئی تھی۔۔

ہاہاہاہا۔۔۔ میں۔۔۔ جیت گیا۔۔۔ زین۔۔۔ احمد جیت۔۔۔ گیا۔۔۔ ڈیڈ۔۔۔ آج۔۔۔ آپ
-- کے۔۔۔ بیٹے کو ایک۔۔۔ ایسا درد۔۔۔ دے کر آیا۔۔۔ ہوں۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ ناچاہتے
ہوے بھی اس درد سے چھٹکارا پا سکتا۔۔۔ ہاہاہا ایک۔۔۔ تیر سے دو شکار۔۔۔ کیے
-- ہیں۔۔۔ اب دیکھنا ڈیڈ۔۔۔ میں کتنی آسانی۔۔۔ سے۔۔۔ زمین۔۔۔ کے کاغذات لیتا۔۔
بس ایک دفعہ۔۔۔ اس سارم۔۔۔ کو تکلیف دینی تھی۔۔۔ ایک گہری تکلیف۔۔
زویا۔۔۔ بیٹا۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ بات۔۔۔ ہوئی۔۔۔ اب۔۔۔ تم۔۔۔ اپنی۔۔۔ دوست کے گھر رہو
-- گی۔۔۔ کیا کہے گی حسرت مجھے کہ اس نے میری بیٹی۔۔۔ کو۔۔۔ صرف۔۔۔ 4 سال
-- ہی برداشت۔۔۔ کیا۔۔۔ ثمرین۔۔۔ نے زویا۔۔۔ کو کہا جو سارا۔۔۔ اپنا۔۔۔ سامان۔۔۔ لے
-- کر باہر۔۔۔ ہاک۔۔۔ میں۔۔۔ کھڑی تھی۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ خالہ۔۔ ایسی۔۔ کوئی بات نہیں۔۔ ہے بی ایسی کے اتنے سال تھی
آپ۔۔ کے پاس۔۔ میں۔۔ نے امی کو بتا دیا۔۔ ہے وہ کچھ نہیں۔۔ کہے گی۔۔ اور
۔۔ خالہ میں نے نہیں جانا تھا۔۔ لیکن تانیہ نے بہت اصرار کیا۔۔ میں آپ
۔۔ سے ملنے آؤں۔۔ گی نہ آپ۔۔ فکر مت کرے زویا۔۔ نے۔۔ ہلکا۔۔ سا
مسکراتے ہوئے کہا۔۔

ثمرین۔۔ نے زویا۔۔ کی پیشانی۔۔ کو چوما۔۔
میری۔۔ بیٹی۔۔ جاو۔۔ اللہ۔۔ تمہیں۔۔ خوش۔۔ رکھے۔۔
اچھا۔۔ موٹے۔۔ یاد۔۔ رکھنا۔۔ میں۔۔ واپس۔۔ آؤں۔۔ گی۔۔ زویا۔۔ یہ کہتے
۔۔ ہوئے۔۔ شہریار۔۔ کے گلے لگ گئی۔۔
زویا۔۔ نہ جاو نہ میں۔۔ کس سے جھگڑوں گا۔۔
اچھا۔۔ اب بڑا پیار آرہا ہے۔۔ زویا نے۔۔ کہا
یار میں۔۔ پیار میں کہتا تھا۔۔ شری نے کہا۔۔

مجھے پتا ہے موٹے۔۔

زویا۔۔ جا رہی۔۔ تھی۔۔ دور۔۔ بہت۔۔ دور۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ کی۔۔ زندگی۔۔ سے
۔۔ ہمیشہ۔۔ ہمیشہ۔۔ کے۔۔ لیے۔۔ جا رہی۔۔ تھی۔۔
سارم پیچھے۔۔ کھڑا۔۔ تھا۔۔ لیکن وہ زویا۔۔ کو ناچاہتے ہوئے بھی نہیں۔۔ روک
سکتا تھا۔۔

زویا؟

جیسے زویا۔۔ باہر جانے لگی پیچھے سے کیسی نے زویا کو روکا

جیسے زویا کو پیچھے سے کیسی نے آواز دی اس کا اگے بڑھا ہوا قدم وہی ٹھہر گیا
۔۔ اس نے اپنا رخ بدلا۔۔

بیٹا سارم سے تو ملتی جاو۔۔ جیسے ثمرین نے زویا سے کہا۔۔ وہ وہی ٹھہر گئی
۔۔ اسکا۔۔ دھڑکتا ہوا دل۔۔ وہی تھم گیا۔۔ اسکی رگوں میں دوڑتا ہوا خون رک
گیا۔۔ اسکی جھپکتی ہوئی آنکھیں حرکت نہیں کر رہی تھی۔۔

وہ آگے بڑھی۔۔۔

سارم۔۔۔ بے بسی۔۔۔ کے عالم میں ایک طرف کھڑا تھا۔۔۔ جیسے جیسے زویا۔۔۔ کے قدم۔۔۔ سارم کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔

سارم۔۔۔ کا دل اسکی محبت میں اتنا ڈوب رہا تھا۔۔۔

وہ اپنے آپ۔۔۔ کو۔۔۔ کمزور محسوس کر رہا تھا۔۔۔

زویا۔ سارم کے نزدیک تھی۔۔۔ اس نے۔۔۔ مدھم بھری آواز میں کہا۔

سارم حسن زویا مجیب نے ہمیشہ تم سے محبت کی تھی اور ہمیشہ کرتی رہوں گی

۔۔۔ اپنے آپ کو تکلیف نہ دیا کرو تمہیں معلوم ہے جب تم اپنے آپ کو

تکلیف دیتے ہو نہ تو درد مجھے ہوتا ہے۔۔۔

جیسے زویا نے کہا سارم نے اپنے ہاتھ میں بندھی ہوئی پٹی کی طرف دیکھا۔

جس کی اوٹ میں اس نے ایک گہرا زخم چھپایا تھا۔۔۔

ایک۔۔ ایسا زخم۔۔ جس کی۔۔ گہرائی۔۔ شیشے کے ٹکروں نے اس قدر کردی تھی
۔۔ کہ۔۔ اس میں۔۔ جب۔۔ کانچ لگتی تو خون کی دھاریں زمین۔۔ پہ گرتی۔۔۔
زویا۔۔ نے کہا اور وہ وہاں سے چل دی۔

آج خدا بھی دیکھ رہا تھا۔۔ کہ محبت۔۔ کے امتحان۔۔ میں یہ کامیاب ہوتے ہیں۔
آج۔۔ وہ ان دونوں۔۔ کی تقدیروں کو الگ الگ راستوں میں موڑ دیا۔۔
جس کا راستہ اب۔۔ انہوں۔۔ نے خود اکیلے تہہ کرنا تھا۔۔
محبت۔۔۔

اتنی آسانی سے نہیں۔۔ ملتی۔۔ یہ ہر موڑ پہ آزماتی ہے۔۔
وہ آج تڑپ رہا تھا۔۔

اسکی آنکھوں میں۔۔ ایک بے بسی کی تڑپاہٹ۔۔ حالات کی زنجیروں۔۔ اور
جھوٹ کے دلائل۔۔ نے اسکی زبان۔۔ کو تالہ۔۔ لگا دیا۔۔ تھا۔۔
شک۔۔ کی پٹی۔۔ ناچاہتے ہوئے۔۔ اسکی آنکھوں کے گرد۔۔ باندھئی گئی تھی

کیونکہ۔۔ حالات۔۔ نے۔۔ جو اسکی محبت کے بارے میں بتایا۔۔ اور۔۔ اسکے
جھوٹے۔۔ دوست۔۔ کے جھوٹے دلائل۔۔ نے۔۔ سارم۔۔ حسن کو اپنی محبت سے
نفرت کرنے پر مجبور۔۔ کر دیا۔۔ تھا۔۔

وہ۔۔ اپنے کمرے کی کھڑکی کی ایک طرف کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔۔ وہ اسے روکنا
چاہ۔۔ رہا تھا۔۔

لیکن کیسا۔۔ روکتا۔۔ کس حق۔۔ سے روکتا۔۔

اس نے۔۔ اس سے ہر وہ حق۔۔ چھین لیا۔۔

جس۔۔ سے۔۔ وہ۔۔ اس کو اپنا حق۔۔ سمجھ۔۔ سکے۔۔

وہ بہت کمزور۔۔ ہو گئی۔۔ تھی۔۔

ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ وہ کیسی تکلیف میں۔۔ ہو۔۔

کیونکہ۔۔ اس سے اپنا سامان بہت مشکل سے اٹھایا جا رہا تھا۔۔

دانیال۔۔ نے زویا۔۔ کی مدد۔۔ کی۔۔ اور اسکا۔۔ سامان۔۔ گاڑی میں رکھا

جیسے سارم۔۔ کی گہری نشیلی۔۔ آنکھوں۔۔ نے۔۔ دانیال کو دیکھا۔۔
اسکی آنکھیں۔۔ سرخ ہو گئی۔۔

اتنی سرخ۔۔ کہ یوں مانو۔۔ جیسے خون کے آنسو۔۔ آنے لگے ہوں۔۔

اسے۔۔ درد۔۔ ہوتا۔۔ تھا۔۔ اگر زویا۔۔ مجھ۔۔ سے محبت۔۔ کے دعوے کرتی۔۔ ہے

۔۔ تو پھر یہ دانیال۔۔ اسکی اتنی ہمدردی کیوں کرتا۔۔ ہے۔۔

جب وہ۔۔ اپنی محبت کو ایسے۔۔ دیکھتا۔۔ تھا۔۔

بہت۔۔ درد۔۔ ہوتا۔۔ تھا۔۔ اسکی آنکھوں۔۔ میں۔۔ آنسو۔۔ بے اختیار۔۔ آنے

لگے۔۔ جیسے۔۔ زویا۔۔ گاڑی میں بیٹھی۔۔ سارم۔۔ کا دل۔۔

وہی رک گیا۔۔ اسکی چلتی۔۔ سانسیں۔۔ وہی رک گئی۔۔ ایسا۔۔ لگا۔۔ جیسے۔۔ اس کا

جسم بے جان۔۔ ہو گیا۔۔ ہو۔۔

بے جان پتلا۔۔

جس۔۔ کے جسم سے روح کھینچ۔۔ لی ہو۔۔

اس نے بے اپنے ہاتھ سے پٹی اتاری۔۔ اور اسی زخم کو پھر سے تازہ کیا۔ اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو اپنے گہرے زخم پر دبایا۔۔ جیسے انگلیوں نے اس زخم پر۔۔ گہری ہوئی۔۔ خون کی دھاریں۔۔ زمین پر گرنے لگی۔۔

سارم۔۔ کی آنکھوں میں آنسو۔۔ آنے لگے

سارم۔۔ تمہیں پتا ہے۔ جب تم خود۔۔ کو درد دیتے ہو تو تکلیف مجھے ہوتی ہے وہ اپنے آپ۔۔ کو تکلیف دے رہا۔۔ تھا۔۔ ایک۔۔ گہری۔۔ تکلیف۔۔ اسے۔۔ شاید۔۔ معلوم۔۔ نہیں۔۔ تھا۔۔ کہ اسکی محبت بھی۔۔ اس درد میں۔۔ تڑپ۔۔ رہی رہی

اہا۔۔ زویا۔۔ کا۔۔ دل۔۔ گھبرا یا۔۔ اسے ایسے۔۔ لگا۔۔ کہ جیسے۔۔ اس کو۔۔ کیسی نے۔۔ درد دیا۔۔ جیسے اس کے زخم۔۔ کو پھر۔۔ سے کیسی نے چھڑا ہو۔۔

سارم۔۔ کیوں۔۔ اپنے ہاتھ۔۔ کو تکلیف دے رہے ہو۔۔ کیوں۔۔ خود۔۔ کو اتنی
۔۔ اذیت دے رہے۔۔

زویا۔۔ نے اپنے کلیجے پہ ہاتھ رکھا۔ کیونکہ اسے درد ہو رہا تھا۔۔ بہت درد۔۔
سارم۔۔ خود کو تو اذیت دے رہا۔۔ تھا۔۔ لیکن۔۔ اس کے ساتھ۔۔ زویا۔۔ بھی اس
۔۔ اذیت کا حصہ۔۔ تھی۔۔ اسکو۔۔ اس۔۔ سے زیادہ تکلیف ہو رہی۔۔ تھی۔۔
اکثر ایسا۔۔ ہوتا ہے۔۔

جب محبوب۔۔ اپنے۔۔ اپ۔۔ کو درد۔۔ دیتا ہے۔۔ تو تکلیف۔۔ دونوں کو ہوتی
۔۔ ہے۔۔ چوٹ ایک کو لگتی۔۔ ہے۔۔ لیکن۔۔ درد سے۔۔ سسکیاں۔۔ دونوں کی
پیدا ہوتی ہے۔۔

وہ۔۔ درد۔۔ سے رو رہا۔۔ تھا
آنسو۔۔ زویا۔۔ کے بھی گر رہے تھے۔۔
وہ اپنے آپ۔۔ کو درد۔۔ دے رہا۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ کو۔۔ بھی اس درد کی تکلیف محسوس۔۔ ہو رہی تھی
اسکو۔۔ اس بات کی سمجھ نہیں تھی۔۔ کہ۔۔ درد۔۔ دیتا۔۔ تو ایک ہے
لیکن تکلیف دونوں کو ہوتی۔۔ ہے

وہ جتنا۔۔ اپنے زخموں۔۔ کو گہرا کرتا زویا۔۔ کا زخم۔۔ اور گہرا۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔۔ کیوں
۔۔ ہوتا تھا۔۔

کیونکہ۔۔ وہ اسکی محبت تھی اور محبت میں چاہے راستے جدا ہو گئے لیکن۔۔
دل ابھی بھی ایک۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ کی سانسیں۔۔ چلتی۔۔ تھی۔۔ سارم۔۔ کے دم۔۔ پر۔۔

سارم۔۔ کو یہ۔۔ معلوم۔۔ تھا۔۔ کہ زویا۔۔ تانیہ کے گھر جا رہی۔۔ ہے۔۔ لیکن
۔۔ اسے اس کے گھر کا پتا معلوم۔۔ نہیں۔۔ تھا

کیونکہ۔۔ جتنی بار بھی زویا۔۔ تانیہ کے گھر۔۔ گئی۔۔ وہ یا۔۔ تو خود۔۔ یونی سے چلی
جاتی یا زیادہ۔۔ تانیہ اسے لینے آتی تھی۔۔

اور۔۔ سارم۔۔ نے بھی کبھی۔۔ تانیہ۔۔ کے گھر کہ بارے میں۔۔ نہیں۔۔ پوچھا

--

"زویا۔۔ تم۔۔ نے سارم کو میرے گھر پتا بتایا ہے کیا۔ کیونکہ مجھے نہیں لگتا اسے معلوم ہے"

نہیں۔۔ بتایا۔۔ کیا۔۔ بتاتی۔۔ کس۔۔ حق۔۔ سے بتاتی میں۔۔ اسے۔۔ سب کچھ ختم

۔۔ ہو گیا۔۔ ہے تانیہ۔۔ سب کچھ۔۔ تمہیں۔۔ پتا۔۔ ہے۔۔ تانیہ۔۔ اج آخری بار

میں اسے دیکھ۔۔ کے آئی ہوں۔۔ وہ بے بس تھا مجبور۔۔ تھا۔۔ شک نے۔۔ اس

کے دل میں اتنی جگہ لے لی تھی۔۔ کہ۔۔ ہماری محبت۔۔ ہی۔۔ کمزور ہو گئی۔۔

محبت۔۔ انسان۔۔ کو بہت کمزور بنا دیتی ہے۔۔

اور اج۔۔ جب میں اسکے قریب تھی۔۔ تو خود کو بہت کمزور محسوس کر رہی

۔۔ تھی میں۔۔ دعا کرتی ہوں۔۔ خدا سے کہ میری باقی بچی زندگی۔۔ اسکی زندگی

میں لکھ دے۔۔ اور اسکی زندگی میں جو غم۔۔ ہیں۔۔ وہ مجھے دے دے کیونکہ میرا

کیا۔۔ ہے میں۔۔ تو کبھی بھی کیسی وقت اس دنیا۔۔ سے چلی جاؤں۔۔ گی اور میں
۔۔ نہیں۔۔ چاہتی۔۔ کہ میرے جانے کے بعد۔۔ سارم۔۔ کو جب سچائی۔۔ کا پتا
چلے۔۔ تو۔۔ وہ تڑپے اور روے۔۔ اسلیے۔۔ جانے سے پہلے میں۔۔ اسے معاف کرتی
ہوں۔۔ کیونکہ۔۔ قصور۔۔ اسکا نہیں۔۔ ہے۔۔ قصور میرا ہے۔۔ میں۔۔ نے محبت
کرنا تو سیکھ لی لیکن۔۔ اس کے اصول نہ سیکھ پائی۔۔ میں۔۔ بھول۔۔ گئی۔۔ کہ شک
۔۔ ایک۔۔ ایسی۔۔ بیماری ہے۔۔ جو محبت کرنے والوں کے درمیان آجاتی ہے اور
میری محبت میں۔۔ کب۔۔ اس۔۔ کا۔۔ آغاز۔۔ ہوا۔۔ میں نے دھیان۔۔ ہی نہ دیا۔
اور آج۔۔ میں اپنی محبت کو کھو۔۔ چکی ہوں
تمہیں پتا ہے تانیہ۔۔ میری۔۔ اب جتنی سانسیں ہیں۔۔ وہ اسی کے نام کے
سہارے چلتی ہیں چاہے خدا نے مجھے اسکی تقدیر میں لکھا نہیں لیکن۔۔ اس کے
زخموں۔۔ پر۔۔ اور۔۔ کوئی مرحم نہیں لگا سکتا میرا۔۔ قصور ہے۔۔ کہ میں نے اسے
اتنی تکلیف دی ۔

میں نے اسکی آنکھوں میں پیار ابھی بھی دیکھا ہے لیکن اب بہت کچھ بدل گیا ہے ہماری محبت بہت کمزور ہو گئی اتنی کمزور کہ اب صرف جدائی کے راستوں پہ سکون ہے ۔

آخری۔۔ دفعہ اسے دیکھ کہ آئی ہوں ایسا لگ رہا۔۔ تھا۔۔ کہ آخری سانسیں چل رہی ہوں ۔

زویا۔۔ کی بات۔۔ سنتے تانیہ نے ایک لمبی آہ بھری اور کہا ۔

تمہیں پتا ہے زویا۔۔ مجھے رشک ہوتا ہے۔۔ سارم۔۔ پر۔۔ کہ اسکو۔۔ اتنا محبت

کرنے والا۔۔ ہمسفر ملا۔۔ اتنی محبت۔۔ اتنا پیار۔۔ زویا مجیب۔۔ واقعی آج۔۔ تم

۔۔ نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ تم نے اندھی محبت نہیں اندھا عشق۔۔ کیا ہے۔۔

ایک۔ ایسا۔۔ عشق کہ جس میں۔ اگر۔۔ محبوب کے ہاتھ۔۔ خون سے بھی رنگیں

۔۔ ہوں۔۔ تو عاشق۔۔ پھر۔۔ بھی اپنے۔۔ عشق۔۔ کی صدا دے اسکے زندگی

-- کی منتیں۔۔ کرے فریادیں کرے زویا۔۔ اور اس لحاظ سے سارم۔ اس دنیا
-- کا سب سے بد نصیب انسان ہے۔۔ سب سے بڑا بد نصیب۔۔ جس نے اپنے
ہاتھوں سے اپنی محبت کو مار دیا۔۔ اپنے اس جھوٹے شک۔۔ کی بنا پر۔۔ اس نے
تمہیں۔ اپنی۔ زندگی۔۔ سے بے دخل۔۔ کر دیا۔۔ تمہاری محبت کو۔۔ شک۔۔ کی
۔۔ جوتی۔۔ تلے روند کے چلا گیا وہ

قصور تو اسکا۔۔ ہے۔۔ اگر آج۔۔ اسے تکلیف ہوتی ہے تو۔۔ ہونے دو
جیسے تانیہ نے کہا۔ زویا نے بات کاٹی۔۔
پلیز تانیہ ایسا مت کہو۔۔ مجھے تکلیف ہوتی ہے
زویا۔ کی آنکھوں میں انسو آنے لگے

بس۔۔ کر دو۔۔ زویا۔۔ بس کر دو۔۔ آخر کب تک تم اکیلے سہو۔۔ گی اتنا کچھ۔۔ یہ
محبت ہے کوئی کھیل۔۔ تماشا۔۔ نہیں۔۔ کہ۔۔ جب۔۔ کھیل۔۔ کا۔۔ اختتام۔۔ ہو
۔ تو کہہ دیا جاو صاحب۔۔ ہم نے تمہیں۔۔ اپنی محبت سے بے دخل کیا۔۔ تم

-- بے وفا نکلے -- تمھاری محبت -- کمزور -- نکلی -- شک -- کے دلائل -- کے
مقابلے -- یہ محبت -- کے تقاضے نہیں ہوتے -- کہ -- زندگی -- برباد -- کر کے -- بھی
-- اسکی زندگی -- کے لیے دعائیں -- مانگو

محبت -- کا تقاضا -- محبت کا تقاضا -- تو میں -- بھی نہیں -- کر پائی
اسکو -- ہر موڑ پہ -- غم -- دیا -- اسکے بابا کا درد -- وہ میری وجہ -- سے -- بڑا کمزور بن
چکا ہے -- میری محبت نے اسے -- محبت کرنے -- کا قابل نہ بنایا -- اب وہ میری
-- سب سے بڑی کمزوری بن چکا ہے -- میری زندگی -- کا مرکز بن چکا ہے وہ جو
-- اب مجھے صرف درد -- دے -- گا -- اور -- ایک ایسا درد -- کہ جس میں -- درد
-- بھی درد -- سے معافی مانگیں -- کہ جب اس نے محبت کے تقاضے پورے
کرنے چاہے -- میں -- نے اسے اتنا بڑا درد -- دیا -- کہ اس نے مجھے اپنی زندگی
سے نکال -- دیا --

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

کون سے۔۔ محبت کے تقاضے۔۔ پورے کیے۔۔ ہیں۔۔ اس نے سوائے۔۔ تمہیں۔۔ درد دینے۔۔ کے۔۔ تمہیں۔۔ اور۔۔ تمہاری۔۔ محبت۔۔ کو اس نے۔۔۔۔۔ یہ ثابت کیا۔۔ کہ تمہاری محبت میں۔۔ کھوٹ ہے۔

اور۔۔ مجھے پتا ہے۔۔ تمہاری محبت میں۔۔ کھوٹ نہیں۔۔ ہے۔۔ کھوٹ تو اسکی محبت میں۔۔ تھی۔۔ شک۔۔ تو اسکی محبت میں۔۔ تھا۔۔ کہ تمہیں۔۔ ایک۔۔ سکیڈ میں۔۔ اپنی زندگی سے نکال۔۔ کر باہر لاوارثوں کی طرح۔۔ پھینک۔۔ دیا۔۔ یہ۔۔ محبت کا تقاضا۔۔ پورا۔۔ کیا۔۔ ہے۔۔ اس نے۔۔ ارے محبت کے تقاضے۔۔ تو۔۔ لیلہ۔۔ مجنو جیسے۔۔ جنونی۔۔ نہیں۔۔ کر پائے۔۔ تھے۔۔ تو۔۔ پھر یہ سارم۔۔ تھا۔۔

تانیہ۔۔ مجھے۔۔ پتا ہے میں نے اس سے پیار کیا ہے کہ وہ کیسا۔۔ ہے۔۔ اور اس نے محبت کے تقاضے۔۔ پورے۔۔ کیے ہیں۔۔ یا نہیں۔۔ مجھے اس سے فرق نہیں۔۔ پڑتا۔۔ بس۔۔ اتنا۔۔ کہوں۔۔ گی۔۔ وہ میری۔۔ زندگی۔۔ کا نہ کبھی بھولنے۔۔

والی یادوں۔۔ میں اک۔۔ یاد۔۔ کی طرح۔۔ میرے دل میں۔۔ بس چکا۔۔ ہے اس
یاد۔۔ کی طرح۔۔ جس سے میں۔۔ نے۔۔ اتنے سال۔۔ پہلے۔۔

اس کو بن دیکھے ہی۔۔ اس کے نام کے ساتھ اپنا نام جھوڑ لیا تھا اسکی محبت میں
۔۔ کھوٹ تھی۔۔ شک۔۔ تھا جو۔۔ بھی۔۔ تھا میں۔۔ نے اس سے محبت کی تھی اگر

وہ آج۔۔ مجھے چھوڑ گیا۔۔ تو یہ میرا مقدر میں۔۔ لکھی بد قسمتی کا کھیل ہے

یہ عشق۔۔۔ ہے۔۔۔ عشق۔۔ کا۔۔۔ اختتام۔

ابھی۔۔ ہوا نہیں۔۔ صاحب۔۔

عشق۔۔ جان۔۔ لیتا ہے۔۔ اور لے کر چھوڑتا ہے

وہ۔۔ بے چین۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔۔ اسے۔۔ اب کہی بھی سکون نہیں تھا

جیسے سارم۔۔ اپنے کمرے۔۔ سے باہر۔۔ نکلا۔۔

اس۔۔ کی نظر زویا۔۔ کے کمرے میں پڑی جہاں۔۔ اب بالکل خاموشی۔۔ چھائی تھی

جہاں۔۔ اب کوئی روشنی۔۔ نہیں۔۔ تھی۔۔ کیونکہ۔۔ وہ اکثر رات دیر تک۔۔ لائٹ
۔۔ آن۔۔ رکھتی تھی اور۔۔ جب تک وہ سو نہیں جاتی تھی سارم کو بھی نیند نہیں
آتی تھی۔۔

مسٹر سارم اگر مجھے ٹکرا نے کا شوق ہے تو آپ کو آگے آنے کا شوق ہے
وہ زویا کی بات یاد کر کے مسکرایا۔۔

زویا میں۔۔ تم۔۔ سے نفرت۔۔ ناچاہتے ہوے بھی نہیں کر سکتا۔ تم نے میرے
۔۔ دل کو اپنی محبت میں گھیر لیا ہے تمہاری یادوں۔۔ نے میرے دل کو اپنے
قابو میں کر لیا ہے میں جتنی۔ بھی کوشش۔۔ کر لوں تمہیں۔۔ بھولانے کی تم مجھے
اتنا یاد آتی ہو۔۔

تمہارا۔۔ مجھ سے ٹکرا نا۔۔ اور۔۔ پھر۔۔ جگھڑنا۔۔ مجھے اچھا لگتا تھا مجھے اچھا لگتا تھا
جب تم میرے سامنے بار بار آتی تھی۔۔ بار بار مجھے یہ احساس دلاتی تھی۔۔ کہ
تم میری زندگی کا اہم حصہ ہو۔۔

پھر۔۔ کیوں۔۔ کیوں۔۔ تم۔۔ مجھے دھوکہ۔۔ دی کر چلی گئی زویا کیوں۔۔ اگر تم مجھے محبت کا کھیل۔۔ کر رہی تھی تو کیوں تم نے۔۔ مجھے میری اندھیری راتوں میں روشنی کی کیوں مجھے دوبارہ محبت کرنا سکھایا۔۔ اور اب۔۔ چھوڑ کر چلی گئی اور کوئی اور ہمسفر چن لیا۔۔

زین کا دکھایا۔۔ ہوا جھوٹا شک۔۔ سارم۔۔ کے دلوں۔۔ دماغ میں۔۔ ہاوی ہو گیا۔۔ تھا۔۔ جو۔۔ اسے۔۔ زویا سے نفرت۔۔ کرنے پر۔۔ بڑاوا دیتا۔۔ تھا (کچھ مہینوں بعد) وقت یوہی چلتا رہا۔۔

زویا۔۔ اپنی۔۔ بیماری میں اور مبتلا۔۔ ہوتی رہی۔۔ اور ہر روز۔۔ اسی بیماری میں تڑپتی تھی۔۔

زویا خدا۔۔ کے لیے کچھ تو کھا لو۔۔ دیکھو کیا حالت۔۔ بنا رکھی ہے تم نے میری جان۔۔۔ کیوں مجھے تڑپا رہی ہو۔۔ کیوں مجھے درد دے رہی ہو۔۔ تانیہ کی آنکھوں میں انسو آگئے

تانیہ۔ میرا۔۔ دل نہیں کرتا۔۔ اب کچھ کھانے کو ت۔۔ ت۔۔ تمہیں پتا ہے
تانیہ۔۔ میں۔۔ تو اسوقت۔۔ ہی مر گئی۔۔ تھی جب۔۔ اس نے مجھے اپنی۔۔ زندگی سے
بے دخل۔۔ کر دیا۔۔ زویا مجیب کی محبت کا جنازہ۔۔ تو۔۔ وہی۔۔ اٹھ گیا اتنے
۔۔ مہینے ہو گئیں۔۔ ہیں اسے ایک دفعہ میری یاد نہیں آئی۔۔ ک۔۔ ک۔۔ کیا وہ
مجھے بھول۔۔ چکا ہے ۔

زویا۔۔ خدا۔۔ کے لیے ایسی باتیں مت کرو۔۔ جب تمہیں پتا ہے تو تم کیوں
پوچھ رہی ہو۔۔ کیوں اپنے زخموں کو درد دیتی ہو۔۔ مرتی تو تم ہر روز ہوا سکی
یادوں میں ۔ تانیہ کی آنکھوں میں انسو تھے
تمہیں پتا ہے تانیہ۔۔ مجھے۔۔ بہت درد ہوتا ہے بہت درد ۔ یہ۔۔ یہ بیماری مجھے کھا
جائے گی۔۔ یار بہت تکلیف۔۔ ہوتی ہے۔۔ اتنی تکلیف۔۔ کہ نہ تو میں کس سے
بانٹ سکتی ہوں اور نہ تو میں کیسی کو سنا۔۔ سکتی ہوں۔۔ بس۔۔ ایک۔۔ زہریلے

زہر کی طرح ہر روز مجھے۔۔ درد دیتی ہے یار۔ تو دعا۔۔ کرنے۔۔ تیری۔۔ سہلی کو
موت آجائے۔۔ مجھ سے اور نہیں سہا جاتا
جیسے زویا نے کہا۔ تانیہ اس کے گلے کپٹ گئی۔۔ اور اونچی آواز میں رونے لگی۔
خدا۔۔ کے لیے زویا۔ ایسا نہ کہو۔۔ میری جان نکل جاتی ہے۔۔ یار۔۔ تو مجھے اپنی
تکلیف۔۔ دے دو۔۔ نہ۔۔ کہ میں تیرے حصے۔۔ مر جاؤں۔
کتنی بے بس ہو گئی ہو۔۔ یار۔۔ ایس نہ کہو میرا دل تڑپ اٹھتا ہے
نہ تانیہ۔۔ اللہ نہ کرے تم۔۔ اس بیماری میں مبتلا۔۔ نہ ہو میں۔۔ چلی جاؤں گی
تانیہ یہ حقیقت ہے۔
زین آیا۔۔ تھا۔۔

پر کب۔ سارم۔ نے ثمرین سے پوچھا
جانے۔۔۔ وہ کیسے لوگ تھے جن کے۔۔
پیار کو پیار۔۔۔ ملا

ایک دن محبت نے پوچھا محبت سے یہ محبت کرنا کیا گناہ ہے؟
محبت نے یہ سن کر دیا جواب محبت کو! ہاں محبت کرنا گناہ ہے اس دنیا کے ظالم
اور جبر لوگ محبت کو گناہ مانگتے ہیں۔۔۔۔

وہ یہ نہیں سمجھتے دو محبت کرنے والے کس قدر ایک دوسرے سے محبت کرتے
ہیں

کیوں نہیں سمجھتے

کیونکہ انھیں کبھی کیسی سے محبت نہیں ہوتی

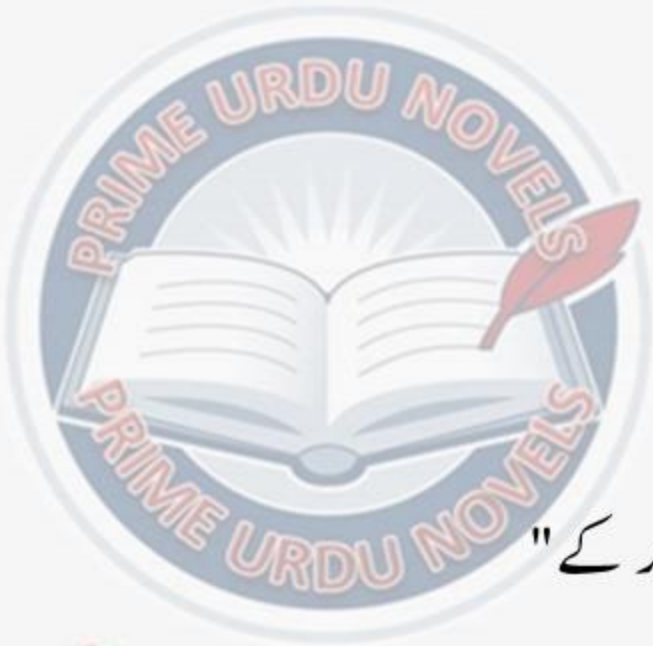
اسلیے وہ دو محبت کرنے والوں کو بھی جدا کرتے ہیں۔۔

ان کے مقدر۔۔۔ میں۔۔۔ لوگ۔۔۔ بہت۔۔۔ سے کانٹے بچھاتے ہیں

یہ سنتے ہی۔۔۔ محبت کی آنکھوں میں انسو آگئے او کہا

لیکن محبت کرنے والوں کا ساتھ زندگی تو دیتی ہے نہ

وہ تو دو محبت کرنے والوں کی محبت کو سمجھتی ہے۔۔۔



یہ سنتے ہی محبت نے ایک

لمبی آہ بری-----

اور پھر کہا۔۔۔

"ہاں ساتھ تو دیتی ہے لیکن ایک محبت کو جدا کر کے"

امی۔۔زین آیا تھا

کب

سارم نے ثمرین سے پوچھا

ہاں۔۔بیٹا آیا تھا لیکن تب تم باہر گئے تھے اور میں نے۔۔بھی۔۔بازار جانا تھا

۔۔۔تو کہا اس نے۔۔کہ آپ۔۔جائیں میں گھر میں ویٹ کر لیتا ہوں

۔۔لیکن شائد۔۔تمہارا ویٹ کر کے چلا۔۔گیا۔۔ہو تم۔۔مل آو۔۔کیا۔۔پتا کوئی

ضروری۔۔کام ہو تم سے . ثمرین۔۔نے چائے بناتے ہوئے کہا۔۔

اچھا۔۔چلیں۔۔میں مل آتا ہوں اس سے۔۔

سارم جیسے زین کے گھر داخل ہوا۔۔ سارم کے قدم وہی رک گئے۔۔
میں۔۔۔ جیت گیا۔۔ ڈیڈ میں۔ جیت گیا۔۔ زین احمد اپنے میسن میں کامیاب۔۔۔ ہو
گیا۔ میں ان کے گھر سے انکے زمین کے کاغذات لے آیا۔۔ سالے نے اپنی ماں
کے کمرے میں رکھے تھے چھپا کے ۔

آپ۔۔ کے۔۔ آپ کے۔۔ بد بخت۔۔ کھڑوس۔۔ بیٹے سارم۔۔ کو۔ ایسا۔۔ اپنے
۔۔ جال میں پھسایا کے بیچارا۔۔ اب۔ ناچاہتے ہوئے بھی میرے بنائے۔۔ ہوئے
جال۔۔ سے نہیں۔۔ نکل۔۔ سکتا۔۔ اسے۔۔ کیا۔۔ پتا کہ۔۔ اسکا۔۔ دشمن۔۔ اسکے
۔۔ اپنے نہیں۔۔ بلکہ۔۔ اسکا دو سال۔۔ پہلے۔۔ بنا۔۔ سگا۔۔ دوست۔۔ جس پر وہ آنکھ
بند کر کے اعتبار کرتا تھا۔۔ اس نے۔۔ ہی۔۔ اسکو۔۔ اسکی محبت۔۔ سے ایسا
۔۔ علیحدہ۔۔ کیا۔۔ کہ آپ۔۔ سوچ نہیں۔۔ سکتے۔۔ بیچاری زویا۔۔ تڑپتی۔۔ رہی
۔۔ اپنے۔۔ پیار۔۔ کی فریادیں کرتی رہی لیکن۔۔ وہ۔۔ سالہ۔۔ ایسے۔۔ دوستی

-- دوستی کے بندھن -- میں -- بندھا -- کہ یہ بھی بھول -- گیا -- کہ -- میں

-- زین احمد -- اسکے ہی باپ کی دوسری -- اولاد ہوں .

جیسے سارم -- نے سنا -- اس -- کے قدم -- لرزا گئے -- وہ لڑکھڑایا -- جسم میں

کپکپاہٹ -- طاری -- ہو گئی --

پیشانی -- سے -- پینے کی دھاریں اسکے جسم -- پر تیزاب -- کی طرح گر رہی

-- تھی

(خدا کے لیے سارم میری ایک دفعہ بات سن لو --)

زویا --

زویا --

میری محبت --

اسے زویا -- کی باتیں -- یاد -- آگئی -- کیسے -- وہ -- بچاری -- تڑپ -- رہی ہو

سارم۔۔۔ نے اپنے قدموں کو حوصلہ دیا۔۔۔ کہ وہ آگے۔۔۔ بڑھے۔۔۔ سچائی کا سامنا
کرے۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ اسکی زندگی۔۔۔ میں۔۔۔ جھوٹ نے۔۔۔ اسکی آنکھوں میں۔۔۔
اس قدر۔۔۔ گہری پٹی باندھ۔۔۔ دی تھی۔۔۔ کہ۔۔۔ وہ یہ بھول۔۔۔ گیا۔۔۔ کہ سچ۔۔۔ کبھی
نہیں۔۔۔ چھپتا۔۔۔

جیسے۔۔۔ زین نے سارم کو۔۔۔ دیکھا۔۔۔

وہ۔۔۔ وہی رک۔۔۔ گیا۔۔۔

اس کی آنکھیں۔۔۔ وہی رک گئی

س۔۔۔ س۔ سارم۔۔۔ تم۔۔۔ آؤ۔۔۔ جیسے۔۔۔ زین نے دبی مسکراہٹ میں۔۔۔ کہا۔۔۔

چپ۔۔۔ چپ۔۔۔ ایک۔۔۔ ایک۔۔۔ لفظ اور نہیں۔۔۔ سارم نے۔۔۔ زین کی

طرف بڑھتے ہوئے کہا اسکی آنکھوں۔۔۔ سے آنسوؤں۔۔۔ کا دریا۔۔۔ بہنے لگا۔۔۔

سچائی۔۔۔ اس قدر۔۔۔ کڑوی۔۔۔ تھی۔۔۔

کہ۔۔ اسکا۔۔ غصہ آج۔۔ اس قدر زیادہ۔۔ تھا۔ کہ۔ زین۔۔ کے قدم۔۔ سارم
۔۔ سے پیچھے ہٹے۔

س۔۔ س۔۔ سارم۔۔ دیکھو۔۔ میری بات۔۔ سنو۔۔ آؤ۔ ہم بیٹھ کے۔۔ ساری بات
۔۔ کلیر۔۔ کرتے ہیں

جیسے زین نے کہا سارم نے۔۔ زین۔۔ کے گریبان۔۔ سے پکڑا۔۔

کیا بات کلیئر۔۔ کرنا چاہتے۔۔ ہو۔۔ کیا۔۔ کہو۔۔ گے۔ کہ۔۔ سارم۔۔ تمہاری

۔۔ محبت۔۔ کا جنازہ اٹھائے۔۔ یہی کہنا چاہتے۔۔ ہو۔۔ کہ۔۔ میں۔۔ تمہارے

۔۔ باپ کا دوسرا۔۔ بیٹا۔۔ ہوں۔۔ جو۔۔ صرف۔۔ پیسوں۔۔ کا پجاری ہے۔ اپنے

باپ۔۔ کی۔۔ طرح۔۔

سارم۔۔ یہ تمہاری محبت کا قصور ہے یار

جیسے زین نے کہا سارم نے زین کے منہ۔۔ پر اس قدر۔۔ تھپڑ رسید۔۔ کیا کہ

۔۔ اسکا۔۔ جبر اہل گیا

بکواس بند۔۔ کر۔۔ کمینے۔۔ بکواس۔۔ بند۔۔ کر۔۔ اور اپنی گندی۔۔ زبان۔۔ سے
میری۔۔ محبت کی۔۔ نافرمانی۔۔ نہ کر۔۔ صرف۔۔ صرف۔۔ زمین۔۔ کی خاطر
تم نے۔۔ میری۔۔ زندگی برباد۔۔ کر کے رکھ۔۔ دی اگر۔۔ ایک دفعہ ایک دفعہ
تم مجھے کہہ دیتے۔۔ کہ سارم تمہارے باپ۔۔ نے۔۔ غلطی سے تمہاری پدائش
پر جو زمین تمہارے نام کر دی تھی۔۔ وہ آج۔۔ لینے کی باری آگئی ہے میں
انکا۔۔ اسی گندے۔۔ خون۔۔ کا بیٹا ہوں۔۔ جس کی رگوں میں بھی۔۔ لوگوں
کی زندگیاں۔۔ برباد۔۔ کرنے کا جون دوڑتا۔۔ ہے۔۔ ارے مجھے تو پتا۔۔ تک
نہیں تھا کہ۔۔ میرے۔۔ صرف نام۔۔ کے باپ۔۔ نے مجھے۔۔ اپنے۔۔ حرام۔۔ کے
پیسوں۔۔ کی زمین۔۔ میرے نام۔۔ کر دی۔۔

لیکن میری ماں۔۔ نے مجھے اپنے باپ۔۔ کے پیسوں۔۔ سے ایک۔۔ چیز نہیں
کھلائی تھی۔۔ تو۔۔ میں۔۔ تم لوگوں۔۔ جیسا۔۔ بدزن۔۔ بے ہس۔۔ نہیں
ہوں۔۔ تم۔۔ میری۔۔ زندگی میں۔۔ آئے۔۔ میں۔۔ نے سوچا۔۔ واقعی۔۔ دوستی

-- ایک ایسا-- رشتہ-- ہے جس پر آنکھ-- بند-- کر کے اعتبار-- کیا جاسکتا
-- ہے-- جب-- تم پہلی دفعہ مجھے سے ملے-- تو مجھے لگا-- شائد-- تم میرے
درد کو سمجھتے-- ہو--

لیکن-- نہیں-- تم-- دوستی-- کے نام-- پر دھبا ہو-- دھبا-- ارے-- سالے
میری-- زندگی-- کے ساتھ-- تو-- اتنا بڑا کھیل-- کھیلتا-- رہا-- مجھے
-- اندھیرے میں-- واپس-- دکھیل-- دیا میری محبت-- کو مجھ سے دور کر دیا
میری-- زندگی میں-- زہر-- گول-- دیا-- تو نے--

میں کیسے-- کیسے-- ڈھونڈوں-- اب اپنی محبت-- کو-- کیسے-- اس سے معافی
مانگوں وہ تڑپتی رہی فریادیں کرتی رہی-- لیکن-- میں تیری دوستی-- کے جھوٹے
-- شک-- نے مجھے اس قدر گھیرا-- کے یہ تک بھول-- گیا-- کہ تو ہی میرا
سب سے بڑا دشمن ہے-- کیا چاہیے-- یہ زمین چاہیے-- تھی نہ ارے جاو

-- لے لو۔۔ سارم زمین لے لو۔۔ کیونکہ تم۔۔ اور تمہارا۔۔ باپ کو۔۔۔ محبت سے
کیا غرض۔۔ وہ تو محبت سے کھیلنا جانتے ہیں۔
جیسے سارم نے کہا۔ زین بولا۔

نام۔ دوبارہ مت لو۔۔ میرے باپ کا اپنی زبان سے۔۔
سارم۔۔ نے پھر تھپڑ اسکے دوسرے گال پر رسید کیا۔

لگتا۔۔ اپنے۔۔ باپ کے حیرام پیسوں پر۔۔ تو۔۔ صبح بھک۔۔ چکا۔ ہے۔

تبھی تو اپنے باپ۔۔۔ جیسی۔۔ اتنی اچھی اکٹنگ کر لیتا ہے۔ کہ چوروں کی طرح
گھر سے کاغذات لے آیا۔۔ اتنا۔۔ پیسے۔۔ نے تمہیں اور تمہارے باپ کو گرا
دیا سارم۔۔ نے کہا اور وہاں۔۔ سے چلا۔۔ گیا۔۔

آج۔۔۔ اسے۔۔ زندگی نے سب سے بڑا درد دیا۔۔ تھا۔۔ سب۔۔ سے بڑا۔۔ درد

۔۔ آج۔۔ اسے ایسا لگ رہا۔ تھا۔ کہ وہ کاوارث۔۔ ہو گیا۔۔ ہو۔۔ وہ یتیم۔۔ تو
۔۔ پہلے ہی تھا۔۔ لیکن آج۔۔ اسے۔۔ دوستی۔۔ کے رشتے نے بھی۔۔ یتیم کر دیا۔

وہ ایسا نہیں تھا غصے والا۔۔ اسے اسکے حالات۔۔ کے دیے ہوئے زخموں نے ایسا
۔۔ کر دیا۔۔ تھا۔۔

آج پہلی مرتبہ سارم۔۔ حسن۔۔ کا دل۔۔ چھیک۔۔ چھیک کے۔۔ عورتوں کی طرح
رو رہا۔۔ تھا۔۔

زویا۔۔ زویا۔۔ مجھے معاف۔۔ کر۔۔ دو۔۔ زین۔۔ نے اسے اتنا بڑا۔۔ زخم۔۔ دیا
۔۔ اسکے اپنے ہی اسکی زندگی میں۔۔ زہر گولتے رہے اسے پتا نہیں۔۔ چلا۔۔ کیسے
پتا نہنٹس چلا۔۔ کہ وہ میرے ہی باپ کی اولاد۔۔ ہے۔۔ آج واقعی ثابت ہو گیا
۔۔ کہ سارن اس دنیا کا سب سے بڑا بدنصیب انسان ہے۔

کچھ۔۔ لوگ۔۔ ایسے۔۔ دل۔۔ میں بس جاتے ہیں۔۔ جنہیں۔۔ اپنے دل۔۔ سے
نکالنا مشکل ہو جاتا ہے اگر۔۔ وہ دل سے نکل۔۔ جائیں۔۔ لیکن۔۔ ان۔۔ کی
یادوں کو بولنا۔۔ مشکل ہوتا ہے ہم کتنی بھی کوشش کر لیں۔۔ لیکن۔۔ ہم۔۔ انکی
یادوں کو ناچاہتے ہوئے بھی نہیں بھولا۔۔ سکتے ہر وقت ہر پہر۔۔ کیسے ان کی یادوں

میں گزر جاتا ہے پتا ہی نہیں چلتا اسلیے۔۔ کی انسان۔۔ نا چاہتے ہوئے بھی اپنی پہلی محبت کو دل سے نہیں نکال۔۔ سکتا اور سارم۔۔ میری۔۔ پہلی اور آخری محبت ہے اور رہے گا۔۔

زویا۔۔ ڈائری۔۔ لکھ رہی۔۔ تھی۔۔ وہ۔۔ اب۔۔ اکثر اپنے دل۔۔ کی باتیں۔۔ ڈائری میں لکھتی تھی۔۔ کیونکہ۔۔ تانیہ میں اتنا حوصلہ ہی نہیں تھا۔۔ کہ وہ زویا کی باتوں کو برداشت کر سکے۔۔

زویا۔۔ کی آنکھوں کے گرد۔۔ ہلکے اس بات کی گواہی تھے۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ کس قدر مشکل سے گزر رہی تھی۔۔

ڈاکٹر۔۔ سے ایک دفعہ پھر رپورٹس کروائی۔۔ لیکن۔۔ جو سچائی تھی۔۔ وہی سامنے آتی کہ زویا کو برین ٹیومر ہے اور یہی بات زویا کو ہر روز۔۔ تڑپاتی محبت کا غم اج۔۔ اسے یہاں تک لے آیا کہ وہ اپنی اگلی کی پڑھائی بھی نہ کر سکی کیونکہ وہ اتنا کمزور ہو گئی تھی کہ اس سے اب صحیح طریقے سے چلا بھی نہیں جاتا۔۔ تھا



زویا۔۔ زویا۔۔

تانیہ نے زویا کو آواز دی اور اسکے قریب آئی
ہاں۔۔ کہو۔۔

"تم۔۔ یہ ڈائری بند کرو۔۔ میرا دل۔۔ کر رہا ہے کہ باہر چلتے ہیں۔۔ تم اس
کمرے میں ہی رہتی ہو۔۔ چلو۔۔ تمہیں اچھا لگے گا
نہیں تانیہ میرا دل نہیں کر رہا۔۔
زویا نہیں۔۔ تمہیں جانا پڑے گا
زویا۔۔ نے اپنے دل پر ہاتھ رکھا۔۔
تانیہ پریشانی ہوئی۔

ز۔۔ زویا۔۔ تم ٹھیک۔۔ تو ہو۔۔ نہ

تانیہ۔۔ پتا نہیں مجھے ایسا۔۔ لگ رہا۔۔ ہے سارم۔۔ مشکل میں ہے۔۔ کسی درد
میں ہے۔۔ ایسا لگ رہا ہے کہ۔۔ اسے۔۔ کسی۔۔ بڑی مشکل نے گھیرا ہے

زویا اس شخص کا نام۔۔ اب دوبارہ مت لینا۔۔ میں اس کے خلاف اب کچھ نہیں
کہو گی۔۔ وہ مشکل میں ہے تو۔۔ اسکے کرموں کی سزہ ہے۔۔۔
جیسے تانیہ نے کہا زویا۔۔ جلدی سے بولی ۔

ایسا۔ تو مت۔۔ کہو۔۔ زویا۔۔ وہ۔ بہت۔۔ بھولا۔۔ ہے۔ اسے نہیں پتا کہ اس دنیا
میں رہنے کے کچھ دستور ہیں۔۔ وہ وہ تو اپنے دوست کے ساتھ دوستی نبھا رہا ہے
لیکن اسے پتا نہیں۔۔ کہ اسکی دوستی نے اسکی زندگی برباد کی ہے ۔
اچھا۔۔ چلو۔۔

تانیہ۔۔ نے زویا۔۔ کی ڈائری بند کی اور اسکو اٹھایا
یا اللہ۔۔ میں۔۔ کیسے۔۔ ڈھونڈوں۔۔ اسے۔۔ کیسے۔۔ اس۔۔ سے معافی مانگوں۔۔ یا
اللہ ۔ میں۔۔ بہت برا۔۔ انسان۔۔ ہوں۔۔ بہت برا ۔ میں۔۔ نے اپنے ہی ہاتھوں
۔۔ سے اپنی محبت کو مار۔۔ دیا۔

زویا۔۔ میری زندگی میں۔۔ ایک روشنی کا چراغ تھی جیسے میں نے خود۔۔ بجھادیا۔
کہاں۔۔ ہے وہ۔
کیسے ملے گی مجھے۔۔

یا خدایا۔۔ ایک۔۔ دفعہ۔۔ بس ایک دفعہ مجھے زویا۔۔ سے ملا۔۔ دے
سارم۔۔ اپنی۔۔ زندگی سے ہارا ہوا۔۔ اور بے بسی کے عالم میں۔۔ لاوارثوں کی
طرح اپنی۔۔ محبت کو در در۔۔ ڈھونڈ رہا۔ تھا
سارم میں تمہارے سامنے سے گزروں گی لین تم مجھے ڈھونڈ۔۔ نہیں پاو گے
اسکی محبت۔۔ اسکے سامنے سے۔۔ کندھے سے کندھا۔۔ ملاے گزری لیکن اسے
پتا تک نہیں چلا۔۔

جیسے زویا۔۔ اگلا۔۔ قدم اٹھانے لگی وہ وہی رک گئی
کیا ہوا زویا تانیہ نے پوچھا۔
ت تانیہ۔۔ سارم۔۔



جیسے زویا نے کہا

تانیہ نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔

سارم۔۔ بوکھلایا۔۔ ہوا چل رہا تھا۔۔

اسکے ہاتھ۔۔ سے خون کی دھاریں۔۔ نکل رہی تھی۔۔ ایسا لگ رہا۔۔ رہا تھا کہ وہ

تکلیف میں ہو بہت تکلیف میں .

زویا۔ چلو۔۔ وہ سام نہیں ہے

جھوٹ مت بولو۔۔ تانیہ وہ میری محبت ہے۔۔ وہ مجھ سے دور ہونے کے باوجود

میرا دل اسکے لیے دھڑکتا ہے جب اسے کچھ ہوتا ہے اور آج۔۔ آج وہ میرے

سامنے سے گزرا ہے اور تم مجھے کہہ رہی ہو وہ نہیں ہے

خدا کے لیے زویا۔۔ اس شخص نے تمہاری زندگی برباد۔۔ کر دی ہے

پلیز۔۔ تانیہ۔۔ ایک دفعہ صرف ایک دفعہ مجھے اسے دیکھ کے آنے دو مجھے ایسا لگ رہا ہے وہ بہت درد میں ہے نہیں گو میں بھی اس درد میں مر جاؤں۔۔ گی ایک آخری دفعہ

پھر کیا پتا میں اسے دیکھ پاؤں۔۔ یا نہ پاؤں۔۔

زویا۔۔ اپنی محبت سے ملنے کی تڑپ میں تھی

تانیہ کی آنکھوں میں انسو اگے اور ویسے بھی وہ مجھے نہیں پہچان سکے گا۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی زویا۔۔ نے برقع پہننا۔۔ تھا

وہ اپنی محبت کی طرف۔۔ بھاگی کیونکہ اسے پتا تھا

سارم تکلیف میں ہے کیونکہ وہ زویا مجیب کی محبت تھی

چلو ہم سہ لیتے ہیں۔۔

کہ ساری غلطی ہماری تھی۔۔

چلو۔۔ ہم مان لیتے ہیں۔۔



سارے شکوئیں کیے ہم نے۔۔

سارے۔۔ زخم دیے ہم نے۔۔

چلو۔۔ ہم مان۔۔ لیتے ہیں۔

اب تم مان۔۔ جاو۔۔ نا۔۔

ایک بار واپس۔۔ لوٹ آو۔۔ نا۔

چلو۔۔ ہم مان۔۔ لیتے ہیں۔

کہ شک۔۔ کی بازی جیت گئی۔۔

محبت۔۔ محبت سے ہار گئی۔۔

یہ۔۔ عشق۔۔ کی انتہا۔۔ تھی۔۔ جس۔۔ کا آغاز۔۔ تو بہت دیر پہلے ہو چکا۔۔ تھا

۔۔ دلوں میں۔۔ اگ۔۔ لگ چکی تھی۔۔

جس۔۔ کے۔۔ لیے۔۔ اب۔۔ کوئی راستہ نہیں۔۔ تھا

زویا۔۔ مجیب۔۔ اپنے عشق۔۔ سے اندھا عشق۔۔ کر بیٹھی ایک۔۔ ایسا اندھا
عشق۔۔ جس۔۔ کی کوئی انتہا نہیں۔۔ اگر۔۔ اسکا آغاز ہو جائے۔۔ تو۔۔۔ پھر
اسکے انجام کی کوئی توقع نہیں۔۔۔
اور۔۔ اس میں کوئی شک نہیں۔۔ تھا کہ زویا مجیب کا۔۔ عشق۔۔ اس چیز کی گواہی
دیتا۔۔ تھا۔۔

وہ۔۔ بھاگ۔۔ رہی۔۔ تھی پاگلوں کی۔۔ طرح۔۔ لیکن۔۔ برقع۔۔ پہننے کی وجہ سے
۔۔ اس سے بھاگا۔۔۔ نہیں جا رہا۔۔ تھا۔۔
اور۔۔ اب اس میں اور اتنی طاقت نہیں رہ گئی تھی کہ وہ اپنے عشق۔۔ کا مقابلہ
کر سکے۔۔ یہ۔۔ ایک۔۔ ایسا۔۔ عشق۔۔ کا سمندر۔۔ تھا۔۔ جس میں۔۔ زویا مجیب کو
۔۔ راحت محسوس ہوتی ہے اسکے زخموں کے مقابل۔۔ اس اگ۔۔ کا سمندر
۔۔ اسے ٹھنڈک۔۔ دیتے۔۔ تھے۔۔

یہ۔۔۔ پاگل۔۔۔ عشق۔۔۔ نہیں۔۔۔ تھا۔۔۔ یہ۔۔۔ روگ تھا۔۔۔ عشق۔۔۔ کا۔۔۔ روگ تھا
۔۔۔ سارم کی بے وفائی کا روگ۔۔۔ بے بسی میں بیتے ہوئے محبت۔۔۔ کا روگ تھا
۔۔۔

یا اللہ۔۔۔ اس کے سفر میں۔۔۔ ہمسفر۔۔۔ سارم لکھ دے۔۔۔ دیکھ تو سہی۔۔۔ کیسے۔۔۔ اپنی
محبت کے پیچھے دیوانی ہو چکی ہے۔۔۔

تانیہ کے کے چہرے پر آنسو۔۔۔ کا دریا بہنے لگا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ پہلی دفعہ اس نے اج
کے دور میں عشق کی انتہا۔۔۔ دیکھی تھی۔۔۔

۔۔۔۔۔ روکو۔۔۔ جیسے۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ آواز۔۔۔ دی

اسکے قدم وہی رک گئے۔۔۔ اس میں۔۔۔ ہمت ہی نہیں۔۔۔ تھی۔۔۔ کہ وہ سارم کا
سامنا کر سکے۔۔۔

شائد۔۔۔ اب قسمت۔۔۔ میں۔۔۔ ان کا۔۔۔ ملنا۔۔۔ نہیں لکھا۔۔۔ تھا۔۔۔ اب ان۔۔۔ کے
۔۔۔ راستے تو الگ تھے لیکن۔۔۔ منزل۔۔۔ ایک۔۔۔ تھی۔۔۔

لیکن بس اب فرق اتنا تھا۔۔۔ کہ۔۔ اس منزل میں یہ ایک دوسرے سے انجان ہوں گے۔۔۔

سارم۔۔ ہو اس سے بوکھلایا۔۔ ہوا۔۔ چل رہا۔۔ تھا۔۔ زندگی۔۔ نے۔۔ اسے۔۔ بہت درد۔۔ دیے تھے۔۔ واقعی۔۔ یہ اسکی ہمت۔۔ تھی کہ۔۔ وہ ہر درد۔۔ کو۔۔ اپنے اندر۔۔۔ محفوظ کر کے رکھ لیتا۔۔ اور کسی کو ظاہر بھی نہیں ہونے دیتا لیکن آج جو اسے زندگی نے درد دیا۔۔ تھا۔۔ وہ۔۔۔ ناچاہتے ہوئے بھی نہیں چھپا سکتا تھا۔۔۔

"دیکھا۔۔ نا زویا میں نے کہا۔۔ تھا کہ یہ سارم نہیں ہے "تانیہ نے زویا۔۔ کے قریب آکر کہا۔۔

ہاں۔۔ تانیہ۔۔ وہ سارم نہیں۔۔ تھا۔۔ وہ۔۔ درد میں ہارا۔۔ ایک۔۔ مبتلا۔۔ شخص۔۔ جیسے آج زندگی نے بہت بڑا درد۔۔ دیا ایسا۔۔ درد۔۔ جو۔۔ میں نے آج

محسوس۔۔۔ کیا تو مجھے اتنی تکلیف ہوئی کے میرا حوصلہ نہیں ہوا کے میں اسکا
۔۔۔ سامنا کر سکوں۔۔۔ تمہیں۔۔۔ پتا ہے تانیہ میں سارم۔۔۔ سے کیوں بات نہنیں کی
کیوں کیونکہ۔۔۔ اگر۔۔۔ اج۔۔۔ میرا۔۔۔ سامنا۔۔۔ اس کے۔۔۔ سامنے ہو جاتا تو۔۔۔ عشق
نے۔۔۔ اپنے عشق کو دیکھ۔۔۔ کر۔۔۔ جنونی ہو جانا۔۔۔ تھا۔۔۔ اگر آج میں اسے روک
لیتی۔۔۔ تو۔۔۔ وہ مجھے ہمیشہ ہمیشہ۔۔۔ کے لیے اپنے پاس۔۔۔ روک۔۔۔ لیتا۔۔۔ اور یہ چیز
۔۔۔ ناممکن۔۔۔ تھی

تانیہ۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے۔۔۔ کہ اب میں پھر اسکی
۔۔۔ زندگی۔۔۔ کو۔۔۔ خوشیوں سے بھر دوں۔۔۔ پھر اسے۔۔۔ زندگی۔۔۔ سے محبت
کرواؤں۔۔۔ اور۔۔۔ پھر میں۔۔۔ چپکے سے اسکی زندگی سے نکل جاؤں۔۔۔ گیتو سوچو
۔۔۔ وہ پھر۔۔۔ سے۔۔۔ تڑپے گا۔۔۔ اور۔۔۔ وہ والی۔۔۔ تڑپا ہٹ۔۔۔ اتنی۔۔۔ زہریلی
۔۔۔ ہو۔۔۔ گی۔۔۔ کے اسکی رگوں میں۔۔۔ دوڑتا۔۔۔ ہوا۔۔۔ خون۔۔۔ اس۔۔۔ زہر سے
پناہ مانگے۔۔۔ گا۔

اور میں یہ ہرگز۔۔ نہیں چاہوں۔۔ گی کہ اپنی۔۔ محبت کو۔۔ کہ وہ ایسے تڑپے

اسلیے۔۔۔ آج جو اسے تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ اسے درد۔۔ تو دے گی لیکن۔ اس
درد۔ کی دوا۔۔ بھی۔۔ ہو گی لیکن۔۔ وہ والے درد۔۔ کے درد۔۔ کی۔۔ دوا۔۔ صرف
درد۔۔۔ ہو گی۔۔ صرف۔۔ درد

ہاے میرے اللہ۔۔۔ بیٹا۔۔ سارم۔۔ یہ۔ تمہارے ہاتھ۔۔ میں۔۔ اتنی گہری

چوٹ کیسے۔۔ لگی

جیسے ثمرین۔۔ نے سارم۔۔ کے۔ ہاتھ۔ میں سے خوں کی دھاروں۔۔ کو مسلسل

۔۔ نکلتے ہوئے دیکھا

ان کا۔۔۔ کلیجہ۔۔ منہ کو آگیا۔ وہ۔۔ تڑپ۔۔ اٹھی۔۔ اسی تکلیف۔۔ میں۔۔ آخر

۔۔ ماں۔۔ تھی۔۔ وہ

اور۔۔ ماں۔ اپنے بچے کو تکلیف میں۔۔ دیکھے تو سوچو اسکی کیفیت کیا۔ ہوگی
س۔۔ سارم۔۔ بیٹا۔۔ میری۔۔ جان۔۔ کچھ تو کہو۔۔ اپنی۔۔ امی کو تو۔۔ بتاؤ۔۔ ثمرین
نے۔۔ اپنے دل۔۔ پر قابو پاتے کہا۔۔

ایسا۔۔ لگ رہا تھا۔۔ کہ ان۔۔ کی سانسیں رک گئی ہوں۔۔

سارم۔۔ خاموش تھا۔۔ وہ کچھ نہیں بولا۔

سارم۔۔ تمہیں۔۔ خدا کا واسطہ۔۔ ہے نہیں تو تمہاری امی مر جائے گی میرے
لال۔

زین۔۔ سارم۔۔ کے منہ۔۔ سے نکلا۔۔

لیکن۔۔ سارم۔۔ اپنے ہوش و حواس میں نہیں تھا۔۔

کیا۔۔ ہوا زین کو۔۔؟ اس نے کچھ کہا۔۔ ہے۔۔ ثمرین۔۔ جلدی سے بولی۔۔

ماں

جیسے۔۔ سارم نے کہا۔۔ ثمرین نے سارم۔۔ کو۔۔ چومتے ہوئے کہا

ہاں۔۔ میری جان۔۔ بولو۔۔ کیا ہوا ہے۔۔۔

ماں۔۔ یہ۔۔ دنیا۔۔ کا دستور ہے۔۔ لوگوں۔۔ کے جذبات کے ساتھ کھیلنا۔۔ ان
کے سامنے کچھ اور۔۔ پھر انہی۔۔ سے نفرت کرنا۔۔

ہوا۔۔ کیا ہے سارم۔۔ میرا دل۔۔ ڈر رہا ہے۔

ماں اپ۔۔ کو پتا ہے۔۔ خنجر تو سب کھتے ہیں وار رو سب کرتے ہیں۔۔ لیکن

سب۔۔ سے زیادہ۔۔ کس۔۔ کے۔۔ وار کرنے کی تکلیف ہوتی ہے۔۔ اپنوں

کی۔۔ ج۔۔ جب۔۔ اپنے۔۔ درد۔۔ دیتے ہیں۔۔ نہ۔۔ تو۔۔ قسم۔۔ خدا۔۔ کی

سارے جسم۔۔ میں۔۔ ان کے وار۔۔ کا درد۔۔ ہوتا ہے۔۔ ایک گہرا۔۔ درد۔۔ ان

پر کیا۔۔ گیا۔۔ یقین۔۔ کا۔۔ درد۔۔

زین۔۔ نے تو کچھ۔۔ نہیں کہا۔۔

زین؟ آپکو پتا ہے زین کون ہے؟

ہاں۔۔ بیٹا۔۔ تمہارا۔۔ دوست ہے وہ؟ ثمرین نے۔۔ پریشانی۔۔ سے کہا۔۔

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم،

آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔

آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ

کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

ماں۔۔ زین۔۔ احمد۔۔ آپ۔۔ کے خاوند۔۔ حسن۔ احمد۔۔ کی دوسری۔۔ اولاد۔۔ ہے

--

جیسے۔۔ سارم نے کہا۔۔ ثمرین۔۔ کا دل۔ وہی۔۔ تھم گیا۔۔ دھک۔۔ دھک۔۔۔۔۔
سانسوں۔۔ کو۔۔ بھی۔۔ جھٹکا۔۔ لگا۔۔

کیا؟ ثمرین کے منہ سے۔۔ بے اختیار نکلا۔۔

سارم۔۔ نے ساری کہانی۔۔ بتائی۔۔ لیکن زویا۔۔ والا۔۔ پہلو نہیں بتایا۔۔ کیونکہ۔۔ جب
تک وہ اسے ڈھونڈ نہ لے۔۔ وہ نہیں کیسی کو بتائے گا۔

یہ۔۔ ہوا۔۔ ہے آپ۔۔ کے بیٹے کے ساتھ۔۔ دیکھ لیجیے امی۔ آپ۔۔ کا۔۔

بیٹا۔۔ کتنا۔۔ بد نصیب۔۔ ہے۔۔ کہ اس کے مقدر میں خوشیاں۔ لکھی ہی نہیں

۔۔ دوستی۔۔ کے پاک۔۔ رشتے۔۔ کو۔۔ اس نے استعمال۔ کیا۔۔ اتنے سال۔ وہ

صرف مجھ سے زمین کی خاطر۔۔ ڈھونگ۔۔ رچاتا رہا۔۔ سارم۔۔ کی آنکھوں میں

انسوتھے

بیٹا۔۔۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر در۔۔۔ میں۔۔۔ میں۔۔۔ بوکھلا گئی۔۔۔ تھی۔۔۔ مجھے
۔۔۔ کیوں ایسا لگا کہ وہ جیسا بھی ہے۔۔۔ جو بھی ہے وہ تمہارا باپ ہے۔۔۔ میں۔۔۔ نے
یہ۔۔۔ کیوں۔۔۔ نہیں سوچا۔۔۔ کہ۔۔۔ حسن احمد۔۔۔ اس دنیا۔۔۔ کا۔۔۔ سب سے۔۔۔ برا۔۔۔ انسان
تو وہ پہلے تھا۔۔۔ لیکن پیسوں کی حوس میں اس قدر۔۔۔ وحشی بن جائے گا کہ۔۔۔ اپنی
سگی۔۔۔ اولاد کی زندگیوں۔۔۔ سے کھیل۔۔۔ کھیل۔۔۔ گیا۔

پھر۔۔۔ دیکھ۔۔۔ لیں نہ۔۔۔ ماما۔۔۔ میں نے کہا۔۔۔ تھا وہ شخص۔۔۔ مجھے صرف درد دیتا ہے
صرف۔۔۔ درد آپ مجھے ہمیشہ۔۔۔ اسکی محبت کے قصے سناتی رہی۔۔۔

اب دیکھ لیا۔۔۔ انجام کیسے وہ۔۔۔ آپ۔۔۔ کے بیٹے کی زندگی برباد۔۔۔ کر دی
سارم نے کہا۔۔۔ اور اپنے کمرے۔۔۔ کی۔۔۔ طرف۔۔۔ چل۔۔۔ دیا۔

زویا۔۔۔ میں تب سے دیکھ۔۔۔ رہی ہوں جب سے تم سارم کو دیکھ کے آئی ہو
۔۔۔ تم بالکل۔۔۔ چپ۔۔۔ کر گئی۔۔۔ ہو تانیہ نے۔۔۔ زویا۔۔۔ کے قریب ہوتے۔۔۔ ہوئے
کہا۔۔۔

چپ۔۔۔ تانیہ اب میرے پاس۔۔۔ کچھ کہنے کو رہ نہیں۔۔۔ گیا۔۔۔ اب تو۔۔۔ صرف
۔۔۔ اپنے مرنے کی تیاری۔۔۔ کرتی۔۔۔ ہوں۔۔۔

خدا کے لیے زویا۔۔۔ ایسا مت کہا۔۔۔ کرو۔۔۔ تمہیں پتا ہے جب جب تم ایسی
۔۔۔ باتیں کرتی ہو۔۔۔ تو میں ہر روز مرتی ہوں۔۔۔ تانیہ نے روتے ہوئے کہا۔

اچھا۔۔۔ چل اب نہیں کہتی۔۔۔۔۔ تانیہ میں نے تم سے کچھ وعدے لینے ہیں۔۔۔
تم وعدہ کرو۔۔۔ کیا۔۔۔ تم۔۔۔ میرے۔۔۔ وعدے پورے کرو۔۔۔ گی۔۔۔ زویا نے تانیہ کا

ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

ہاں۔۔۔ ضرور میری جان میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔ تانیہ نے کہا۔

تانیہ۔۔۔ شائد۔۔۔ یہ وعدے۔۔۔ پہلے وعدے جیسے نہ ہوں

مطلب؟

مطلب۔۔۔ یہ کہ۔۔۔ میرا۔۔۔ پہلا۔۔۔ وعدو۔۔۔ کہ زویا۔۔۔ مجیب کو جب۔۔۔ اس

بیماری۔۔۔ نے آخری سانسوں میں پہچایا۔۔۔ ہو تو ایک۔۔۔ شخص۔۔۔ کو۔۔۔ بتا دینا۔۔۔ سارم

حسن۔۔ کو۔۔ میں چاہتی ہوں کہ میں جاتے ہوئے اسے معاف کر جاؤں۔۔ اور
میری یہ ڈائری میرے مرنے کے بعد اسے دینا۔
جیسے۔

زویا نے کہا۔۔ تانیہ۔۔ بے اختیار۔۔ بولی۔۔

بس۔۔۔ زویا۔۔ بس۔۔ زویا۔۔ وہ شخص۔۔ تمہیں۔۔ چھوڑ کر چلا۔۔ گیا۔ اور تم یہ
سب بکواس کر رہی ہو۔۔ اور۔ کیا مرنا۔ ہے جب کوئی ایسی بات ہو گی نہیں تو
۔۔ پھر ایسا کیوں

تانیہ۔۔۔ مجھے پتا۔۔ ہے۔ لیکن۔۔ میری یہی حقیقت ہے۔ آج نہیں تو کل میری
۔۔ سانس۔۔ ختم ہو جائے گی اور مجھے یقین ہو گیا ہے کہ سارم۔۔ کو اپنی غلطی
کا احساس ہو گیا ہے لیکن وہ۔۔ وہ مجھے کبھی نہیں ڈھونڈ سکے گا۔ اور اب تم نے
وعدہ لے لیا۔۔ ہے تانیہ اچھا۔۔ دوسرا۔۔ وعدہ۔۔
تانیہ کا۔۔ دل۔۔ بت قرار۔۔ ہوا۔۔

دوسرا وعدہ۔۔ یہ

ہے کہ میرے اماں ابا کو۔۔ تم میرے مرنے کے بعد میری بیماری کا بتاؤ۔۔ گی
جیسے زویا نے کہا تانیہ۔۔ فوراً بولی۔۔

خدا۔ کا واسطہ۔۔ زویا۔۔ یہ۔۔ مت کہو۔۔ یہ۔۔ یہ۔۔ مجھ سے نہیں۔۔ ہو گا

۔۔ میں۔۔ کیسے۔۔ نہ آنکل۔۔ آنٹی کو بتاؤں ت۔۔۔ تم۔ میں۔ یہ اب حوصلہ ہے
لیکن مجھ میں نہیں ہے۔۔

مجھے پتا ہے تانیہ۔۔ لیکن۔۔ میرا سوچو۔۔ میرا۔۔ کیا ہو گا۔۔ مرتی میں ہر روز

ہوں اور۔ ویسے بھی ابا۔ میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ وہ میری بیماری کا بھوج اٹھا
سکیں۔ اور ویسے بھی۔۔ مرنے کے بعد۔۔ مجھے یہ سکون رہے گا۔۔ کہ میں اپنی

ماں باپ پر بھوج نہیں تھی۔۔ مجھے پتا ہے وہ تڑپ۔۔ اٹھے گے میری بیماری کا
سن کے لیکن۔۔ میں اپنے ہوتے ہوئے انھیں زندہ تڑپتا نہیں دیکھ۔۔ سکتی۔

اور۔۔ ویسے بھی میں جانت والی ہوں



بتاؤ۔۔ تانیہ۔۔ پورے کرو۔۔ گی نہ یہ وعدے۔۔

تانیہ رو رہی تھی۔۔ فریادیں۔۔ کر رہی تھی رب سے۔۔ زویا۔۔ کی زندگی۔۔ کے لیے

زویا۔۔ تم۔۔۔ ایسی نہیں تھی یار

وقت نے سیکھا دیا۔

یار۔۔ تم۔۔ ہسنے والی لڑکی تھی

درد۔۔ نے مسکراہٹ چھین لی۔۔ تانیہ۔

خدا کے لیے۔۔ یہ مرنے والی باتیں نہ کیا کرو۔۔

یہی۔۔ حقیقت ہے تانیہ۔

(خدا کے لیے سارم۔۔ ایک۔۔ دفعہ ایک دفعہ۔ میری بات سن لو)

سارم۔۔ کو۔۔۔ زویا۔ کی بار بار۔ وہ باتیں۔۔ یاد آرہی۔۔ تھی۔

زویا۔۔ زویا۔۔ کہاں۔۔ ہو۔۔ تم۔۔ یا اللہ۔۔ ایک دفعہ بس ایک۔۔ دفعہ۔۔ مجھے
میری محبت سے ملا۔ دے۔۔ میرے۔۔ گناہوں۔ کی تلافی۔۔ دے دے۔۔ میں
میں۔۔ بہت برا انسان۔ ہوں۔۔ جو۔۔ لوگ۔۔ مجھ۔۔ سے۔۔ نفرت کرت رہے
میں۔۔ ان پر اندھا اعتماد۔۔ کیا اور جو پیار۔۔ کرتے تھے۔۔ ان کو درد۔۔ دیا۔۔
سارم۔۔۔ کراچی۔۔ کی سڑک۔۔ کے کنارے۔۔ بے ہوش و حواس۔۔ چل۔۔ رہا
۔۔ تھا۔۔

عشق نے اسے۔۔ پاگل۔۔ کر دیا۔۔ تھا۔۔

وہ۔۔ بلکل۔۔ دنیا سے بے نیاز ہو چکا۔۔ تھا۔۔

آج۔۔ وہ سارم۔۔ وہ۔۔ سارم۔۔ لگ نہیں۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔ جسے۔۔ دیکھ۔۔ کے پوری

یونی۔۔ کی لڑکیاں۔۔ تمللا۔۔ اٹھتی۔۔ تھی۔۔ جس۔۔ کے داخل۔۔ ہونے سے ہی

۔۔ پوری یونی۔۔ کی نظریں۔۔ بس سارم۔۔ پر جم جاتی تھی۔۔

اور۔۔ وہ آج۔۔ اسے۔۔ عشق۔۔ نے اس قدر۔۔ اپنے عشق۔۔ میں۔۔ پاگل۔۔ کر
دیا۔۔ کہ جس۔۔ کی کوئی انتہا۔۔ نہیں

اساں۔۔ نازک۔۔ دل دے لوک۔۔ ہاں۔۔ ساڈا۔۔ دل نہ یار دکھایا۔۔ کر۔۔ نہ
چھوٹے۔۔ وعدے۔۔ کیتا۔۔ کر

نہ چھوٹیاں۔۔ قصماں۔۔ کھایا۔۔ کر۔۔
تینوں۔۔ کینی واری آکھیاں اے۔۔

مینوں ول۔۔ ول۔۔ نہ ازمایا۔۔ کر تیری یاد دے وچ میں مر جا۔۔ ساں۔۔ مینوں
اینا یاد۔۔ نہ ایا۔۔ کر۔۔

دو ہفتے۔۔ گزر چکے تھے۔۔

سارم۔۔ پاگلوں۔۔ کی۔۔ طرح۔۔ اسے ڈھونڈ۔۔ رہا۔۔ تھا۔۔

لیکن۔۔ وہ ناچاہتے ہوئے۔۔ بھی۔۔ زویا۔۔ کو نہیں۔۔ ڈھونڈ۔۔ پا رہا۔۔ تھا

کیونکہ۔۔ وہ۔۔ شائد۔۔ ان۔۔ چیزوں۔۔ کہ یہ دیکھے نظر انداز کرتا۔ کہ یہاں
نہیں ہو گی۔۔

زویا۔۔ تڑپتی۔۔ رہی۔۔ اپنی۔۔ بیماری۔۔ میں اور سارم۔۔ اس بیماری۔ کو محسوس
۔۔ کرتا۔۔ ہر روز۔۔ تڑپتا۔۔ اسے۔۔ یقین۔ تھا۔۔ کہ زویا۔۔ اسے۔۔ ایک۔۔ دن
۔۔ ضرور۔۔ ملے۔۔ گی

عشق۔۔ کی ہو گی۔۔ انتہا۔۔۔۔۔ اے فراز۔۔۔
۔۔ آج۔۔۔ ہو جائے۔۔ گا۔۔ اس عشق۔ کا اختتام۔۔

تیرے عشق نے!

ایسا پاگل کیا

کہ محبوب کو بھی مجنوں کیا

یہ عشق کی ایسی ہے داستان

کہ سفر ادوھورا رہ گیا



لیکن۔۔ وہ۔۔ ناچاہتے۔۔ ہوئے۔۔ بھی اسے تلاش نہیں۔۔ کر پا رہا تھا۔۔

"کوئی ڈھونڈیں۔۔ دیں۔۔

آج۔۔ میری۔۔ محبت۔۔ کو۔۔

لاپتا۔۔ وہ۔۔ ہو گئی۔۔

درد۔۔ اسکو۔۔ کچھ ایسا۔۔ دیا۔۔

سمجھ۔۔ میں اسکو۔۔ نہ پایا۔

آج۔۔ وہ اکیلا۔۔ تنہا۔۔ چھوڑ۔۔ گئی۔"

بھائی۔۔ آپ۔۔ اس قدر۔۔ گرے ہوئے انسان ہو سکتے ہیں۔۔ یہ میں نے کبھی

نہیں۔۔ سوچا۔۔ تھا۔۔ کیسے۔۔ اتنے بے رحم ہو سکتے ہیں مجھے شرم۔۔ آرہی۔۔ آپ

۔۔ کو۔۔ اپنا۔۔ بھائی۔۔ کہتے۔۔ ہوئے۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ حماد۔۔ جو۔۔ تم نے سنا ہے۔۔ وہ غلط۔۔ ہے۔۔ زین۔۔ نے آگے

بڑھ۔۔ کے حماد۔۔ کے کندھے پہ۔۔ ہاتھ۔۔ رکھا۔۔

ہاتھ۔۔ مت لگائیں۔۔ مجھے۔۔ آپ۔۔ کا کوئی حق۔۔ نہیں۔۔ ہے۔۔ مجھ۔۔ پہ۔۔

آپ۔۔ کہتے۔۔ تھے۔۔ نا۔۔ کہ۔۔ حماد۔۔ میں۔۔ اس دنیا میں۔۔ سب سے زیادہ محبت

تم۔۔ سے کرتا ہوں۔۔ پھر اگر آپ۔۔ مجھ سے اتنی۔۔ محبت کرتے تھے۔۔

تو ایسے۔۔ کیسے آپ۔۔ کیسی اور کی۔۔ زندگی۔۔ کو۔۔ تباہ۔۔ کر سکتے ہیں۔۔

نہیں۔۔ میرے بھائی۔۔ میں۔۔ اب۔۔ بھی۔۔ تم۔۔ سے بہت۔۔ زیادہ۔۔ پیار کرتا ہوں

جھوٹ مت۔۔ بولیں۔۔ بھائی۔۔ کونسا۔۔ پہار۔۔ کیسا۔۔ پیار۔۔ اگر آپ۔۔ مجھ سے

اتنا پیار۔۔ کرتے تو۔۔ بھائی۔۔ سارم۔۔ کو ایسے۔۔ درد۔۔ نہ دیتے۔۔

کیا؟

مجھے سب کچھ پتا چل۔۔ چکا۔۔ ہے بھائی۔۔ سارم۔۔ کا دوست۔۔ شہریار۔۔ وہ میرا

۔۔ سب سے۔۔ اچھا دوست۔۔ ہے۔۔ اس نے۔۔ ہی مجھے بتایا۔۔ ہے کہ وہ دونوں

۔۔ ہمارے بابا۔۔ کی پہلی۔۔ اولاد۔۔ ہیں۔۔ بھائی۔۔ وہ دونوں۔۔ چاہے جو بھی ہیں

۔۔ لیکن۔۔۔۔ ہے تو ہمارا اپنا خون نا۔۔ ان کی رگوں۔۔ میں۔۔ بھی وہی۔۔ خون

-- دوڑتا ہے -- بو -- ہم -- دونوں -- میں -- ہے پھر -- آپ -- کیسے -- بھائی سارم
-- کے ساتھ ایسا -- کھیل -- کھیل -- سکتے ہیں --
اتنے -- سال -- ان کے -- ساتھ -- دوستی -- کا -- ڈھونگ رچایا -- کس لیے؟
صرف -- زمین کے لیے ارے آپ -- کے سینے میں -- دل نہیں -- ہے کیا زرا
بھی شرم -- نہیں -- آئی -- آپکو -- کہ آپ -- دوستی جیسے -- پاک -- رشتے -- کو
استعمال -- کر رہے ہیں -- اگر -- آپ نے -- زمین -- لینی -- ہوتی تو میں -- آپ
کو اس بات -- کا یقین -- دیتا -- ہوں -- کہ بھائی -- سارم -- آپ -- کو -- وہی
-- زمین -- کے کاغذات -- دے دیتا لیکن -- نہیں -- آپ -- کو تو اچھا لگتا ہے نا
دوسرے لوگوں -- کے جذباتوں -- کے ساتھ -- کھیلنا -- ان کے احساس -- کو
-- پیروں -- تلے -- روندنا -- یہ -- یہ -- سب -- کچھ -- تو -- آپ -- کرت ہیں --

آپ۔۔ کس۔۔ قدر۔۔ ظالم۔۔ ہو سکتے ہیں۔۔ مجھے اس با۔۔ کا اندازہ۔۔ نہیں۔۔ تھا۔۔
آپ۔۔ کی اس گھٹیا۔۔ حرکت۔۔ سے سارم۔۔ بھائی کے گھر والے اسی
شوگ۔۔ میں۔۔ ہیں۔۔

کہ۔۔ زین احمد۔۔ کتنی۔۔ مقاری۔۔ سے۔۔ اپنی عزت کا جنازہ۔۔ اٹھا کے لے گیا۔
نہیں۔۔ نہیں۔۔ حماد۔۔ ضرور۔۔ اسکے۔۔ بھائی۔۔ نے تمہیں غلط بتایا۔۔
ہے

(شکر ہے اسے۔۔ زویا۔۔ والا۔۔ معاملہ نہیں۔۔ معلوم۔۔ ہوا) یہ۔۔۔ یہ سارم
بڑا۔۔ مقار۔۔ آدمی۔۔ ہے۔۔ یہ۔۔ اس۔۔ قدر۔۔ بد تمیز۔۔ انسان ہے کہ میرے
بھائی کو۔۔ میرے خلاف کر دیا۔۔

اس سارم۔۔ کو معلوم۔۔ تھا۔۔ کہ زمین۔۔ کے کاغذات۔۔ کے۔۔ بارے۔۔ میں
تب۔۔ ہی۔۔ جب جب میں اسے پوچھتا۔۔ یہ کچھ نہیں۔۔ بتاتا۔۔ تھا۔۔ سالہ

--میں-- بھی چاہتا-- تھا-- کہ میں-- یہ-- نہ کروں-- لیکن-- کام-- زیادہ
--لیٹ ہو گیا--

خدا-- کا خوف-- کریں-- بھائی-- آپ-- کو یہ کام-- لگتا ہے لوگوں-- کی
--زندگیوں-- کے ساتھ-- کھیلنا-- یہ کھیل-- ہے-- فرض-- کریں-- اگر
--کوئی-- میرے-- ساتھ-- یہ کرتا-- تو؟

زبان-- بند کرو-- حماد-- میں-- اسکی جان-- لے لوں-- گا
دیکھا-- نا-- درد-- ہوا-- ایسے ہی شہر یا اپنے بھائی-- کی حالت-- دیکھ کے تڑپ
--اٹھا-- تھا-- آپ-- کو پتا یے آپ کی وجہ سے مجھے اسکے سامنے کتنی شرمندگی
ہوئی-- مجھے نفرت کونے لگی ہے کہ اپ-- میرے بھائی ہیں--

بھائی-- سارم-- کو اس کے بارے میں-- بلکل نہیں-- پتا تھا-- کہ بابا نے اس کے
نام کوئی-- زمین-- کی ہے--

انھیں-- تو اس-- دن پتا چلا-- تھا-- جس دن-- آپ-- بابا سے بات کر رہے تھے

کیا؟ سارم۔۔ کو نہیں۔۔ پتا تھا

جی۔۔ انھیں۔۔ بلکل۔۔ بھی نہیں۔۔ پتا تھا ان فیکٹ وہ تو بابا سے اتنی نفرت کرتے ہیں۔ وہ ان۔۔ کی چیزوں۔۔ کو لینا۔۔ کیا۔۔ دیکھنا بھی نہیں۔ پسند۔ کرتے۔ لیکن بابا نے تو مجھ سے کہا۔ تھا کہ سارم کو آنٹی ثمرین نے بتایا ہے کہ اسکے نام زمین ہے۔۔

اور آپ۔۔ نے سچ مان۔۔ لیا۔۔ بھائی بابا ہم سے جھوٹ بولتے آرہے ہیں انھوں نے زمین کے لیے نہ صرف سارم کی بلکہ آپ کی زندگی بھی کھیل کھیلا ہے۔۔ آپ۔۔ نے کبھی۔۔ غور۔۔ نہیں۔۔ کیا وہ۔۔ یہ کام۔۔ کسی اور سے بھی تو کروا سکتے تھے نا

لیکن آپ کو ہی کیوں؟ آپ کو ہی دنیا والوں کے سامنے ذلیل۔۔ کیوں۔۔ کیا۔۔

میں۔ بتاتا ہوں۔ کیونکہ۔۔ انھیں۔۔ صرف۔۔ اپنے۔۔ پیسوں۔۔ سے۔۔ پیار۔۔ ہے

۔۔ اولاد سے نہیں۔ اور۔ اب بابا۔۔ نے۔۔ اپ۔۔ سے۔۔ یہ۔۔ کہا۔۔ ہو گا۔۔ کہ وہ
زمین تمہارے نام ہو گی۔

زین۔۔ نے۔۔ بوکھلاتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا۔

چلو۔۔ اب۔۔ کھیل۔۔ ہی ختم

کیا مطلب؟

مطلب۔۔ یہ کہ زین احمد۔۔۔۔

حسن احمد۔۔۔۔ آپ۔۔۔۔ کو۔۔۔۔ استعمال۔۔۔۔ کر۔۔۔۔ کے اس۔۔۔۔ کھیل سے۔۔۔۔ لات

۔۔۔۔ مار کے نکال چکا۔۔۔۔ ہے۔۔۔۔ اگر نہیں یقین تو۔۔۔۔ وکیل۔۔۔۔ سے بات۔۔۔۔ کر

۔۔۔۔ لے وہ اپ۔۔۔۔ کو۔۔۔۔ بتا۔۔۔۔ دے۔۔۔۔ گا کہ۔۔۔۔ زمین کس کے نام ہوئی ہے

زین۔۔۔۔ نے ہڑبڑاتے ہوئے فون اٹھایا۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔ وکیل صاحب میں۔۔۔ زین احمد۔۔۔ بات۔۔۔ کر رہا ہوں
۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ جو میں نے اپ کو زمین کے۔۔۔ کاغذات۔۔۔ دیے۔۔۔ تھے
وہ۔۔۔ زمین۔۔۔ کس۔۔۔ کے۔۔۔ نام۔۔۔ پر۔۔۔ ہے؟ اپ بتا سکتے ہیں۔۔۔
جی! وہ۔۔۔ زمین۔۔۔ اپ۔۔۔ کے۔۔۔ بابا۔۔۔ نے۔۔۔ اپنے۔۔۔ نام۔۔۔ کروائی۔۔۔ ہے

۔۔۔ کیا؟ زین کے ہوش و حواس بوکھلا گئے۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھنا بابا۔۔۔ نے۔۔۔ صرف۔۔۔ اپ۔۔۔ کو۔۔۔ استعمال۔۔۔ کیا۔۔۔ ہے۔۔۔ صرف
۔۔۔ ایک۔۔۔ مہرے۔۔۔ کے۔۔۔ طور۔۔۔ پر۔۔۔ بھائی۔۔۔ اب دیکھے۔۔۔ اپ
خود۔۔۔ جلے۔۔۔ گے اس اگ میں تڑپو گے لیکن یہ اگ نہیں بجے۔۔۔ گی
اپ کیسے ک کسی انسان۔۔۔ کو۔۔۔ برباد۔۔۔ کر۔۔۔ سکتے۔۔۔ ہو۔۔۔ حماد۔۔۔ نے۔۔۔ کہا!۔۔۔ اور
وہ وہاں سے۔۔۔ چلا۔۔۔ گیا۔۔۔

--- یہ --- سارا --- صدمہ --- برداشت --- نہ --- کر --- سکا --- کہ --- اچانک --- است ---
دل --- کا --- دورا --- پڑا --- اور --- وہ --- وہی --- گر --- گیا ---

سادم حسن اب مجھے --- ایسا لگ رہا ہے کہ --- میری --- زندگی --- نے --- آخر موڑ
لے --- لیا --- ہے --- شاہد اب وقت --- اگیا --- ہے کہ میں --- اس دنیا --- سے --- اور
تمہاری زندگی --- سے --- ہمیشہ --- ہمیشہ --- کے --- لیے --- چلی --- جاؤں --- مجھے
معاف --- کر دینا --- میں اپنی --- محبت --- کو --- شک --- کی --- بازی --- سے --- جتا نہیں
پای --- اپنی محبت کی حفاظت نہیں کر سکی --- میرے --- جانے --- کے --- بعد
ہی --- ڈاڑی --- تمہیں --- سب --- کچھ --- بتا --- دے --- گی --- کیونکہ
--- زویا --- مجیب --- کی --- ڈاڑی --- کے --- ہر --- تیج --- کا --- آغاز --- تمہارے --- نام ---
سے --- ہوا --- ہے اور --- اس --- کا --- اتمام --- بھی --- تمہارے --- نام --- سے --- ہو ---

گا۔۔۔ جب۔۔۔ یہ۔۔۔ ڈائری۔۔۔ مکمل۔۔۔ کر۔۔۔ لو۔۔۔ گے۔۔۔ تو اسے باہر پھینک

۔۔۔ دینا۔۔۔ اپنی۔۔۔ زندگی۔۔۔ سے ہمیشہ ہمیشہ۔۔۔ کے۔۔۔ لیے۔۔۔ اور سوچنا۔۔۔

"کہ کوئی زویا۔۔۔ مجیب میری زندگی مہیں نہیں تھی۔۔۔"

زہیا کہ اشک کبھی نہیں سوکھے تھے۔۔۔

لیکن آج اسے غم تھا کہ اس کی ڈائری۔۔۔ اختتام کو پہنچ۔۔۔ گی

ہلکی۔۔۔ ہلکی۔۔۔ بارش ہو رہی۔۔۔ تھی۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ ڈائری۔۔۔ رکھی۔۔۔ اور

اس کی آنکھیں۔۔۔ اہستہ سے بند ہو گی۔۔۔

زویا؟ زویا۔۔۔ اٹھو کھانا کھا لو۔۔۔ آج۔۔۔ تم۔۔۔ نے ڈاکٹر کے

۔۔۔ پاس۔۔۔ بھی۔۔۔ جانا۔۔۔ ہے۔۔۔ دانیال۔۔۔ نے۔۔۔ مجھے۔۔۔ ایک۔۔۔ اور۔۔۔ ڈاکٹر کے

بارے میں بتایا ہے۔۔۔ اسلیے

جلدی۔۔۔ سے۔۔۔ کھانا۔۔۔ کھا۔۔۔ لو۔۔۔ پھر۔۔۔ چلتے۔۔۔ ہیں۔۔۔ زویا؟ میری جان۔۔۔ میرے

اسکو ہوش تک نہیں تھی زویا کو ایمبولینس کے اندر لے جایا گیا۔۔۔ لیکن

لجھی۔۔۔ تک زویا نے تانیہ کا ہاتھ مضبوطی سے تھاما ہوا تھا۔۔۔

یہ تھی دوستی کی مثال۔۔۔ جو اج رقم ہو گئی۔۔۔

تم۔۔۔ تم۔۔۔ فکر مت کرو یار میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔ میں تمہیں کچھ نہیں

ہونے دوں گی۔۔۔ یار بس آنکھیں بند نہ کرنا۔۔۔ زویا آنکھیں کھالنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

لیکن اب زویا کی ہمت حوصلہ۔۔۔ جواب دے گے۔۔۔ تھے۔۔۔

ہاے عشق کا یہ آخری۔۔۔ لمحہ بڑا بے درد تھا۔۔۔ اتنا بے درد کے۔۔۔ زویا نے اپنی

لڑکھڑاتی زبان سے کہا۔۔۔

ت۔۔۔ ت۔۔۔ تانیہ۔۔۔

ہاں میری جان۔۔۔ کہو۔۔۔

تانیہ۔۔۔ مجھے۔۔۔ لگتا۔۔۔ ہے۔۔۔ کے۔۔۔ اب وعدے۔۔۔ پورے کرنے۔۔۔ کا وقت آگیا
ہے۔۔۔

جیسے۔۔۔ زویا۔۔۔ نے۔۔۔ کہا۔۔۔ زمین۔۔۔ ہل۔۔۔ گی۔۔۔ ہر۔۔۔ طرف ہر چیز چیخ اٹھی۔۔۔
زویا کی یہ بات سن کر۔۔۔ تانیہ کا دل۔۔۔ پھٹ گیا۔۔۔ اس کی سسکیاں بلند ہوئی
۔۔۔ کہ ہو اسپتال۔۔۔ میں داخل ہوتے ہی سب تانیہ کو دیکھنے لگے۔۔۔

ڈاکٹر۔۔۔ اب۔۔۔ اب۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ گا۔۔۔ تانیہ نے ہر بڑی میں کہا۔۔۔
ای۔۔۔ تینک۔۔۔ اپریشن کرنا پڑے گا۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ آج۔۔۔ وہ۔۔۔ بہت۔۔۔ سیریس والا
بے ہوش ہوئی ہیں۔۔۔

وہ۔۔۔ رو رہی تھی۔۔۔ زویا۔۔۔ کی۔۔۔ باتیں یاد کر کے۔۔۔ وہ بے ہوش پڑی تھی۔۔۔
ہاے زویا۔۔۔ میری۔۔۔ جان۔۔۔ یہ۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ گیا ہے تمہیں۔۔۔۔۔
ایدی۔۔۔ نہیں تھی۔۔۔ کیا۔۔۔ حال کر دیا ہے اس عشق نے تیرا۔۔۔۔۔ تانیہ باہر
دروازے سے ادے دیکھ رہی تھی۔۔۔

زویا کی آنکھوں کے گرد ہلکے بن چکے تھے۔۔۔ ادکی۔۔۔ گہری۔۔۔ سفید سرخ رنگت
۔۔۔ اب زرد ہو گی تھی۔۔۔

اسے۔۔۔ عشق۔۔۔ لے گیا۔۔۔ اسے عشق۔۔۔ لے۔۔۔ ڈوبا۔۔۔

کیا تانیہ کا یہ گھر ہے۔۔۔

وہ۔۔۔ وہ۔۔۔ میرے اتنے قریب تھی۔۔۔ میرے۔۔۔ ہوٹل کے۔۔۔ ساتھ۔۔۔

اور میں اسے ڈوہونڈ نہ۔۔۔ پایا۔۔۔

سارم۔۔۔ نے۔۔۔ کسی۔۔۔ نھی۔۔۔ طرح کر کر تانیہ کے گھر کا پتا۔۔۔ لگایا۔۔۔

وہ۔۔۔ بھاگ رہا تھا۔۔۔ جیسے وہ اوپر آیا۔۔۔ آگے تانیہ کچھ سامان لیے باہر نکلی

جیسے اس نے تانیہ کو دیکھا۔۔۔ وہ وہی۔۔۔ لڑکھڑاتا کھڑا ہو گیا۔۔۔

وہ فقیر۔۔۔ تھا۔۔۔ اپنے عشق۔۔۔ میں۔۔۔ اس نے اب بھیک مانگنی تھی اپنے عشق

کے لیے

ت۔۔۔ ت تانیہ۔۔

تانیہ۔۔ نے ایک۔۔ تیخی۔۔ نگاہ سارم۔ کی جانب ڈالی۔۔

مجھے پتا ہے تانیہ تمہارا اور زویا۔ کا غصہ جائز ہے۔ لیکن۔۔۔۔۔ لیکن۔۔۔ مجھے

اپنے کیے پر۔۔ پچھتاوا ہے۔ خدا۔ کے لیے ایک۔۔ ایک۔۔ دفعہ۔۔ مجھے زویا

سے ملنے دو مجھے پتا ہے وہ گھر میں ہے اور اب وہ مجھ سے بات بھی نہیں

کرے گی۔ لیکن۔۔ میں میں اسے منا۔۔۔ لوں۔ گا اور آج۔ اسے اپنے ساتھ لے

کر گھر جاؤں۔ گا۔۔۔

سارم۔۔ بھیک۔۔ مانگ رہا۔۔ تھا۔۔ اسکی آنکھوں میں۔۔ آنسو۔۔ آگئے۔۔

تانیہ۔۔ نے اپنے۔۔ آپ۔۔ کو اتنا۔۔ سخت۔۔ دل کرنے کے باوجود۔۔ سارم۔۔ کی

بات سن کر وہ اپنے آنسو۔ روک۔۔ نہ پائی وہ سارم کی حالت۔۔ دیکھ کر دھک

رہ گئی۔۔

کہ کیا وہ ہی سارم ہے جس پر پوری یونی فیدا تھی۔



یہ عشق تھا۔۔ صاحب۔۔

آگ۔۔ دونوں۔۔ طرف لگی تھی۔۔

درد دونوں۔۔ طرف ہو رہا۔۔ تھا۔۔

فقیر۔۔۔ دونوں۔۔ بن چکے تھے۔

اور قسمت بیٹھے دیکھ رہی تھی ان کے عشق۔۔ کا تماشہ۔۔

مسٹر۔۔ سارم۔۔ ٹھرو۔۔ اتنی۔۔ جلدی۔۔ بھی کیا ہے۔۔ پہلے۔۔ ساری حقیقت سے

تو آگاہ۔۔ ہو لو۔

کیا۔۔ مطلب؟

مطلب یہ۔۔ کے۔۔ تم اس دنیا کے۔۔ سب سے۔۔ بڑے بدنصیب۔۔ انسان

۔۔ ہو۔۔ جو۔۔ جو۔۔ اپنی محبت پر اعتماد نہیں کرتا۔۔ کیا۔۔ کہا۔۔ تھا زویا۔۔ کو اس

دن۔۔ کہ۔۔ کہ کوئی اور ہمسفر چن۔۔ لیا۔۔ ارے سارم۔۔ حسن۔۔ تمہیں۔۔ پتا

بھی۔۔ ہے زویا۔۔ مجیب۔۔ کی محبت۔۔ کا۔۔ تمہیں۔۔ اندازہ۔۔ بھی۔۔ تھا۔۔ نہیں

-- تھا۔ اندازہ۔۔ تمہیں۔۔ اگر تمہیں۔۔ اسکی محبت کا اندازہ۔۔ زرا سا بھی ہوتا
-- تو۔۔ تم یوں۔۔ ایسے اسے لاوارثوں۔۔ کی طرح۔۔ در در۔۔ کی ٹھوکریں کھانے
کے لیے۔۔ نا۔۔ چھوڑ جاتے۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ میری پاگل۔۔ سہلی۔۔
تم۔۔ سے اس۔۔ حد۔۔ تک۔۔ پیار۔۔ کرتی۔۔ تھی۔۔ کہ تمہیں۔۔ دیکھے بنا۔۔ ہی
تمہارے نام۔۔ کے ساتھ۔۔ اپنا۔۔ نام۔۔ جوڑ۔۔ بیٹھی۔۔ یہ۔۔ تھی زویا۔۔ مجیب کی
۔۔ محبت۔۔ اسے نہیں۔۔ پتا تھا۔۔ کہ تم۔۔ کیسے۔۔ ہو۔۔ دیکھتے کیسے ہو۔۔ مجھے کہا
۔۔ کہ

مجھے اس سے۔۔ کوئی غرض۔۔ نہیں۔۔ کہ وہ۔۔ کیسا ہے۔۔ جو بھی ہے۔۔ وہ میرا
ہے۔۔ اور میں۔۔ اسے اپنا بنا چکی ہوں
سارم۔۔ کے پاؤں سے زمین۔۔ کسک گئی۔
اس۔۔ کے منہ۔۔ سے بے اختیار۔۔ نکلا۔۔
کیا؟

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائیٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

جی۔۔ سارم۔۔ حسن۔۔ کیا۔۔ اس نے تمہیں۔۔ پہلے بتایا۔۔ نہیں۔۔ بتایا۔۔ کیونکہ
۔۔ وہ تم۔۔ سے اندھی محبت کر چکی تھی۔۔ اسے۔۔ کوئی غرض نہیں۔۔ تھی
۔۔ تمہارے چہرے سے۔۔ تمہاری۔۔ روڈ پر سینلٹی سے۔۔ وہ۔۔ صرف۔۔ تم
۔۔ سے پیار کرتی تھی۔۔ صرف۔۔ تم۔۔ سے۔۔ اور۔۔ اسکے بدلے میں۔۔ تم۔۔ نے
اسکے ساتھ۔۔ کیا کیا۔۔۔

اسے درد۔۔ دیا۔۔ صرف۔۔ درد۔۔

وہ۔۔ روتی۔۔ تھی۔۔ لیکن۔۔ یہی۔۔ کہتی تھی۔۔ کہ سارم کی زندگی میں۔۔ جو
ٹینشنز ہے میں۔۔ اسکے ساتھ ہوں۔۔ ارے وہ تو بد بخت۔۔ اس قدر۔۔ پاگل ہو
چکی۔۔ تھی کہ بارشوں۔۔ کے موسم میں۔۔ سب سے پہلے تمہاری۔۔ سلامتی کی دعا
۔۔ کرتی۔۔ کہ۔۔ اپنی ہی۔۔ زندگی۔۔ کی دعا کرنا۔۔ بھول۔۔ گئی زویا۔۔ مجیب۔۔ اس
بات۔۔ کا اقرار کر چکی تھی۔۔ کہ میرا دل۔۔ اور میرے۔۔ جسم۔۔ چلتی ساری
سانسیں۔۔ تمہارا نام۔۔ لے کر جیتی۔۔ تھی۔۔ اور تم۔۔ تم۔۔ نے کیا۔۔ کیا؟ اس کے

ساتھ۔۔ اپنے۔۔ مقار دوست۔۔ کے کہنے پر۔۔ اسے اپنی زندگی۔۔ ہی۔۔ سے باہر
۔۔ نکال۔۔ دیا۔۔ تمھیں۔۔ ترس۔۔ نہ آیا۔۔ جب وہ۔۔ تمھارے سامنے اپنی محبت
۔۔ کی فریادیں۔۔ کرتی تھی۔۔ اس قدر۔۔ ظالم ہو تم۔۔ یہ کیسی محبت ہے تمھاری
سارم۔۔ حسن

تانیہ۔۔ خدا کے لیے۔۔ ایک۔۔۔۔۔ بس۔۔ ایک۔۔ دفعہ۔۔ مجھے اندر۔۔ جانے دو۔۔
جانا۔۔ ضرور۔۔ جان۔۔ نہیں۔۔ روکو۔۔ گی۔۔ لیکن۔۔ آخری۔۔ بات۔۔ تو سن۔۔ لو
۔۔ تمھارے۔۔ دوست نے جو تمھیں۔۔ زویا۔۔ اور دانیال۔۔ کی تصویریں۔۔ بھیجی
تھی۔۔ تم نے یہی۔۔ اندازہ لگایا۔۔ کہ۔۔ زویا۔۔ میرے ساتھ کھیل۔۔ کھیل۔۔ رہی
۔۔ ہے۔۔

ارے۔۔ کھیل۔۔ تو تمھارے مقار۔۔ دوست نے کھیلا۔۔ تھا۔۔ تمھارے ساتھ
۔۔ تمھاری۔۔ محبت۔۔ کے ساتھ۔۔ تمھارے مقار۔۔ دوست۔۔ نے۔۔ زویا۔۔ سے

بدلہ۔۔ کیا۔ تھا۔ کہ۔ وہ مجھ سے محبت کیوں۔۔ نہیں کرتی۔۔ کیونکہ۔۔ زویا۔۔ نے
زین کا پرپوزل۔۔ اس کے منہ پر مارا تھا۔۔ اور پتا۔۔ ہے اس نے کیا کہا۔۔
میرے۔۔ دل۔۔ میں۔۔ اور۔۔ میری چلتی۔۔ سانسوں۔۔ میں۔۔ صرف۔۔ ایک
شخص بستا۔۔ ہے اور۔۔ وہ سارم۔۔ حسن۔۔ ہے اس کے علاوہ۔۔ میں۔۔ کیسی کا تصور
۔۔ نہیں۔۔ کر سکتا۔۔ اور۔۔ تم۔۔ نے۔۔ کیا۔۔ کیا۔۔ اسکی محبت کو شک۔۔ کے پیروں
۔۔ تلے۔۔ روند۔۔ دیا۔۔ اسکی محبت۔۔ کا۔۔ سب کے سامنا۔۔ تماشا۔۔ بنایا۔۔
کیا؟ سارم۔۔ وہی۔۔ دھک۔۔ کے کھڑا۔۔ رہ گیا۔۔ کیا۔۔؟ مطلب جو۔۔ زین نے
۔۔ کہا۔۔ سب جھوٹ تھا۔۔
جی۔۔ سارم۔۔ حسن۔۔ جھوٹ تھا۔۔ لیکن۔۔ ہو سپٹل۔۔ والی۔۔ سچ تھی۔۔ وہ جاتی
۔۔ تھی ہو سپٹل۔۔ لیکن۔۔ تمہیں۔۔ پتا ہے۔۔ کس۔۔ لیے جاتی۔۔ تھی۔۔ کیونکہ
اسے برین ٹیومر تھا۔۔ سارم۔۔
جیسے۔۔ تانیہ۔۔ نے کہا۔۔

سارم۔۔ وہی۔۔ ٹھہر۔۔ گیا۔۔ اسکا۔۔ دل۔۔ ہی۔۔ رک گیا۔۔
اسکو۔۔ یقین۔۔ ہی نہیں۔۔ ہو رہا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ اسکی۔۔ زندگی۔۔ نے اسکے۔۔ ساتھ۔۔
اور۔۔ اسکی۔۔ محبت۔۔ کے۔۔ ساتھ۔۔ کیسا۔۔ کھیل۔۔ کھیلا۔۔
اور۔۔ اس دن۔۔ جس۔۔ دن۔۔ تم۔۔ نے زویا۔۔ اور۔۔ دانیال۔۔ کو ساتھ۔۔ دیکھا
تھا۔۔

اسے۔۔ اس دن۔۔ پتا چلا۔۔ تھا۔۔ کہ۔۔ اسے برین ٹیومر۔۔ ہے۔۔ اور لاسٹ سیٹج
پہ۔۔ وہ تمہیں۔۔ بتانے۔۔ ہی۔۔ والی۔۔ تھی۔۔ لیکن۔۔ تم۔۔ نے۔۔ کچھ سوچے
سمجھے بنا۔۔ اسے۔۔ نکال۔۔ دیا۔۔ زندگی۔۔ سے۔۔ اور۔۔ کہہ دیا۔۔ جاو۔۔ بے وفا ہو
تم۔۔ تم۔۔ تمہیں۔۔ اور۔۔ کیا۔۔ کیا۔۔ بتاؤں۔۔ اسکی محبت۔۔ کے بارے میں۔۔
اس نے صرف تمہیں۔۔ اسلیے نہیں۔۔ بتایا۔۔ کیونکہ۔۔ اسے تمہاری فکر تھی کہ تم
پریشان۔۔ نہ ہو جاو۔۔ لیکن۔۔ تمہیں۔۔ اسکی نہ فکر تھی نہ قدر۔۔

اس دن۔۔۔ کے بعد۔۔۔ وہ نہ۔۔۔ تو آج۔۔۔ تک۔۔۔ مسکرائی۔۔۔ ہے۔۔۔ اور۔۔۔ نہ۔۔۔ ہی۔۔۔ وہ
۔۔۔ کبھی۔۔۔ کچھ۔۔۔ کہہ۔۔۔ کہا۔۔۔ میں۔۔۔ نے اتنی دفعہ۔۔۔ اسکو۔۔۔ تمہارے خلاف
۔۔۔ کرنا۔۔۔ چاہا لیکن۔۔۔ وہ عشق۔۔۔ کر بیٹھی۔۔۔ تھی۔۔۔ اور یہی کہا۔۔۔ وہ جیسا۔۔۔ بھی ہے
۔۔۔ سارم اب بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔

یہ۔۔۔ سنتے۔۔۔ ہی۔۔۔ سارم۔۔۔ تڑپ۔۔۔ اٹھا۔۔۔

اسکی۔۔۔ سانسیں۔۔۔ اب۔۔۔ خود۔۔۔ اسے۔۔۔ چیخ۔۔۔ چیخ۔۔۔ کر۔۔۔ کہہ رہی تھی کہ تم
نے کیا کیا۔۔۔

وہ۔۔۔ آگے بڑھنے لگا۔۔۔

رکو۔۔۔ وہ یہاں۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہے۔۔۔

سارم۔۔۔ کے قدم۔۔۔ وہی رک گئے۔۔۔

وہ ہو سپٹل۔۔۔ میں۔۔۔ ہیں۔۔۔ اپنی زندگی اور موت۔۔۔ کے درمیان۔۔۔ لڑائی لڑ رہی
۔۔۔ ہے اکیلے۔۔۔

سارم۔۔۔ پر۔۔۔ قہر۔۔۔ کا پاڑ ٹوٹا۔۔۔ اسکے شک۔۔۔ نے اسکی محبت کو۔۔۔ کہا۔۔۔ پہنچانا۔۔۔

تانیہ۔۔۔ بس۔۔۔ روئی۔۔۔ جارہی۔۔۔ تھی۔۔۔ وہ۔۔۔ پاگلوں۔۔۔ کی طرح۔۔۔ بھاگا۔۔۔

عشق کی انتہا۔۔۔ تو نے دیکھی ہے کیا

آج دیکھ۔۔۔ لے۔۔۔ کیسے۔۔۔ کھیل۔۔۔ کھیلتا ہے عشق۔۔۔ یہ بڑا ظالم۔۔۔ ہوتا ہے۔۔۔

اسکو۔۔۔ ترس نہیں آتا۔۔۔ یہ۔۔۔ بس۔۔۔ رلاتا ہے۔۔۔ یہ گر گراتا ہے۔۔۔ یہ۔۔۔ مارتا

ہے۔۔۔ یہ تڑپاتا۔۔۔ ہے۔۔۔

لیکن۔۔۔ آخر۔۔۔ پہ مار دیتا ہے۔۔۔

یہ ہے عشق۔۔۔

آج۔۔۔ اسی عشق میں تڑپتا ہوا سارم۔۔۔ اپنی محبت کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا کہ زندگی۔۔۔ اسکے اور اسکی محبت کے ساتھ۔۔۔ اتنا کچھ کر

دے گی۔۔۔

جیسے۔۔ سارم۔۔ کمرے کے قریب آیا۔۔ اسکے قدم۔۔ وہی منجمد ہو گئے۔۔ اسکا
۔۔ حوصلہ پست۔۔ ہو گیا۔۔

وہ۔۔ ہار۔۔ گیا۔۔ تھا۔۔ وہ۔۔ بہت پہلے ہار چکا۔۔ تھا۔۔ اپنی محبت سے۔۔
زویا مجیب کی محبت سے۔۔

اپنی محبت کو یوں۔۔ مشینوں۔۔ اور۔۔ سانس کی لگی نالیوں کو۔۔ دیکھ۔۔ کے وہ
تڑپ۔۔ اٹھا۔۔

ارے۔۔ اس وقت۔۔ کیوں کوئی معجزہ نہیں ہوتا۔

کیوں۔۔ ہر محبت کرنے والوں کے ساتھ ایسا۔۔ ہوتا۔۔

زویا۔۔ نے اپنی آنکھیں۔۔ کھولی۔۔ اسے محسوس۔۔ ہوا کہ۔۔ سارم۔۔ آیا۔۔ وہ

زویا مجیب کو ایسے درد میں۔۔ دیکھ کے تڑپ۔۔ اٹھا۔۔

کتنا۔۔ درد۔۔ ہوا ہو گا اسے۔۔ اتنا۔۔ درد۔۔ کے میں اسکا۔۔ اندازہ نہیں۔۔ لگا سکتا

تم۔۔ رو رہی تھی۔۔ فریادیں۔۔ کرتی۔۔ تھی۔۔ اور میں۔۔ بزدلوں کی طرح
۔۔ تمھیں۔۔ اکیلا۔۔ چھوڑ گیا

واقعی زویا مجیب۔۔ میں تمھارے قابل نہیں۔۔ اور نہ ہو سکوں۔۔ گا۔

اگر میری اور۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ کی محبت کا موازنہ۔۔ کیا جائے۔۔ تو۔۔ یقیناً۔۔ زویا

۔۔ کی محبت کا۔۔ پلڑا۔۔ بھاری ہو گا۔۔ اور زویا۔۔ مجیب کی محبت ایسی محبت ہے جسے

تو لہ نہیں جاسکتا۔۔

میں۔۔ سوچتا تھا کہ زندگی نے مجھے برا درد دیا ہے لیکن نہیں۔۔ آج۔۔ زویا مجیب

۔۔ کو دیکھ کے لگتا ہے کہ زندگی نے اسے سب سے برا درد دیا ہے۔۔

اگر زندگی نے مجھے۔۔ درد۔۔ دیا۔۔ تھا۔۔ تو مجھے مہلت دی تھی کہ میں اپنی

تکلیف کو بھول۔۔ سکوں۔۔ پھر سے زندگی جی سکوں۔۔ لیکن۔۔ زویا۔۔ کا تو زندگی

نے ساتھ ہی نہیں۔۔ دیا۔۔ اسے تو زندگی نے بھی دھوکا۔۔ دے دیا۔۔

وہ۔۔۔ بے سہاروں۔۔۔ کی طرح خاموشی۔۔۔ سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔۔۔ اور۔۔۔ اسکا
۔۔۔ ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے

اسکے سرہانے۔۔۔ سر رکھ کے بیٹھ گیا۔۔۔ شاید۔۔۔ اب اس میں اور ہمت نہیں تھی۔
کہ وہ کچھ بول۔۔۔ سکے۔۔۔ زندگی۔۔۔ نے اسکے۔۔۔ سارے الفاظ ہی چھین لیے۔۔۔

کیا۔۔۔ کہتا۔۔۔ وہ۔۔۔ اگے اسے۔۔۔ بہت کچھ کہہ چکا تھا۔۔۔ اپنے ان الفاظوں سے
اسے۔۔۔ مار چکا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ اب نہیں۔۔۔ بولنا چاہتا۔۔۔ تھا۔۔۔ اسے ڈر لگتا۔۔۔ تھا۔۔۔ کہ اب
۔۔۔ وہ بولا۔۔۔ تو شاید۔۔۔ زویا۔۔۔ میرے ساتھ نہ رہے۔۔۔ لیکن۔۔۔

زندگی۔۔۔ نے ایک۔۔۔ نا ایک۔۔۔ فیصلے پر۔۔۔ پہنچنا۔۔۔ تھا۔۔۔ وہ یہ نہیں۔۔۔ دیکھتی۔۔۔ کہ
یہ سچے عاشق۔۔۔ ہیں۔۔۔ کیونکہ۔۔۔ محبت کا اصول۔۔۔ ہے یہ۔۔۔ کچھ دینا نہیں جانتی
بس لینا۔۔۔ جانتی۔۔۔ ہے۔۔۔

کچھ خاموشی۔۔۔ کے بعد۔۔۔ سارم۔۔۔ نے اپنے دل۔۔۔ کو سنبھالتے ہوئے۔۔۔ پہل کی
ز۔۔۔ زویا تمہیں مجھ سے کوئی۔۔۔ شکایت نہیں۔۔۔ ہے کوئی۔۔۔ گلا۔۔۔ نہیں۔۔۔ ہے

کچھ تو بولو۔۔۔ مجھ سے شکویں۔۔ کرو۔۔ زویا۔۔ میں تمہاری اس حالت کا ذمہ دار ہوں۔۔ بڑا بد نصیب ہوں میں۔۔ زویا۔۔ کہ میں اپنی ہی محبت پر شک کر بیٹھا۔۔ کچھ تو۔۔ بولو۔۔ زویا۔۔ کیوں۔۔ خاموش۔۔ ہو۔۔ کیوں۔۔ چپ ہو گئی۔۔ تھی اس دن۔۔ ایک۔۔ ایک۔۔ دفعہ تو۔۔ اپنی صفائی میں۔۔ کہا۔۔ ہوتا کیوں۔۔ اکیلے اتنا۔۔ درد سہتی۔۔ رہی۔۔ زویا۔۔ خدا کے۔۔ لیے۔۔ ایسا۔۔ مت کرو۔۔ سارم۔ حسن۔۔ تمہارے بنا ادھورا۔۔ ہے۔۔ کچھ کہو۔۔ مجھے بد دعائیں۔۔ دو۔۔ میں۔۔ بہت برا ہوں۔۔ بہت برا۔۔ میں۔۔ تمہاری محبت کے لائق نہیں ہوں۔۔ زویا۔۔ خدا کے لیے ایک۔۔ دفعہ مجھے معاف۔۔ کر دو۔۔ معاف۔۔ تو میں کب کا کر چکی۔ سارم۔۔

زویا۔۔ نے جواب دیا۔۔ لیکن۔۔ وہ۔۔ ایک۔۔ زندہ لاش۔۔ کی طرح۔۔ ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اسکی آنکھیں۔۔ اب جھپک نہیں رہی تھی۔۔ بس انسو۔۔ تھے۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ زویا۔۔۔ تم۔۔۔ نے اگر مجھے معاف کیا ہے تو اس دن مجھے بتا دیتی سچائی
۔۔۔ کے بارے ایک۔۔۔ دفعہ۔۔۔ اپنی صفائی میں کچھ کہتی
سارم۔۔۔ وہ محبت۔۔۔ محبت نہیں۔۔۔ رہتی۔۔۔ جس میں۔۔۔ صفائی دینی۔۔۔ پڑ جائے
۔۔۔ جہاں۔۔۔ شک۔۔۔ کا پہرا چھا جائے۔۔۔ اس محبت کو بچانا۔۔۔ مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔
اور ویسے۔۔۔ بھی۔۔۔ میں۔۔۔ اب جانے والی ہوں۔۔۔ امید کرتی ہوں۔۔۔ تمہیں مجھ
سے زیادہ چاہنے والی ملے۔۔۔

نہ۔۔۔ زویا۔۔۔ ایسا۔۔۔ مت کہو۔۔۔ اور کچھ نہیں۔۔۔ ہو گا۔۔۔ تمہیں۔۔۔ دیکھ لینا۔۔۔ تم
۔۔۔ میری زندگی کے سفر کی ہمسفر صرف۔۔۔ تم تھی اور ہمیشہ۔۔۔ رہو۔۔۔ گی
میرے دل۔۔۔ میں۔۔۔ صرف۔۔۔ ایک شخص۔۔۔ بسا تھا۔۔۔ اور وہ تم ہو۔۔۔ میں
۔۔۔ تمہارے علاوہ کیسی کا تصور۔۔۔ تک نہیں سوچ سکتا۔

سارم۔۔۔ اب یہ۔۔۔ جھوٹے خواب دیکھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔ حقیقت یہی ہے کہ
۔۔۔ میرا اس دنیا میں۔۔۔ سفر ختم۔۔۔ ہونے۔۔۔ والا۔۔۔ ہے۔۔۔ لیکن۔۔۔ اتنا ضرور

-- کہوں۔۔ گی اگر۔۔ زندگی نے دوبارہ۔۔ جینے کا۔۔ موقع۔۔ دیا۔۔ تو۔۔ میں
۔ تمہارے ساتھ ہو گی ہمیشہ۔۔

جیسے۔۔ زویا۔۔ نے کہا۔۔

سارم۔۔ کا۔۔ دل۔۔ پھٹ گیا۔۔ وہ بہت بہت۔۔ بدل۔۔ چکی تھی۔۔

وہ پہلی والی زویا نہیں تھی۔۔

سارم۔۔ نے زویا۔۔ کی پیشانی۔۔ کو چوما۔۔ اور کہا۔۔

تم صرف میری۔۔ ہو اور کوئی تمہیں۔۔ مجھ سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔

جیسے سارم۔۔ نے کہا۔۔

سارم میری بات ہمیشہ یاد۔۔ رکھنا یہ دنیا بڑی مطلبی ہے۔۔ یہ لوگوں کی زندگیوں

۔۔ تک برباد کر دیتی ہے لیکن۔۔ اس میں جینے کا دستور ہے۔۔ کبھی بھی

دوسرے کے کہتے کوئی رشتہ نا توڑنا۔۔ کیونکہ اگر ایک دفعہ۔۔ رشتہ ٹوٹ جائے

تو بڑی تکلیف ہوتی ہے اگر سارم میرا ہاتھ۔ نیچے لاوارثوں کی طرح گرا ہوا تو
سمجھ لینا زویا مجیب۔ چلی گئی ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔
ڈاکٹرز۔۔ اند داخل۔۔ ہوئے۔۔

زویا۔ نے سارم۔۔ کا ہاتھ پکڑا۔۔ تھا۔۔ اور۔۔ وہ اسے دیکھ رہی۔۔ تھی
ایسا لگ رہا۔۔ تھا کہ وہ اسے آخری دفعہ۔۔ دیکھ رہی۔۔ ہو۔۔

آپ۔۔ پلیز۔۔ باہر جائیں۔۔ ہم نے اپریشن۔۔ سٹارٹ کرنا۔۔ ہے۔۔
دروازہ بند ہو گیا۔۔۔۔۔ بلب ان کر دیا گیا۔۔ سارم۔ حسن۔ اپنی۔۔ محبت کو اکیلا
چھوڑ آیا۔۔

نرس۔۔۔ جلدی۔۔ کریں پشنت کی سانس۔۔۔ سٹیبل۔۔ نہیں ہو رہی
ڈاکٹر۔۔ زویا۔۔ مجیب کے سینے پہ ہاتھ رکھ کے اس کی سانس واپس۔۔ لانے کی
کوشش کر رہی تھی
مس زویا۔۔ انکھیں مت۔۔ بند۔ کریں۔ انکھیں۔ کھولی رکھی۔

ان۔۔ دونوں کا ہاتھ۔۔ چھوٹ گیا۔۔ دونوں کے سفر۔۔ کے راستے علیحدہ۔۔ ہو گئے

--

سارم۔۔ باہر چلا۔۔ گیا۔۔ اکیلا۔۔ اور۔۔ زویا۔۔ ہار گئی۔

تانیہ اور سارم باہر ویٹ کر رہے تھے۔۔ ان دونوں کا دل۔۔ دھڑک رہا تھا

سارم۔۔ اگر میری محبت میں۔۔ تھوڑی سی مہلت ہوئی۔۔ تو میں۔۔ بچ جاؤں گی۔

ورنہ میرا گرا۔۔ ہاتھ۔۔ سمجھ لینا۔۔ میں نہیں رہی۔۔

وہ زویا۔۔ کی بات یاد۔۔ کر کے تڑپ۔۔ اٹھا۔۔ تھا۔۔

آج۔۔ امتحان۔۔ لے رہی۔۔ تھی۔۔ زندگی۔۔ دو عشق۔۔ کرنے والوں۔۔ سے۔۔

ہاے۔۔ اس پر بھی کڑی گزری ہو گی

جس نے نام۔۔ محبت کا سزہ رکھا ہے۔۔

4 گھنٹے۔۔ گزر چکے تھے۔۔



دروازہ۔۔ کھلنے کی آواز۔۔ آئی۔۔

سارم۔۔ اور۔۔ تانیہ۔۔ کا۔۔ دل۔۔ دھڑکا۔۔

وہ اٹھے۔۔ دونوں کی نظریں دروازے کی جانب بڑی۔۔

دروازہ۔۔ کھلنے کی آواز ایسی تھی۔۔ کہ دل کو چیر گئی۔۔

ایسا۔۔ لگا دروازہ۔۔ میں آنے والی آواز۔۔ ایک درد۔۔ دے گئی۔۔ ہو۔۔

وہ۔۔ امید کی چاہ۔۔ لیے۔۔ دونوں۔۔ اگے۔۔ بڑھے

دھک۔۔ دھک۔۔ دھک۔۔ دھک۔۔ دھک۔۔ دونوں کا دل۔۔ زورو

۔۔ سے دھڑکا۔۔

انکھوں۔۔ میں۔۔ انسو۔۔ کی بجائے۔۔ ایسا۔۔ لگا۔۔ خون۔۔ نکلا۔۔ ہو سارم۔۔ کی

۔۔ انھوں۔۔ میں۔۔

جب۔۔ اس۔۔ نے اپنی۔۔ محبت کا۔۔ ہاتھ۔۔ لاوارثوں۔۔ کی طرح۔۔ نیچے۔۔ لٹکتے

۔۔ ہوئے۔۔ دیکھا۔۔

ڈاکٹر۔۔ سارم کے قیرب آئے۔ اور بڑے افسردہ۔ انداز میں کہا

"ایم سوری نو مور" اس الفاظ نے سارم۔۔ کا دل چیر کے رکھ دیا۔۔ اسے یوں لگا جیسے کیسی نے اسکے دل پر خنجر سے گہرا وار کیا ہو۔۔۔

ہاں۔۔ وہ۔۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ تھی۔۔ ہار۔۔ گئی۔۔ وہ۔۔ عشق۔۔ سے۔۔ ہار۔۔ گئی۔۔

۔۔ وہ۔۔ اس میں۔۔ ہمت نہیں۔۔ رہی۔۔ کہ۔۔ وہ۔۔ اس عشق۔۔ کے تکلیف
مرحلے کو برداشت۔۔ کر پائے۔۔

پیچھے۔۔ سے وارڈ مین۔۔ زویا۔۔ کی۔۔ ڈیڈ۔۔ باڈی۔۔ کو نکالتے۔۔ ہوئے۔۔ نکلے۔۔ خدا
کی قسم۔۔ آسمان۔۔ زور و۔۔ قطار۔۔ سے چیخا۔۔ زمین۔۔ سسکیاں۔۔ لینے لگی۔۔

تانیہ۔۔ کی۔۔ آواز۔۔ نے پورے۔۔ ہو سپٹل۔۔ کو۔۔ ہلا۔۔ دیا۔۔

اور۔۔ سارم۔۔ وہی۔۔ اپنی محبت کو۔۔ یوں۔۔ ایسا۔۔ دیکھ۔۔ کے۔۔ وہی گر۔۔ گیا

--

زویا۔۔۔۔۔ نہیں۔۔ نہیں۔۔ تانیہ۔۔ زویا۔۔ کی طرف۔۔ بھاگی۔۔ اسکا
۔۔ دوپٹہ۔۔ اس کے سر۔۔ سے اتر۔۔ گیا۔۔ لیکن۔۔ اسے ہوش۔۔ تک نہیں
۔۔ تھی۔۔

زویا۔۔ زویا۔۔ میری جان۔۔ آنکھیں۔۔ کھولوں۔۔ زویا۔۔ ایک۔۔ دفعہ۔۔ ایک
۔۔ دفعہ۔۔ بس۔۔ آنکھیں۔۔ کھول۔۔ دو۔۔ یار۔۔ دیکھ نہ۔۔ ایسے تو مت۔۔ تڑپا۔۔ نہ
۔۔ تمہیں۔۔ پ۔۔ پ۔۔ پتا ہے۔۔ نہ۔۔ میں۔۔ ڈر۔۔ جاتی ہوں۔۔ اور۔۔ تم
۔۔ لوگ۔۔ کہاں۔۔ لے کے جارہے۔۔ ہو۔۔ زویا۔۔ کو۔۔ وہ۔۔ وہ۔۔ زندہ۔۔ ہے
۔۔ دیکھو۔۔ سہی۔۔ بس۔۔ بس۔۔ وہ۔۔ ذرا۔۔ سو گئی۔۔ ہے۔۔ اسے۔۔ ہی کرتی ہے
بد تمیز۔۔ میرے ساتھ۔۔ جب۔۔ جب۔۔ کھانے سے بچنا ہو۔۔ نا۔۔ تو ایسے ہی سو
جاتی۔۔ ہے

وارڈ مینز۔۔ نے زویا۔۔ کی ڈیڈ باڈی کو ایک روم میں۔۔ منتقل۔۔ کیا۔۔

زویا۔۔ زویا۔۔ اٹھو۔۔ یار۔۔ تم۔۔ تم۔۔ مجھے ایسا۔۔ چھوڑ کے نہیں جاسکتی۔ خدا کے لیے زویا۔۔ تمہیں۔۔ میری دوستی کا۔۔ واسطہ ہے۔۔
دانیال۔۔ نے تانیہ۔۔ کو کھینچا۔۔ جو۔۔ زویا۔۔ کی ڈیڈ۔۔ باڈی۔۔ پہلپٹی تھی۔۔
چھوڑو۔۔ مجھے دانیال۔۔ دیکھو۔۔ تو سہی۔۔ کیسے میرے ساتھ مذاق۔۔ کر رہی ہے۔۔

پاگل۔۔ اسے کیا۔۔ لگتا ہے۔۔ کہ وہ ایسے انکھیں بند کر کے مجھے چھوڑ کے چلی جائے گی نہیں۔۔ نہیں۔۔

دانیال۔۔ زویا۔۔ کیوں نہیں۔۔ اٹھ رہی۔۔ یار۔۔ اسے اٹھاو۔۔ نہ یہ۔۔ بول۔۔ کیوں نہیں رہی

دانیال۔۔ رو رہا۔۔ تھا۔۔ اس نے تانیہ کو حوصلہ۔۔ دیا اور باہر لے گیا
نہیں نہیں دانیال۔۔ میں۔۔ میں اس کے پاس رہوں گی۔۔
سارم۔۔ میں۔۔ اپ۔۔ سے محبت کرتی ہوں

بندہ دیکھ کے مسکرا دیتا ہے کیا پتا آپ کی مسکراہٹ سے کسی کی جان۔۔ میں
جان۔ آجائے۔۔

مسٹر سارم۔۔ حسن۔۔ کھڑوس۔۔ ہیں آپ۔

آپ۔۔ ڈرتے ہیں۔۔ نہ۔۔ محبت سے۔۔

برین۔۔ ٹیو مر ہے۔۔ زویا۔۔ کو

سارم۔۔ آج۔۔ برباد۔۔ ہو گیا۔۔ تھا۔۔ برباد۔۔ آج۔۔ اس کی محبت ہمیشہ۔۔ ہمیشہ

۔۔ کے لیے چھوڑ کے چلی۔۔ گئی۔۔

اس نے زویا۔۔ کے چہرے۔۔ سے۔۔ پردہ ہٹایا۔۔ وہ۔۔ خاموش۔۔ پڑی تھی بلکل

۔۔ چپ۔۔ اب کچھ نہیں۔۔ بول۔۔ رہی۔۔ تھی۔۔ ساری دنیا۔۔ چپ۔۔ ہو گئی تھی

۔۔ کہ اچانک۔۔ سارم۔۔ رویا۔۔ اسکی آواز میں اتنا۔۔ درد۔۔ تھا۔۔ اتنا۔۔ درد۔۔ جو

شائد الفاظ میں بیان۔۔ نہیں ہو سکتا

وہ درد۔۔ جو۔۔ دلوں کو چیر۔۔ دینے والا۔۔

زویا۔۔۔ کیوں۔۔۔ کیوں۔۔۔ مجھے اکیلا۔۔۔ بے سہارا۔۔۔ چھوڑ گئی۔۔۔ کیوں۔۔۔ تم۔۔۔ اتنا
۔۔۔ درد سہتی۔۔۔ رہی ۔

میں۔۔۔ میں۔۔۔ ذمہ دار۔۔۔ ہوں۔۔۔ تمہارا۔۔۔ مجھے جانا چاہیے تھا۔۔۔ کیوں۔۔۔ تم نے
مجھے درد۔۔۔ سے بچاتی رہی اور خود اتنے بڑے درد کو اکیلا۔۔۔ سہہ لہا۔۔۔ خدا۔۔۔ کے

لیے زویا۔۔۔ میں۔۔۔ مر جاؤں۔۔۔ گا تمہارے بنا۔۔۔ ایک۔۔۔ دفعہ تو آنکھیں۔۔۔ کھول
۔۔۔ لو۔۔۔ میں وعدہ۔۔۔ کرتا۔۔۔ ہوں۔۔۔ میں میں تمہیں کبھی ہرٹ نہیں۔۔۔ کروں۔۔۔

سچی۔۔۔ محبت۔۔۔ شائد۔۔۔ وہی۔۔۔ ہے جس میں۔۔۔ جنوں۔۔۔ ہے

جس میں جنوں۔۔۔ ہے پر دو دلوں۔۔۔ کی یاری میں بھی تو۔۔۔ کتنا سکوں ہے کتنا
سکوں۔۔۔ ہے۔۔۔

زویا۔۔۔ زویا۔۔۔ سارم۔۔۔ نے زویا کا۔۔۔ چہرہ اپنے۔۔۔ گلے سے لگایا۔۔۔ تھا
لیکن وہ کچھ نہیں بول۔۔۔ رہی تھی۔۔۔ خاموش۔۔۔ تھی۔۔۔ بالکل خاموش۔۔۔

چھوڑو۔۔ زویا۔ کو۔ ہاتھ مت لگاؤ۔۔ اسے۔۔ کس۔۔ حق۔۔ سے آئے۔۔ ہو۔۔ اب
۔۔ اپنی محبت کا۔۔ ڈھونڈرا۔۔ پیٹنے آئے۔۔ ہو۔۔ مر۔۔ چکی۔۔ ہے۔۔ وہ دیکھو
۔۔ تو سہی کیسے لاوارثوں۔۔ کی طرح۔۔ لیٹی ہے۔۔ صرف تمھاری وجہ سے
سارم حسن۔۔ تمھاری محبت کھا گئی میری دوست کو۔۔ ارے مر تو وہ اس دن گئی
۔۔ تھی جس دن۔۔ تم نے اسے اپنی زندگی سے نکالا۔۔ تھا زندہ لاش۔۔ تو تب کی
بن گئی۔۔ بس۔۔ اب۔۔ فرق۔۔ اتنا۔۔ ہے کہ۔۔ اب اسکی آنکھیں۔۔ بند ہو چکی
۔۔ ہیں۔۔ کیوں۔۔ کیا۔۔ ایسے۔۔ بتاؤ۔۔ مجھے۔۔ کیا بیگاڑا۔۔ تھا۔۔ میری دوست
۔۔ نے تمھارا۔۔ ارے محبت تو کی تھی اسنے۔۔ کیا گناہ۔۔ کیا تھا کیوں اسے اتنا۔۔ درد
دیا۔۔ مجھ سے میری۔۔ زندگی چھین لی۔۔

تانیہ نے سارم۔۔ کا گریبان۔۔ پکڑا تھا۔۔ لیکن۔۔ وہ۔۔ بالکل چپ۔۔۔۔ چپ۔۔۔۔ اسکی
باتیں۔۔ سن رہا۔۔ تھا
تم۔۔ تم۔۔ کیا بولو۔۔ گے۔۔

زویا۔۔ زویا۔۔ اٹھو۔۔

زویا۔۔ کی باڈی۔۔ کو ایمبولینس۔۔ میں منتقل۔۔ کیا۔۔ گیا۔۔

ثمرین۔۔ کے گھر کے قریب جب۔۔ ایمبولین۔۔ رکی وہ گھبرا۔۔ گئی۔۔ وہ۔۔ باہر
۔۔ نکلی۔۔

جس میں کچھ لوگ۔۔ زویا۔۔ کی ڈیڈ۔۔ باڈی۔۔ کو اندر لے کے آرہے

ہاے۔۔ میں۔۔ مر جاؤں۔۔ زویا۔۔ میری۔۔ جان۔۔

جیسے۔۔ ثمرین۔۔ نے کہا۔۔ اور وہ زویا۔۔ کی طرف۔۔ لپٹی۔۔

آنکھوں۔۔ کے گرد۔۔ ہلکے۔۔ صورت سخت۔۔ زرد۔۔ رنگ کی ایسا لگ رہا تھا

کہ۔۔ درد۔۔ نے اسکو۔۔ خوب تڑپایا ہو۔۔

سارم اور تانیہ۔۔ بے ہوش و آواز۔۔ داخل۔۔ ہوئے جیسے ثمرین نے سارم کو

دیکھا۔۔ وہ بھاگ کر اسکی طرف گئی۔

سارم بیٹے یہ کیا۔۔ ہے۔۔ کیا۔۔ ہوا ہے زویا۔۔ کو۔۔ وہ۔۔ ایسے اس حالت میں
۔۔ کچھ تو کہو۔۔ کیا۔۔ ہوا ہے زویا۔۔ کو۔۔ ثمرین۔۔ تڑپ رہی۔۔ تھی۔۔
باہنی کچھ تو بولو۔۔ شہریار۔۔ ساتھ کھڑا سارم کے جواب کا منتظر تھا
برین۔۔ ٹیومر۔۔ تھا زویا کو لاسٹ سیٹج پہ پتا چلا۔۔ اور۔۔ بس۔۔ زندگی۔۔ نے
ساتھ نہیں دیا۔

جیسے۔۔ سارم۔۔ نے کہا۔۔ وہ۔۔ وہی لڑکھڑایا۔۔

نہیں۔۔ نہیں۔۔ میری بیٹی۔۔ زویا۔۔ تم۔۔ بیٹا۔۔ ایسا نہیں کر سکتی۔۔ مجھے چھوڑ
کے نہیں جاسکتی۔۔ میں۔۔ کیا منہ دکھاؤں گی حسرت کو۔ وہ مر جائے گی بیٹا
۔۔ تمہارے بنا۔۔ خدا کے لیے زویا۔ اٹھو

زویا۔ اب کیسی کی فریادیں نہیں سن رہی تھی۔۔ وہ اب کیسی کی اہیں نہیں سن
رہی تھی۔۔ وہ۔۔ اب خاموش۔۔ تھی بالکل خاموش۔۔

زویا۔۔ بیٹا۔۔ میری جان۔۔ دیکھو۔۔ تمہاری امی آئی۔۔ ہے۔۔ جیسے حسرت نے کہا

۔۔ وہاں۔۔ سب کے دلوں میں۔۔ ایک۔۔ درد۔۔ کی لہر اٹھی۔۔

آسمان۔۔ ماں۔۔ کی آواز سن کے۔۔ زور سے چلا اٹھا۔۔

حسرت۔۔ اپنی اکلوتی بیٹی کا چہرے کو بے اختیار چوم رہی تھی

میری جان۔۔ دیکھو۔۔ ایسے کیسے تم جا سکتی ہو۔۔ تمہیں۔۔ پتا ہے میں اور تمہارے

بابا۔۔ مر جائیں۔۔ گے تمہارے بنا۔۔ میرا۔۔ بیٹا۔۔ ایک ایک۔۔ دفعہ۔۔ تو بتا دیتی

۔۔ اکیلے ہی اتنا درد۔۔ سہتی۔۔ رہی۔۔ ارے کب سے تو ہمارے اوپر بھوج تھی

ہماری اکلوتی اولاد ہو تم۔۔ ثمرین۔۔ کیوں۔۔ کیوں تم نے ہمیں نہیں بتایا۔۔ میری

بیٹی اتنا سب کچھ سہتی رہی۔۔ ایک۔۔ دفعہ بتا دیتی۔

نہیں۔۔ نہیں حسرت۔۔ مجھے خود نہیں پتا تھا کہ زویا کو۔۔ برین ٹیومر تھا۔۔

اس نے خود ہمیں نہیں بتایا۔۔ چپ چاپ۔۔ کچھ کہے بنا۔۔ چلی۔۔ گئی۔۔

--وہ آگے بڑھے تانیہ۔۔ بھاگی۔۔

آپ۔۔۔رکو۔۔میں ابھی اٹھاتی ہوں۔۔اپ۔۔پلیز اسے کہی مت لے کے جائیں

جاؤں۔۔ گی تمہارے بنایا۔۔ یہ تو نا انصافی ہے نا تو کیوں اکیل جا رہی ہے مجھے

کہوں۔ گی تمہیں نفرت تھی نہ اس لفظ سے۔ لیکن میری جان ایک۔۔ دفعہ۔۔ اٹھ

جاو۔۔

اٹھایا ان کندھوں میں سے ایک کندھا۔۔ سارم حسن کا تھا

میرے ہاتھ مجھے چیخ۔۔ چیخ کے بدعائیں دے رہے ہیں۔۔

کہ جا اٹھا اپنی محبت کا جنازہ۔۔

سہارا۔۔ دے اپنی محبت کو بے سہارا پڑی ہے

جا پر آج۔۔ اسکی میت پر۔۔ کلمہ۔۔ شہادت۔ آج اسکی زبان۔۔ بند ہوگئی ہے

مٹی ڈال۔۔ دے اسکی میت پر۔۔ وہ آج۔۔ ہمیشہ ہمیشہ۔۔ کے لیے چلی گئی ہے

کلمہ۔۔ شہادت کی آواز نے۔۔ سب۔۔ کے دلوں کو۔۔ چیر دیا۔۔

اوزوں۔۔ کی بلندی۔۔ آسمان۔۔ کو پہنچی۔۔

آج۔۔ زویا۔۔ مجیب۔۔ ہمیشہ۔۔ ہمیشہ کے لیے چلی گئی۔۔

میں۔۔ ہوں۔۔ وہ بدنصیب۔۔ جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کا جنازہ اٹھایا۔

جس نے اپنے ہاتھوں سے اپنی محبت کو مار ڈالا۔۔

کچھ۔۔ سالوں بعد۔۔ وہی منظر تھا۔۔ ویسے ہی نظام۔۔ کائنات تھا۔ لیکن کئی گھر اب

بھی خوشیوں۔۔ کے منتظر تھے۔۔

کئی لوگ۔۔ ابھی بھی۔۔ غم میں مبتلا۔۔ تھے

سارم حسن آج۔۔ بھی۔۔ ویسا تھا۔۔ جو آخری دن تھا۔۔ بے ہوش و حواس۔۔
وہ ہر روز زویا کی قبر پر جاتا۔ اور اس سے معافی مانگتا۔

کیونکہ وہ ہر روز تڑپتا تھا۔ اسے ہر پہر ہر لمحہ درد ہوتا تھا۔ شاید۔۔ وہ درد۔۔ اب
اس کا کبھی پیچھا چھڑنے والا نہیں تھا۔۔

کیونکہ۔۔ یہ درد اتنا زہریلہ تھا کہ سارم۔۔ ہر روز۔۔ اس زہر میں مرتا تھا۔۔
ہر روز۔۔ اپنے کیے پر۔۔ مرتا۔

وہ آج۔۔ اسکی قبر پر بیٹھا تھا

میری محبت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے مر گئی۔ آج خود میں اپنی محبت کو دفنا کر آیا
ہوں۔۔ ایسا ہی ہوتا ہے محبت کرنے والوں کے ساتھ جب محبت کو اپنی محبت پر
اعتبار نہ رہے۔۔ تو اسکا انجام اس محبت کے لیے کیسی ایک محبت کا مر جانا ہے
اور میری اور زویا کی محبت میں۔۔ زویا کی محبت ہار گئی

زویا کے جانے کے بعد۔۔ اس نے اپنی زندگی میں نہ تو کیسی سے محبت کی اور نہ ہی وہ کر سکتا تھا۔۔ کیونکہ۔۔ اسے یر روز۔۔ تڑپاٹ ہوتی تھی۔۔ ایسی تڑپاٹ جو اسے تڑپا دیتی تھی۔

سارم۔۔ مجھے معاف۔۔ کر دو۔۔ میں۔۔ نے۔۔ تمہارے ساتھ۔۔ بہت برا کیا۔۔ ہے تمہارے اور زویا۔۔ کے بیچ دوریا۔۔ پیدا کرنے والا۔۔ میں۔۔ تھا۔۔ خدا کے لیے مجھے معاف کر دو نہیں تو میری جان نہیں نکلے گی۔ زین۔۔ ہو سپٹل۔۔ کے بیڈ پی لیٹا۔۔ سارم۔۔ سے معافی مانگ رہا۔ تھا۔۔

اب کچھ نہیں رہ گیا۔ میرے یار۔۔ ساری دنیا میری اجر گئی۔۔

کیوں۔۔ زویا۔۔ اب تمہارے ساتھ ہے نا مجھے پتا ہے وہ مان گئی ہو گی یار وہ تجھ سے بہت محبت کرتی ہے۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں۔

کاش۔۔ یہ یقین تم۔۔ نے مجھے کچھ۔۔ سالوں۔۔ پہلے۔۔ دلایا۔۔ ہوتا تو وہ آج
میرے ساتھ ہوتی۔ مرچکی ہے وہ۔ میرے محبت مرچکی۔۔ زین۔۔ تم۔ کامیاب
ہو گئے یار۔ سارم حسن تباہ ہو گیا۔

تم چاہتے تھے ناکہ میں ہر روز تڑپو۔۔ اب تڑپتا ہوں میں۔۔ ہر روز۔۔ ہر پہر۔۔
تمہارے جھوٹے۔۔ شک۔۔ نے دیکھو۔۔ کیا حال کر دیا۔

جیسے زین نے سنا۔۔ وہ۔۔ وہی۔۔ رک گیا۔۔

آج۔۔ کفن میں۔۔ لیٹی ہوں تو۔۔ رونے کو آیا ہے
کل جب روتی تھی جسکے لیے۔ وہ زخم دونے کو آیا۔۔ ہے
کہا تھا۔۔ نا کہی نہیں ملے گی مجھ جیسی کوئی

اور جو تمہارے ظلم و ستم بھی سہے اور تم سے محبت بھی کرے
جس طرح۔۔ تم مجھے۔۔ چھوڑ گیا۔۔

اس سفر میں ادھورا۔۔ دیکھ ادھورا سفر میں مر کے جا رہی ہوں

السلام علیکم

FAMOUS URDU NOVELS, BOOKS BANK (ویب سائٹ) ہمیں اپنے بلاگز

PRIME URDU NOVELS, FREE URDU DIGEST, READING CORNER

کے لئے ناول رائٹرز کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہمارے بلاگز پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو ہم سے رابطہ کریں۔ اپنی تحریر اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں بھیجیں۔ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کے لئے انباکس میں رابطہ کریں یا ای میل کریں یا ہمارے گروپ اور چیچ پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ یا واٹس ایپ پر بھی کانٹیکٹ کر سکتے ہیں۔

Wats app No :- 03335586927

Email address :- aatish2kx@gmail.com

Facebook ID :- www.facebook.com/aatish2k11

Facebook Group :- **FAMOUS URDU NOVELS AND DIGEST**

SEARCH AND REQUEST FOR NOVELS, NOVELS DISCUSSION

کاش تو نے مجھے جانا ہوتا۔۔ میری محبت کو پہچانا۔۔ ہوتا۔

نہ ہوتا یہ ادھورا سفر

(ان نوان پوٹ)

ماما۔۔۔ یہ۔۔ خوبصورت سے لڑکی کون ہیں عزیزے نے زویا کی تصویر تانیہ کو دکھائی۔۔

تانیہ۔۔ نے تصویر کو چوما۔ اور ایک لمبی آہ بھری
ماما آپ۔۔ رو کیوں رہی ہیں۔۔

نہیں۔۔ زویا بیٹے میں نہیں۔۔ رو رہی بس خود بخود آجاتا ہے یہ۔۔ رونا

دانیال۔۔ نے تانیہ۔۔ کے کندھے پر ہاتھ۔۔ رکھا۔۔ اور۔۔ اسے حوصلہ دیا۔۔

وہ۔۔ آج۔۔ بھی۔۔ اکیلا۔۔ تنہا۔۔ سفر میں۔۔ روا۔۔ تھا۔۔

اکیلا۔۔

شائد۔۔ اب اسے۔۔ اکیلا۔۔ اور زویا۔۔ کی محبت کے ساتھ جینا۔۔ تھا۔۔

وہ۔۔ زویا۔۔ کی ڈائری ہاتھ میں لیے بہت دور چلا جاتا جہاں کوئی اسے روتا ہوا دیکھ سکے۔۔

سال گزر چکے تھے۔۔ لیکن کوئی ایسا وقت نہیں پتا تھا کہ زویا۔۔ کی یاد نا آئی وہ اب غصے والا۔۔۔ سارم۔۔ نہیں تھا اس نے زویا۔ کے کہنے پر خوشی سے ہر درد کو سہتا۔۔ کہ کسی کو پتا وہ یونی پڑھاتا اور ہمیشہ ہمیشہ۔۔۔ رم گیا۔۔

وہ اپنے کام پر جتنی مرزی۔۔ مصرف۔ ہو ہے
لیکن اسے ہر طرف زویا کا گماں نظر آتا تھا

The End

نوٹ:

امید کرتی ہوں آپ۔۔ سب قارئین۔۔ کو یہ ناول پسند آیا ہوگا۔ مجھے پتا ہے
آپ لوگ اسکی سیڈ اینڈنگ نہیں چاہتے تھے۔۔ لیکن کہانی پہلے بن چکی تھی۔ اور
ویسے بھی میں سب آپ لوگوں کی شکر گزار ہوں کہ آپ لوگوں نے میری پہلی
کوشش کو اتنا سراہا۔۔

اپنی رائے ضرور دیں

شکریہ
